ہفتہ بھر کے دنوں اور بارہ مہینوں کے فضائل اور اُنکے خواص

فضائل الایام والشہور

مؤلف:
اُستاذ العلماء حضرت مولانا نور محمد صاحب قادری چشتی رضوی

مکتبہ نوریہ رضویہ ۔ گلبرگ اے ۔ فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن وسنت کا عظیم ادارہ مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی (Boys & Girls)

01 April 2021

جہاں اسلامی وعصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

طلباء وطالبات

شعبہ حفظ: 150	شعبہ ناظرہ: 386
شعبہ درسِ نظامی: 150	شعبہ تجوید: 14

اور انہی شعبہ جات میں 400 سے زائد طلباء اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم وبیش 100 طلباء جامعہ میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام، قیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے

جامعہ کا اسٹاف

شعبہ حفظ وناظرہ 19 اساتذہ	شعبہ عصری علوم یعنی اسکول کالج وکمپیوٹر 17 اساتذہ
شعبہ درسِ نظامی وتجوید 17 اساتذہ	باورچی 3 خادم 5 چوکیدار 2

کُل طلباء کم وبیش 650 اور مکمل اسٹاف 60 افراد پر مشتمل ہے

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی (بادامی مسجد) گئو گلی میٹھادر کراچی پاکستان

Account Detail:

Account Title: **Markaz ul alum Islamia(Trust)**
Account: **00500025657003** *Branch Code:* **0050**
Bank: **Habib Bank Limited Barness Street Branch**

ادارے کے زیرِ اہتمام جامعہ کی تین عمارتیں (طلباء وطالبات کے لئے) اور دو مسجدیں چل رہی ہیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فضائل الایام والشہور

ہفتہ بھر کے دنوں اور بارہ مہینوں کے فضائل اور انکے خواص

مؤلفہ

اُستاذ العلماء حضرت مولانا نور محمد صاحب قادری چشتی رضوی

ناشر

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد

PH: 626046

www.waseemziyai.com

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں﴾

نام کتاب ——— فضائل الایام والشہور (مکمل)

مؤلف ——— مولانا نور محمد قادری چشتی

تزئین واہتمام ——— سید حمائت رسول قادری

تعداد صفحات ——— 528

اشاعت ——— اپریل 2003ء

تعداد ——— 1100

مطبع ——— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ناشر ——— مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد

قیمت ——— روپے

مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)

www.waseemziyai.com

ملنے کے پتے

نوریہ رضویہ پبلیکیشنز

11 گنج بخش روڈ لاہور فون: 7313885

مکتبہ نوریہ رضویہ

گلبرگ اے فیصل آباد

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	اللہ تعالےٰ کی ذات ازلی و ابدی ہے۔	۱۸
۲	تمام مخلوق سے پہلے نور محمدیؐ مخلوق ہوا۔	۱۹
۳	اجسام سے پہلی مخلوق پانی ہے۔	۲۰
۴	آسمان و زمین سے پہلے تقدیر لکھی گئی۔	۲۱
۵	آسمانوں اور زمین کی پیدائش چھ دنوں میں۔	۲۱
۶	آسمان و زمین کس چیز سے بنائے گئے۔	۲۴
۷	اتوار کی فضیلت۔	۲۵
۸	اتوار کے اہم واقعات۔	۲۶
۹	لطیفہ۔	۳۱
۱۰	لطیفہ دیگر۔	۳۲
۱۱	سات سمندر۔	۳۳
۱۲	لطیفہ دیگر۔	۳۵
۱۳	لطیفہ دیگر۔	۳۶
۱۴	لطیفہ دیگر۔	۳۷
۱۵	اتوار کے دن کا روزہ۔	۴۳

www.waseemziyai.com

۱۶	اتوار کے دن کے نفل۔	۴۳
۱۷	اتوار کی رات کے نفل۔	۴۴
۱۸	پیر کے دن کی فضیلت اور اس کے اہم واقعات۔	۴۶
۱۹	سیدنا حضرت ادریس علیہ السلام کا جنت میں داخل ہونے کا واقعہ۔	۴۸
۲۰	تفسیر۔	۴۹
۲۱	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سفر جانب کوہ طور سینا۔	۵۰
۲۲	سفرِ غضب۔	۵۱
۲۳	سفرِ ہرب۔	۵۱
۲۴	سفرِ طلب کی تشریح۔	۵۲
۲۵	سفرِ سبب کا بیان۔	۵۳
۲۶	سفرِ عجب کی وضاحت۔	۵۵
۲۷	سفرِ ادب کی تفصیل۔	۵۷
۲۸	سفرِ طرب کی حقیقت۔	۶۲
۲۹	پیر کے روز کی تیسری فضیلت کی تفصیل۔	۶۴
۳۰	چوتھی فضیلت کی تفصیل۔	۶۶
۳۱	پیر کی پانچویں فضیلت کی تفصیل۔	۷۰
۳۲	پیر کی چھٹی فضیلت کا بیان۔	۷۲
۳۳	پیر کی ساتویں فضیلت کی تفصیل۔	۷۳
۳۴	پیر کے دن کا روزہ۔	۸۱
۳۵	پیر کے دن کے نفل۔	۸۲

www.waseemziyai.com

۳۶	پیر کی رات کے نفل۔	۸۴
۳۷	منگل کا دن۔	۸۶
۳۸	منگل کے دن کے اہم واقعات۔	۸۸
۳۹	حضرت جرجیس کے قتل کی تفصیل۔	۸۸
۴۰	منگل کے روز حضرت یحیٰ علیہ السلام کا قتل۔	۹۲
۴۱	حکایت۔	۹۴
۴۲	محبت کے متعلق دوسری حکایت۔	۹۵
۴۳	حضرت زکریا علیہ السلام کا قتل۔	۹۵
۴۴	حکایت۔	۹۶
۴۵	فرعون کے جادوگروں کا قتل۔	۹۷
۴۶	حضرت آسیہ رضؓ کا قتل۔	۱۰۰
۴۷	بنی اسرائیل کی گائے کا ذبح ہونا۔	۱۰۱
۴۸	حکایت۔	۱۰۶
۴۹	حضرت ہابیل کا قتل۔	۱۰۸
۵۰	منگل کے دن کے نفل۔	۱۱۲
۵۱	منگل کی رات کے نفل۔	۱۱۲
۵۲	بدھ کا دن	۱۱۴
۵۳	حکایت۔	۱۱۵
۵۴	حکایت۔	۱۱۶
۵۵	بدھ کے دن کے اہم واقعات۔	۱۱۷

www.waseemziyai.com

۵٦	عوج بن عنق کا قتل۔	۱۱۷
۵۷	قارون کی ہلاکت۔	۱۱۹
۵۸	فرعون اور اس کے لشکر کی ہلاکت۔	۱۲۴
۵۹	نمرود کی ہلاکت کی تفصیل۔	۱۲۴
٦۰	قومِ صالح کی ہلاکت۔	۱۲٦
٦۱	سوال۔	۱۲۸
٦۲	جواب۔	۱۲۹
٦۳	شداد بن عاد کی ہلاکت۔	۱۳۰
٦۴	قومِ عاد کی ہلاکت۔	۱۳۲
٦۵	بدھ کا روزہ۔	۱۳٦
٦٦	بدھ کے دن کے نفل۔	۱۳٦
٦۷	بدھ کی رات کے نفل۔	۱۳۷
٦۸	جمعرات کی فضیلت۔	۱۳۸
٦۹	جمعرات کے روز جو کام باعثِ برکت ہیں۔	۱۳۹
۷۰	جمعرات کے دن کے اہم واقعات۔	۱۴۲
۷۱	حضرت ابراہیمؑ کا بادشاہِ مصر پر داخل ہونے کی تفصیل۔	۱۴۴
۷۲	لطیفہ۔	۱۴۷
۷۳	سوال۔	۱۴۷
۷۴	جواب۔	۱۴۸
۷۵	جواب ثانی۔	۱۴۸

www.waseemziyai.com

۷۶	ساقی کا قید خانہ میں داخل ہونا۔	۱۴۹
۷۷	اشارہ۔	۱۵۰
۷۸	بھائیوں کا یوسف علیہ السلام پر داخل ہونا۔	۱۵۳
۷۹	بنیامین کا مصر میں داخل ہونا اور یوسفؑ کو پانا۔	۱۵۴
۸۰	لطیفہ۔	۱۵۵
۸۱	حضرت یعقوب علیہ السلام کا مصر میں داخل ہونا اور امن کو پانا۔	۱۵۵
۸۲	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مصر میں داخل ہونا اور قبطی کو پانا۔	۱۵۸
۸۳	شہنشاہِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ میں داخل ہونا۔	۱۶۲
۸۴	سات خواب۔	۱۶۴
۸۵	لطیفہ۔	۱۶۵
۸۶	جمعرات کا روزہ۔	۱۶۶
۸۷	جمعرات کے دن کے نفل۔	۱۶۷
۸۸	جمعرات کے رات کے نفل۔	۱۶۷
۸۹	جمعہ کے دن کی فضیلت	۱۶۹
۹۰	جمعہ کے روز نیک کام۔	۱۷۴
۹۱	فائدہ۔	۱۸۰
۹۲	سیدنا حضرت آدم علیہ السلام اور حوّا کے نکاح کی تفصیل۔	۱۸۴
۹۳	لطیفہ۔	۱۸۷
۹۴	سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام کا نکاح زلیخا کے ساتھ۔	۱۸۸
۹۵	سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نکاح صفورا سے۔	۱۹۱

www.waseemziyai.com

۹۶	لطیفہ۔	۱۹۵
۹۷	سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام کا بلقیس سے نکاح۔	۱۹۵
۹۸	حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی کیساتھ۔	۲۰۱
۹۹	حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت عائشہ رضہ کے ساتھ۔	۲۱۰
۱۰۰	مولا علی مرتضیٰ رضہ کا نکاح حضرت سیدہ زہرا رضہ سے۔	۲۱۲
۱۰۱	جمعہ کے دن کے نوافل۔	۲۱۳
۱۰۲	ہفتہ کا دن یعنی سنیچر۔	۲۱۷
۱۰۳	سنیچر کے اہم واقعات۔	۲۱۸
۱۰۴	قومِ نوح کا حضرت نوح علیہ السلام سے مکر۔	۲۱۹
۱۰۵	قومِ صالح کا آپ کی اونٹنی کے ساتھ مکر۔	۲۲۴
۱۰۶	حضرت یوسف ؑ کے بھائیوں کا حضرت یوسف ؑ سے مکر۔	۲۲۶
۱۰۷	حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ساتھ فرعون کا مکر۔	۲۲۸
۱۰۸	حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہودیوں کا مکر۔	۲۲۹
۱۰۹	لطیفہ۔	۲۳۰
۱۱۰	لطیفہ۔	۲۳۰
۱۱۱	دار الندوہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قریش کا مکر۔	۲۳۱
۱۱۲	یہودیوں کا اللہ تعالیٰ کی نہی کے ساتھ مکر۔	۲۳۷
۱۱۳	تحقیق۔	۲۴۰
۱۱۴	حکیم مطلق کی حکمتِ کاملہ۔	۲۴۰
۱۱۵	سبت کا معنےٰ۔	۲۴۱

www.waseemziyai.com

۱۱۶	ایک روایت ۔	۲۴۱
۱۱۷	حکایت ۔	۲۴۴
۱۱۸	سنیچر کے دن کا روزہ ۔	۲۴۷
۱۱۹	سنیچر کے دن کے نفل ۔	۲۴۷
۱۲۰	سنیچر کی رات کے نفل ۔	۲۴۸
۱۲۱	دنوں کے حالات کا اختتام ۔	۲۴۸
۱۲۲	سال کے بارہ مہینوں کا بیان ۔	۲۴۹
۱۲۳	اسلامی مہینوں کے نام ۔	۲۵۰
۱۲۴	حرمت والے مہینے ۔	۲۵۰
۱۲۵	پہلے مہینے کا بیان ۔ یوم عاشورہ کے مشہور واقعات ۔	۲۵۱
۱۲۶	عاشورہ کے دن نیک کام ۔	۲۵۳
۱۲۷	حکایت ۔	۲۶۲
۱۲۸	حکایت ۔	۲۶۳
۱۲۹	حکایت ۔	۲۶۳
۱۳۰	عاشورہ کے روز جو کام ممنوع ہیں ۔	۲۶۴
۱۳۱	ماہِ محرم کی دعائیں اور نفلی روزے اور نمازیں ۔	۲۶۶
۱۳۲	محرم کے روزے ۔	۲۶۷
۱۳۳	محرم کی پہلی رات کے نفل ۔	۲۶۷
۱۳۴	محرم کے پہلے دن کے نفل ۔	۲۶۸
۱۳۵	عاشورہ کی رات کے نفل ۔ عاشورہ کے دن کے نفل ۔	۲۶۹

www.waseemziyai.com

۱۳۶	سانحہ کربلا۔	۲۷۰
۱۳۷	دوسرے ماہ صفر کا بیان۔	۲۷۳
۱۳۸	حدیث پاک کی تشریح۔	۲۷۶
۱۳۹	نیک فال۔	۲۷۸
۱۴۰	ماہِ صفر کی پہلی رات کے نفل۔	۲۸۱
۱۴۱	ماہ صفر کی آخری چہار شنبہ کی نماز۔	۲۸۱
۱۴۲	تیسرا مہینہ ربیع الاول شریف۔	۲۸۳
۱۴۳	محفل میلاد شریف کی حقیقت۔	۲۸۸
۱۴۴	میلاد سنت الٰہیہ ہے۔	۲۸۹
۱۴۵	محبوب خدا اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں۔	۲۹۰
۱۴۶	میلاد بیان کرنا سنت مصطفٰے ہے۔	۲۹۲
۱۴۷	میلاد پر منکرین کا ایک اعتراض۔	۲۹۳
۱۴۸	جواب۔	۲۹۴
۱۴۹	حدیث شریف سے تعین یوم پر دلیل۔	۲۹۵
۱۵۰	دوسری حدیث۔	۲۹۶
۱۵۱	جواز میلاد پر اولیاء کرام اور علماء عظام کی شہادتیں۔	۲۹۸
۱۵۲	امام ابوشامہؒ امام نوویؒ کے استاذ کی شہادت۔	۲۹۸
۱۵۳	حافظ الحدیث ابن الجزری رح کی شہادت۔	۳۰۰
۱۵۴	امام سخاوی رح کی شہادت۔	۳۰۱
۱۵۵	علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رح کی شہادت۔	۳۰۱

www.waseemziyai.com

۱۵۶	امام ابن جوزی رہ کی شہادت۔	۳۰۲
۱۵۷	ابن جوزی رہ کے پوتے کی شہادت۔	۳۰۳
۱۵۸	حضرت سید احمد زینی شافعی رہ کی شہادت۔	۳۰۴
۱۵۹	شیخ احمد شہاب الدین بن حجر ہیتمی مکی رہ کی شہادت۔	۳۰۵
۱۶۰	شاہ عبدالحق محدث دہلوی رہ کی شہادت۔	۳۰۵
۱۶۱	حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رہ کی شہادت۔	۳۰۶
۱۶۲	حضرت مولانا مولوی محمد عنایت احمد کی شہادت۔	۳۰۷
۱۶۳	مولانا ابوالحسنات محمد عبدالحی لکھنوی کی شہادت۔	۳۰۷
۱۶۴	حضرت شاہ حاجی محمد امداد اللہ مہاجر مکی رہ کی شہادت۔	۳۱۲
۱۶۵	منکرین کا عید میلاد پر ناراضگی کا اظہار۔	۳۱۳
۱۶۶	میلاد کے وقت قیام کرنا۔	۳۱۶
۱۶۷	سید احمد زینی شافعی مفتی مکہ کا قول۔	۳۱۷
۱۶۸	علامہ فہامہ علی بن برہان الدین حلبی شافعی کا قول۔	۳۱۷
۱۶۹	امام سبکی کا قیام۔	۳۱۸
۱۷۰	شیخ عبدالرحمٰن صفوری شافعی کا قول۔	۳۱۹
۱۷۱	حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا قول فیصل۔	۳۲۱
۱۷۲	ولادت احمدی کی ایک جھلک۔	۳۲۲
۱۷۳	حبیب پاک ص کی رحلت۔	۳۲۴
۱۷۴	وصال مبارک کا مختصر واقعہ۔	۳۲۵
۱۷۵	شدّت مرض۔	۳۳۴

www.waseemziyai.com

۱۷۶	حالت بیماری میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی امامت۔	۳۳۷
۱۷۷	عہد نامہ برائے خلافت۔	۳۴۰
۱۷۸	مدینہ منورہ میں قیامت برپا ہوگئی۔	۳۴۶
۱۷۹	مدینہ طیبہ میں اندھیرا چھاگیا۔	۳۴۸
۱۸۰	فرشتوں کی تعزیت۔	۳۴۹
۱۸۱	سیدنا حضرت خضر علیہ السلام کی تعزیت۔	۳۵۰
۱۸۲	سقیفہ بنی ساعدہ میں اجتماع۔	۳۵۲
۱۸۳	حضور اقدس کو غسل دیا گیا۔	۳۵۳
۱۸۴	نماز جنازہ کی کیفیت۔	۳۵۴
۱۸۵	دفن مبارک۔	۳۵۵
۱۸۶	ربیع الاول کے نوافل۔	۳۵۷
۱۸۷	ربیع الاول میں کثرت درود پاک۔	۳۵۸
۱۸۸	چوتھا مہینہ ربیع الآخر۔	۳۶۰
۱۸۹	سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مختصر حالات۔ سلسلہ نسب و ولادت۔	۳۶۱
۱۹۰	آپ مادر زاد ولی تھے۔	۳۶۲
۱۹۱	آپ کا حلیہ شریف۔	۳۶۳
۱۹۲	آپ کا علم و فضل۔	۳۶۴
۱۹۳	آپ کی عبادت و ریاضت۔	۳۶۵
۱۹۴	آپ کے اخلاق و عادات۔	۳۶۶
۱۹۵	آپ کے مریدوں کی فضیلت۔	۳۶۷

www.waseemziyai.com

۱۹۶	آپ کی مریدوں پر شفقت ۔	۳۶۸
۱۹۷	آپ کے دشمنوں کی رسوائی ۔	۳۷۰
۱۹۸	حضرت غوث اعظم کا وعظ و نصیحت ۔	۳۷۲
۱۹۹	وعظ کا اثر ۔	۳۷۴
۲۰۰	ربیع الآخر کے نفل ۔	۳۷۵
۲۰۱	پانچواں مہینہ جمادی الاولیٰ ۔ سیدنا علی مرتضیٰ رضی کی ولادت کے مختصر حالات	۳۷۶
۲۰۲	جمادی الاولیٰ کے نوافل ۔	۳۷۹
۲۰۳	چھٹا مہینہ جمادی الآخر ۔	۳۸۰
۲۰۴	سیدنا فاروق اعظم رضی کا خلافت کے لئے انتخاب ۔	۳۸۱
۲۰۵	حضرت خاتون جنت رضی کی ولادت ۔	۳۸۳
۲۰۶	سیدنا امام جعفر صادق رضی کے مختصر حالات ۔	۳۸۸
۲۰۷	جمادی الآخر کے نفل ۔	۳۹۵
۲۰۸	ساتواں مہینہ رجب المرجب	۳۹۶
۲۰۹	ماہِ رجب کی فضیلت ۔	۳۹۷
۲۱۰	رجب شریف کے روزے ۔	۳۹۸
۲۱۱	لیلۃ الرغائب کی فضیلت ۔	۴۰۲
۲۱۲	رجب کی ستائیسویں رات کے نفل ۔	۴۰۳
۲۱۳	آٹھواں مہینہ شعبان معظم ۔	۴۰۴
۲۱۴	سیدنا امام حسین رضی کی ولادت مبارک ۔	۴۰۵
۲۱۵	شب برات کی فضیلت ۔	۴۰۹

www.waseemziyai.com

۲۱۶	نواں مہینہ رمضان المبارک۔ رمضان مبارک کے مشہور واقعات۔	۴۱۷
۲۱۷	رمضان شریف کی فضیلت۔	۴۱۸
۲۱۸	جس نے رمضان مبارک کا قدر نہیں پہچانا وہ ہلاک ہوگا۔	۴۲۳
۲۱۹	رمضان شریف کا احترام ضروری ہے۔	۴۲۶
۲۲۰	رمضان کے روزے فرض ہیں۔	۴۲۸
۲۲۱	نماز تراویح۔	۴۳۳
۲۲۲	رمضان میں اعتکاف بیٹھنا سنت ہے۔	۴۳۵
۲۲۳	شب قدر کی فضیلت۔	۴۳۸
۲۲۴	دسواں مہینہ شوال المکرم۔	۴۴۳
۲۲۵	شوال کی فضیلت۔	۴۴۴
۲۲۶	عید الفطر کے کام۔	۴۴۵
۲۲۷	شوال کے چھ روزے۔	۴۴۷
۲۲۸	گیارہواں مہینہ ذوالقعدہ۔ ماہ ذوالقعدہ کے مشہور واقعات۔	۴۴۹
۲۲۹	ذوالقعدہ کے روزے۔ ذوالقعدہ کے نفل۔	۴۵۷
۲۳۰	بارہواں مہینہ ذوالحجہ۔	۴۵۹
۲۳۱	سیدنا حضرت علی کی خلافت۔	۴۶۱
۲۳۲	ماہ ذوالحجہ کی فضیلت۔	۴۶۳
۲۳۳	عرفہ کا روزہ۔ قربانی کے دن کی فضیلت۔	۴۶۸
۲۳۴	قربانی کے جانوروں کا بیان۔	۴۸۱
۲۳۵	قربانی کا گوشت اور چمڑا۔	۴۸۵

www.waseemziyai.com

۲۳۶	ماہ ذی الحجہ کے نفل۔	۴۸۷
۲۳۷	تحیۃ المسجد۔	۴۹۱
۲۳۸	تحیۃ الوضو۔	۴۹۲
۲۳۹	نماز اشراق۔	۴۹۳
۲۴۰	نماز چاشت۔	۴۹۴
۲۴۱	نماز سفر۔ نماز واپسی سفر۔	۴۹۶
۲۴۲	صلوٰۃ اللیل۔ صلوٰۃ التہجد	۴۹۷
۲۴۳	نماز استخارہ۔	۵۰۱
۲۴۴	صلوٰۃ التسبیح۔	۵۰۳
۲۴۵	نماز حاجت۔	۵۰۵
۲۴۶	صلوٰۃ الاسرار۔	۵۰۷
۲۴۷	صلوٰۃ توبہ۔	۵۰۸
۲۴۸	صلوٰۃ الرغائب۔	۵۰۹
۲۴۹	نماز کسوف۔	۵۱۰
۲۵۰	نماز خسوف۔ آندھی یا تاریکی کے وقت نماز۔	۵۱۱
۲۵۱	نماز استسقاء۔	۵۱۲
۲۵۲	صلوٰۃ الاوابین۔	۵۱۴
۲۵۳	ایام بیض کے روزے۔	۵۱۵
۲۵۴	منت کے روزے کا بیان	۵۱۷
۲۵۵	سلام بحضور سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم۔	۵۲۶

www.waseemziyai.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد لله الذی جعل الاوقات المبارکۃ ؛ مواسم الخیرات و البرکات و متاجرہ لاھل النسك والعبادات تربح فیھا تجاراتھم ؛ وتضاعف لھم اجورھم ویصلون الٰی مقاصدھم ؛ وما یأملون من ثواب الاعمال واجابۃ الدعوات : فالخاسر من لم یحضر مواسم التجارۃ ؛ والمفرط اولٰی بالخسارۃ ؛ والصلوۃ والسلام الاتمان الاکملان علٰی سید المرسلین و امام المتقین محمد ن الذی بتعلیمہ واتباعہ حصل العلوم و الاعمال : وبکرمہ و شفاعتہ ینال الامانی والاٰمال فی المبدأ و المآل ؛ استاذ الکل و امام الوجود ومنبع العلم ومعدن الجود : وعلٰی اٰلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین ؛ ھداۃ طریق الحق و محیی علوم الدین ؛

امابعد!

فقیر نورمحمد قادری رضوی، عرض کرتا ہے کہ بعض احباب کی

www.waseemziyai.com

خواہش تھی کہ اردو زبان میں ایک ایسی کتاب ہو جس میں ہفتہ کے سات دِنوں اور سال کے بارہ مہینوں کے خصوصی حالات اور اہم واقعات کے علاوہ ان کے فضائل اور نفلی نمازوں اور روزوں کا مکمل بیان ہو۔ تاکہ عبادت گزار حضرات ان میں نفلی عبادت کر کے سعادت دارین حاصل کر سکیں۔

اس لئے فقیر قادری نے یہ کتاب مسمّٰی بہ "فضائل الایام والشہور" تالیف کی۔ جس میں ہفتہ کے سات دِنوں اور بارہ مہینوں کے اہم واقعات اور ان کے فضائل کے علاوہ نفلی روزوں اور نمازوں کا مفصل بیان ہے۔ تاکہ خواہش مند حضرات ہر دن اور ہر مہینہ کی خوبیوں کے جاننے کے علاوہ، مخصوص نمازیں پڑھ کر اور نفلی روزے رکھ کر دینی اور دنیوی مقاصد حاصل کر سکیں۔

وما توفیقی الّا باللّٰہ العلی العظیم وعلیہ توکلت والیہ انیب ؛ وآخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العالمین ؛ وصلی اللّٰہ تعالٰی علٰی سید المرسلین و امام المتقین وقائد الغرّ المحجلین محمد وآلہ واصحابہ واتباعہ ھداۃ طریق الحق ومحی علوم الدین الٰی یوم الدین آمین آمین ثم آمین۔

احقر العباد!

نور محمد قادری رضوی، مولوی فاضل، منشی فاضل، صدر مدرس

جامعہ امینیہ، منڈی واربرٹن

شیخوپورہ

www.waseemziyai.com

خواہش تھی کہ اردو زبان میں ایک ایسی کتاب ہو جس میں ہفتہ کے سات دنوں اور سال کے بارہ مہینوں کے خصوصی حالات اور اہم واقعات کے علاوہ ان کے فضائل اور نفلی نمازوں اور روزوں کا مکمل بیان ہو۔ تاکہ عبادت گزار حضرات ان میں نفلی عبادت کر کے سعادت دارین حاصل کر سکیں۔

اس لئے فقیر قادری نے یہ کتاب مسمٰی بہ "فضائل الایام والشہور" تالیف کی۔ جس میں ہفتہ کے سات دنوں اور بارہ مہینوں کے اہم واقعات اور ان کے فضائل کے علاوہ نفلی روزوں اور نمازوں کا مفصل بیان ہے۔ تاکہ خواہش مند حضرات ہر دن اور ہر مہینہ کی خوبیوں کے جاننے کے علاوہ، مخصوص نمازیں پڑھ کر اور نفلی روزے رکھ کر دینی اور دنیوی مقاصد حاصل کر سکیں۔

وما توفیقی الّا باللّٰہ العلی العظیم وعلیہ توکلت والیہ انیب، واٰخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العالمین، وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ سید المرسلین و امام المتقین وقائد الغرّ المحجلین محمد وّاٰلہ واصحابہ واتباعہ ھداۃ طریق الحق ومحی علوم الدین الی یوم الدین۔ آمین آمین ثم آمین۔

احقر العباد!

نور محمد قادری رضوی، مولوی فاضل، منشی فاضل، صدر مدرس

جامعہ امینیہ، منڈی واربرٹن

شیخوپورہ

www.waseemziyai.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ المنزہ عن النظیر والقرین المقدس عن الوزیر و المعین المتعالی عن الندیم المبرأ عن الزوج والبنات والبنین الذی خلق سبع سموات و سبع ارضین و انشأ الانسان من طین وخلقہ من ماء مھین فکذالک قدرۃ رب العالمین : فتبارک اللہ احسن الخالقین واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ الہ ھدانا الی الاسلام والدین واشھد ان محمدا عبدا عبدہ ورسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مادامت الایام والسنین و الہ واصحابہ اجمعین و استغفر اللہ رب العالمین :

اللہ تعالےٰ کی ذات ازلی وابدی ہے

صرف ایک اللہ تعالےٰ کی ذات ہے جو قدیم ہے، اور ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ باقی ہر چیز حادث ہے۔ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ قَبْلَهُ شَيْءٌ وَكَانَ

عرشہ علی الماء ۔

(سب سے اول) اللہ تھا ۔ اور اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی بلکہ جو کچھ ہوا اس کے بعد ہوا ۔ اور اس کا عرش پانی تھا "

(بخاری شریف)

غرضیکہ ذات الٰہی اس وقت بھی موجود تھی جب کہ کچھ نہ تھا ۔ اور اس وقت بھی ہوگی جب کہ ہر شئی معدوم ہو جائے گی ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ (پارہ ۲۷ ۔ سورت حدید ۔ رکوع ۱۷)

وہی اول ، وہی آخر ، وہی ظاہر ، وہی باطن ۔ اور وہی سب کچھ جاننے والا ہے ۔

تمام مخلوق سے پہلے نور محمدی مخلوق ہوا

عرش ، کرسی ، لوح وقلم ، تمام کائنات سے پہلے اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب کا نور پیدا فرمایا ۔ حدیث پاک میں ہے ۔

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَخْبِرْنِيْ عَنْ اَوَّلِ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَبْلَ الْاَشْيَاءِ قَالَ يَاجَابِرُ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں ۔ کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ! میرے ماں باپ حضور پر قربان ہوں مجھے بتایئے کہ سب سے پہلے اللہ تعالےٰ نے کیا چیز

www.waseemziyai.com

إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَاءِ نُوْرَ نَبِیِّكَ مِنْ نُوْرِہٖ فَجَعَلَ ذَالِكَ النُّوْرُ یَدُوْرُ بِالْقُدْرَۃِ حَیْثُ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَمْ یَكُنْ فِیْ ذَالِكَ الْوَقْتِ لَوْحٌ وَّقَلَمٌ وَلَا جَنَّۃٌ وَّ نَارٌ وَلَامَلَكٌ وَلَاسَمَاءٌ وَ لَا اَرْضٌ وَلَا شَمْسٌ وَلَا قَمَرٌ وَلَاجِنِّیٌّ وَلَا اِنْسِیٌّ ۔ الحدیث

مواہب لدنیہ ۔ فتاوی حدیثیہ ،

پیدا فرمائی ؛ تو آپ نے فرمایا اے جابر ! بے شک اللہ تعالے نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا ۔ وہ نور قدرت الٰہی سے جہاں خدا تعالے نے چاہا دورہ کرتا رہا ۔ اس وقت لوح وقلم جنت و دوزخ فرشتے ، آسمان و زمین سورج وچاند ، جن وانسان کچھ نہ تھا ۔

اجسام سے پہلی مخلوق پانی ہے

اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے ۔

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَی الْمَاءِ :

یعنی آسمان و زمین کی پیدائش سے پہلے عرش پانی پر تھا ۔ ان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ تھی ۔ نہ یہ کہ عرش پانی کی پشت پر تھا اور اس کے ساتھ متصل تھا ۔ اس سے معلوم ہوا کہ اول حادث اجرام سے پانی ہے ۔ بعض نے فرمایا کہ پانی ہوا کی پشت پر تھا ۔

(مدارج جلد اول ص ۸۸)

آسمان و زمین سے پہلے تقدیر لکھی گئی

اقدار اور احکام خلائق زمین و آسمان سے کافی عرصہ پہلے لکھے گئے۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ۔ رواہ مسلم

(مشکوٰۃ شریف ص۱۹)

اللہ تعالےٰ نے تقدیریں مخلوقات کی آسمان و زمین کی پیدائش سے پچاس ہزار سال پہلے لکھی ہیں۔ اور فرمایا کہ عرش الٰہی پانی پر تھا۔

یعنی قلم کو پیدا فرما کر لوح محفوظ میں تقدیریں ثبت فرمائیں۔ یا فرشتوں کو ان کے لکھنے کا حکم صادر فرمایا۔ اور پچاس ہزار سال سے مراد لمبی مدت ہے۔ تعیین و تحدید اس عدد کی مراد نہیں۔ اس لئے کہ تقدیر اور تعیین مقادیر خلائق ازل میں ہے۔ (مدارج جلد اول ص۵۸)

آسمانوں اور زمین کی پیدائش چھ دنوں میں

اللہ تبارک و تعالےٰ نے سات آسمانوں اور سات زمینوں کو صرف چھ دن میں پیدا فرمایا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالےٰ ہے۔

۱: هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

وہی ہے جس نے آسمان اور زمین

وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ۔

(پ ۲۷ - سورت حدید)

چھ دن میں پیدا کئے۔ پھر عرش پر استوے فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے۔"

---

۲ : اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ۔

(پ ۲۱ سورت سجدہ)

اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے۔ چھ دن میں بنائے۔ پھر عرش پر استوے فرمایا۔ جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے۔"

---

۳ : اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؛ (پ ۱۱ سورۂ یونس)

بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استوے فرمایا جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے۔ کام کی تدبیر فرماتا ہے۔"

---

۴ : اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؛ (پ ۸ سورت اعراف)

بیشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استوے فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے۔"

www.waseemziyai.com

۵ : وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّکَانَ عَرْشُهٗ عَلَی الْمَآءِ	اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں بنایا اور اس کا عرش پانی پر تھا۔

(پارہ ۱۲ سورت ہود)

تفسیر

چھ دن سے دنیا کے چھ دنوں کی مقدار مراد ہے۔ کیوں کہ یہ دن تو اس وقت نہیں تھے۔ آفتاب ہی نہ تھا جس سے دن ہوتا ہے۔ صانع حقیقی قادر تھا کہ ایک لحہ یا اس سے بھی کم میں پیدا فرماتا۔ لیکن اتنے عرصہ میں ان کی پیدائش فرمانا بہ تقاضائے حکمت ہے۔ اور اس سے بندوں کو اپنے کاموں میں تدریج اختیار کرنے کا سبق ملتا ہے۔ العجلۃ من الشیطان والتانی من الرحمٰن۔ مشہور مقولہ ہے۔ مثنوی معنوی میں ہے ؎

مکر شیطان است تعجیل و شتاب
خوئے رحمان است صبر و احتساب
با تانی گشت موجود از خدا
تا بشش روز ایں زمین و چرخہا
ورنہ قادر بود کز کن فیکون
صد زمین و چرخ آوردی بروں
ایں تانی از پئے تعلیم تست
صبر کن در کار و برآی و درست

چنانچہ قادر مطلق نے مخلوق کی ابتداء اتوار کو فرمائی اور زمین کو اتوار

اور پیر دو دنوں میں پیدا فرمایا۔ اور پہاڑ، درخت، زراعت اور حیوانات کو منگل اور بدھ کے روز پیدا فرمایا۔ اور آسمانوں کو جمعرات اور جمعہ کے دن پیدا فرمایا۔ (تفسیر جمل)

آسمان و زمین کس چیز سے بنائے گئے

قادر مطلق نے ایک جوہر پیدا فرمایا۔ اور اس پر ہیبت و جلال سے نظر فرمائی۔ پس وہ پانی بن گیا۔ اس پانی سے ایک دھواں اٹھا اس سے آسمان بنائے۔ قرآن مجید میں ہے۔ ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَآءِ وَهِیَ دُخَانٌ اور سات آسمان بنائے۔ ہر آسمان کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ اور اسی پانی سے ایک جھاگ اٹھی اور اس جگہ جمع ہوئی جہاں اب کعبہ معظمہ ہے۔ پھر اس کو چاروں طرف پھیلایا گیا۔ تو زمین بن گئی۔ ثابت ہوا کہ کعبہ شریف مرکز عالم ہے۔ اسی لئے مکہ مکرمہ کا نام ام القریٰ رکھا گیا ہے۔ پھر زمین پر پہاڑ رکھے گئے تاکہ وہ حرکت نہ کرے۔ پہلا پہاڑ زمین پر ابوقبیس پیدا کیا گیا۔ اور پھر اس کو پھیلا کر دوسرے پہاڑ بنائے گئے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَوَّلُ بُقْعَةٍ وُضِعَتْ مِنَ الْاَرْضِ مَوْضِعُ الْبَيْتِ ثُمَّ مُدَّتْ مِنْهَا الْاَرْضُ وَاِنَّ اَوَّلَ جَبَلٍ وَضَعَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَبُوْ قُبَيْسٍ

زمین کا پہلا ٹکڑا بیت اللہ شریف کی جگہ رکھا گیا۔ پھر اس کو پھیلایا گیا۔ اور پہلا پہاڑ جو اللہ تعالےٰ نے روئے زمین پر رکھا وہ ابوقبیس ہے۔ پھر اس سے (اور) پہاڑ پھیلائے گئے۔

www.waseemziyai.com

ثُمَّ مُدَّتْ مِنْهُ الْجِبَالُ۔

(جامع صغیر جلد ثالث ص۳)

اتوار کا دن

اتوار کی فضیلت

اتوار دنیا کے دنوں کا پہلا دن ہے۔ سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حبیب محبوب خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے اتوار کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔

یَوْمُ غَرْسٍ وَّ عِمَارَةٍ قَالُوْا كَيْفَ ذَالِكَ يَارَسُوْلَ اللهِ قَالَ لِاَنَّ فِيْهِ اِبْتَدَأَ اللهُ تَعَالٰى الدُّنْيَا وَعِمَارَتَهَا۔

(غنیۃ الطالبین ج ۲ ص۲۷)

یہ دن بونے اور عمارت بنانے کا ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یہ کس طرح یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ آپ نے فرمایا کہ اتوار کو اللہ تعالےٰ نے دنیا اور اس کی عمارت کی ابتداء فرمائی۔"

اسی لئے اتوار کے دن کھیت بونا اور درخت لگانا اور مکان کی تعمیر کرنا باعث برکت ہے۔ اتوار نصرانیوں کا عید کا دن ہے۔ حضرت سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے اپنی قوم کو جمعہ کے دن عید منانے کا حکم فرمایا تو انہوں نے کہا کہ ہم یہ نہیں چاہتے۔ کہ ہماری عید کے بعد یہودیوں کی عید ہو کیوں کہ یہودیوں کی عید ہفتہ کے روز ہوتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اتوار کو عید کا دن بنایا کہ ان کے خیال کے مطابق یہ کاموں کی ابتداء کے

www.waseemziyai.com

لئے بہتر دن ہے۔ (عجائب المخلوقات ص۱۲۳)

اتوار کے اہم واقعات

صانع حقیقی نے اتوار کے روز دوزخ کو پیدا فرمایا اور اس کے سات دروازے بنائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

ا : لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ ط لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ : پ ۱۴ سورت حجر ،	اس کے سات دروازے ہیں۔ ہر دروازے کے لئے ان میں سے ایک حصہ بٹا ہوا ہے ؟

دوزخ کے سات طبقے (درکات) ہیں ایک جہنم ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالےٰ ہے۔

وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ، پ ۱۴۔ س حجر :	اور بے شک جہنم ان سب کا وعدہ ہے۔

اور دوسرے طبقہ کا نام سعیر ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا ؛ اور دوزخ کے تیسرے طبقہ کا نام سقر ہے۔ جیسا کہ رب قہار فرماتا ہے مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ،

اور چوتھے طبقہ کا نام جحیم ہے۔ رب العالمین کا ارشاد ہے۔ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ ؛

اور پانچویں طبقہ کا نام حطمہ ہے۔ قرآن شریف میں ہے۔ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ :

اور چھٹے طبقہ کو لظیٰ کہتے ہیں۔ جیسا کہ رب العالمین کا ارشاد ہے۔ كَلَّا إِنَّهَا لَظَىٰ :

www.waseemziyai.com

اور ساتویں طبقہ کا نام ہاویہ ہے۔ رب ذوالجلال کا ارشاد ہے فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ؛

طبقہ اولیٰ میں فرشتہ یہ ندا کرتا ہے وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ۔

اور دوسرے طبقہ میں فرشتہ کی یہ ندا ہوتی ہے۔ وَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۔ یعنی خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نمازوں میں سستی کرتے ہیں۔

تیسرے طبقہ میں فرشتہ کی یہ آواز ہوتی ہے۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۙ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ۙ يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ۚ كَلَّا ۖ لَيُنبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۚ (پ ۳۰ ۔ س ہمزہ)	خرابی ہے اس کے لئے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے، پیٹھ پیچھے بدی کرے، جس نے مال جوڑا اور گن گن کر رکھا، کیا یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے دنیا میں ہمیشہ رکھے گا؟ ہرگز نہیں۔ ضرور روندنے والی میں پھینکا جائے گا۔

چوتھے طبقہ میں فرشتہ یوں پکارتا ہے فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَسَبَتْ أَيْدِيهِمْ یعنی خرابی ہے ان کے لئے ان کی ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے۔

پانچویں طبقہ میں فرشتہ کی یہ صدا آتی ہے۔

وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ۔	خرابی ان مشرکوں کے لئے جو زکاۃ ادا نہیں کرتے۔

چھٹے طبقہ میں اس طرح ندا کرتا ہے۔ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم

www.waseemziyai.com

مِنْ ذِكْرِ اللهِ ۔ یعنی خرابی ہے ان لوگوں کے لئے جن کے دل اللہ کے ذکر سے سخت ہیں ۔

ساتویں طبقہ میں فرشتہ یوں ندا کرتا ہے

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝	کم تولنے والوں کی خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ماپ لیں پورا لیں ۔ اور جب انہیں ماپ تول کر دیں تو کم کر دیں ۔
(پارہ ۳۰ سورت تطفیف)	

یہ بھی سنئے کہ ساتویں طبقہ کے لوگ یہ پکارتے رہتے ہیں ۔

وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ۝	اور وہ پکاریں گے اے مالک ! تیرا رب ہمیں تمام کر چکے ۔ وہ فرمائے گا کہ تمہیں تو ٹھہرنا ہے۔
(پ ۲۵ سورت زخرف)	

چھٹے طبقہ کے رہنے والے یوں پکارتے ہیں ۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ۔	یعنی اپنے رب کو پکارو کہ وہ ہم سے ایک دن عذاب میں تخفیف فرما دے ۔

پانچویں طبقہ کے لوگ اس طرح ندا کرتے ہیں ۔ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا ۔ اور چوتھے طبقہ کے رہنے والے یہ آواز نکالتے ہیں ۔

www.waseemziyai.com

رَبَّنَا اَخِّرْنَاۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ پ۱۳ سورت ابراہیم

اے ہمارے رب تھوڑی دیر ہمیں مہلت دے کہ ہم تیرا بلانا مانیں اور رسولوں کی غلامی کریں ۔

تیسرے طبقہ کے لوگ یہ ندا کرتے ہیں ۔

رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ۝ (پ ۱۸ سورت مومنون)

اے رب ہمارے ہم کو دوزخ سے نکال دے ۔ پھر اگر ہم ویسی کریں تو ہم ظالم ہیں ۔

دوسرے طبقہ کے لوگ یوں پکاریں گے ۔

رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ۝ پ ۱۸ سورت مومنون

اے ہمارے رب ہم پر ہماری بدبختی غالب آئی اور ہم گمراہ لوگ تھے ۔

اور جو لوگ پہلے طبقہ میں ہیں وہ یہ ندا کریں گے ۔ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ

(کتاب السبعیات للشیخ الامام الاجل ابی نصر محمد بن عبد الرحمٰن الہمدانی)

اور اللہ جل شانہٗ نے اتوار کے روز تارے پیدا فرمائے ۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے ۔

هُوَ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِىْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ پ ۷ سورت انعام

اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے تارے بنائے کہ ان سے راہ پاؤ خشکی اور تری کے اندھیروں میں ہم نے نشانیاں مفصل بیان کردیں علم والوں کے لئے ۔

پھر صانع حقیقی نے تارے تین قسم کے بنائے۔ ایک قسم ان کی ثوابت ہے۔ جو اپنی جگہ پر رہتے ہیں۔ نہ چلتے پھرتے ہیں اور نہ ہی ڈوبتے ہیں۔ دوسری قسم کے تارے وہ ہیں جو طلوع کرتے ہیں اور ڈوب جاتے ہیں۔ تیسری قسم وہ ہے جو آسمانوں پر پھرتے رہتے ہیں۔ پھر ان ستاروں میں سات ایسے ہیں جو سب سے بڑے ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔

۱۔ زحل ۔ ۲ مشتری ۔ ۳ مریخ ۔ ۴ شمس ۔ ۵ زہرہ ۔ ۶ عطارد ۔ ۷ چاند ۔

ان میں سے ہر ایک کے لئے الگ الگ ایک فلک ہے چنانچہ چاند کے لئے پہلا آسمان ؛ عطارد دوسرے آسمان میں ہے ؛ اور زہرہ تیسرے آسمان میں ؛ اور سورج چوتھے میں ؛ اور مریخ پانچویں آسمان میں ہے ؛ اور مشتری چھٹے آسمان میں ؛ اور زحل ساتویں آسمان میں ہے۔ اور ان سات ستاروں کی سیر مختلف ہے۔ چاند پہلے آسمان پر طلوع ہوتا ہے۔ اور ہر برج میں ۲½ دن رہتا ہے اور تمام افلاک کو ایک ماہ میں طے کرتا ہے۔

عطارد دوسرے آسمان میں طلوع ہوتا ہے اور ہر برج میں پندرہ دن رہتا ہے تمام افلاک کا دورہ چھ ماہ میں پورا کرتا ہے۔

اور زہرہ تیسرے آسمان میں طلوع کرتا ہے اور ہر برج میں پچیس دن رہتا ہے اور دس ماہ میں افلاک کا دورہ ختم کرتا ہے۔

اور شمس (سورج) چوتھے آسمان میں طلوع ہوتا ہے اور ہر برج میں ایک ماہ رہتا ہے اور سال میں اپنا دورہ ختم کرتا ہے۔

www.waseemziyai.com

اور مریخ پانچویں آسمان میں طلوع ہوتا ہے اور ہر برج میں پچاس دن باقی رہتا ہے اور اٹھارہ ماہ میں اپنا دورہ تمام کرتا ہے۔

اور مشتری چھٹے آسمان پر طلوع ہوتا ہے اور ہر برج میں تیرہ (۱۳) ماہ رہتا۔ اور تیرہ سال میں اپنا دورہ مکمل کرتا ہے۔

اور زحل ساتویں آسمان میں طلوع ہوتا ہے اور ہر برج میں ڈھائی سال رہتا ہے اور تیس سال میں اپنا دورہ تمام کرتا ہے۔

(کتاب السبعیات ص ۳۰، ۳۱)

لطیفہ

جس طرح آسمان میں سات بڑے تارے ہیں اسی طرح زمین پر سات اعظم اور اشرف انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔

۱: سیدنا حضرت شیث علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

۲: سیدنا حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

۳: سیدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

۴: سیدنا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

۵: سیدنا حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

۶: سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

۷: سیدنا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو سب انبیائے کرام علیہم السلام سے بزرگ ترین ہیں۔ اور اللہ جل شانہ نے ان انبیائے کرام علیہم السلام کو صحائف اور کتب عنایت فرمائیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت شیث علیہ السلام کو پچاس صحیفے عطا فرمائے۔ اور سیدنا

www.waseemziyai.com

حضرت ادریس علیہ السلام کو تیس ۳۰ صحیفے ؛ اور سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیس ۲۰ صحیفے عطا فرمائے ؛ اور سیدنا حضرت موسےٰ علیہ السلام کو توراۃ ؛ اور سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور ؛ اور سیدنا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو انجیل مرحمت فرمائی ؛ اور حضرت خاتم الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کو قرآن مجید اور فرقانِ حمید سے مشرف فرمایا -

لطیفہ دیگر

جس طرح یہ بڑے سات ستارے ہیں اور ہر ایک ایک برج سے دوسرے برج کی طرف حرکت کرتے ہیں ایسے ہی امت مسلمہ کے سات بڑے گروہ ہیں -

۱ صدیق ؛ ۲ عالم ؛ ابدال ؛ ۴ شہید ؛ ۵ حجاج ؛ ۶ مطیع ؛ ۷ عاصی ؛

تو صدیق حضرات پل صراط سے ایسے گزریں گے جیسا کہ چمکنے والی بجلی گزر جاتی ہے -

اور عالم - پل صراط سے ایسے گزریں گے جیسی تیز ہوا گزر جاتی ہے -

اور ابدال حضرات پل صراط سے اس طرح گزر فرمائیں گے جیسا پرندہ بہت جلد اڑ جاتا ہے -

اور شہید حضرات پل صراط سے تیز رو گھوڑے کی طرح گزر جائیں گے -

اور حاجی لوگ پل صراط سے ایک دن کامل میں گزر فرمائیں گے -

اور مطیع لوگ ایک ماہ میں پل صراط کو عبور کریں گے -

www.waseemziyai.com

اور عاصی۔ گنہگار لوگ جب پل صراط پر اپنے قدم رکھیں گے تو ان کے سروں پر گناہوں کے بوجھ ہوں گے اور ان کے قدم ڈگمگانے لگیں گے اور دوزخ کی آگ نیچے سے ان کے جلانے کا ارادہ کرے گی مگر جب آگ ان کے قلبی نور ایمان کو دیکھے گی تو پکار اٹھے گی۔

جُزْ یَا مُؤْمِنُ فَاِنَّ نُوْرَكَ قَدْ اَطْفَأَ نَارِیْ وَلَهَبِیْ	اے مومن! جلد گزر جا۔ کیونکہ تیرے نور ایمان نے میرے شعلوں کو بجھا دیا ہے۔

(کتاب السبعیات فی مواعظ البریات ص۳۱)

سات سمندر

اللہ تعالیٰ نے سات سمندر پیدا فرمائے جیسا کہ اس کا ارشاد گرامی ہے

وَالْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ	اور سمندر اس کی سیاہی ہو اس کے پیچھے سات سمندر۔

(پ ۲۱ سورت لقمان)

وہ سات سمندر یہ ہیں۔ ۱ طبرستان : ۲ بحر کرمان : ۳ بحر قلزم : ۴ بحر ہند : ۵ بحر عمان : ۶ بحر روم : ۷ بحر مغرب : اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا وَّ تَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ	اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے دریا مسخر کیا کہ اس میں سے تازہ گوشت کھاتے ہو اور اس میں

حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۔ | سے گہنا نکالتے ہو جسے پہنتے ہو۔

(پ ۱۴ سورت نحل)

اللہ تبارک وتعالےٰ نے اپنی کمال قدرت سے دریائے دجلہ دریائے شور کے ساتھ میلوں تک چلایا ہے ۔ حالانکہ ان کے ذائقوں میں کوئی تغیر نہیں آتا کہ نہ میٹھا کھاری (نمکین) ہوتا ہے ، اور نہ کھاری میٹھا ۔ اسی مضمون کو اللہ تعالےٰ اس طرح بیان فرماتا ہے ۔

وَهُوَ الَّذِیْ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ وَجَعَلَ بَیْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۵

اور وہی ہے جس نے ملے ہوئے رواں کئے دو سمندر ، یہ میٹھا ہے نہایت شیریں ، اور یہ کھاری ہے نہایت تلخ ، اور ان کے بیچ میں پردہ رکھا اور روکی ہوئی آڑ۔

(پ ۱۹ سورت فرقان)

اور حکمتِ الٰہیہ کے عجائبات سے یہ ملاحظہ کیجئے کہ ایک حیوان کے جسم میں غذا کا ایک ہی مقام ہے جہاں چارہ گھاس بھوسہ وغیرہ پہنچتا ہے اور دودھ ، خون ، گوبر سب اسی غذا سے پیدا ہوتے ہیں ۔ ان میں سے ایک دوسرے سے ملنے نہیں پاتا ۔ دودھ میں نہ خون کی رنگت کا شائبہ ہوتا ہے نہ ہی گوبر کی بو کا نہایت صاف لطیف برآمد ہوتا ہے ۔ اس سے حکمتِ الٰہیہ کی عجیب کاری ظاہر ہے ۔ اللہ تعالےٰ اپنی اس عجیب کاری کو بیان فرماتا ہے ۔

وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ | اور بے شک تمہارے لئے

www.waseemziyai.com

نُعْدَةً ۚ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّ دَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝

(پ ۱۴ سورت نحل)

چوپاؤں میں نگاہ حاصل ہونے کی جگہ ہے۔ ہم تمہیں پلاتے ہیں۔ اس چیز سے جو ان کے پیٹ میں ہے۔ گوبر اور خون کے بیچ میں سے خالص دودھ گلے سے سہل اترتا پینے والوں کے لئے۔

اس کی مثال یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالے نے شہد کی مکھی میں شہد اور زہر دونوں جمع فرمادیئے ہیں۔ زہر سبب ہلاکت کی ہے اور شہد باعث شفائے مریض ہے اور ان دونوں میں ایسا حائل پیدا فرمادیا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے ملتے نہیں ہیں۔

اسی طرح اس کی نظیر یہ ہے کہ مومن میں نفس اور قلب کو جمع کیا گیا ہے۔ نفس دنیا کی طرف میلان کرتا ہے اور قلب عقبیٰ اور آخرت کی طرف راغب ہوتا ہے تو دنیا اور دین کو یکجا جمع فرمایا گیا ہے۔ اور ان کے مابین ایسا حائل موجود ہے کہ اللہ تبارک وتعالے کے فضل و کرم سے نہ تو دنیا دین کو ضرر دے سکتی ہے اور نہ ہی دین دنیا کو ضرر پہنچا سکتا ہے۔

(کتاب السبعیات فی مواعظ البریات ص ۳۶-۲۷)

لطیفہ دیگر

اگرچہ آسمان میں عرش مجید ہے۔ مگر ہمتِ مومن اس سے بڑی ہے۔ اگر آسمان میں (یعنی اس کے اوپر)

www.waseemziyai.com

جنت ہے ۔ تو مؤمن میں قلب (دل) ہے ۔ جو جنت سے زیادہ آراستہ ہے ۔ کیوں کہ جنت محل لذت و شہوت ہے ۔ مگر قلب محل معرفت ہے اور جنت کا محافظ رضوان فرشتہ ہے اور مؤمن کے قلب کا محافظ خود رحمٰن ہے ۔

لطیفہ دیگر

قادرِ مطلق نے عالم میں سات آسمان پیدا فرمائے تو انسان میں سات اعضاء پیدا فرما دیئے ۔ اس نے عالم میں حیوان پیدا کئے تو انسان میں جوئیں ، پسّو ، اور لیسوں فرما دیئے ۔ اور ذات خداوندی نے جہان میں آفتاب پیدا فرمایا تو اس ذات نے انسانی دل میں معرفت پیدا فرما دی ۔

صانع حقیقی نے جب عالم میں چاند پیدا فرمایا تو انسان میں اس کی مثل عقل پیدا فرما دی ۔ جب اس ذات لاشریک نے جہان میں ستارے پیدا فرمائے تو اس نے انسان میں اس کی مثل علوم پیدا فرما دیئے ۔ جب قادر مطلق نے جہان میں مختلف پرندے پیدا فرمائے تو اسی ذات نے انسان میں مختلف خیالات پیدا فرما دیئے ۔ اور جب خالق اکبر نے عالم میں پہاڑوں کا سلسلہ پیدا فرمایا تو انسان میں ہڈیوں کا سلسلہ پیدا فرمایا جو انسان کے سارے ڈھانچے میں پھیلا ہوا نظر آتا ہے ۔ جب ذاتِ اکبر نے پورے عالم میں چار قسم کے پانی پیدا فرمائے (۱) میٹھا ۔ (۲) کڑوا ۔ (۳) نمکین ۔ (۴) بدبودار ۔ تو اسی ذات بے مثال نے انسان کے اندر اسی قسم کے چار پانی پیدا فرمائے ۔ منہ کا پانی ۔ یعنی لعاب

دہن میٹھا ہے۔ خصوصاً محبوبِ خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا لعاب مبارک جو آلِ پاک کے معصوم بچوں کو چٹاتے تھے وہ تو شہد سے بھی زیادہ میٹھا تھا، با قاعدہ غذا کا کام دیتا تھا۔ اور کانوں کا پانی کڑوا پیدا فرمایا۔ اور آنکھوں کا پانی نمکین پیدا فرمایا۔ اور ناک کا پانی بدبودار پیدا فرمادیا۔ غرضیکہ انسان میں سارے عالم کا نقشہ پیدا فرمادیا۔ جیسا کہ اس کا اپنا کلام بتاتا ہے۔

وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ (پ ۲۶۔ سورت ذاریات) اور خود تم میں تو کیا تمہیں سوجھتا نہیں۔

لطیفہ دیگر

فاعلِ حقیقی نے حسن کو سات قسم پر پیدا فرمایا۔ ۱ لطافت ؛ ۲ ملاحت ؛ ۳ ضیاء ؛ ۴ نور ؛ ۵ ظلمت ؛ ۶ رقت ؛ ۷ دقت ؛ پھر قادرِ مطلق نے عالم کو پیدا فرما کر ان سات قسموں کو اشیائے عالم پر تقسیم کر کے ہر شئے کو الگ ایک قسم بنا دیا چنانچہ لطافت جنت کو دی۔ اور ملاحت حورِ عین کو نصیب فرمائی۔ اور ضیاء شمس (آفتاب) کو عنایت فرمایا۔ تو نور چاند کو عطا فرما دیا۔ ارشادِ خداوندی ہے۔

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا

اور ظلمت رات کے حصے میں آئی۔ اور رقت پانی کو نصیب ہوئی تو دقت ہوا کو ملی۔ اور ان اقسام مذکورہ سے آسمان و زمین کو مزین فرمایا۔ اور حضرت انسان کو بھی ان اقسام سے آراستہ فرمایا۔ چنانچہ لطافت۔

www.waseemziyai.com

روح کو بخشی تو ملاحت اس کے رخساروں کو ملی۔ اور ضیا۔ چہرے کو نصیب ہوئی تو نور آنکھوں کو عطا ہوا۔ ظلمت بالوں کو ملی تو رقت قلب کو نصیب ہوئی۔ اور دقت ناف کو مرحمت کی گئی۔

غرضیکہ سارے جہان میں جو چیزیں پیدا ہوئیں ان کی مثل بنی آدم میں بھی پیدا کی گئیں۔ چنانچہ آسمان میں علو اور بلندی ہے تو انسان کو قد و قامت ملا۔ آسمان میں شمس و قمر ہے تو بنی آدم میں دو آنکھیں بنائی گئیں۔ اور آسمان میں ستارے ہیں تو حضرت انسان کو چمک دار دانت دیئے گئے۔ آسمان سے بارش کے قطرات گرتے ہیں تو بنی آدم کی آنکھوں سے آنسوؤں کی بارش ہوتی ہے۔ آسمان میں صاعقہ ہے تو اس انسان میں عطسہ (چھینک) اگر زمین کو قرار حاصل ہے تو آدمی میں سکون و وقار ہے۔ جب کہ زمین میں نہریں رواں دواں ہیں تو بنی آدم میں رگوں کا سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔ جب کہ زمین میں نباتات کا ایک وسیع سلسلہ موجود ہے تو بنی آدم کے جسم پر بے شمار بال نظر آتے ہیں۔

قربان جایئے قدرت خداوندی پر کہ اس نے اپنی حکمت بالغہ سے بنی آدم کو تمام مخلوقات سے بہتر شکل و صورت بخشی جیسا کہ اس نے اعلان فرمایا۔ اور پھر یہ اعلان بھی چند قسموں سے مؤکد فرما کر بیان فرمایا تاکہ سامع کو کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش باقی نہ رہے۔ چنانچہ ارشاد باری ہوتا ہے۔

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ لَقَدْ	انجیر کی قسم اور زیتون اور طور سینا اور اس امان والے شہر کی بے شک ہم نے آدمی کو اچھی صورت

خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ فَمَا یُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّیْنِ ۝ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِیْنَ ۝

پر بنایا پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت کی طرف پھیر دیا۔ مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ انہیں بے حد ثواب ہے۔ تو اب کیا چیز تجھے انصاف کے جھٹلانے پر باعث ہے۔ کیا اللہ تعالے سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں؟ (ضرور ہے)۔

(پارہ ۳۰ - سورت التین)

سُبْحَانَ اللّٰهِ ثُمَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ! خالق حقیقی نے بنی آدم کو بہترین شکل وصورت عطا فرما کر اس میں سات بڑے اعضاء پیدا فرمائے۔ اور ستر جوڑ اور ایک سو اٹھائیس ہڈیاں۔ اور تین سو ساٹھ رگیں اور ایک لاکھ چوبیس ہزار بالوں کے منبت (جگہ اگنے کی) اور دو ہاتھ دو پاؤں اور دو آنکھیں اور دو کان اور باقی اعضاء پیدا فرمائے اور ان سب کی حیات فقط ایک روح سے باقی ہے۔ اسی طرح عرش وکرسی اور لوح وقلم اور آسمان و زمین اور انہار و بحار اور انبیاء و ملائکہ جن و انس اور عرش سے فرش تک فلک سے سمک تک اور بلندی سے تحت الثریٰ تک، اجناس و انواع مختلف الصور موجود ہیں۔ حالانکہ ان کا خالق فقط واحد قہار وجبار عزیز ہے۔ جل شانہٗ۔

یومِ احدٰی وجہ تسمیہ

احد اللہ تعالےٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ ارشاد باری تعالےٰ ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ (پ ۳۰ - سورت اخلاص)	تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔

قرآن مجید میں لفظ احد سات معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

۱۔ کلمہ احد سے مراد ذات خداوندی ہوتی ہے جیسا کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗۤ اَحَدٌ اور اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ان مقامات میں اَحَدٌ سے مراد خود باری تعالیٰ کی ذات ہے۔

۲۔ کلمہ احد احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر بھی اطلاق ہوتا ہے جیسا کہ ان دو آیتوں میں احد سے مراد ذات مصطفوی ہے۔

(۱) اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰۤى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْۤ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا	جب تم منہ اٹھائے چلے جاتے تھے اور پیٹھ پھیر کر کسی کو یعنی حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہ دیکھتے اور دوسری جماعت میں ہمارے رسول تمہیں پکارتے تھے تو تمہیں غم کا بدلہ غم دیا

www.waseemziyai.com

مَا اَصَابَکُمْ وَاللّٰہُ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ (پ ۴ - سورت آل عمران)

اور معافی اس لئے سنائی کہ جو ہاتھ سے گیا اور جو افتاد پڑی اس کا رنج نہ کرو اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

(۲) وَلَا نُطِیْعُ فِیْکُمْ اَحَدًا اَبَدًا (پ ۲۸ - سورت حشر)

اور ہم ہرگز تمہارے بارے میں کسی کی یعنی حضور پر نور کی نہ مانیں گے۔

۳:- اور احد کا اطلاق سیدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر آیا ہے جیسا کہ قرآن حکیم میں ارشاد خداوندی ہے۔

وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَہٗ مِنْ نِّعْمَۃٍ تُجْزٰی ۝ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْہِ رَبِّہِ الْاَعْلٰی ۝ وَلَسَوْفَ یَرْضٰی ۝ (پ ۳۰ - سورت لیل)

اور کسی کا یعنی حضرت بلالؓ کا اس پر یعنی حضرت ابوبکر صدیق پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے صرف اپنے رب کی رضا چاہتا ہے جو سب سے بلند ہے اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہو گا۔

۴:- اور کلمہ احد سے کبھی الیخا جو اصحاب کہف میں سے تھا مراد ہوتا ہے اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے۔

فَابْعَثُوْا اَحَدَکُمْ بِوَرِقِکُمْ ھٰذِہٖۤ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَلْیَنْظُرْ اَیُّھَا اَزْکٰی

اور اپنے میں ایک کو یعنی الیخا کو یہ چاندی لے کر شہر میں بھیجو پھر وہ غور کرے کون سا کھانا زیادہ ستھرا

طَعَامًا فَلْيَأْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ پ ۱۵ ۔ سورت کہف ۔

ہے کہ تمہارے لئے اس میں سے کھانے کو لائے ۔

۵ :۔ اور کبھی کلمہ احد کا اطلاق دقیانوس پر آتا ہے ۔ جیساکہ قرآن مجید میں ارشاد ہے ۔

وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا ۝ پ سورت کہف

اور چاہیئے کہ نرمی کرے اور ہرگز کسی کو یعنی دقیانوس کو تمہاری اطلاع نہ دے ۔

۶ :۔ اور کلمہ احد کا اطلاق حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالےٰ پر بھی آیا ہے ۔ رب العالمین نے فرمایا ۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

پ ۲۲ ۔ سورت احزاب

محمد (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں یعنی زید بن حارثہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے باپ نہیں ہاں اللہ تعالےٰ کے رسول ہیں ۔ اور سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ۔

۷ :۔ اور کبھی احد کا اطلاق مخلوقات کے کسی ایک فرد پر بلاتعیین آتا ہے ۔ اللہ وحدہٗ لاشریک حکم دیتا ہے ۔

وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ أَحَدًا ۔

پ ۱۶ ۔ سورت کہف ۔

اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے ۔

www.waseemziyai.com

تقریر بالا سے معلوم ہوا کہ احد اللہ کریم کا ایک نام ہے۔ تو یومُ الاحد (اتوار کے دن) کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب نصاریٰ نے کہا کہ ھٰذا یَوْمُنَا یعنی احد (اتوار) کا دن ہمارا دن ہے۔ تو ذات اکبر وحدہٗ لاشریک نے ان نصاریٰ کی تردید کرتے ہوئے فرمایا یوم الاحد یعنی یہ تو اللہ کا دن ہے۔

(کتاب السبعیات فی مواعظ البریات ص۴۰)

اتوار کے دن کا روزہ

امام الانبیاء حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

صُوْمُوْا یَوْمَ السَّبْتِ وَالْاَحَدِ وَخَالِفُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی۔	ہفتہ اور اتوار کو روزہ رکھو اور یہودیوں اور نصرانیوں کی مخالفت کرو۔

(غنیۃ الطالبین ص۴۷)

اتوار کے دن کے نفل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ سیّد دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان اتوار کے دن چار رکعت نماز نفل پڑھے اور اس کی ہر رکعت میں ایک دفعہ سورت فاتحہ اور اٰمَنَ الرَّسُوْلُ (آخر تک) پڑھے۔ تو جس قدر نصرانی مردوں اور عورتوں کی تعداد ہے ان کی گنتی کے موافق اس کو اللہ تبارک وتعالےٰ نیکیاں عنایت فرماتا ہے، اور اس کو ایک پیغمبر کا ثواب اور بھی مرحمت فرماتا ہے۔ اور حج اور عمرہ

کا ثواب بھی اس کے نام لکھ دیتا ہے۔ اور ہر ایک رکعت کے عوض میں ہزار نماز کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور ہر ایک حرف کے بدلے میں اس کو بہشت میں ایک شہر بخشتا ہے۔ جو مشک واذفر سے بھرا ہوا ہوگا۔

سیدنا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم راوی ہیں کہ سید الاولین و الآخرین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ اتوار کے دن نماز نفل بہت پڑھا کرو۔ اور اللہ تبارک وتعالےٰ کو وحدہ لا شریک جانو۔ اور اگر کوئی اتوار کے دن نماز ظہر کے بعد یعنی جب فرض وسنتیں پڑھ چکے تو چار رکعت نماز نفل پڑھے۔

اور اس کی پہلی رکعت میں سورت فاتحہ اور الم السجدہ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورت فاتحہ اور سورت ملک یعنی تَبَارَكَ الَّذِی پڑھے۔ اور تشہد کے بعد سلام پھیرے۔ اور اس کے بعد دو اور رکعت پڑھے اور اس کی دونوں رکعتوں میں سورت فاتحہ اور سورت جمعہ پڑھے۔ سلام کے بعد جو حاجت رکھتا ہو اپنے معبود حقیقی سے اس کی درخواست کرے۔ اللہ کریم اپنے کرم سے اس کی وہ حاجت پوری فرما دے گا۔ اور اسے دین نصاریٰ سے محفوظ رکھے گا۔

(غنیۃ الطالبین ص۱۴۱، احیاء العلوم ص۲۴)

اتوار کی رات کے نفل

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سید الانس والجان صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو کوئی اتوار کی رات بیس رکعت نفل اس طرح پڑھے

www.waseemziyai.com

کہ ہر رکعت میں الحمد شریف ایک مرتبہ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
یعنی سورت اخلاص پچاس مرتبہ اور معوذتین ایک ایک دفعہ
پڑھے۔ اور بعد از نماز سو مرتبہ استغفار پڑھے۔ اور سو مرتبہ اپنے
لئے اور اپنے والدین کے لئے استغفار کرے۔ اور سید الانبیاءٗ
صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم پر سو مرتبہ درود شریف پڑھے اور لَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھے۔ اور خدا تعالےٰ کی طاقت اور قوت کی طرف
متوجہ ہو اور پھر یہ پڑھے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اَشْهَدُ اَنَّ اٰدَمَ صَفْوَةُ اللّٰهِ وَفِطْرَتُهٗ وَاِبْرَاهِیْمَ
خَلِیْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمُوْسٰى كَلِیْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى
وَعِیْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَمُحَمَّدٌ حَبِیْبُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
تو اس شخص کو ان لوگوں کی تعداد کے برابر اجر و ثواب دیا جائے گا۔
جو اللہ سبحانہٗ و تعالےٰ کے لئے بیٹا قرار دیتے ہیں۔ اور جو اللہ تعالیٰ
کے لئے بیٹا ثابت نہیں کرتے۔

نیز اللہ کریم قیامت کے روز اس کو ان لوگوں کے ساتھ اٹھائے
گا جو امن پانے والے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ
اسے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جنت میں داخل
فرمائے۔ (احیاء العلوم جلد اول ص۲۴)
(غنیۃ الطالبین جلد ثانی ص۱۴۲)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

www.waseemziyai.com

پیر کا دن

پیر کے دن کی فضیلت اور اس کے اہم واقعات

پیر کا دن بڑا مبارک دن ہے۔ اس میں سفر اختیار کرنا اور تجارت وغیرہ کا کاروبار کرنا باعث برکت ہے۔ سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے پیر کے دن کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

يَوْمُ سَفَرٍ وَّتِجَارَةٍ قَالُوْا كَيْفَ ذَالِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِاَنَّ فِيْهِ سَافَرَ شِيْثُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلتِّجَارَةِ وَرَبِحَ فِيْ تِجَارَتِهٖ۔

(غنیۃ الطالبین جلد دوم ص۴۵ کتاب السبعیات فی مواعظ البریات ص۴۵)

یہ سفر اور تجارت کا دن ہے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم) یہ کس طرح؟ فرمایا۔ کہ سیدنا حضرت شیث علیہ السلام نے اس روز تجارت کے لئے سفر اختیار فرمایا۔ اور تجارت میں (بڑا) نفع ہوا۔

www.waseemziyai.com

علماء حضرات فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ نے پیر کے دن کو سات فضیلتوں سے مخصوص فرمایا۔

۱ : سیدنا حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیر کے روز آسمان کی طرف صعود فرمایا اور جنت میں داخل ہوئے۔

۲ : سیدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پیر کے روز طور پر تشریف لے گئے۔

۳ : "وحدانیّت" اللہ تبارک وتعالےٰ کی دلیل پیر کے روز نازل ہوئی۔

۴ : پیر کے دن میں سید العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔

۵ : پیر کے دن سیدنا حضرت جبرئیل علیہ الصّلوٰۃ والسّلام محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم پر پہلی مرتبہ نازل ہوئے۔

۶ : امت کے اعمال پیر کے روز سید دوعالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم پر پیش کئے جاتے ہیں۔

۷ : سید العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے پیر کے دن دار فانی سے دار بقا کی طرف رحلت فرمائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

(کتاب السبعیات فی مواعظ۔ البریات ص ۷۵)

محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے پیر کے

www.waseemziyai.com

روز مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمائی۔ اور پیر کے دن مدینہ منورہ میں داخل ہوئے (عجائب المخلوقات) اسی پیر مبارک کو مکہ معظمہ فتح ہوا۔ اوراسی روز سورت مائدہ نازل ہوئی (ماثبت بالسنتہ) پیر کا وہ مبارک روز ہے کہ جس میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور گنہگار مسلمانوں کی مغفرت ہوتی ہے۔

سیّدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے کہ سیّد الانس والجان صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ جب پیر اور جمعرات کا روز آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور مولائے کریم ہر بندے کو جس نے شرک کا ارتکاب نہیں کیا ہوتا، بخش دیتا ہے۔ مگر جس آدمی کے دل میں اپنے بھائی کے ساتھ کینہ اور بغض ہوتا ہے۔ اس کو مہلت دیتا ہے تاکہ وہ آپس میں صلح صفائی کرلیں۔ (غنیۃ الطالبین جلد دوم ص۷۸)

سیدنا حضرت ادریس علیہ الصلوۃ والسلام کا جنت میں داخل ہونے کا واقعہ

سیدنا حضرت ادریس علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کا اصلی نام "اخنوخ" تھا۔ چونکہ آپ اللہ تعالےٰ کی کتاب کا بہت درس دیتے تھے اس وجہ سے آپ کا نام "ادریس" مشہور ہوگیا۔ آپ

کے پیر کے روز جنت میں داخل ہونے کا واقعہ قرآن مجید میں اس طرح بیان کیا گیا۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ ز إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا ۝ وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝ (پ ۱۶ سورۂ مریم)

اور کتاب میں ادریس کو یاد کرو بے شک وہ صدیق تھا غیب کی خبریں دیتا اور ہم نے اسے بلند مکان پر اٹھا لیا۔

تفسیر

حضرت کعب وغیرہ (رضی اللہ تعالٰے عنہ) سے مروی ہے کہ حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملک الموت سے فرمایا کہ میں موت کا مزہ چکھنا چاہتا ہوں کیسا ہوتا ہے۔ تم میری روح قبض کر کے دکھاؤ۔ انہوں نے اس حکم کی تعمیل کی اور روح قبض کر کے اسی وقت آپ کی طرف لوٹا دی۔ آپ زندہ ہو گئے۔

پھر فرمایا کہ اب مجھے جہنم دکھاؤ تاکہ خوفِ الٰہی زیادہ ہو۔ چنانچہ یہ بھی کیا گیا۔ جہنم دیکھ کر آپ نے مالکؑ داروغہ جہنم سے فرمایا کہ دروازہ کھولو۔ میں اس پر گزرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور اس پر سے گزرے۔

پھر آپ نے ملک الموت سے فرمایا کہ مجھے جنت دکھاؤ۔ وہ آپ کو جنت میں لے گئے۔ آپ دروازہ کھلوا کر جنت میں داخل ہوئے۔ تھوڑی دیر انتظار کر کے ملک الموت نے کہا کہ اب آپ اپنے مقام پر تشریف لے چلیں۔ آپ نے فرمایا۔ اب میں یہاں سے کہیں نہ جاؤں

www.waseemziyai.com

گا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ وہ میں چکھ ہی چکا ہوں۔ اور یہ فرمایا ہے۔ وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُھَا کہ ہر شخص کو جہنم پر گزرنا ہے، تو میں گزر چکا ہوں۔ اب میں جنت میں پہنچ گیا ہوں۔ اور جنت میں پہنچنے والوں کے لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے وَمَا ھُمْ مِنْھَا بِمُخْرَجِیْنَ کہ وہ جنت سے نکالے نہ جائیں گے۔ اب مجھے جنت سے چلنے کے لئے کیوں کہتے ہو؟

اللہ تعالےٰ نے ملک الموت کو وحی فرمائی کہ حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ کیا ہے میرے اذن سے کیا۔ اور وہ میرے اذن سے جنت میں داخل ہوئے۔ انہیں چھوڑ دو۔ وہ جنت ہی میں رہیں گے۔ چنانچہ آپ وہاں زندہ ہیں۔ (خزائن العرفان)

حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سفر جانب کوہ طور سینا

سیدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بروزپیر سات مشہور سفر ہیں۔ ۱: سفر غضب : ۲ سفر ہرب : ۳ سفر طلب : ۴ سفر سبب : ۵ سفر عجب : ۶ سفر ادب : ۷ سفر طرب :

www.waseemziyai.com

سفرِ غضب

سفرِ غضب وہ سفر ہے جب کہ آپ کی ولادت ہوئی۔ تو اس وقت فرعونی حکومت سے سخت خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ اس لئے آپ کی والدہ نے آپ کو فرعون کے غضب کے خوف سے دریا میں ڈال دیا تھا۔ اور یہ سفر احکم الحاکمین کے حکم سے وجود میں آیا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَ اَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اُمِّ مُوْسٰٓی اَنْ اَرْضِعِیْہِ ج فَاِذَا خِفْتِ عَلَیْہِ فَاَلْقِیْہِ فِی الْیَمِّ وَلَا تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ ج اِنَّا رَآدُّوْہُ اِلَیْکِ وَجَاعِلُوْہُ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ o

(پ ۲۰ ۔ سورت قصص)

اور ہم نے موسےٰ (علیہ السلام) کی ماں کو الہام فرمایا کہ اسے دودھ پلا پھر جب تجھے اس سے اندیشہ ہو تو اسے دریا میں ڈال دے۔ اور نہ ڈر اور نہ غم کر بے شک ہم اسے تیری طرف پھیر لائیں گے اور اسے رسول بنائیں گے۔

سفرِ ہرب

جب آپ نے ایک قبطی کو اس کی غنڈہ گردی کی بنا پر قتل کر دیا۔ تو فرعونی ظالم حکومت کی طرف سے، خطرہ پیدا ہو گیا۔ چنانچہ آپ نے مدین کا سفر اختیار فرمایا۔ یہاں حضرت سیدنا شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف رکھتے تھے۔ اس کو مدین ابن ابراہیم کہتے ہیں۔ یہ مصر سے آٹھ دن کی مسافت پر واقع ہے۔ یہ شہر فرعون کے حدود قلمرو سے باہر تھا۔ سیدنا حضرت

www.waseemziyai.com

موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اس کا راستہ بھی نہ دیکھا تھا۔ اور نہ ہی کوئی سواری ساتھ تھی۔ نہ توشہ اور نہ کوئی ہمراہی۔ راہ میں درختوں کے پتوں اور زمین کے سبزوں کو کھا کر گزارہ کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا جو آپ کو مدین تک لے گیا۔ اللہ تعالیٰ اسی سفر کے متعلق فرماتا ہے۔

فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ	تو اس شہر سے نکلا ڈرتا ہوا۔
قَالَ رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسَىٰ رَبِّي أَنْ يَهْدِيَنِي سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝	اس انتظار میں کہ اب کیا ہوتا ہے۔ عرض کی اے میرے رب مجھے ستم گاروں سے بچا لے اور جب مدین کی طرف متوجہ ہوا، کہا قریب ہے کہ میرا رب مجھے سیدھی راہ بتائے۔
(پ ۲۰ - سورت قصص)	

سفرِ طلب کی تشریح

مدین میں سیّدنا حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بڑی صاحبزادی حضرت صفورا کو سیّدنا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نکاح میں دے دیا۔ آپ نے دس سال وہاں قیام فرمایا۔ پھر سیّدنا حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اجازت لے کر اپنی بیوی کے ساتھ مصر کی طرف واپس روانہ ہوئے۔ راستہ میں ایک جنگل میں رات آگئی۔ رات بڑی اندھیری تھی۔ سردی شدت کی پڑ رہی تھی۔ ادھر راستہ گم ہو گیا تھا۔ تو اس وقت آپ

www.waseemziyai.com

سے آگ روشن دیکھی ۔ اس کی طرف تشریف لے گئے ۔ یہ آپ کا سفرِ طلب تھا ۔ جس کو اللہ تعالےٰ اپنی کلام میں اس طرح بیان فرماتا ہے ۔

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝

(پ ۲۰ ۔ سورت قصص)

پھر جب موسےٰ (علیہ السلام) نے اپنی میعاد پوری کر دی اور اپنی بی بی کو لے کر چلا ۔ طور کی طرف سے ایک آگ دیکھی ۔ اپنی گھر والی سے کہا تم ٹھہرو مجھے طور کی طرف سے ایک آگ نظر پڑی ہے شاید میں وہاں سے کچھ خبر لاؤں یا تمہارے لئے کوئی آگ کی چنگاری لاؤں کہ تم تاپو ۔

سفرِ سبب کا بیان

جب سیدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرعونیوں کی چیرہ دستیوں سے تنگ آگئے تو رات کے وقت بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر مصر سے چلے گئے ۔ صبح کے وقت جب فرعونیوں کو پتہ چلا کہ بنی اسرائیل مصر چھوڑ کر چلے گئے ہیں تو ظالم فرعون بڑا غضب ناک ہوا ۔ اور ایک لشکر ساتھ لے کر بنی اسرائیل کی تلاش میں نکلا ۔ آخر ایک مقام پر بنی اسرائیل کو پالیا ۔ بنی اسرائیل فرعونی لشکر دیکھ کر گھبرا گئے کہ دشمن ہم پر قابو پائے گا ۔ نہ ہم ان کے مقابلہ کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ ہی بھاگنے کی جگہ ہے ۔ کیوں کہ آگے

www.waseemziyai.com

سیدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے بنی اسرائیل کو تسلی دی کہ کوئی فکر نہ کرو۔ اللہ تبارک وتعالےٰ کی طاقت ہمارے شاملِ حال ہے اللہ جل شانہٗ کے حکم سے حضرت موسےٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے دریا پر اپنا عصا مارا تو اس کی برکت سے بارہ خشک راستے بن گئے۔ بنی اسرائیل نے ان راستوں سے دریا کو سلامتی سے عبور کیا۔ یہ دیکھ کر فرعونی سب کے سب دریا کے اندر آگئے تو دریا بحکمِ الٰہی مل گیا۔ اور مثلِ سابق ہوگیا اور فرعون مع اپنی قوم کے ڈوب گیا۔

سیدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ سفر فرعونیوں کے غرق ہونے کا سبب بنا۔ اس لئے اس کو سفرِ سبب کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید اور فرقانِ حمید میں اس سفر کی بابت یہ آیتیں ہیں۔

فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ۝ فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ۝ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَيَهْدِيْنِ ۝ فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ

تو فرعونیوں نے ان کا تعاقب کیا دن نکلے پھر جب آمنا سامنا ہوا دونوں گروہوں کا۔ موسےٰ والوں نے کہا ہم کو انہوں نے آلیا۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ یوں نہیں بے شک میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھے اب راہ دیتا ہے۔ تو ہم نے موسیٰ (علیہ الصلوۃ والسلام) کو وحی فرمائی کہ دریا پر اپنا عصا مار۔ تو جبھی دریا

www.waseemziyai.com

الْعَظِيْمِ ٥ وَ اَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ٥ وَ اَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ٥ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ٥ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ط وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ٥

(پ ۱۹ - سورت شعراء)

پھٹ گیا تو ہر حصہ ہو گیا جیسے بڑا پہاڑ، اور وہاں قریب لائے ہم دوسروں کو، اور ہم نے بچا لیا موسےٰ (علیہ الصلوۃ والسلام) کو اور اس کے سب ساتھیوں کو۔ پھر دوسروں کو ڈبو دیا بے شک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں اکثر مسلمان نہ تھے۔

سفرِ عجب کی وضاحت

یہ سفر بروز پیر مصر سے بطرفِ شام ہے چونکہ اس سفر میں حیرت انگیز اور تعجب خیز امور ظہور میں، آئے۔ اس لئے اس کا نام سفرِ عجب رکھا گیا ہے۔ اس سفر کا مختصر حال یہ ہے کہ فرعونیوں کی ہلاکت کے بعد بنی اسرائیل مصر میں آباد ہو گئے تھے سیّدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے کچھ عرصہ کے بعد بنی اسرائیل کو حکمِ الٰہی سنایا کہ ملک شام سیّدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ و السّلام اور ان کی اولاد کا مدفن ہے۔ اسی میں بیت المقدس ہے۔ اس کو عمالقہ سے آزاد کرانے کے لئے جہاد کرو۔ اور مصر چھوڑ کر وہیں وطن بناؤ۔ مصر کا چھوڑنا بنی اسرائیل پر نہایت شاق تھا۔ اول تو انہوں نے اس میں پس و پیش کیا۔ اور بجبر و اکراہ سیّدنا حضرت موسیٰ و سیّدنا

www.waseemziyai.com

حضرت ہارون علیٰ نبینا وعلیہما الصلوۃ والسلام کی رکاب سعادت میں روانہ ہوئے تو راستہ میں جو کوئی سختی و دشواری پیش آتی، سیّدنا حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے شکایتیں کرتے۔ جب اس صحرا میں پہنچے جہاں نہ سبزہ تھا نہ سایہ، نہ غلہ ہمراہ تھا۔ وہاں دھوپ کی گرمی اور بھوک کی شکایت کی۔ تو اللہ تبارک وتعالےٰ نے بدعائے موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام ابرِ سفید کو ان کا سائبان بنایا۔ جو رات دن ان کے ساتھ چلتا رات کو ان کے لئے نوری ستون اترتا جس کی روشنی میں وہ کام کرتے۔ ان کے کپڑے میلے اور پرانے نہ ہوتے۔ ناخن اور بال نہ بڑھتے۔ اس سفر میں جو لڑکا پیدا ہوتا اس کا لباس اس کے ساتھ پیدا ہوتا۔ جتنا وہ بڑھتا لباس بھی ساتھ بڑھتا۔ ترنجبین (مَنْ) ایک شیریں چیز تھی۔ روزانہ صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہر شخص کے لئے ایک صاع کی مقدار آسمان سے نازل ہوتی۔ لوگ اس کو چادروں میں لے کر دن بھر کھاتے رہتے۔

اسی طرح سلویٰ ایک چھوٹا پرندہ ہوتا ہے، اس کو ہوا لاتی اور یہ شکار کرکے کھاتے۔ اللہ تبارک وتعالےٰ ان نعمتوں کا ذکر فرماتا ہے

وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ۔

(پ اول۔ سورت بقرہ)

اور ہم نے بادل کو تمہارا سائبان کیا اور تم پر مَنْ اور سلویٰ اتارا۔ کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں۔

www.waseemziyai.com

جب بنی اسرائیل نے سفر میں پانی نہ پایا، شدت پیاس کی شکایت کی تو سیدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوا کہ اپنا عصا پتھر پر مارو۔ آپ کے پاس ایک مربع پتھر تھا۔ جب پانی کی ضرورت ہوتی تو اس پر عصا مارتے، اس سے بارہ چشمے جاری ہوجاتے۔ اور سب سیراب ہوتے۔ سیدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ایک بڑا معجزہ تھا۔ رب العالمین اسی معجزہ کو اس طرح بیان فرماتا ہے۔

اِذَا اسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَ لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ۝	جب موسےٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا۔ تو ہم نے فرمایا اس پتھر پر اپنا عصا مارو۔ فوراً اس میں بارہ چشمے بہ نکلے۔ ہر گروہ نے اپنا گھاٹ پہچان لیا۔ کھاؤ اور پیو خدا کا دیا۔ اور زمین میں فساد اٹھاتے نہ پھرو۔

(پ ۱ ۔ سورت بقرہ)

سفرِ ادب کی تفصیل

تفسیر حسینی میں ہے کہ فرعونیوں کی ہلاکت کے بعد سیدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل کو جمع کیا اور ایک ایسا خطبہ ارشاد فرمایا کہ حاضرین اس کے معانی اور حقائق

www.waseemziyai.com

اور دقائق سن کر متحیر رہ گئے۔ ایک شخص نے پوچھا اے کلیم اللہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) آپ سے زیادہ بھی کسی کو علم ہے؟

آپ نے فرمایا میرے علم میں نہیں کہ کوئی مجھ سے بڑا عالم ہو۔ اس وقت آپ کو وحی آئی کہ ہمارا ایک بندہ مجمع البحرین (دو دریاؤں کے ملاپ) میں ہے۔ میں نے اس کو خاص علم کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔ اپنے خاص آدمی کے ہمراہ اس کے پاس جاؤ۔ اور ایک مچھلی تل کر ساتھ لے جاؤ۔ جہاں مچھلی گم ہو، وہ بندہ وہاں ہوگا۔ آپ نے وہاں پہنچنے کا تہیہ کر لیا۔ اور سفر پر اپنے خادم خاص کے ہمراہ روانہ ہو گئے۔ اللہ تبارک وتعالےٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِىَ حُقُبًا۔ (پ ۱۵۔ سورت کہف)	اور یاد کرو جب موسےٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اپنے خادم سے کہا میں باز نہ رہوں گا جب تک وہاں نہ پہنچوں، جہاں دو سمندر ملے ہیں یا قرنوں چلا جاؤں۔

حضرت یوشع بن نون سیدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت وصحبت میں رہتے تھے۔ اور آپ سے علم حاصل کرتے تھے۔ اور آپ کے بعد آپ کے ولی عہد تھے۔ یہ حضرات یعنی سیّدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کا خادم حضرت یوشع بن نون روٹی اور نمکین بھنی ہوئی مچھلی زنبیل میں توشہ کے طور پر لے کر روانہ ہوئے۔

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا	پھر جب وہ دونوں ان دریاؤں کے

حُوۡتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيۡلَهٗ فِى الۡبَحۡرِ سَرَبًا ۝

ملنے کی جگہ پہنچے اپنی مچھلی بھول گئے اس نے سمندر میں اپنی راہ لی سرنگ بناتی۔

وہاں ایک پتھر کی چٹان تھی اور چشمۂ حیات تھا۔ دونوں حضرات نے استراحت فرمائی اور مصروف خواب ہوگئے۔ بھنی ہوئی مچھلی زنبیل میں زندہ ہوگئی۔ اور تڑپ کر دریا میں گری اور اس پر سے پانی کا بہاؤ رُک گیا۔ اور ایک محراب سی بن گئی۔ حضرت یوشع کو بیدار ہونے کے بعد سیدنا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس کا ذکر کرنا یاد نہ رہا۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا ؗ لَقَدۡ لَقِيۡنَا مِنۡ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ۝

پھر جب وہاں سے گزر گئے موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے خادم سے کہا کہ ہمارا صبح کا کھانا لاؤ بے شک ہمیں اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا۔

یعنی تکان بھی ہے۔ بھوک کی شدت بھی ہے اور یہ بات جب تک مجمع البحرین پہنچے تھے پیش نہ آئی تھی۔ منزل مقصود سے آگے بڑھ کر تکان اور بھوک محسوس ہوئی۔ اس میں اللہ تعالےٰ کی یہ حکمت تھی کہ مچھلی یاد کریں۔ اور اس کی طلب میں منزلِ مقصود کی طرف واپس ہوں۔ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ فرمانے پر خادم نے معذرت کی اور کہا۔

www.waseemziyai.com

قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّىْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ز وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ج وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِى الْبَحْرِ عَجَبًا ۝ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ق فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ۝

بولا ذرا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بے شک میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا مذکور کروں اور اس نے تو سمندر میں اپنی راہ لی اچنبا ہے۔

موسےٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے۔ (یعنی مچھلی کا جانا ہی تو ہمارے حصول مقصد کی علامت ہے اور جن کی طلب میں ہم چلے ہیں ان کی ملاقات وہیں ہوگی) تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے۔

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۝

تو ہمارے بندوں میں ایک بندہ پایا۔ جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی اور اسے علم لدنی عطا کیا۔

حدیث پاک میں ہے کہ جب حضرت سیدنا موسےٰ علیہ الصلوۃ و السلام نے حضرت سیدنا خضر علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو دیکھا کہ سفید

www.waseemziyai.com

چادریں سے لپٹے ہوئے ہیں تو آپ نے انہیں سلام کیا انہوں نے دریافت کیا کہ تمہاری سرزمین میں سلام کہاں۔ آپ نے فرمایا کہ میں موسیٰ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ فرمایا جی ہاں۔

قَالَ لَهُ مُوسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ۝ قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ۝

پ ۱۵ ۔سورت کہف۔

اس سے موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ و السلام) نے کہا کیا میں تمہارے ساتھ رہوں اس شرط پر کہ تم مجھے سکھا دو گے نیک بات جو تمہیں تعلیم ہوئی۔ کہا آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے۔ اور اس بات پر کیوں کر صبر کریں گے جسے آپ کا علم محیط نہیں۔ کہا عنقریب اللہ چاہے تو تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں تمہارے کسی حکم کے خلاف نہ کروں گا۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے سیدنا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے فرمایا کہ ایک علم اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے ایسا عطا فرمایا جو آپ نہیں جانتے۔ اور ایک علم آپ کو ایسا عطا فرمایا جو میں نہیں جانتا۔

مفسرین، محدثین فرماتے ہیں کہ جو علم حضرت خضر علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اپنے لئے خاص فرمایا وہ علم باطن و مکاشفہ

ہے اور اہل کمال کے لئے یہ باعث فضل ہے۔ چنانچہ وارد ہوا ہے کہ سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو نماز وغیرہ اعمال کی بنا پر صحابۂ کرام پر فضیلت نہیں بلکہ ان کی فضیلت اس چیز سے ہے جو ان کے سینہ میں ہے۔ یعنی علم باطن اور علم اسرار کیوں کہ جو افعال صادر ہوں گے وہ حکمت سے ہوں گے۔ اگرچہ بظاہر خلاف معلوم ہوں۔ (خزائن العرفان)

یہ سفر سیدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سیدنا حضرت خضر علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ جاری ہے۔ بہرحال اس سفر کو سفرِ ادب کا نام دیا گیا ہے۔

سفرِ طرب کی حقیقت

سفرِ طرب وہ سفر ہے جو سیدنا حضرت موسےٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب سے مناجات کے لئے طورِ سینا کی طرف کیا تھا۔ چونکہ اس سفر میں سیدنا حضرت موسےٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے پروردگار سے ہمکلام ہوئے تھے جو مسرت اور خوشی کا مقام ہے۔ اس لئے اس سفر کو سفرِ طرب (خوشی) سے موسوم کیا گیا ہے۔ مختصر واقعہ یہ ہے کہ۔

اخبار میں وارد ہے کہ جب سیدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام اپنے رب کی کلام سننے کے لئے طورِ سینا پر حاضر ہوئے تو آپ نے طہارت کی اور پاکیزہ لباس پہنا اور روزہ رکھا۔ اللہ

www.waseemziyai.com

تبارک و تعالےٰ نے ایک بادل نازل فرمایا۔ جس نے پہاڑ کو ہر طرف سے بقدر چار فرسنگ کے ڈھانپ دیا۔ شیاطین اور زمین کے جانور حتّٰی کہ ساتھ رہنے والے فرشتے تک وہاں سے علیحدہ کردیئے گئے اور آپ کے لئے آسمان کھول دیا گیا۔ تو آپ نے ملائکہ کو ملاحظہ فرمایا کہ ہوا میں کھڑے ہیں۔ اور آپ نے عرش الٰہی کو صاف دیکھا۔ یہاں تک کہ الواح پر قلموں کی آواز سنی۔ اور اللہ جل شانہٗ نے آپ سے کلام فرمایا۔ آپ نے اس کی بارگاہ میں اپنے معروضات پیش کئے۔ اس نے اپنا کلام کریم سنا کر نوازا۔ سیّدنا حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے ساتھ تھے۔ لیکن جو اللہ تبارک و تعالےٰ نے حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا وہ انہوں نے کچھ نہ سنا۔ سیّدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو کلام ربانی کی لذت نے اس کے دیدار کا آرزومند بنایا۔ (تفسیر خازن وغیرہ)

اللہ تبارک وتعالےٰ نے اسی سفر کے متعلق یہ ارشاد فرمایا۔

وَ لَمَّا جَآءَ مُوْسٰی لِمِیْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ وَ لٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ ج فَلَمَّا تَجَلّٰی

اور جب موسےٰ (علیہ الصلوٰۃ و السلام) ہمارے وعدے پر حاضر ہُوا اور اس سے اس کے رب نے کلام فرمایا۔ عرض کی اے رب میرے۔ مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں۔ فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔ ہاں

www.waseemziyai.com

رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ج

(پ ۹ ۔ رکوع ۷ ۔ سورۃ الاعراف آیت ۱۴۳)

اس پہاڑ کی طرف دیکھ ۔ اگر یہ اپنی جگہ ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا ۔ پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا تو اسے پاش پاش کر دیا ۔ اور موسٰے (علیہ الصلوٰۃ والسلام) گرا بے ہوش ۔ پھر جب ہوش ہوا بولا پاکی ہے تجھے میں تیری طرف رجوع لایا ۔ اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں ۔

اللہ تعالےٰ کی ذات کو کوئی انسان دنیا میں دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا ۔ اللہ تبارک وتعالےٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ میرا دیکھنا ممکن نہیں اس سے ثابت ہوا کہ دیدارِ الٰہی ممکن ہے ۔ اگرچہ دنیا میں نہ ہو ۔ کیوں کہ صحیح حدیثوں میں ہے کہ دیدار الٰہی سے قیامت کے روز مومنین فیضیاب کئے جائیں گے علاوہ بریں یہ کہ سیّدنا حضرت موسٰے علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام عارف باللہ ہیں ۔ اگر دیدار الٰہی ممکن نہ ہوتا تو آپ ہرگز سوال نہ کرتے ۔ (خزائن العرفان)

پیر کے روز کی تیسری فضیلت کی تفصیل

پیر کے روز کی سات بڑی فضیلتیں ہیں ۔ ان میں دو کا ذکر کیا جا چکا ہے ۔ یعنی سیّدنا حضرت

حضرت ادریس علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیر کے دن جنت میں داخل ہونا۔ اور پیر کے روز سیدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طورِ سینا کی طرف سفر کرنا۔ اب تیسری فضیلت یعنی پیر کے دن وحدانیتِ باری تعالےٰ کی دلیل کے نزول کی قدرے تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالےٰ نے اپنی وحدانیت کے متعلق پیر کے روز مندرجہ آیاتِ بیّنات نازل فرمائیں۔ فرمایا۔ لَا تَتَّخِذُوْا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ یعنی دو معبود نہ بناؤ۔ اور فرمایا وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ یعنی ہم نے ہر شی کا جوڑا جوڑا پیدا فرمایا۔ اور فرمایا وَمِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ ایک جوڑا بھیڑ کا۔

غرضیکہ خالقِ حقیقی نے تمام اشیاء کا جوڑا جوڑا پیدا فرمایا۔ مثلاً عرش اور کرسی اور جن اور انسان۔ اور جنت اور دوزخ۔ اور رات اور دن۔ اور بر اور بحر۔ اور اشجار وانہار۔ اور لوح اور قلم۔ اور صحت وبیماری۔ اور شمس وقمر۔ اور آسمان وزمین۔ اور طول وعرض۔ اور سنت وفرض۔ اور وصل وفصل۔ اور خیر وشر۔ اور نفع وضرر۔ اور موت وحیات۔ اور نور وظلمت۔ اور ظل وحرور۔ اور داء اور دوا۔ اور سراء وضراء۔ اور مرد وعورت۔ اور حجر ومدر۔ اور شعر ووبر۔ اور یدین اور رجلین۔ اور اذنین اور عینین۔ مگر خود خالقِ حقیقی واحد فرد نہ اس کی ضد نہ ند۔ نہ اس کا مثیل نہ شبیہ۔ اور نہ ہی اس کا کوئی وزیر نہ مشیر۔ برخلاف اس کی مصنوعات کہ اس کی ضدیں اور

شبیہیں موجود ہیں ؎

ایا عجبا کیف یعصی الالٰہ
ام کیف یجحدہ الجاحد
و للہ فی کل تسکینۃ
و تحریکۃ ابدا شاھد
وفی کل شیء لہ آیۃ
تدل علی انہ الواحد

چوتھی فضیلت کی تفصیل

جب بروز پیر سیّد العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو سات معجزات کا ظہور ہوا۔

۱ : ہر حاملہ کو حمل کی تکلیف و مشقت سے گزرنا پڑتا ہے۔ مگر حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو حمل کی گرانی اور نہ کوئی تکلیف محسوس ہوئی۔ بلکہ وہ حمل بالکل ہلکا پھلکا تھا۔ کیوں کہ وہ ایک نورِ خدا تھا۔

۲ : عورتوں کو وقتِ ولادت دردِ زہ لاحق ہوتا ہے۔ جس کی تکلیف ناقابل برداشت ہوتی ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کے نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کو دردِ زہ کی شکایت بالکل پیدا ہی نہیں ہوئی۔ ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ۔

۳ : جب آپ والدہ ماجدہ سے فرشِ زمین پر تشریف لائے تو اللہ سبحانہٗ وتعالےٰ کے لئے سجدہ میں گر گئے اور سجدہ میں

www.waseemziyai.com

امتی امتی کہا۔

۴ : آپ وقتِ ولادت میں مختون تھے ۔ قدرتِ الٰہی نے انہیں ختنہ کیا ہوا فرمایا۔

۵ : حبیب محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کی ولادت پاک ہوئی تو شیطان کو آسمان پہ جانے سے روک دیا گیا۔ وہ اس سے پہلے آسمان تک جاتے اور فرشتوں کی باتیں سنا کرتے تھے ۔حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالے علیہ وبارک وسلم کی ولادتِ پاک کے بعد جب جنات نے آسمان پر جانے کا ارادہ کیا تو انہیں وہاں جانے سے روک دیا گیا ۔ ان سب نے ابلیس علیہ اللعنت کے پاس جمع ہو کر کہا کہ آج ہم کو آسمان پہ جانے سے روک دیا گیا ہے ۔ ابلیس علیہ اللعنت نے کہا کہ تم زمین کے مشرق و مغرب میں گھوم جاؤ ۔ اور دیکھو کہ زمین میں کیا حادثہ رونما ہوا ہے ۔ انہوں نے چکر لگانا شروع کیا ۔ یہاں تک کہ مکہ مکرمہ میں پہنچ گئے ۔ تو کیا دیکھتے ہیں کہ نورِ خدا احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم موجود ہیں اور فرشتوں نے ان کو چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے ۔ اور آپ سے نور کی شعاعیں نکل کر آسمان کی طرف جا رہی ہیں ۔ اور فرشتے ایک دوسرے کو مبارک باد دے رہے ہیں ۔ وہ ابلیس ملعون کے پاس واپس آئے اور اسے سارا واقعہ سُنایا ۔ تو ابلیس نے ایک بہت بڑی چیخ مار کر کہا ۔ آہ آیت عالم رحمت نبی آدم کا ظہور ہو گیا ۔ اس لئے تم کو آسمان پر جانے سے روکا گیا ۔ کیوں کہ

www.waseemziyai.com

اب آسمان صاحب لولاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور اس کی امت کی نگاہ کا مقام بن گیا۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

وَزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝

اور اسے دیکھنے والوں کے لئے آراستہ کیا اور اسے ہم نے ہر شیطان مردود سے محفوظ رکھا۔

پ ۱۴۔ سورت حجر

اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جب مؤمن کی نگاہ کے مقام پر شیطان کا گزر نہیں ہو سکتا تو بھلا مؤمن کے قلب پر جو نگاہِ مہیمن (اللہ تعالےٰ) کا مقام ہے۔ شیطان کا گزر کس طرح ممکن ہے

حضرت کعب احبار فرماتے ہیں کہ۔

میں نے تورات شریف میں دیکھا کہ اللہ تبارک وتعالےٰ نے قوم موسیٰ علیہ السلام کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کے دنیا میں تشریف لانے کا یہ وقت بتایا کہ جب ثابت ستارہ حرکت میں آئے اور اپنے مقام سے چل پڑے تو سمجھ لینا کہ اس وقت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہو گئے ہیں۔

چنانچہ محبوب خدا شفیع روز جزا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت وہ ستارہ اپنے مقام سے چل پڑا۔ اس سے یہودیوں نے جان لیا کہ آخر الزمان نبی دنیا میں تشریف لے آئے ہیں۔ مگر انہوں نے حسد وعناد کی بنا پر اس امر کو مخفی رکھا۔ اس طرح سیدنا حضرت عیسےٰ علیٰ نبینا وعلیہ

الصلوٰۃ والسلام کی قوم کو انجیل میں بتایا گیا کہ جب یہ خشک کھجور سرسبز ہو جائے اور اس پر پتے لگ جائیں تو سمجھ لینا کہ آخرالزمان پیغمبر پیدا ہو گئے ہیں۔ چنانچہ آپ کی ولادت کے وقت اس خشک کھجور پر پتے اور پھل لگ گیا۔ انہیں اس علامت سے معلوم ہو گیا کہ شاہ کونین صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم پیدا ہو گئے ہیں۔ مگر انہوں نے بھی حسد و عناد کی وجہ سے اس معاملہ کو چھپا دیا اور ظاہر نہ کیا۔

اسی طرح زبور شریف میں بتایا گیا کہ جب فلاں خشک چشمہ میں پانی آجائے تو سمجھ لینا کہ دونوں جہانوں کے والی پیدا ہو چکے ہیں۔ رحمت عالمیاں کی ولادت کے وقت اس چشمہ میں پانی آگیا۔ لوگوں نے یہ سب کچھ دیکھا کہ انہوں نے بھی حسد و عناد کی بنا پر اس معاملہ کو مخفی ہی رکھا۔

۶ : سیدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے ایک پستان میں دودھ بند ہو چکا تھا مگر جب انہوں نے وہ پستان شاہ انس و جان صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم کے منہ مبارک میں دیا تو دودھ سے جوش مارنے لگا۔

۷ : حبیب خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم کی ولادت کے وقت کعبہ معظمہ کے چاروں گوشوں سے آواز آئی۔

پہلے گوشے سے آواز آئی قُلْ جَآءَ الْحَقُّ ۔

اور دوسرے سے لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ۔

اور تیسرے سے قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ۔

اور چوتھے سے يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۵ آوازیں بلند ہوئیں۔

حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت کعبہ معظمہ کا طواف کر رہا تھا۔ کعبہ شریف میں رکھے ہوئے بت اپنی اپنی جگہ سے گرے اور سجدہ میں گر پڑے۔ اور میں نے کعبہ معظمہ کی دیواروں سے یہ صدا سنی۔

وُلِدَ النَّبِيُّ الْمُخْتَارُ الَّذِيْ يَهْلِكُ
بِيَدِهِ الْكُفَّارُ وَ يُطَهِّرُنِيْ مِنْ هٰذَا
الْاَصْنَامِ وَ يَاْمُرُ بِعِبَادَةِ الْمَلِكِ الْعَلَّامِ۔

(کتاب السبعیات ص۵۵)

پیر کی پانچویں فضیلت کی تفصیل

جبریل علیہ السلام وحی لے کر محبوب خدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وبارک وسلم پر پیر کے روز نازل ہوتے۔ اس کا سبب یہ تھا کہ حبیب خدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وبارک وسلم نے اپنے پروردگار کی کثرت سے عبادت کی اور چالیس برس اس کی طاعت میں مجاہدہ کیا۔ لوگوں میں حسن خلق سے شہرت حاصل کی۔ لوگ آپ کو امین کے لقب سے پکارنے لگے۔ آپ کے قلب اقدس میں تمام احباب

www.waseemziyai.com

سے اللہ جل شانہٗ کا شوق غالب ہوگیا۔ آپ ہمیشہ فکرمند اور غمزدہ رہنے لگے۔ ؎

اذا لعب الرجل بکل شیٔ
رأیت الحب یلعب بالرجال

حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کا یہ حال دیکھ کر آپ کے چچا سیدنا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنی ہمشیرہ عاتکہ کو فرمایا کہ محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم فکرمند رہتے ہیں ان کا چہرہ مبارک بھی زردی مائل ہو چکا ہے۔ اور کسی سے ملتے جلتے بھی نہیں۔

آخر کار آپ کو بلا کر پوچھا گیا کہ اگر آپ کے دل میں کوئی غم ہے یا کوئی بیماری ہے تو بتلاؤ ہم اس کا علاج کرلیتے ہیں؟ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔

کہنے لگے کہ ابوبکر (صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ) کو کہو کہ وہ دریافت کرے کہ معاملہ کیا ہے۔ جب سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ جو آپ کے بچپن کے دوست تھے پوچھا تو آپ نے فرمایا۔

دل میں قلق ہے اور نفس میں جلن ہے۔ نامعلوم مجھ سے قرار اور سکون کیوں سلب ہوگیا۔ پھر آپ نے غسل فرمایا۔ لباس زیب تن فرمایا۔ اور چادر اوڑھی۔ اور غارِ حرا کی طرف روانہ ہوگئے۔

وہاں بارگاہِ الٰہی میں اتنی تضرع و زاری کی کہ آسمان میں فرشتوں اور جنت میں حوروں میں شور برپا ہوگیا۔ اور عرض کرنے لگے۔ اے ہمارے

www.waseemziyai.com

الٰہ ! آج تیرے محب کی آہ و زاری ہم سن رہے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالےٰ نے سیدنا حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم دیا کہ اے جبریل! اب وحی کے انزال اور احکام امر و نہی کے اظہار کا وقت آگیا ہے۔ میرے حبیب لبیب کے پاس جاؤ۔ اور انہیں میرا سلام اور وحی پہنچاؤ۔

سیدنا حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نازل ہوئے اور فضا میں آواز دی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک شخص سبز لباس میں ملبوس آسمان و زمین میں کھڑا ہے۔ سیدنا حضرت جبریل علیہ السلام آپ کے پاس حاضر ہوئے اور کہا اِقْرَأْ یعنی پڑھئے۔ آپ نے فرمایا ہم پڑھے نہیں۔

اس نے سینہ سے لگا کر بہت زور سے دبایا پھر چھوڑ کر اقْرَأْ کہا آپ نے وہی جواب دیا۔ تین مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ پھر آپ نے اس کے ساتھ ساتھ مَالَمْ یَعْلَمْ تک پڑھا۔

(کتاب السبعیات فی مواعظ البریات ص ۵۵، ۵۶)

پیر کی چھٹی فضیلت کا بیان

پیر کے روز امت کے اعمال دربارِ رسالت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ۔

سید الکونین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا حَیَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ وَ مَمَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ میری حیاتی تمہارے لئے

www.waseemziyai.com

بہتر ہے اور موت بھی تمہارے حق میں بہت اچھی ہے۔

عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم آپ کی حیات کو تو ہم جانتے ہیں کہ ہمارے لئے بہتر ہے، آپ کی ممات کس طرح ہمارے لئے بہتر ہے؟

رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم نے فرمایا۔ میری حیات تو تمہارے لئے اس لئے بہتر ہے کہ میں حکمت اور وعظ حسنہ سے تم کو اللہ تعالےٰ کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ اور میری موت تمہارے لئے اس لئے بہتر ہے کہ تمہارے اعمال پیر اور جمعرات کے روز میری بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ جب میں تمہارے نیک عمل ملاحظہ کرتا ہوں تو خوشی کا اظہار کرتا ہوں۔ اور جب تمہارے برے عمل دیکھتا ہوں تو تمہارے لئے اللہ تعالےٰ سے معافی مانگتا ہوں۔

(کتاب السبعیات فی مواعظ البریات ص ۵۸)

پیر کی ساتویں فضیلت کی تفصیل

شہنشاہ دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم نے بروز پیر دنیائے فانی سے انتقال فرمایا تھا سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حبیب خدا شفیع یوم جزاء صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم کے وصال کا وقت نزدیک ہوا تو ہم ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے گھر جمع ہوئے۔ جب رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم نے ہمیں دیکھا تو

www.waseemziyai.com

آپ کی آنکھوں مبارک میں آنسو بھر آئے۔ پھر فرمایا

مرحبا بکم حیاکم اللہ تعالیٰ رحمکم

اللہ اواکم اللہ ھداکم اللہ۔

پھر آپ نے ہمیں تقوٰے کی تلقین فرمائی۔ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم بارہ دن یا اٹھارہ دن بیمار رہے۔ مگر ایام مرض میں خود نماز پڑھاتے رہے۔ سوائے آخری تین دنوں کے جب کہ بیماری نے شدت اختیار کر لی تھی۔

روایت ہے کہ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مسجد نبوی میں اذان دی۔ پھر کاشانۂ عالیہ کے دروازہ پہ حاضر ہوئے۔ اور عرض کی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اللہ کریم آپ پر رحمت فرمائے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ۔ ابوبکر (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔

پس سیّدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ سر پہ ہاتھ مارتے ہوئے اور فریاد کرتے ہوئے یہ کہتے ہوئے واپس آئے۔ کاش کہ مجھے میری ماں نہ جنتی۔ کاش کہ اس روز سے پہلے مرجاتا۔ تاکہ سرکار (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم) کا یہ حال نہ دیکھتا۔ مسجد میں پہنچے اور فرمایا شہنشاہِ دوجہاں سید کون ومکان صلی اللہ علیہ وبارک وسلم نے حکم دیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نماز پڑھائیں۔

ادھر سیدنا حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ چونکہ نرم دل

www.waseemziyai.com

سے مجھے جب مسجد کو رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم سے خالی پایا۔ تو اپنے آپ پر قابو نہ پا سکے۔ اور بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے رونا اور فریاد کرنا شروع کر دیا۔ جب ان کے رونے کی آواز محبوب خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے سنی تو فرمایا اے فاطمہ! رضی اللہ تعالیٰ عنہا، یہ گریہ و زاری کیسی ہے؟

حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم مسلمانوں نے جب کہ آپ کو مسجد میں نہیں پایا تو یہ آواز ان کی گریہ و زاری کی ہے۔ پس آپؐ نے حضرت سیدنا علی اور حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو طلب فرمایا اور ان پر تکیہ لگا کر مسجد میں تشریف لائے اور نماز ادا کی۔ اور فرمایا کہ۔ اے گروہِ مسلماناں میں تم کو اللہ تعالےٰ کی پناہ اور نگہداشت میں دیتا ہوں۔ وہ تمہاری مدد فرمائے گا۔ تم لوگ تقوےٰ اختیار کرنا اور اپنے پروردگار کی طاعت میں رہنا۔ اب میں دنیا کو چھوڑنا چاہتا ہوں۔ رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے پانچ دن قبل وصال کے فرمایا۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَ النَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِهِمْ مَسَاجِدَ

اللہ تعالےٰ نے یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائی جنہوں نے انبیاءؑ کرام علیہم السلام کے مزارات کو جائے سجدہ بنایا۔

www.waseemziyai.com

اور فرمایا اے بار خدایا میرے بعد میری قبر کو بت نہ بننے دینا۔ خدا تعالےٰ اس قوم پر سخت غضب فرماتا ہے۔ جو مزاراتِ انبیاءِ کرام کو مسجدیں بناتے ہیں۔ میں تم کو اس سے روکتا ہوں۔ اور فرمایا۔

اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰھُمَّ اِشْھَدْ اَللّٰھُمَّ اِشْھَدْ۔	آگاہ ہو جاؤ کیا میں نے پہنچا نہیں دیا؟ اے اللہ گواہ رہ۔ اے اللہ گواہ رہ۔

ام المومنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ محبوبِ خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم میرے سینہ پر تکیہ لگائے ہوئے تھے کہ اچانک میرے بھائی حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالےٰ عنہ آئے۔ ان کے ہاتھ میں مسواک تھی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم نے مسواک کی طرف نظر ڈالی۔ میں سمجھ گئی کہ آپ کو مسواک کی حاجت ہے۔ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم میں ان سے آپ کے لئے مسواک پکڑ لوں؟ آپ نے سر مبارک سے اشارہ فرمایا، ہاں! میں نے اپنے بھائی سے مسواک لے کر اپنے منہ میں چبا کر نرم کیا۔ اور آپ کے دستِ اقدس میں دے دیا۔ آپ نے مسواک اچھی طرح سے کیا۔ اور پھر مجھے پکڑا دیا۔ سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حق تعالےٰ نے آخری وقت یعنی سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے وصال کے وقت میرے لعاب اور حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com

کے لعاب کو جمع فرما دیا۔

سیدہ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا دوسری امہات المؤمنین پر فخر فرمایا کرتی تھیں کہ اللہ کریم نے مجھے یہ نعمت مرحمت فرمائی کہ حضور نبی کریم رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کا وصال میرے گھر میں اور میری باری میں اور میری گردن اور سینہ کے، درمیان ہوا۔ اور وقت وصال اللہ کریم نے میرے لعاب اور آپ کے لعاب دہن کو جمع فرمایا۔

سیّدنا حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ بروز رحلت حق تعالےٰ نے ملک الموت کو حکم دیا کہ میرے حبیب لبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کے پاس جائے اور خبردار بلا اجازت ان کے پاس داخل نہ ہونا اور نہ ہی بلا اجازت ان کی روح قبض کرنا۔

چنانچہ ملک الموت ایک اعرابی کی صورت میں آیا اور دروازے پر کھڑے ہو کر کہا السلام علیکم اھل بیت النبوۃ و معدن الرسالۃ مجھے اجازت ہو تاکہ میں اندر حاضر ہوں تم پر اللہ تعالےٰ کی رحمتیں نازل ہوں۔

سیدہ حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کے سرہانے کے پاس تشریف فرما تھیں، جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم اپنے حال میں مشغول ہیں ابھی ملاقات کا وقت نہیں۔ ملک الموت نے دوبارہ

www.waseemziyai.com

اجازت طلب کی کہ اس کی آواز کی ہیبت سے تمام گھر والے کانپ اٹھے۔ سرکار ہوش میں آئے اور اپنی آنکھیں کھولیں۔ پوچھا کیا ہوا ہے صورت حال خدمت اقدس میں پیش کی گئی۔

فرمایا فاطمہ! تو جانتی ہے کہ یہ کون ہے۔ یہ لذتوں کو مٹانے والا، شہوتوں کے توڑنے والا۔ جماعتوں کو متفرق کرنے والا۔ عورتوں کو بیوہ اور بچوں کو یتیم بنانے والا ہے۔ جب خاتون جنت رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے یہ سُنا تو رونا شروع کر دیا۔ آپ نے فرمایا۔ میری لخت جگر! رونا چھوڑ دو ورنہ تیرے رونے کی وجہ سے عرش کے رہنے والے رونے لگ جائیں گے۔ پھر اپنے دست اقدس سے خاتون جنت رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے چہرے سے آنسوؤں کو پونچھا۔ اور ان کی دلداری کی۔ اور بشارتیں دیں۔

بعض روایتوں میں آیا ہے کہ جب خاتون جنت رضؓ رونے لگی تو آپ نے تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ تو سب سے پہلے میرے پاس پہنچے گی۔

روایت ہے کہ خاتون جنت رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی بے چینی دیکھ کر کہا واکرباہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ آج کے بعد تیرے باپ پر کوئی کرب و اندوہ نہ ہوگا۔

پھر فرمایا کہ اپنے دونوں شہزادوں کو لے آؤ۔ جب حسنین کریمین رضی اللہ تعالےٰ عنہما حاضر ہوئے اور اپنے جد امجد کی حالت دیکھی

www.waseemziyai.com

تو رونے لگ گئے۔ اور اتنے روئے کہ ان کے رونے کی وجہ سے تمام گھر والے رونے لگ گئے۔ حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے دونوں شہزادوں کو بوسہ دیا۔ اور تمام امت کو ان کی عزت واحترام کی وصیت فرمائی۔

بہرحال ملک الموت اعرابی کی صورت میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہا السلام علیکم ایھا النبی اللہ تبارک وتعالےٰ آپ کو سلام دیتا ہے اور مجھے فرمایا ہے کہ میں آپ کی روح آپ کی اجازت کے بغیر قبض نہ کروں۔

آپ نے فرمایا۔ جب تک میرا بھائی جبریل (علیہ الصلوٰۃ و السلام) حاضر نہ ہو، میرا روح قبض نہ کرنا۔ اتنے میں سیدنا حضرت جبریل علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام روتے ہوئے حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا اے دوست! تو مجھے ایسے حال میں تنہا چھوڑتا ہے۔ حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی کہ حضور کو بشارت ہو کہ اللہ جل شانہٗ نے مالک دوزخ کو حکم دیا ہے کہ میرے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی روح مطہرہ نے آسمان میں تشریف لانا ہے۔ لہٰذا آتش دوزخ کو بجھا دو۔ اور حور عین کو حکم دیا ہے کہ اپنے آپ کو آراستہ کرلیں۔ اور فرشتوں کو خطاب فرمایا ہے کہ اٹھو اور صفیں باندھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ کیونکہ روح محمدی تشریف لا رہی ہے۔ اور مجھے حکم دیا ہے کہ تو جا اور میرے حبیب پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کو بتا دے کہ اللہ کریم فرماتا

www.waseemziyai.com

ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کی امتوں پر بہشت کو حرام کر دیا ہے جب تک تم اور تمہاری امت بہشت میں داخل نہ ہوں۔ اور کل قیامت کے روز تیری امت کو بخشوں گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔ پس حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے ملک الموت کو فرمایا کہ آگے آئے اور اپنا کام شروع کرے۔ پس ملک الموت نے آپ کی روح اطہر قبض کی اور اعلیٰ علیین میں لے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سیّدنا حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے آسمان سے فرشتوں کو وا محمّدا کہتے ہوئے سنا۔

ام المؤمنین سیّدہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب روح مطہرہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی نکلی تو ایسی خوشبو سونگھنے میں آئی کہ میں نے ہرگز ایسی خوشبو نہیں سونگھی تھی

سیّدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جس روز سرکار نے وصال فرمایا تھا۔ میں نے اپنا ہاتھ آپ کے سینہ مبارک پر رکھا تھا۔ اور کئی ہفتے گزر گئے۔ مگر خوشبو میرے ہاتھ سے نہ گئی۔ حالانکہ میں کھانا کھاتی رہی اور وضو کرتی رہی۔

(مدارج النبوت جلد دوم ص ۵۵۵، ۵۵۶)

www.waseemziyai.com

پیر کے دن کا روزہ

قاعدہ ہے کہ اوقات فاضلہ اور ایام فاضلہ میں ہر عبادت کا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ چونکہ پیر کا روز ایام فاضلہ میں سے ہے۔ یہی وہ دن ہے کہ جس میں مخلوقات کے لئے نعمت عظمیٰ نازل ہوئی۔ یعنی دونوں جہان کا والی کی ولادت باسعادت ہوئی۔ خود سید العالمین محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پیر کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔

سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيْهِ وُلِدْتُّ وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ رواہ مسلم مشکوٰۃ شریف ص۱۷۹

رسالت مآب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم سے پیر کے روز کے روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اسی روز میری ولادت مبارک ہوئی، اور اسی دن مجھ پہ وحی نازل ہوئی۔

نیز پیر کے روز لوگوں کے اعمال بارگاہِ خداوندی میں پیش کئے جاتے ہیں لہٰذا اس روز روزہ رکھنا اللہ جل شانہٗ کو بہت پسند ہوتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com

الْاَعْمَالُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَ الْخَمِیْسِ فَاُحِبُّ اَنْ یُّعْرَضَ عَمَلِیْ وَ اَنَا صَائِمٌ رواہ الترمذی

(مشکوٰۃ شریف ص۱۸۰)

نے فرمایا کہ پیر اور جمعرات کے روز اعمال پیش کئے جاتے ہیں پس دوست رکھتا ہوں کہ جب میرے عمل پیش ہوں تو میں روزہ دار ہوں۔

ام المؤمنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں۔

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسَ۔

رواہ الترمذی والنسائی

(مشکوٰۃ شریف ص۱۷۹)

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

پیر کے دن کے نفل

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امام الانبیاء حضرتِ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ پیر کے روز جب آفتاب بلند ہو تو جو مسلمان اس وقت دو رکعت نماز پڑھتا ہے۔ اور ہر رکعت میں سورت فاتحہ ایک دفعہ۔ اور آیت الکرسی ایک دفعہ۔ اور قل ہو اللہ احد ایک دفعہ۔ اور معوذتین یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

ایک مرتبہ پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد دس دفعہ استغفار پڑھے۔ اور دس مرتبہ محبوب خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم پر درود شریف بھیجے۔ تو خداوند کریم اس کے تمام گناہوں کو بخش دے گا۔

اور ثابت بنانی سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حبیبِ خدا شفیع روزِ جزا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی آدمی پیر کے روز بارہ رکعت نماز (نفل) پڑھے کہ ہر رکعت میں ایک دفعہ سورۃ فاتحہ اور آیت الکرسی پڑھے اور نماز سے فارغ ہو کر بارہ مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے اور بارہ مرتبہ استغفار پڑھے۔ تو قیامت کے دن ایک صدا کرنے والا اس کو پکار کر کہے گا کہ فلاں بن فلاں کہاں ہے وہ حاضر بارگاہِ الٰہی ہو۔ اور بارگاہِ ایزدی سے اپنے ثواب کا حصہ حاصل کرے۔

جب وہ شخص حاضر ہو گا تو اس کو ایک ہزار بہشتی جوڑے دیئے جائیں گے اور اس کے سر پہ بزرگی کا تاج رکھا جائے گا۔ اور پھر اسے کہا جائے گا کہ بہشت میں داخل ہو۔ تو لاکھ فرشتے اس کا استقبال کریں گے اور ہر ایک فرشتہ کے ہاتھ میں تحفہ ہو گا۔ اور یہ فرشتے اس کے پیچھے چلیں گے۔ یہاں تک کہ وہ ایک ہزار نورانی محلات سے گزرے گا۔

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۰۴۔ غنیۃ الطالبین ج ۲ ص ۱۴۰)

پیر کی رات کے نفل

سیّدنا حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّد الانس والجان صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ جو شخص پیر کی رات چار رکعت نماز پڑھے۔

پہلی رکعت میں الحمد شریف ایک دفعہ اور قل ھو اللہ احد دس۱۰ بار پڑھے۔

دوسری رکعت میں الحمد شریف ایک بار اور قل ھو اللہ احد بیس۲۰ دفعہ پڑھے۔

تیسری رکعت میں الحمد شریف ایک مرتبہ اور قل ھو اللہ احد تیس۳۰ مرتبہ پڑھے۔

چوتھی رکعت میں الحمد شریف ایک دفعہ اور قل ھو اللہ احد چالیس۴۰ مرتبہ پڑھے۔ پھر تشہد پڑھ کر سلام پھیرے۔ اور پچھتر مرتبہ سرور دوجہاں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم پر درود شریف پڑھے۔ پھر بارگاہِ خداوندی میں اپنی حاجت طلب کرے تو اللہ تبارک وتعالےٰ اپنے کرم سے اس کی حاجت پوری فرما دے گا۔ اور اس نماز کا نام نمازِ حاجت ہے۔

نیز سیّدنا حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّد العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی پیر کی رات اس طرح دو رکعت نماز پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف

www.waseemziyai.com

ایک بار اور قل ھو اللہ احد پچیس مرتبہ پڑھے۔ اور سلام کے بعد پندرہ دفعہ آیت الکرسی پڑھے۔ اور پندرہ دفعہ استغفار پڑھے۔ تو اللہ تعالےٰ اس کا نام جنتیوں کی فہرست میں لکھ دے گا۔ اگرچہ وہ دوزخ کے قابل ہو۔ اس کے سب ظاہری گناہ بخش دے گا۔ اور ہر آیت کے بدلے حج اور عمرہ کا ثواب لکھ دے گا۔ اگر وہ اس پیر سے لے کر دوسرے پیر کے درمیان مر گیا تو شہیدوں میں داخل ہو گا۔

(احیاء العلوم جلد ۱ ص ۲۰۶۔ غنیۃ الطالبین جلد ۲ ص ۳۴۱)

www.waseemziyai.com

منگل کا دن

منگل کا دن منگل کا دن یوم امراض ہے۔ اسی روز اللہ تبارک وتعالیٰ نے امراض کو پیدا کیا جیسا کہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے۔

خَلَقَ اللّٰہُ الْاَمْرَاضَ یَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَفِیْہِ اُنْزِلَ اِبْلِیْسُ اِلَی الْاَرْضِ وَفِیْہِ خَلَقَ اللّٰہُ جَھَنَّمَ وَفِیْہِ سَلَّطَ اللّٰہُ مَلَکَ الْمَوْتَ عَلٰی اَرْوَاحِ بَنِیْ اٰدَمَ وَفِیْہِ قَتَلَ قَابِیْلُ ھَابِیْلَ وَفِیْہِ تُوُفِّیَ مُوْسٰی وَ ھَارُوْنُ وَفِیْہِ ابْتُلِیَ اَیُّوْبُ۔

(فیض القدیر شرح جامع صغیر للعلامۃ المناوی جلد اول ص۴۷)

اللہ تعالیٰ نے منگل کے روز مرضوں کو پیدا کیا اور منگل کے دن ابلیس زمین کی طرف اتارا گیا۔ اور اسی روز اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا کیا۔ اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو بنی آدم پر مسلط کیا اور منگل کے روز قابیل نے حضرت ہابیل کو قتل کیا۔ اور اسی روز سیدنا حضرت موسیٰ و سیدنا حضرت ہارون علیٰ نبینا وعلیہما السلام نے وفات پائی اور اسی دن میں سیدنا حضرت ایوب علیہ السلام مرض میں مبتلاء ہوئے۔

www.waseemziyai.com

نیز منگل کا روز، روزِ دم یعنی خون کا دن ہے۔ اس دن خون جوش میں ہوتا ہے اور اس میں ایک ساعت ایسی ہوتی ہے کہ اگر کوئی اس میں سینگی لگوائے یا فصد کرائے تو خون بند نہیں ہوتا۔ بسا اوقات آدمی مرجاتا ہے۔

ابن جریر فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر نے فرمایا ہے کہ ہمارے علم میں ہے کہ تین شخصوں نے منگل کے روز سینگی لگوائی اور مر گئے مگر اس ساعت کو پوشیدہ رکھا گیا ہے تاکہ لوگ سینگی لگوانے سے سارا دن پرہیز کریں۔ تاکہ مصائب کا مقابلہ نہ کرنا پڑے۔

(فیض القدیر، جلد ثانی: ص ۵۴۹)

حدیث پاک میں ہے۔

اِنَّ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ يَوْمُ الدَّمِ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَرْقَاُ۔ (جامع صغیر جلد ثانی ص ۵۴۹)	منگل کا روز خون کا دن ہے۔ اس میں ایک ساعت و لحظہ ہے جس میں خون نہیں تھمتا۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سید العرب والعجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم سے منگل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔

يَوْمُ دَمٍ قَالُوْا وَكَيْفَ ذَالِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ فِيْهِ حَاضَتْ	خون کا دن ہے۔ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم یہ کس طرح؟ فرمایا۔ اس لئے

www.waseemziyai.com

حَوَّاءُ وَقَتَلَ اِبْنُ اٰدَمَ اَخَاهُ ۔

(غنیۃ الطالبین جلد دوم ص۴۳)

کو منگل کے روز حضرت حوّا، کو خون حیض جاری ہوا۔ اور آدمؑ کے بیٹے (قابیل) نے اپنے بھائی (ہابیل) کو قتل کیا۔

منگل کے روز کے اہم واقعات

منگل کے روز سات آدمیوں کو قتل کیا گیا۔

۱ : جرجیس علیہ السلام : ۲ : حضرت یحییٰ علیہ السلام

۳ : حضرت زکریا علیہ السلام : ۴ : فرعون کے جادوگر :

۵ : حضرت آسیہ، فرعون کی بیوی : ۶ : بنی اسرائیل کی گائے :

۷ : حضرت ہابیل : (کتاب السبعیات فی مواعظ البریات ص۶۶)

حضرت جرجیس کے قتل کی تفصیل

حضرت جرجیس ابن فلطین علیہ الصلوٰۃ والسلام، درد پانہ بادشاہ جو بت پرست تھا کے زمانہ میں گزرے ہیں۔ اس بادشاہ نے ایک دن ایک تخت قائم کیا۔ اور اس پر بتوں کو رکھا۔ اور ان کو جواہرات اور موتیوں سے آراستہ کیا۔ اور کستوری اور کافور سے خوشبودار کیا۔ اور تخت کے سامنے آگ جلائی۔ جو شخص اس کے بت کو سجدہ کرتا تھا اس کو چھوڑ دیتا تھا۔ اور جو سجدہ کرنے سے انکار کرتا اسے آگ میں پھینک دیتا تھا۔ اللہ سبحانہٗ وتعالےٰ نے حضرت جرجیس علیہ السلام کو اس بادشاہ

www.waseemziyai.com

کی ہدایت کے لئے پیغمبر بنا کر بھیجا۔ آپ نے بادشاہ کو اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت کی طرف دعوت دی۔ اور فرمایا۔ بادشاہ! تو کیوں ایسے بتوں کی پرستش کرتا ہے جو نہ کوئی بات سن سکتے ہیں۔ اور نہ کچھ دیکھ سکتے ہیں۔ نہ ہی کسی مصیبت کو دفع کر سکتے ہیں۔

بادشاہ نے کہا کہ جب سے میں نے بتوں کی عبادت شروع کی ہے تو مال و دولت اور دیگر نعمتوں سے مالا مال ہو گیا ہوں۔ مگر تیرے رب کی عبادت سے مجھے کوئی نعمت نہیں ملی۔

حضرت جرجیس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ دنیا کی نعمتیں فانی ہیں اور جلد زائل ہو جاتی ہیں۔ اور جنت کی نعمتیں دائمی ہیں۔ اور اس مسئلہ پہ کافی بحث مباحثہ ہوتا رہا۔

آخر کار بادشاہ نے حضرت جرجیس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قتل کا حکم دیا۔ اور حکم دیا سرسوں اور سرکہ کو کھولایا جائے۔ اور پھر اس کو حضرت جرجیس علیہ السلام کے بدن پہ انڈیل دیا جائے اور لوہے کی قینچیوں سے ان کے بدن سے گوشت ایسے کھینچ لو کہ سوائے ہڈیوں کے کچھ باقی نہ رہے۔ چنانچہ ظالموں نے یہ سب کچھ کیا۔

مگر اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے دوبارہ آپ کو بہتر صورت پر زندہ فرما دیا۔ تو آپ نے بلند آواز سے بادشاہ کو فرمایا۔ اے کافر! لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ۔ بادشاہ غصہ میں آیا اور حکم دیا کہ لوہے کے چھ کیل (میخیں) لاؤ۔ وہ لائے گئے تو آپ کے ہاتھوں میں دو کیل اور دو پاؤں میں۔ اور ایک سر میں۔ اور ایک جگر پر ٹھوک دیا۔ تو اللہ تعالیٰ

www.waseemziyai.com

نے ایک فرشتہ بھیجا۔ جس نے یہ سب کیل آپ کے اعضاء سے نکال دیئے اور آپ نے زندہ کھڑے ہو کر فرمایا اے کافر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھو۔ پھر بادشاہ نے ایک دیگ منگوائی اور اس کے نیچے آگ جلائی۔ اور حضرت جرجیس علیہ السلام کو دیگ میں ڈال دیا تاکہ وہ کباب ہو کر مر جائیں۔

مگر قادر مطلق نے دیگ کے ساتھ ایک ٹھنڈا چشمہ جاری فرما دیا۔ جس کی وجہ سے آپ کے کسی بال کو تکلیف نہ پہنچی۔ اس کے بعد بھی ظالم نے آپ کو طرح طرح کے عذاب دیئے۔ بعض نے ستّر کی تعداد بتائی ہے۔ اور بعض کتابوں میں ہے کہ حضرت جرجیس علیہ السلام کو ظالم حکمران نے ایک سو قسم کے عذاب میں مبتلاء کیا۔ مگر قدرتِ الٰہی سے آپ محفوظ رہے۔

آخر ظالم حکمران تنگ ہو کر کہنے لگا۔ جرجیس! اگر ایک بات میری مان لو تو میں تیرے ہر حکم کی اطاعت کروں گا۔ صرف اتنی بات ہے۔ کہ آپ میرے بت کے سامنے صرف ایک ہی دفعہ جھک جاؤ تو میں تمہاری ہر بات ماننے کے لئے تیار ہوں۔

حضرت جرجیس علیہ الصلوٰۃ والسّلام خاموش ہو گئے۔ کافر نے سمجھا کہ شاید میری بات قبول کر لی گئی ہے۔ ظالم بادشاہ نے کہا۔ جرجیس! میں نے تجھے بے شمار تکلیفیں دیں اور طرح طرح کے عذاب دیئے۔ آج میرے ساتھ محل میں چلو تاکہ رات آرام سے بسر کرو۔ آپ شاہی محل میں تشریف لے گئے۔ مگر ساری رات نماز اور تلاوتِ

www.waseemziyai.com

زبور میں مشغول رہے۔

بادشاہ کی عورت آپ کی قرأت سُن کر بہت متأثر ہوئی۔ اور رونے لگ گئی۔ آخر کار مسلمان ہوگئی جب حضرت جرجیس علیہ السلام شاہی محل سے رخصت ہونے لگے تو بادشاہ نے آپ کو سجدۂ بت کی پھر دعوت دی۔ مگر آپ نے قبول نہ فرمائی۔ تو ظالم نے ایک بڑھیا جس کا بچہ گنگا بہرا اندھا تھا کے گھر میں بند کرا دیا۔ اور انھوں نے کھانا پینا بھی بند کر دیا۔

بڑھیا کے گھر میں ایک بیری کا خشک درخت تھا۔ جو آپ کی دعا کی برکت سے سر سبز ہوگیا۔ اور اس پر عمدہ پھل لگ گیا۔ جب بڑھیا نے بیری کو دیکھا تو اسلام لے آئی۔ اور حضرت جرجیس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنے بیمار بچے کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کی۔ آپ نے دعا کی، بچہ صحت مند ہوگیا۔

آپ نے اس نوجوان سے فرمایا کہ بت خانہ میں جاؤ اور ان بتوں کو کہو کہ تمہیں حضرت جرجیس علیہ الصلوٰۃ والسلام بلاتے ہیں۔ نوجوان بت خانہ میں گیا۔ جہاں ستر بت رکھے ہوئے تھے اور ان کو حضرت جرجیس علیہ السلام کا پیغام دیا۔ اب کیا تھا کہ قدرت الٰہی سے تمام بت اپنے سروں پر دوڑتے ہوئے آپ کے پاس حاضر ہوئے آپ نے اپنا پاؤں زمین پر مارا۔ زمین نے ان سب بتوں کو اپنے اندر دھنسا دیا۔ جب بادشاہ کی بیگم نے یہ معجزہ دیکھا تو اپنے محل پر چڑھ کر بلند آواز سے کہا یَا اَھْلَ الْبَلْدَۃِ اِرْحَمُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَسْلِمُوْا

اے شہر کے باشندو! اپنے آپ پر رحم کرو۔ اور اسلام قبول کر لو۔"

بادشاہ نے اپنی عورت سے کہا کہ میں ستتر سال سے بے شمار معجزات دیکھ رہا ہوں مگر اسلام قبول نہیں کیا۔ تو نے صرف ایک معجزہ دیکھ کر اسلام قبول کر لیا۔

بیوی نے کہا اسلام نہ لانا تیری بدبختی ہے۔ اور میرا اسلام لانا میرے لئے سعادت مندی ہے۔ ظالم بادشاہ نے غصہ میں آکر اپنی بیوی کو قتل کر دیا۔

پھر جرجیس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ الٰہی میں دعا مانگی۔ الٰہی! ستتر سال سے کفار نابکار کی طرف سے مصائب جھیل رہا ہوں۔ اور اب طاقت جواب دے گئی ہے۔ لہٰذا مجھے شہادت نصیب فرما۔ اور ان ظالموں پر سخت عذاب نازل فرما۔

آپ کی دعا قبول ہوئی۔ ظالموں نے تلواریں کھینچ لیں اور آپ کو شہید کر دیا۔ پھر آسمان سے ایک آگ نازل ہوئی جس نے ان سب ظالموں کو جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا دیا۔ یہ سارا واقعہ منگل کے روز پیش آیا۔

(کتاب السبعیات فی مواعظ البریات ص ۶۸، ۶۹)

منگل کے روز حضرت یحییٰ علیہ السلام کا قتل

منگل کے روز سیدنا حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ظالم حکمران نے قتل کیا تھا۔ جس کا مختصر

www.waseemziyai.com

واقعہ یہ ہے کہ :

بنی اسرائیل میں ایک بادشاہ تھا اس کی ایک بیوی تھی جس کی ایک لڑکی دوسرے خاوند سے تھی یہ چاہتی تھی کہ اپنی لڑکی کا نکاح اپنے خاوند سے کرا دے۔ تاکہ وہ کسی اور کے ساتھ شادی نہ کرلے اس نے ایک دعوت کی جس میں سیدنا حضرت یحیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مدعو کیا گیا۔ عورت نے آپ سے اجازت مانگی کہ میں اپنی لڑکی کا نکاح اپنے خاوند سے کر دوں۔

آپ نے صاف فرما دیا کہ یہ بات دین اسلام میں حرام ہے۔ اتنا فرما کر آپ وہاں سے چلے آئے۔

بادشاہ کی بیوی آپ پر ناراض ہوگئی اور آپ کے قتل کی تدبیریں سوچنے لگی۔ ایک دن اس نے اپنے خاوند کو شراب پلائی اور اپنی لڑکی کو آراستہ پیراستہ کرکے بادشاہ کے سامنے پیش کیا۔ اور کہنے لگی کہ یحیٰ علیہ السلام انکار کرتے ہیں کہ اس لڑکی کا نکاح، تمہارے ساتھ کیا جائے۔

بادشاہ نے اسی وقت سیدنا حضرت یحیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلایا۔ اور اپنی بیوی کی لڑکی کے ساتھ نکاح کرنے کا مسئلہ پوچھا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ صاف حرام ہے یہ نکاح نہیں ہو سکتا۔ بادشاہ نشہ میں چور تھا فوراً حکم دیا کہ یحیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کر دو۔

چنانچہ آپ کو بکری کی طرح ذبح کیا گیا۔ یہ منظر دیکھ کر آسمان

کے فرشتے بارگاہِ خداوندی میں عرض کرنے لگے۔ الٰہی! ان لوگوں نے سیّدنا حضرت یحیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کس جرم و گناہ میں قتل کیا ہے؟

باری تعالےٰ نے فرمایا کہ سیّدنا حضرت یحیٰ علیٰ نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہ تو کوئی جرم کیا ہے اور نہ اس کا کبھی ارادہ کیا ہے لیکن وہ مجھ سے محبت کرتا تھا۔ اور میں اس سے محبت کرتا ہوں اور محبت میں قتل ہونا لازمی بات ہے۔

(کتاب السبعیات فی مواعظ البریات صـ۶۹)

حکایت

جب حضرت حسین حلاج رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کو پندرہ دن تک نظر بند کر دیا گیا۔ تو حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ ان کے پاس آئے اور پوچھا اے حسین! محبت کیا ہے؟

فرمایا محبت کا سوال آج نہ کرو۔ اور کل اس کے متعلق پوچھنا۔ جب کل کا دن آگیا تو سپاہیوں نے ان کو جیل کی کوٹھری سے نکالا اور ان کو سولی پر چڑھایا۔ تو حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ ان کے آگے سے گزرے۔ تو انہوں نے پکار کر کہا اے شبلی! محبت کا ابتدائی دور جلنا ہے اور آخری قتل ہونا ہے۔

(کتاب السبعیات فی مواعظ البریات صـ)

www.waseemziyai.com

محبّت کے متعلق دوسری حکایت

حضرت ابویزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ ایک گاؤں سے گزر رہے تھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ چالیس نوجوان اصحاب طریقت کے، بھوک اور پیاس کی شدّت سے وفات پا گئے ہیں۔

حضرت ابویزید رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی۔ الٰہی! تو اپنے دوستوں کو قتل کرتا ہے۔ اور کب تک اپنے دوستوں کا خون ریزی کرتا رہے گا۔

غیب سے آواز آئی۔ اے ابویزید! میں خون ریزی تو کرتا ہوں مگر اس کی دیت بھی ادا کرتا ہوں۔ پوچھا ان کی دیت کیا ہے؟

تو ہاتف غیبی سے آواز آئی۔ کہ مخلوق کے مقتول کی دیت دینار ہوتے ہیں۔ اور حق کے مقتول کی دیت رؤیت عفا رہوتی ہے۔

(کتاب السبعیات فی مواعظ البریات صث)

حضرت زکریا علیہ السّلام کا قتل

منگل کے دن ہی میں سیّدنا حضرت زکریا علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام کے قتل کا سانحہ پیش آیا۔ جب کہ یہود بے بہبود سے بھاگ کر آرہے تھے اور وہ آپ کے پیچھے دوڑے چلے آ رہے تھے جب وہ آپ کے قریب پہنچ گئے تو آپ کو ایک درخت نظر آیا۔ تو آپ نے درخت کو فرمایا کہ مجھے پناہ دو!

www.waseemziyai.com

درخت پھٹ گیا۔ اور آپ اس میں داخل ہو گئے۔ جب یہود وہاں پہنچے تو آپ کو نہ پایا۔ اس وقت شیطان دشمن انسان علیہ اللعنۃ نے انہیں بتایا کہ اس درخت میں چھپ گئے ہیں۔ ایک تیشہ لا کر درخت کے دو ٹکڑے کر دو۔ وہ خود بخود مر جائیں گے۔ یہودیوں نے شیطان کے کہنے کے مطابق درخت چیرنا شروع کیا۔ اور جب تیشہ آپ کی کھوپڑی پر پہنچا تو آپ چلائے اور آہ کا کلمہ منہ سے نکالا۔

اس وقت آسمان کے فرشتوں میں ایک زلزلہ واقعہ ہو گیا۔ سیدنا حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہنے لگے۔ اے زکریا! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اگر تو نے دوبارہ آہ کی تو تیرا نام انبیاء کرام کے دفتر سے مٹا دیا جائے گا۔

(کتاب السبعیات فی مواعظ البریات ص۲۱)

حکایت

ایک دفعہ حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک رات اپنے پروردگار سے مناجات کر رہے تھے۔ عرض کرتے ہیں۔ الٰہی! اگر میں تیری تلاش کرتا ہوں تو تو مجھے تعب و مشقت میں ڈال دیتا ہے۔ اور اگر تجھ سے بھاگتا ہوں تو جلا دیتا ہے۔ اگر تجھ سے محبت کرتا ہوں تو قتل کروا دیتا ہے۔ پس تجھ سے بھاگنے کی گنجائش نہیں ہے۔

(کتاب السبعیات فی مواعظ البریات ص۲۱)

www.waseemziyai.com

فرعون کے جادوگروں کا قتل

منگل کے دن فرعون کے جادوگروں کو جو ایمان لا چکے تھے قتل کر دیا گیا۔ جبکہ اسکندریہ کے میدان میں فرعون کے، جادوگروں اور سیّدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مابین مقابلہ ہوا۔

جادوگروں نے بڑے بڑے رسے اور شہتیر ڈالے تو وہ اژدہے نظر آنے لگے اور میدان ان سے بھرا معلوم ہونے لگا مگر جب سیّدنا موسےٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا عصا ڈالا تو ایک عظیم الشان اژدہا بن گیا۔ اور وہ جادوگروں کی سحر کاریوں کو ایک ایک کر کے نگل گیا۔ اور تمام رسے اور لٹھے جو انہوں نے جمع کئے تھے جو تین سو اونٹ کا بار تھے۔ سب کا خاتمہ کر دیا۔ جب سیّدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو دست مبارک میں لیا تو پہلے کی طرح عصا ہو گیا۔ اور حجم اور وزن اپنے حال پر رہا۔ یہ دیکھ کر جادوگروں نے پہچان لیا کہ عصائے موسےٰ جادو نہیں ہے اور قدرت بشری ایسا کرشمہ نہیں دکھا سکتی۔ ضرور یہ امر سماوی ہے۔ یہ سمجھ کر وہ ایمان لائے اور سجدے میں گر گئے۔

اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَ اُلْقِیَ السَّحَرَۃُ سٰجِدِیْنَ ۃ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۃ	اور جادوگر سجدے میں گرا دیئے گئے۔ بولے ہم ایمان

رَبِّ مُوْسٰى وَ هَارُوْنَ ۝
(پ ۹ - سورت اعراف)

لائے جہان کے رب پر جو رب ہے موسے اور ہارون (علیہما السلام) کا۔

یہ دیکھ کر فرعون بڑا غضب ناک ہوا۔ اور کہنے لگا کہ یہ تمہاری سب کی سازش ہے۔ میں تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹ کر سولی دوں گا۔ اللہ تعالٰے کا ارشاد ہے۔

قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ج اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِى الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَا اَهْلَهَا ج فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝
پ ۹ سورت اعراف

فرعون بولا تم اس پر ایمان لے آئے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں۔ یہ تو بڑا جعل (فریب) ہے۔ جو تم سب نے شہر میں پھیلایا ہے کہ شہر والوں کو اس سے نکال دو۔ تو اب جان لوگے قسم ہے میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا۔ پھر تم سب کو سولی دوں گا۔

فرعون کی اس گفتگو پر جادوگروں نے کہا کہ تو ہمیں موت کی دھمکی دیتا ہے تو ہمیں موت کا کیا غم ہے کیونکہ مرکر ہمیں اپنے رب کی لقا اور اس کی رحمت نصیب ہوگی اور جب سب کو اسی کی طرف رجوع

www.waseemziyai.com

کرنا ہے تو وہ خود ہمارے اور تیرے درمیان فیصلہ فرمادے گا۔

اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے۔

قَالُوْا اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ○ وَ مَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ○

۔ پ ۹ سورت اعراف ۔

بولے ہم اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہیں اور تجھے ہمارا کیا برا لگا۔ یہی نہ کہ ہم اپنے، رب کی نشانیوں پر ایمان لائے جب وہ ہمارے پاس آئیں اے رب ہمارے ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمیں مسلمان، (دنیا سے) اٹھا۔

آخر کار ظالم فرعون نے ان کے ہاتھ، پاؤں کاٹ کر سولی پر چڑھا کر ان کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ○

حدیث شریف میں ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وبارک وسلم نے شب معراج آسمانوں کی سیر فرمائی تو فرماتے ہیں۔ کہ میں نے جنت میں درختوں پر سبز رنگ کے پرندے ملاحظہ فرمائے۔ میں نے ان کے بارے میں استفسار کیا۔ تو معلوم ہوا کہ یہ ان حضرات کی روحیں ہیں جن کو فرعون نے سولی پر چڑھا کر موت کے گھاٹ اتارا تھا۔

(کتاب السبعیات فی مواعظ البریات ص۱۲)

www.waseemziyai.com

حضرت آسیہ رضؓ کا قتل

حضرت آسیہ رضؓ فرعون کی بیوی کو بروز منگل قتل کیا گیا تھا جب سیدنا حضرت موسٰے علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے جادو گروں کو مغلوب کیا تو حضرت آسیہ بیگم آپ پر ایمان لے آئیں۔ فرعون کو خبر ہوئی تو ظالم وبے رحم نے ان پر سخت عذاب کئے۔ انہیں چومیخا کیا۔ اور بھاری چکی سینے پر رکھی۔ اور دھوپ میں ڈال دیا۔ جب فرعونی ان کے پاس سے ہٹتے تو فرشتے ان پر سایہ کرتے۔ اللہ کریم نے ان کا مکان جو جنت میں ہے ان پر ظاہر فرمایا۔ اور اس کی مسرت میں فرعون کی سختیوں کی شدت ان پر سہل ہوگئی۔ آخر کار حضرت آسیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے دعا مانگی کہ مجھے ظالموں سے نجات دے۔ دعا قبول ہوئی۔ اور اللہ تعالےٰ نے ان کی روح قبض فرمائی۔ اور ابن کیسان نے کہا کہ وہ زندہ اٹھا کر جنت میں داخل کی گئیں۔ اللہ تبارک وتعالےٰ نے حضرت آسیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی۔

وَضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ وَنَجِّنِیْ

اور اللہ تعالےٰ مسلمانوں کی مثال بیان فرماتا ہے۔ فرعون کی بی بی جب اس نے عرض کی اے میرے رب میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنا اور مجھے فرعون

مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ٥

پ ۲۸۔ سورت تحریم۔

اور اس کے کام سے نجات دے اور بجھے ظالم لوگوں سے نجات بخش۔

بنی اسرائیل کی گائے کا ذبح ہونا

بنی اسرائیل کی گائے کے ذبح ہونے کا واقعہ بھی منگل کے روز ہوا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ بنی اسرائیل میں عامیل نامی ایک مالدار تھا۔ اس کے چچا زاد بھائی نے بطمع وراثت اس کو قتل کر کے دوسری بستی کے دروازے پر ڈال دیا۔ اور صبح کو خود اس کے خون کا مدعی بن بیٹھا۔

وہاں کے لوگوں نے سیدنا حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام سے درخواست کی کہ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ حقیقت حال ظاہر فرمائے۔ اس پر حکم ہوا کہ ایک گائے ذبح کر کے اس کا کوئی حصہ مقتول کے ماریں۔ وہ زندہ ہو کر اپنا قاتل خود بتا دے گا ارشاد خداوندی ہے۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖۤ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ

پ ۱۔ سورت البقرہ

اور جب موسیٰ علیہ الصلوۃ و السلام نے اپنی قوم سے فرمایا کہ خدا تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو۔

www.waseemziyai.com

جب بنی اسرائیل نے گائے کے ذبح کا حکم سنا تو انہیں تعجب ہوا۔ کیوں کہ مقتول کا حال معلوم ہونے اور گائے کے ذبح میں کوئی مناسبت معلوم نہیں ہوتی۔ تو کہنے لگے۔ قرآن شریف بیان کرتا ہے۔

قَالُوْا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝

بولے کہ آپ ہمیں مسخرہ بناتے ہیں۔ فرمایا خدا کی پناہ کہ میں جاہلوں سے ہوں۔

پ ۱۔ سورت بقرہ

یعنی سیّدنا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ایسا جواب جو سوال سے ربط نہ رکھے جاہلوں کا کام ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ محاکمہ کے موقع پر استہزاء جاہلوں کا کام ہے انبیاء کی شان اس سے برتر ہے۔

القصہ جب بنی اسرائیل نے سمجھ لیا کہ گائے کا ذبح کرنا ضروری ہے تو انہوں نے آپ سے اس کے اوصاف دریافت کئے۔ حدیث پاک میں ہے کہ اگر بنی اسرائیل بحث نہ نکالتے تو جو گائے ذبح کر دیتے کافی ہوتی۔ اللہ سبحانہٗ وتعالےٰ فرماتا ہے۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ

بولے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بتادے کہ گائے کیسی ہو۔ کہا وہ فرماتا ہے

لَا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ
عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ
فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۝
قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ
لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ
يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ
صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا
تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ۝
قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ
لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ
الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ
وَاِنَّاۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
لَمُهْتَدُوْنَ ۝ قَالَ
اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ
لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ
وَلَا تَسْقِى الْحَرْثَ ۚ
مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ؕ
قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ
بِالْحَقِّ ؕ فَذَبَحُوْهَا
وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝

کہ وہ ایک گائے ہے نہ
بوڑھی اور نہ اوسر بلکہ ان دونوں
کے بیچ میں تو کرو جس کا ،
تمہیں حکم ہوتا ہے ۔ بولے کہ
اپنے رب سے دعا کیجئے
ہمیں بتا دے اس کا رنگ
کیا ہے ۔
کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک
پیلی گائے ہے جس کی رنگت
ڈہڈہاتی دیکھنے والوں کو خوشی
دیتی ۔ بولے اپنے رب سے
دعا کیجئے کہ ہمارے لئے صاف
بیان کردے وہ گائے کیسی
ہے بے شک گایوں میں ہم
کو شبہ پڑ گیا اور اللہ تعالے
چاہے تو ہم راہ پا جائیں گے ۔
کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے
ہے جس سے خدمت نہیں لی
جاتی کہ زمین جوتے اور نہ کھیتی کو
پانی دے بے عیب ہے جس

www.waseemziyai.com

میں کوئی داغ نہیں ۔ بولے اب آپ ٹھیک بات لائے تو اسے ذبح کیا اور ذبح کرتے معلوم نہ ہوتے تھے ۔

جب بنی اسرائیل کو تشفی ہوئی ۔ اور پوری شان وصفت معلوم ہوئی ۔ تو پھر انہوں نے گائے کی تلاش شروع کی ۔ ان اطراف میں ایسی صرف ایک گائے تھی ۔ اس کا حال یہ ہے کہ ۔

بنی اسرائیل میں ایک شخص صالح اور نیکو کار تھا ۔ ان کا ایک چھوٹی عمر کا بچہ تھا ۔ اور ان کے پاس سوائے ایک گائے کے بچہ کے کچھ نہ رہا تھا ۔ انہوں نے اس کی گردن پر مہر لگا کر اللہ تعالےٰ کے نام پر چھوڑ دیا اور بارگاہِ حق میں عرض کیا ۔ یارب میں اس بچھیا کو اپنے اس فرزند کے لئے تیرے پاس ودلیعت (امانت) رکھتا ہوں ۔ جب میرا یہ فرزند بڑا ہو یہ اس کے کام آئے ۔

ان کا تو انتقال ہو گیا بچھیا جنگل میں بحفظ الٰہی پرورش پاتی رہی ۔ یہ لڑکا بڑا ہوا ۔ اور بفضلہٖ تعالےٰ صالح و متقی ہوا ۔ ماں کا فرمان بردار تھا ۔ ایک روز اس کی والدہ نے کہا اے نورِ نظر ! تیرے باپ نے تیرے لئے فلاں جنگل میں خدا کے نام ایک بچھیا چھوڑ دی ہے وہ اب جوان ہو گئی ہو گی ۔ اس کو جنگل سے لا ۔ اور اللہ تبارک وتعالےٰ سے دعا کر کہ وہ تجھے عطا فرمائے ۔ لڑکے نے گائے کو جنگل میں دیکھا ۔ اور والدہ کی بتائی ہوئی علامتیں اس پائیں ۔ اور اس کو اللہ کی قسم دے کر بلایا ۔ وہ

www.waseemziyai.com

حاضر ہوئی ۔ جوان اس کو والدہ کی خدمت میں لایا ۔ والدہ نے بازار میں لے جاکر تین دینار پر فروخت کرنے کا حکم دیا ۔ اور یہ شرط کی کہ سودا ہونے پر پھر اس کی اجازت حاصل کی جائے ۔

اس زمانہ میں گائے کی قیمت ان اطراف میں تین دینار ہی تھی ۔ جوان جب اس گائے کو بازار میں لایا تو ایک فرشتہ خریدار کی صورت میں آیا ۔ اور اس نے گائے کی قیمت چھ دینار لگائی ۔ مگر اس شرط پر کہ جوان والدہ کی اجازت کا پابند نہ ہو ۔ جوان نے یہ منظور نہ کیا اور والدہ سے تمام قصہ بیان کیا ۔ اس کی والدہ نے چھ دینار قیمت منظور کرنے کی تو اجازت دے دی مگر بیع میں پھر دوبارہ اپنی مرضی دریافت کرنے کی شرط کی ۔

جوان پھر بازار میں آیا ۔ اس مرتبہ فرشتہ نے بارہ دینار قیمت لگائی ۔ اور کہا کہ والدہ کی اجازت پر موقوف نہ رکھو ۔ جوان نے یہ نہ مانا ۔ اور والدہ کو اطلاع دی ۔ وہ صاحب فراست سمجھ گئی کہ یہ خریدار نہیں کوئی فرشتہ ہے ۔ جو آزمائش کے لئے آتا ہے ۔ بیٹے سے کہا کہ اب کی مرتبہ اس خریدار سے یہ کہنا کہ آپ ہمیں اس گائے کے فروخت کرنے کا حکم دیتے ہیں یا نہیں ؟ لڑکے نے یہی کہا ۔

فرشتہ نے جواب دیا کہ ابھی اس کو روکے رکھو ۔ جب بنی اسرائیل خریدنے آئیں تو اس کی قیمت یہ مقرر کرنا کہ اس کی کھال میں سونا بھر دیا جائے ۔ جوان گائے کو گھر لایا ۔ اور جب بنی اسرائیل جستجو کرتے

www.waseemziyai.com

ہونے اس کے مکان پر پہنچے تو یہی قیمت طے کی۔ اور سیدنا حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی ضمانت پر وہ گائے بنی اسرائیل کے سپرد کی۔ جنہوں نے منگل کے روز گائے کو ذبح کیا۔

(خزائن العرفان)

اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ والدین کی فرمانبرداری سے انسان کو دین و دنیا ملتی ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے عیال کو اللہ کریم کے سپرد کرتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالےٰ اس کی اسیٰ عمدہ پرورش فرماتا ہے۔ اس کے متعلق ایک اور حکایت سنئے اور فقیر کے حق میں دعا کیجئے۔

حکایت

ایک شخص سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا۔ اور بچہ اپنے والد کے ساتھ کامل مشابہت رکھتا تھا۔ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تعجب فرماتے ہوئے کہا، میں نے کسی بچہ کو اپنے والد کے ساتھ اس سے زیادہ مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔ اس شخص نے کہا

امیر المؤمنین ! میرے اس بچے کی عجیب شان ہے۔ یہ نو ماہ قبر میں رہا پھر قدرتِ الٰہی سے باہر آیا۔ امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا اے شخص یہ تو کیا کہہ رہا ہے؟

وہ شخص بولا۔

میں نے ایک دفعہ سفر کا ارادہ کیا۔ اس وقت یہ بچہ اپنی ماں کے پیٹ میں تھا۔ میں نے دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی۔ الٰہی! میں اپنا اس بچہ کو جو اپنی ماں کے پیٹ میں ہے، تیرے سپرد کرتا ہوں۔ جب میں سفر سے واپس آؤں تو اسے صحیح وسلامت مجھے واپس کر دینا۔

میں تو سفر پر روانہ ہو گیا اور مجھے وہاں نو ماہ کا عرصہ لگ گیا۔ جب واپس آیا تو دیکھا کہ میری بیوی فوت ہو چکی ہے۔ میں اس کی زیارت کے لئے اس کی قبر پر گیا۔ اور وہاں بہت رویا۔

اچانک قبر سے آواز آتی سنائی دی۔ میں بڑا حیران ہوا۔ آخر کار قبر کو کھودا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میری بیوی کا تمام بدن گل سڑ گیا ہے صرف اس کے پستان سلامت ہیں جن سے بچہ دودھ پی رہا ہے میں نے بچہ اٹھایا اور کہا الٰہی تیرا بڑا احسان ہے کہ تو نے میرا بچہ مجھے واپس دے دیا۔ اگر تو میری بیوی بھی لوٹا دے تو تیرا بڑا احسان ہو گا۔

استنے میں ہاتف غیبی نے آواز دی کہ۔ تو نے صرف بچہ ہی اللہ تعالٰے کے سپرد کیا تھا وہ تجھے صحیح وسالم واپس کر دیا ہے۔ اگر تو بچہ اور بیوی دونوں کو سپرد کرتا تو بیوی کو بھی صحیح وسلامت اللہ تعالٰے واپس کر دیتا۔

(کتاب السبعیات فی مواعظ البریات ص۴۷)

www.waseemziyai.com

حضرت ہابیل کا قتل

حضرت ہابیل کو اپنے بھائی قابیل نے منگل کے روز قتل کیا تھا۔ اس کی وجہ تھی کہ حضرت حوّا کے حمل میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوتے تھے۔ ایک حمل کے لڑکے کا دوسرے حمل کی لڑکی کے ساتھ نکاح کیا جاتا تھا۔ اور جب کہ آدمی صرف سیدنا حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں منحصر تھے۔ تو مناکحت کی اور کوئی سبیل ہی نہ تھی۔ اسی دستور کے مطابق سیدنا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قابیل کا نکاح لیوذا سے جو ہابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی۔ اور ہابیل کا اقلیما سے جو قابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی کرنا چاہا۔

قابیل اس پر راضی نہ ہوا۔ اور چونکہ اقلیما زیادہ خوب صورت تھی اس لئے اس کا طلب گار ہوا۔

سیدنا حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ وہ تیرے ساتھ پیدا ہوئی ہے۔ لہذا تیری بہن ہے۔ اس کے ساتھ تیرا نکاح حلال نہیں۔ قابیل کہنے لگا یہ تو آپ کی رائے ہے۔ اللہ تعالےٰ کا یہ حکم نہیں۔

آپ نے فرمایا۔ تو تم دونوں قربانیاں لاؤ۔ جس کی قربانی قبول ہو جائے وہی اقلیما کا حقدار ہے۔ اس زمانہ میں جو قربانی مقبول ہوتی تھی۔ آسمان سے ایک آگ اتر کر اس کو کھا لیا کرتی تھی۔ قابیل نے ایک انبار گندم۔ اور ہابیل نے ایک بکری قربانی کے

www.waseemziyai.com

کے لئے پیش کی۔ آسمانی آگ نے ہابیل کی قربانی کو لے لیا۔ اور قابیل کے گیہوں کو چھوڑ گئی۔ اس پر قابیل کے دل میں بہت بغض وحسد پیدا ہو گیا۔ اللہ تعالٰی اس واقعہ کو قرآن مجید میں بیان فرماتا ہے۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ	اور انہیں پڑھ کر سناؤ آدم کے دو بیٹوں کی سچی خبر جب دونوں نے ایک ایک نیاز پیش کی تو ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی نہ قبول ہوئی۔
پ ۶ - سورت مائدہ	

جب سیدنا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام حج کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو قابیل نے از راہِ حسد ہابیل کو کہا کہ میں تجھ کو قتل کردوں گا۔

ہابیل نے کہا کیوں؟ کہنے لگا اس لئے کہ تیری قربانی مقبول ہوئی ہے اور میری نہ ہوئی۔ اور تو اقلیما کا مستحق ٹھہرا۔ اس میں میری ذلت ہے۔

ہابیل نے کہا کہ قربانی کا قبول کرنا اللہ تعالٰی کا کام ہے۔ وہ متقیوں کی قربانی قبول فرماتا ہے۔ تو اگر متقی ہوتا تو تیری قربانی قبول ہوتی۔ یہ خود تیرے افعال کا نتیجہ ہے۔ اس میں میرا کیا دخل ہے؟

اللہ تبارک وتعالٰی فرماتا ہے۔

www.waseemziyai.com

قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَیَّ یَدَكَ لِتَقْتُلَنِیْ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِیْ وَ اِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ۝

پ ۶۔ سورت مائدہ

بولا قسم ہے میں تجھے قتل کر دوں گا۔ کہا اللہ تعالےٰ اسی سے قبول کرتا ہے جسے ڈر ہے بے شک اگر تو اپنا ہاتھ مجھ پر بڑھائے گا کہ مجھے قتل کرے تو میں اپنا ہاتھ تجھ پر نہ بڑھاؤں گا کہ تجھے قتل کروں میں اللہ تعالےٰ سے ڈرتا ہوں جو مالک ہے سارے جہان کا۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میرا اور تیرا گناہ دونوں تیرے ہی پلہ پڑے تو تو دوزخی ہو جائے۔ اور بے انصافوں کی یہی سزا ہے۔

بھائی کی نصیحت پر بھی قابیل نے کوئی عمل نہ کیا۔ وہ حضرت ہابیل کے قتل کے درپے ہو گیا۔ ایک دن ہابیل کی طلب میں نکلا۔ اس کو اپنے بکریوں کے پاس سوتے ہوئے پایا۔ ایک پتھر اٹھایا اور سر پہ مار کر ہابیل کو قتل کر دیا۔ وہ دن منگل کا تھا۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ

تو اس کے نفس نے اسے

www.waseemziyai.com

قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ
فَاَصْبَحَ مِنَ
الْخٰسِرِيْنَ ۝

بھائی کے قتل کا چاؤ دلایا
تو اسے قتل کر دیا۔ تو رہ گیا
نقصان میں۔

اب قابیل بڑا متحیر ہوا کہ اس لاش کو کیا کرے کیوں کہ اس وقت تک کوئی انسان مرا ہی نہ تھا۔

مروی ہے کہ دو کوّے آپس میں لڑے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے کو مار ڈالا۔ زندہ کوّے نے اپنی منقار (چونچ) اور پنجوں سے زمین کرید کر گڑھا کیا۔ اس میں مرے ہوئے کوّے کو ڈال کر مٹی سے دبا دیا۔ یہ دیکھ کر قابیل کو معلوم ہوا کہ مردے کی لاش کو دفن کرنا چاہیے۔ چنانچہ اس نے زمین کھود کر لاش کو دفن کر دیا۔

(مدارک وغیرہ)

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا
يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ
لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ
سَوْءَةَ اَخِيْهِ ط قَالَ
يٰوَيْلَتٰۤى اَعَجَزْتُ
اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا
الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ
سَوْءَةَ اَخِيْ فَاَصْبَحَ

تو اللہ تعالےٰ نے ایک کوّا
بھیجا۔ زمین کریدتا۔ تاکہ اسے
دکھائے۔ کیوں کر اپنے بھائی
کی لاش چھپائے۔ بولا ہائے
خرابی میں اس کوّے جیسا بھی نہ
ہو سکا کہ میں اپنے بھائی کی
لاش چھپاتا۔ تو پچھتاتا
رہ گیا۔

www.waseemziyai.com

مِنَ اللّٰہِ مِیْنَ ۝

پ ۶۔ سورت مائدہ

منگل کے دن کے نفل

یزید رقاشی سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی آدمی منگل کے دن جب آفتاب بلند ہو تو دس رکعت نماز پڑھتا ہے اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورت فاتحہ اور ایک دفعہ آیت الکرسی۔ اور تین دفعہ قل ھو اللہ احد پڑھتا ہے تو ستر دن تک اس آدمی کے اعمالنامہ میں اس کا کوئی گناہ درج نہیں ہوتا۔ اور اگر ستر دن کے اندر مر جائے تو اس کو شہید کا رتبہ عطا کیا جاتا ہے اور اس کے ستر برس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (احیاء العلوم جلد اول ص ۲۰۴)

(غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۱۴۲)

منگل کی رات کے نفل

حبیب خدا شفیع روز جزا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ جو منگل کی رات میں بارہ رکعت نماز نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں سورت فاتحہ ایک مرتبہ اور اِذَا جَآءَ پانچ مرتبہ پڑھے تو اللہ تبارک وتعالےٰ اس کے لئے جنت میں ایک ایسا محل بناتا ہے جس کے عرض وطول میں دنیا کی سات مثلیں سما جائیں۔

www.waseemziyai.com

(غنیۃ الطالبین جلد دوم ص۱۴۳)

احیاء العلوم میں ہے کہ جو شخص منگل کی رات دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف ایک مرتبہ اور قل هو الله احد پندرہ دفعہ قل اعوذ برب الفلق پندرہ دفعہ اور قل اعوذ برب الناس پندرہ دفعہ پڑھے۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد پندرہ مرتبہ آیت الکرسی اور پندرہ دفعہ استغفار پڑھے تو اسے بہت ثواب ملے گا۔

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی شخص منگل کی رات دو رکعت نماز پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف ایک دفعہ اور انا انزلناہ اور قل هو الله احد سات سات بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کی آگ سے آزاد فرمادے گا۔ اور قیامت کے روز جنت میں داخل کرے گا۔

(احیاء العلوم جلد اول ص ۲۰۴)

❁ ❁ ❁

www.waseemziyai.com

بدھ کا دن

بدھ کا روز

بدھ کا روز (کفار کے لئے) منحوس ہے۔

سیدنا حضرت علی اور سیدنا حضرت جابر اور سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہم سے مرفوعًا روایت ہے کہ بدھ کا دن منحوس ہے اور سیدنا حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ مہینہ کا آخری بدھ دائمی منحوس ہے۔ اور سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے۔

سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْاَرْبَعَاءِ قَالَ نَحْسٌ قِيْلَ وَكَيْفَ ذَالِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ غَرَقَ اللّٰهُ فِيْهِ فِرْعَوْنَ وَاَهْلَكَ عَادًا وَّ ثَمُوْدَه

(مدارج - غنیۃ الطالبین صہ)

رسول خدا صلے اللہ تعالے علیہ وبارک وسلم سے بدھ کے دن کے متعلق دریافت کیا گیا۔ تو ارشاد فرمایا کہ یہ دن منحوس ہے عرض کیا گیا کہ یہ کس طرح یارسول اللہ (صلی اللہ تعالے علیہ وسلم) فرمایا اللہ تعالے نے اس دن فرعون کو غرق کیا۔ اور عاد اور ثمود کو ہلاک کیا۔

www.waseemziyai.com

علماے شرع فرماتے ہیں کہ بدھ کا دن منحوس ہے۔ مگر۔ کافروں کے لئے منحوس ہے اور مسلمانوں کے لئے مبارک دن ہے۔

(تفسیر صاوی جلد چہارم صفحہ ۲۱۵)

کیوں کہ بدھ کے دن کو یوم نور فرمایا گیا ہے۔ واقعی مسلمانوں کے لئے یوم نور ہے۔ اسی لئے بزرگانِ دین تدریس کی مجلس کا انعقاد بدھ کے روز فرماتے ہیں۔ کیونکہ علم نور ہے۔ تو اس کی ابتدا۔ نور کے روز ہی مناسب ہے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ بدھ کے روز ناخن تراشنے سے منع کیا گیا ہے۔ کیوں کہ اس سے برص کی بیماری پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔

حکایت

ایک نیک عالم بدھ کے روز ناخن تراشتا تھا۔ اسے بتایا گیا کہ حدیث شریف میں اس روز ناخن تراشنا مکروہ فرمایا گیا ہے۔ اس نے اس دن ناخن کاٹنا چھوڑ دیا۔ پھر خیال آیا اور بدھ کے روز ناخن کاٹ لئے تو اسے برص کی بیماری لاحق ہوگئی۔

اسے خواب میں جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ تو آپ نے فرمایا کہ کیا تو نے میری نہی نہیں سنی تھی؟

عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وبارک وسلم میرے نزدیک آپ سے حدیث صحیح ثابت نہیں ہوئی۔ فرمایا تیرا میری حدیث سننا

www.waseemziyai.com

ہی کافی تھا۔ پھر بطورِ شفقت اس کے بدن پر ہاتھ مبارک پھیرا۔ تو برص کی بیماری بالکلیہ زائل ہوگئی۔

(فیض القدیر: علامہ مناوی ج۔ ص ۴۶)

بدھ کے دن سینگی لگوانا اور رگ کٹوانا اچھا نہیں ہے۔ اس سے برص کی بیماری لاحق ہونے کا خطرہ ہے۔ حدیث شریف میں ارشاد ہے۔

مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ اَوْ يَوْمَ السَّبْتِ فَرَأَى فِيْ جَسَدِهٖ وَضَحًا فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ۔

جو شخص بدھ یا جمعرات کے روز سینگی لگوائے، اگر اپنے جسم میں برص کو دیکھے تو اپنے نفس کو ہی ملامت کرے۔

(جامع صغیر جلد سادس ص۳۴)

حکایت

دیلمی راوی ہیں کہ ابوجعفر نیشاپوری نے ایک روز کہا کہ حجامت والی حدیث صحیح نہیں۔ تو اس نے بدھ کے دن رگ کٹوائی تو ان کو برص کی بیماری لگ گئی۔

فرماتے ہیں کہ میں ایک رات خواب میں رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو میں نے اپنی بیماری کی شکایت بارگاہِ رسالت مآب میں کی۔ تو آپ نے فرمایا کہ تمہیں چاہیئے کہ میری حدیث کی اہانت نہ کیا کرو۔ یعنی تم نے

میری حدیث سن کر اس کی مخالفت کی۔ جب ہی تو اس بیماری میں مبتلا ہوا ہے۔ (فیض القدیر ج ۶ ص ۳۵)

بدھ کے دن کے اہم واقعات

بدھ کے دن قادر قہار خدا نے سات کافروں کو سات چیزوں سے ہلاک کیا۔

۱ : عوج بن عنق کو ہدہد کے ساتھ۔

۲ : قارون کو خسف کے ساتھ۔

۳ : فرعون اور اس کے لشکر کو دریا کے ساتھ۔

۴ : نمرود ملعون کو مچھر کے ساتھ۔

۵ : قوم لوط کو سنگریزوں کے ساتھ۔

۶ : شداد بن عاد کو حضرت جبریل علیہ السلام کی آواز کے ساتھ۔

۷ : قوم عاد کو ہوا کے ساتھ ہلاک فرمایا۔ آگے تفصیل ملاحظہ فرمایئے۔ (کتاب السبعیات فی مواعظ البریات ص۳۸)

عوج بن عنق کا قتل

کہتے ہیں کہ عوج بن عنق کی عمر چار ہزار پانچ سو سال کی تھی۔ اور بڑا دراز قد تھا۔ اتنا لمبا کہ طوفان نوح علیہ السلام کا پانی اس کے گھٹنوں سے اوپر نہیں بڑھا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ پہاڑ پر بیٹھ اپنا ہاتھ سمندر کی طرف دراز کرتا اور مچھلیاں پکڑ لیتا۔ اور ان کو دھوپ میں بھون کر کھاتا۔ جب اہل شہر پر غضب ناک ہوتا۔ تو ان پر پیشاب کر دیتا جس میں وہ غرق ہو جاتے۔ جب سیدنا حضرت

www.waseemziyai.com

موسے علیہ الصلوٰۃ والسلام بنی اسرائیل کے ساتھ میدان تیہ میں داخل ہوئے تو عوج نے ان کے ہلاک کرنے کا ارادہ کیا تو سیّدنا حضرت موسے علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے لشکر کے پاس آیا تو دیکھا کہ لشکر ایک مربع فرسنگ میں پھیلا ہوا ہے۔ اس نے ایک پہاڑ کو اکھاڑ کر اپنے سر پر رکھا۔ تاکہ موسے علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے لشکر پر پھینک کر انہیں موت کے گھاٹ اتار دے۔

تو اللہ تبارک وتعالےٰ نے ہدہد کو الماس کے پتھر کے ساتھ بھیجا۔ تو ہدہد نے اس پتھر کو اس پہاڑ پر رکھا جو عوج کے سر پر تھا۔ اللہ تبارک وتعالےٰ کی قدرت سے الماس کے پتھر نے پہاڑ میں سوراخ کیا اور پھر اس کی گردن کو چیر دیا۔ جس سے عوج ہلاک ہو گیا۔

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ سیدنا حضرت موسے علی نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام کا قد مبارک چالیس گز تھا۔ اور ان کا عصا مبارک بھی چالیس گز کا تھا۔ آپ نے چالیس گز ہوا میں چھلانگ لگائی اور عوج کو عصا مارا تو عصا اس کے ٹخنے کو لگا۔ مگر اس کی ضرب اتنی شدید تھی کہ عوج گر کر مر گیا۔ عوج کو اس کی بلند قامت اور بے پناہ طاقت موت سے نہ بچا سکی۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

الموت باب وکل الناس داخله
یالیت شعری بعد الموت ماالدار
الدار جنة خلد ان عملت بما
یرضی الاله وان خالفت فالنار

www.waseemziyai.com

هما سجان مالناس غير هما
فانظر لنفسك ای الدار تختار
(کتاب السبعیات فی مواعظ البریات ص۸)

قارون کی ہلاکت

قارون نے سیدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے چچا یصہر کا بیٹا تھا۔ نہایت خوب صورت تھا۔ اسی لئے اس کو منوّر کہتے تھے۔ اور بنی اسرائیل میں توریت شریف کا سب سے بہتر قاری تھا۔ ناداری کے زمانہ میں نہایت متواضع اور با اخلاق تھا۔ دولت ہاتھ آتے ہی اس کا حال متغیر ہو گیا۔ اور سامری کی طرح منافق ہو گیا۔ قارون بھی بروز بدھ وار ہلاک ہوا۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ سیدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار لے جانے کے بعد مذبح کی ریاست سیدنا حضرت ہارون علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو تفویض کی بنی اسرائیل اپنی قربانیاں سیدنا حضرت ہارون علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس لاتے اور وہ مذبح میں رکھتے۔ آگ آسمان سے اتر کر ان کو کھا لیتی۔

قارون نے کو سیدنا حضرت ہارون علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے اس منصب پر رشک ہوا۔ اس نے سیدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے کہا کہ رسالت تو آپ کی ہوئی۔ اور قربانی کی سرداری حضرت ہارون علیہ الصلوۃ والسلام کی۔ میں کچھ بھی نہ ہوا۔ باوجودیکہ میں توریت

کا بہترین قاری ہوں ۔ میں اس پر صبر نہیں کر سکتا ۔

سیّدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ منصب حضرت ہارون کو میں نے نہیں دیا ۔ اللہ عزّ برہانہٗ نے دیا ہے ۔

قارون نے کہا کہ خدا کی قسم میں آپ کی تصدیق نہ کروں گا جب تک کہ آپ اس کا ثبوت مجھے دکھا نہ دیں ۔

حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رؤسائے بنی اسرائیل کو جمع کر کے فرمایا کہ اپنی اپنی لاٹھیاں لے آؤ ۔ انہیں اپنے قبہ میں جمع کیا ۔ رات بھر بنی اسرائیل ان لاٹھیوں کا پہرہ دیتے رہے ۔ صبح کو سیّدنا حضرت ہارون علی انبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا عصا سرسبز و شاداب ہو گیا ۔ اور اس میں سے پتے نکل آئے ۔ حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ۔ اے قارون تو نے یہ دیکھا ؟

قارون نے کہا کہ یہ تو آپ کے جادو سے کچھ عجیب نہیں ۔

سیّدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی مدارات کرتے تھے اور وہ آپ کو ہر وقت ایذا دیتا تھا ۔ اور اس کی سرکشی اور تکبر اور سیّدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ عداوت دم بدم ترقی پر تھی ۔ اس نے ایک مکان بنایا جس کا دروازہ سونے کا تھا اور اس کی دیواروں پر سونے کے تختے نصب کئے ۔ بنی اسرائیل صبح و شام اس کے پاس آتے کھانے کھاتے ، باتیں بناتے ۔ اسے ہنساتے ۔

جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو قارون آپ کے پاس آیا ۔ تو

اس نے آپ سے طے کیا کہ درہم و دینا اور مویشی وغیرہ میں سے
ہزارواں حصہ زکوٰۃ دے گا۔
لیکن گھر جا کر جب حساب کیا تو اس کے مال میں سے اتنا بھی بہت
کثیر ہوتا تھا۔ اور اس کے نفس نے اتنی بھی ہمت نہ کی۔ اور اس نے
بنی اسرائیل کو جمع کر کے کہا کہ تم نے حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی ہر بات میں اطاعت کی۔ اب وہ تمہارے مال لینا چاہتے ہیں کیا
کہتے ہو؟
انہوں نے کہا کہ آپ ہمارے بڑے ہیں آپ جو چاہیں حکم دیجئے
کہنے لگا کہ فلانی بدچلن عورت کے پاس جاؤ اور اس سے ایک معاوضہ
مقرر کرو کہ وہ سیدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تہمت لگائے
ایسا ہوا تو بنی اسرائیل حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چھوڑ دیں گے
چنانچہ قارون نے اس بدچلن عورت کو ہزار اشرفی، ہزار روپیہ اور
بہت سے مواعید کر کے سیدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تہمت
لگانے پر طے کیا۔
دوسرے روز بنی اسرائیل کو جمع کر کے حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ و
السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ بنی اسرائیل آپ کا انتظار کر رہے
ہیں کہ آپ وعظ و نصیحت فرمائیں۔
حضرت تشریف لائے اور بنی اسرائیل میں کھڑے ہو کر آپ نے
فرمایا کہ اے بنی اسرائیل جو چوری کرے گا اس کے ہاتھ کاٹے جائیں
گے۔ اور جو بہتان لگائے گا، اس کے اس کو اسی کوڑے لگائے جائیں

www.waseemziyai.com

گے۔ اور جو زنا کرے گا۔ اس کے اگر بی بی نہیں ہے تو سو کوڑے مارے جائیں گے۔ اگر بی بی ہے تو اس کو سنگسار کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ مر جائے۔

قارون نے کہنے لگا کہ یہ حکم سب کے لئے ہے خواہ آپ ہی

بدل:

فرمایا خواہ میں ہی کیوں نہ ہوں۔ کہنے لگا۔ بنی اسرائیل کا خیال ہے کہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ، آپ نے فلاں بدکار عورت کے ساتھ بدکاری کی ہے

سیدنا حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا اسے بلاؤ۔ وہ آئی تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ اس کی قسم جس نے بنی اسرائیل کے لئے دریا پھاڑا۔ اور اس میں راستے بنائے اور توریت شریف نازل فرمائی سچ کہہ دے۔

وہ عورت ڈر گئی اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے رسول پر بہتان لگا کر انہیں ایذاء دینے کی جرأت اسے نہ ہوئی۔ اور اس نے اپنے دل میں کہا اس سے توبہ کرنا بہتر ہے۔ اور سیدنا حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے عرض کیا کہ جو کچھ قارون لعین کہلانا چاہتا ہے اللہ عزوجل کی قسم یہ جھوٹ ہے۔ اور اس نے آپ پر تہمت لگانے کے عوض میں میرے لئے بہت مال کثیر مقرر کیا ہے۔

تب سیدنا حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام اپنے رب کے حضور روتے ہوئے سجدہ میں گر پڑے اور یہ عرض کرنے لگے کہ یارب! اگر

www.waseemziyai.com

میں تیرا رسول ہوں تو میری وجہ سے قارون سے پر غضب فرما۔
اللہ تبارک و تعالےٰ نے آپ پر وحی نازل فرمائی کہ میں نے زمین کو آپ کی فرمانبرداری کرنے کا حکم دیا ہے۔ آپ اس کو جو چاہیں حکم دیں۔

سیدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل کو فرمایا اے بنی اسرائیل اللہ تعالےٰ نے مجھے قارون کی طرف بھیجا ہے جیسا فرعون کی طرف بھیجا تھا۔ جو قارون کا ساتھی ہو اس کے ساتھ اس کی جگہ ٹھہرا رہے۔ اور جو میرا ساتھی ہو جدا ہو جائے۔

سب لوگ قارون سے جدا ہو گئے۔ اور سوائے دو شخصوں کے کوئی اس کے ساتھ نہ رہا۔ پھر سیدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زمین کو حکم دیا کہ انہیں پکڑ لے۔ قارون اور اس کے ساتھی گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے۔ پھر آپ یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ وہ لوگ گردنوں تک دھنس گئے۔ اب وہ بہت منت وسماجت کرتے تھے۔ اور قارون آپ کو اللہ کی قسمیں اور رشتہ وقرابت کے واسطہ دیتا تھا۔ مگر آپ نے التفات نہ فرمایا۔ یہاں تک کہ وہ بالکل دھنس گئے اور زمین برابر ہو گئی۔

قتادہ فرماتے ہیں کہ وہ قیامت تک دھنستے ہی چلے جائیں گے
بنی اسرائیل نے کہا کہ حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قارون کے مکان اور اس کے خزائن و اموال کی وجہ سے اس کے لئے بد دعا کی ہے۔ یہ سن کر آپ نے اللہ تعالےٰ سے دعا کی تو اس کا

مکان اور اس کے خزانے واموال سب زمین میں دھنس گئے۔

(خزائن العرفان وغیرہ)

اللہ واحد قہار اسی قارون کے متعلق فرماتا ہے۔

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ

تو ہم نے اسے (قارون) اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا تو اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ سے بچانے میں اس کی مدد کرتی اور نہ وہ بدلہ لے سکا۔

(پ ۲۰ سورۃ قصص)

فرعون اور اسکے لشکر کی ہلاکت

فرعون اور اس کا لشکر بروز بدھ ہلاک ہوا تھا۔ اس کی تفصیل ہم نے سفر سبب میں بیان کر دی ہے وہاں دیکھو۔

نمرود کی ہلاکت کی تفصیل

نمرود بن کنعان علیہ اللعنۃ کو مچھر سے اللہ تعالیٰ نے بدھ کے روز ہلاک کیا تھا۔ نمرود لعین وہ بادشاہ تھا کہ جس کی بادشاہی ساری روئے زمین پر تھی اور اس نے خدائی کا دعوے کیا تھا۔ اس کی ہدایت کے لئے سیدنا حضرت ابراہیم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام بھیجے گئے مگر وہ ملعون

www.waseemziyai.com

اپنی سرکشی پہ اڑا رہا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت کو قبول نہ کیا۔ اور آخر کار حکومت کے نشہ میں اور اپنی فوج کی کثرت پر فخر کرتے ہوئے کہا۔ ابراہیم! تو اپنے خدائی فوج لے آ۔ اور میں اپنا لشکر لاتا ہوں۔ تاکہ لڑائی ہو اور تیرا خدا مجھ سے ملک و سلطنت چھین لے۔ کہتے ہیں کہ لعین کے پاس سات لاکھ مسلح فوج تھی۔

سیدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہ خداوندی میں دعا کی کہ نمرود نے اپنا لشکر میدان میں اتار دیا ہے اور تیرے لشکر کا انتظار کر رہا ہے۔

اللہ رؤف ورحیم نے سیدنا حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا کو قبول فرمایا۔ اور مچھروں کا لشکر نمرودی لشکر ساحل سمندر سے بھیج دیا۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے کمزور مخلوق مچھر ہے۔ دوسرے حیوان جب سیر ہوں تو موٹے ہوتے ہیں۔ مگر مچھر جب سیر ہو جائے تو مر جاتا ہے۔

الغرض مچھر اس کثرت سے جمع ہو گئے کہ میدانِ جنگ اور اس کی فضا کو بھر دیا اور نمرودی لشکر کے گوشت کھا گئے اور خون پی گئے اور تھوڑے ہی وقفہ میں نمرودی فوج تباہی کے گڑھے میں گر کر تباہ ہو گئی اور لنگڑا مچھر نمرود کے دماغ میں گھس گیا۔ جو چالیس شبانہ روز اس کا دماغ کھاتا رہا۔ آخر کار وہ جھوٹا خدا ہلاک ہو گیا۔

(کتاب الطبعیات فی مواعظ البدایات ص۸۶)

www.waseemziyai.com

اللہ تبارک وتعالے نے سچ فرمایا۔

وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ط (پ ۲۹ سورت مدثر)

یعنی تمہارے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

قوم صالح کی ہلاکت

اللہ قہار نے سیدنا حضرت صالح علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی قوم کو سیدنا حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ و السلام کی چنگھاڑ سے بدھ کے روز ہلاک فرمایا۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ سیدنا حضرت صالح علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی قوم کو خبردار کیا کہ اس زمانہ میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو ساری قوم کی ہلاکت کا سبب بنے گا۔ تو قوم کے اشراف حضرات جمع ہوئے اور ان میں یہ طے پایا کہ لوگ اپنی عورتوں سے الگ رہیں۔ اور جو عورت حاملہ ہے تو جب وہ لڑکا جنے تو اس کو قتل کر دیں۔

ایک مرد کی عورت نے بچہ جنا۔ چونکہ اس شخص کا اس سے پہلے بچہ نہ تھا اس لئے اس نے اس کو قتل نہ کیا۔ اس نومولود کا نام قدار رکھا گیا۔ جب قدار بڑا ہو گیا اور کوئی واقعہ رونما نہ ہوا تو لوگ اپنی اولاد کے قتل پر نادم ہوتے۔ اور آپس میں مشورہ کیا کہ سیدنا حضرت صالح علیہ الصلوۃ والسلام کو قتل کر دیا جائے۔ اللہ تعالے ارشاد فرماتا ہے

وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ۔ (پ ۱۹ ۔ سورت نمل)

اور شہر میں نو شخص تھے۔ کہ زمین میں فساد کرتے اور سنوار نہ چاہتے۔

ثمود کے شہر میں جس کا نام حجر تھا ان کے شریف زادوں میں نو شخص تھے جن کا سردار قدار بن سالف تھا۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے ناقہ کی کونچیں کاٹنے میں سعی کی تھی۔

کہنے لگے کہ یہ نو آدمی کسی طرف سفر پر چلے جاتے ہیں۔ اور پھر پوشیدہ طور پر واپس آئیں گے کہ کسی کو پتہ نہ چلے اور صالح علیہ الصلوۃ والسلام کو قتل کردیں گے۔ پھر ان کے قرابت داروں کے سامنے قسم اٹھالیں گے کہ نہ ہم نے اسے قتل کیا اور نہ ہی اس کا علم ہے قدار اس وقت پندرہ برس کا تھا۔ یہ لوگ شراب پیتے تھے۔ انہیں پیاس لگی مگر انہیں پینے کے لئے پانی نہ مل سکا کیونکہ سیدنا حضرت صالح علیہ الصلوۃ والسلام کی اونٹنی کے پینے کا دن تھا جو اپنی باری میں سارا پانی پی جاتی تھی۔

قدار اٹھا اور کہنے لگا کہ اس اونٹنی کی وجہ سے ہم پیاسے مر رہے ہیں لہذا میں اسے قتل کرتا ہوں۔ دوسروں نے بھی اس کی تائید کی۔ قدار نے تلوار لی اور چل کر پہاڑ کی وادی میں چھپ کر بیٹھ گیا۔ وہ اونٹنی کے واپس آنے کا وقت تھا۔ جبکہ اونٹنی قدار کے قریب سے گزری تو قدار نے حملہ کرکے اسے قتل کردیا۔ پھر اس کے بچے کے قتل کے درپے ہوا۔ مگر بچہ اس پہاڑ کی طرف چلا گیا جس سے اس کی ماں پیدا ہوئی تھی۔ قدرتِ الٰہی سے پہاڑ پھٹ گیا اور بچہ اس میں داخل ہوگیا۔

جب سیدنا حضرت صالح علیہ الصلوۃ والسلام کو معلوم ہوا کہ

www.waseemziyai.com

اونٹنی کو قتل کر دیا گیا ہے۔ تو قوم بد شعار کو مخاطب کر کے فرمایا۔

تَمَتَّعُوْا فِیْ دَارِکُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ ط ذٰلِکَ وَعْدٌ غَیْرُ مَکْذُوْبٍ ہ (پ ۱۲ - سورت ہود)	اپنے گھروں میں تین دن اور برت لو یہ وعدہ ہے کہ جھوٹا نہ ہو گا۔

چنانچہ چہار شنبہ یعنی بدھوار ان کے چہرے زرد ہو گئے اور دوسرے دن جمعرات کو سرخ۔ اور تیسرے روز یعنی جمعہ کو سیاہ اور شنبہ (سنیچر) کو عذاب نازل ہوا کہ سیدنا حضرت جبریل علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک نعرہ مارا، مرجاؤ تم پر اللہ کی لعنت ہو۔ اس ہولناک آواز کی ہیبت سے ان کے دل پھٹ گئے اور وہ سب کے سب مر گئے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے۔

وَاَخَذَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الصَّیْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دِیَارِھِمْ جٰثِمِیْنَ ہ کَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْھَا ط اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَ کَفَرُوْا رَبَّھُمْ ط اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ہ (پ ۱۲ - سورت ہود)	اور ظالموں کو چنگھاڑ نے آلیا تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے۔ گویا یہاں بسے ہی نہ تھے۔ سن لو بے شک ثمود اپنے رب سے منکر ہوئے، ارے لعنت ہو ثمود پر۔

سوال

کوئی شخص سوال کرتا ہے کہ سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ سیدنا حضرت صالح علیہ الصلوۃ والسلام کی

اونٹنی سے افضل تھے تو ناقہ کے قتل پر عذاب ان کے قاتلوں پر نازل ہوا۔ اور سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل پر عذاب نازل نہیں ہوا۔ اس کی وجہ کیا ہے؟

جواب

اس لئے کہ اونٹنی قوم صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے فتنہ کا سبب بن گئی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد پاک ہے۔

اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ۔ (پ ۲۷۔ سورت قمر)	ہم ناقہ بھیجنے والے ہیں ان کی جانچ کو تو اے صالح تو راہ دیکھ اور صبر کر۔

یا اس لئے کہ جب رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے تو تمام مخلوقات سے عذاب اٹھا لیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ۔ (پ ۹۔ سورت انفال)	اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔

اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کی اولاد ہیں۔ اور سیدنا حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں عذاب کے دروازہ کھلا تھا۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے۔

www.waseemziyai.com

اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۔ (پ ۸ سورت اعراف)	بے شک مجھے تم پر بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ۔

اور محبوب خدا شفیع روزِ جزا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کے زمانۂ رسالت میں رحمت کے دروازے کھلے تھے اور عذاب کے بند تھے ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۔ (پ ۱۷ ۔ سورت انبیاء)	اور ہم نے تجھے نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے ۔

شدّاد بن عاد کی ہلاکت

شدّاد بن عاد بروز بدھ ہلاک ہوا تھا جس کا قصہ یہ ہے کہ ۔ عاؔد کے دو بیٹے تھے ایک کا نام شدید اور دوسرے کا نام شدّاد تھا ۔

اس نے ایک آسمانی کتاب کا مطالعہ کیا اور اس میں جنت کی صفت اور تعریف پڑھی ۔ کہنے لگا کہ میں اس جنت جیسی دنیا میں ایک جنت بنانا چاہتا ہوں ۔ اس کی سلطنت ساری روئے زمین پر دور دراز تک پھیلی ہوئی تھی ۔ اپنے وزراء اور امراء اور سرداروں سے مشورہ کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ ایک جنت بناؤں جیسی کہ اللہ تعالےٰ نے اس کی صفت اپنی کتاب میں بیان کی ہے ۔ انہوں نے کہا آپ کو اختیار ہے ۔ ساری دنیا پر تمہاری حکمرانی ہے ۔ سارے خزانے تمہارے ملک میں ہیں ۔

شدّاد تیار ہوگیا اور حکم دیا کہ مشرق و مغرب سے سونا چاندی

ایک جگہ جمع کی جائے اور تین سو سال میں میرے لئے جنت تیار کی جائے۔ چنانچہ بکثرت معمار جمع کئے گئے۔ ان میں سے تین سو کا انتخاب کیا۔ اور ہر ایک کے ماتحت ایک ایک ہزار کارکن مقرر کئے۔ انہوں نے دس سال دنیا میں چکر لگا کر ایک بہترین زمین تلاش کی۔ جو سرسبز شاداب تھی۔ اور اس میں نہریں اور درخت بکثرت تھے پھر ایک مربع فرسخ میں جنت کی بنیاد رکھی۔ اور ایک اینٹ سونے اور ایک اینٹ چاندی سے جنت کے مکان کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ پھر اس میں نہریں اور چشمے جاری کئے۔ اور ایسے درخت لگائے جن کی جڑیں چاندی کی اور شاخیں سونے کی تھیں۔ اور اس میں مختلف محل یاقوت احمر سے تیار کئے۔ ان میں موتی اور یاقوت آویزاں کئے اور ان کی نہروں میں جواہر اور موتی ڈالے گئے۔ کستوری اور عنبر نہروں اور درختوں کے درمیان نچھاور کیا گیا۔ جب جنت کے محل پایۂ تکمیل کو پہنچ گئے تو شداد کو خبر دی گئی کہ جنت کے محلات تیار ہو گئے ہیں۔ چنانچہ شداد اپنے ساتھیوں کے ہمراہ جنت کے ملاحظہ کے لئے چل پڑا۔

اہل سیر حضرات لکھتے ہیں کہ اس جنت کی تیاری کے لئے شداد کے امیروں اور وزیروں نے اپنی رعایا سے تمام سونا، چاندی ظلماً چھین لیا تھا۔ اور کسی کے پاس ذرہ برابر سونا، چاندی نہ رہنے دیا۔ صرف ایک لڑکے کے گلے میں درہم کی مقدار چاندی باقی رہ گئی تھی، تو اس کو بھی معاف نہ کیا۔ اس سے بھی وہ چاندی چھیننے لگے تو لڑکے نے پوچھا کہ ایسا کیوں کر رہے ہو؟ کیا اتنی مقدار چاندی بھی کسی کے پاس نہیں رہنے دیتے؟ انہوں نے کہا کہ یہ بادشاہ کا حکم ہے۔ اور انہوں نے وہ بھی لڑکے سے زبردستی لے لی۔

www.waseemziyai.com

مظلوم بچہ نے اپنا چہرہ آسمان کی طرف بلند کیا۔ اور کہا الٰہی! تو جانتا ہے۔ یہ ظالم جو کچھ تیرے غلاموں اور باندیوں سے کر رہے ہیں۔ اے غیاث المستغیثین ہماری فریاد کو پہنچ۔

اس دعا پر فرشتوں نے آمین کہی مستجاب الدعوات نے دعا کو قبول کیا۔ اسی وقت جب کہ ابھی بادشاہ اور اس کا لشکر جنت میں قدم نہ رکھنے پایا تھا کہ سیدنا حضرت جبریل علیہ السلام نے آسمان سے ایک چنگھاڑ ماری تو سب وہیں مر گئے نہ بادشاہ رہا نہ وزراء نہ فقیر اور نہ غنی سب وہیں تباہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ط هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۝

اور ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں کھپائیں کیا تم ان میں کسی کو دیکھتے ہو یا ان کی بھنک سنتے ہو۔

(پ ۱۶۔ سورت مریم)

قومِ عاد کی ہلاکت

حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم بدھ کے دن تیز ہوا سے ہلاک ہوئی۔ مختصر واقعہ یہ ہے کہ قوم عاد احقاف میں رہتی تھی۔ جو عمان اور حضر موت کے درمیان علاقہ یمن میں ایک ریگستان ہے۔ انہوں نے زمین کو فسق و فجور سے بھر دیا تھا۔ اور دنیا کی قوموں کو اپنی جفا کاریوں سے اپنے زور قوت کے زعم میں پامال کر ڈالا تھا۔ یہ لوگ بت پرست تھے ان کے ایک بت کا نام صداء۔ ایک کا صمود۔ ایک کا ہبا۔ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں سیدنا حضرت ہود علیہ السلام

کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے انہیں توحید کا حکم دیا۔ شرک و بت پرستی اور ظلم و جفا کی ممانعت کی۔ اس پر وہ لوگ متکبر ہوئے۔ آپ کی تکذیب کرنے لگے۔ اور کہنے لگے ہم سے زیادہ زور آور کون ہے؟ چند آدمی ان میں سے حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے وہ تھوڑے سے تھے۔ اور اپنا ایمان چھپائے رہتے تھے۔ ان مومنین میں سے ایک شخص کا نام مرثد ابن سعد بن عضیر تھا۔ وہ اپنا ایمان مخفی رکھتے تھے۔ جب قوم نے سرکشی کی اور اپنے نبی ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کی اور زمین میں فساد کیا۔ اور ستم گاریوں میں زیادتی کی۔ اور بڑی مضبوط عمارتیں بنائیں۔ معلوم ہوتا تھا کہ انہیں گمان ہے کہ وہ دنیا میں ہمیشہ ہی رہیں گے۔ جب ان کی نوبت یہاں تک پہنچی تو اللہ قہار نے بارش روک دی۔ تین سال بارش نہ ہوئی۔ اب وہ بہت مصیبت میں مبتلا ہوتے۔ اور اس زمانہ میں دستور یہ تھا کہ جب کوئی بلا یا مصیبت نازل ہوتی تھی تو لوگ بیت اللہ الحرام میں حاضر ہو کر اللہ تعالےٰ سے اس کے دفع کی دعا کرتے تھے۔

اسی لئے ان لوگوں نے ایک وفد بیت اللہ شریف کو روانہ کیا۔ اس وفد میں قیل بن عنز اور نعیم بن ہزال اور مرثد بن سعد تھے یہ وہی صاحب ہیں جو حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے تھے اور اپنا ایمان مخفی رکھتے تھے۔ اس زمانہ میں مکہ مکرمہ میں عمالیق کی سکونت تھی اور ان لوگوں کا سردار معاویہ بن بکر تھا۔ اس شخص کا ننہال (نانکے) قوم عاد میں تھا۔ اسی علاقہ سے یہ وفد مکہ مکرمہ کے حوالی میں معاویہ بن بکر کے یہاں مقیم ہوا۔ ان نے ان لوگوں کا بہت اکرام کیا۔ نہایت خاطر و مدارت کی۔ یہ لوگ وہاں باندیوں کا ناچ

دیکھتے تھے اس طرح انہوں نے عیش و نشاط میں ایک مہینہ لبسر کیا۔ معاویہ کو خیال آیا کہ یہ لوگ تو راحت و آرام میں پڑ گئے اور قوم کی مصیبت کو بھول گئے جو وہاں گرفتارِ بلا ہے۔ مگر معاویہ کو یہ خیال بھی تھا کہ اگر وہ ان لوگوں سے کچھ کہے تو شاید وہ یہ خیال کریں کہ اب اس کو میزبانی گراں گزرنے لگی ہے۔ اس لئے اس نے گانے والی باندی کو ایسے اشعار دیئے جن میں قوم عاد کی حاجت کا تذکرہ تھا۔

جب باندی نے وہ نظم گائی تو ان لوگوں کو یاد آیا کہ ہم اپنی قوم کی مصیبت کی فریاد کرنے کے لئے مکہ مکرمہ بھیجے گئے ہیں۔ اب انہیں خیال ہوا کہ حرم شریف میں داخل ہو کر قوم کے لئے پانی برسنے کی دعا کریں۔ اس وقت مرثد بن سعد نے کہا کہ اللہ کی قسم تمہاری دعا سے پانی نہ برسے گا۔ لیکن اگر تم اپنے نبیؑ کی اطاعت کرو اور اللہ تعالےٰ سے توبہ کرو تو بارش ہوگی۔ اس وقت مرثد نے اپنے اسلام کا اظہار کر دیا۔ ان لوگوں نے مرثد کو چھوڑ دیا۔ اور خود مکہ مکرمہ جا کر دعا کی۔

اللہ تعالےٰ نے تین بادل بھیجے۔ ایک سرخ۔ ایک سفید۔ ایک سیاہ اور آسمان سے ندا آئی کہ اے قیل! اپنے اور اپنی قوم کے لئے ان میں سے ایک بادل اختیار کر۔

اس نے سیاہ بادل کو اختیار کیا۔ بایں خیال کہ اس سے بہت پانی برسے گا۔ چنانچہ وہ بادل قوم عاد کی طرف چلا۔ اور وہ لوگ اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ مگر اس میں سے ایک ہوا چلی۔ اور وہ اس شدت کی تھی کہ اونٹوں اور آدمیوں کو اڑا اڑا کر کہیں سے کہیں لے جاتی تھی۔ یہ دیکھ کر وہ لوگ گھروں

www.waseemziyai.com

میں داخل ہوئے اور اپنے دروازے بند کر لئے۔ مگر ہوا کی تیزی سے نہ بچ سکے۔ اس نے دروازے بھی اکھیڑ دیئے اور ان لوگوں کو بھی ہلاک کر دیا۔ اور قدرتِ الٰہی سے سیاہ پرندے نمودار ہوئے جنہوں نے ان کی لاشوں کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دیا۔ سیدنا حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام مومنین کو لے کر جدا ہو گئے تھے۔ اس لئے وہ سلامت رہے۔ قوم کے ہلاک ہونے کے بعد ایمان داروں کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ تشریف لائے اور آخر عمر تک وہیں اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتے رہے۔

(خزائن العرفان)

اللہ تعالےٰ اسی قوم عاد بدبخت کے متعلق ارشاد فرماتا ہے۔

فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ قَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَ كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ○ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا فِیْۤ اَیَّامٍ نَّحِسٰتٍ لِّنُذِیْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰی

تو وہ جو عاد تھے انہوں نے زمین میں ناحق تکبر کیا۔ اور بولے ہم سے زیادہ کس کا زور۔ اور کیا انہوں نے نہ جانا کہ اللہ جس نے انہیں بنایا ان سے زیادہ قوی ہے اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے تو ہم نے ان پر ایک آندھی بھیجی سخت گرج کی ان کے شامت کے دنوں میں کہ ہم انہیں رسوائی کا عذاب چکھائیں دنیا کی زندگی میں اور بے شک آخرت کے عذات میں سب سے بڑی رسوائی

www.waseemziyai.com

وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ٥ ہے اور ان کی مدد نہ ہوگی۔

(پ ۲۴ - سورت حم سجدہ)

بدھ کا روزہ

حبیبِ خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بدھ وار اور جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھے گا تو اس کے لئے جنت میں موتیوں اور یاقوت و زمرد سے محل تیار کیا جائے گا۔

(غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۱۳)

بدھ کے دن کے نفل

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب رب العالمین امام المتقین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی آدمی بدھ کے روز جب آفتاب بلند ہو بارہ ۱۲ رکعت نماز ادا کرے۔ اور ہر رکعت میں ایک دفعہ سورت فاتحہ اور ایک دفعہ آیت الکرسی اور تین بار قل ھو اللہ احد اور تین دفعہ معوذتین پڑھے تو اس آدمی کو عرش الٰہی کے پاس سے ایک فرشتہ پکار کر کہتا ہے۔ اے خدا کے بندے تیرے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔ اور قبر کے عذاب کی تنگی اور تاریکی بھی دور کر دی گئی ہے اور قیامت کی سختی سے بھی تجھے محفوظ رکھا گیا ہے۔ اب تو آئندہ کے واسطے نیک عمل کر۔ اور پھر اس دن اس کا عمل مثل نبیوں کے اٹھایا جائے گا۔

(احیاء العلوم جلد اول ص ۲۰۵ - غنیۃ الطالبین ج ۲ ص ۱۴۱)

www.waseemziyai.com

بدھ کی رات کے نفل

۱: حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بدھ کی رات دو رکعت نماز پڑھے کہ پہلی رکعت میں الحمد شریف ایک بار۔ اور قل اعوذ برب الفلق دس بار پڑھے۔ اور دوسری رکعت میں الحمد شریف ایک مرتبہ اور قل اعوذ برب الناس دس دفعہ پڑھے۔ تو ستر ہزار فرشتے ہر آسمان سے اترتے ہیں اور اس کا ثواب قیامت کے دن تک لکھتے رہیں گے۔

(احیاء العلوم جلد اول ص ۲۰۶)

(غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۱۴۳)

۲: سیّد دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بدھ کی رات چھ رکعت پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ آخر آیت تک پڑھے۔ اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے جَزَی اللّٰہُ مُحَمَّدًا عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ۔ تو اللہ تعالےٰ اس کے ستر سال کے گناہ بخش دیتا ہے اور اس کے لئے دوزخ سے آزادی کی سند لکھ دیتا ہے۔

(احیاء العلوم جلد اول ص ۲۰۶)

www.waseemziyai.com

جمعرات کا دن

جمعرات کی فضیلت

جمعرات ہفتہ بھر میں صاحب فضیلت روز ہے۔ حدیث پاک میں اس کی رات کو روشن رات فرمایا گیا ہے۔ محبوب رب العالمین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا۔

لَیْسَ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمٌ وَلَا لَیْلَۃٌ تَعْدِلُ اللَّیْلَۃَ الْغَرَّاءَ وَ الْیَوْمَ الْاَزْھَرَ۔

اللہ تعالےٰ کے نزدیک کوئی دن اور رات جمعرات اور جمعہ کے برابر نہیں۔

(جامع صغیر جلد ۵ ص۳۷۲)

حدیث شریف میں ہے کہ جمعرات اور جمعہ میں چوبیس ساعتیں ہوتی ہیں اللہ تعالےٰ ہر ساعت میں چھ لاکھ کافروں کو اسلام کی توفیق دے کر دوزخ سے آزادی عطا فرماتا ہے۔ (فیض القدیر جلد ۵ ص ۳۹۵)

جمعرات کے روز بندوں کے اعمال بارگاہِ خداوندی میں پیش کئے جاتے ہیں۔ تو اللہ کریم اپنے کرم سے ان کی مغفرت فرماتا ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو آپس میں بغض وعناد رکھتے ہوں یا قاطع رحم ہوں۔

تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی

بروز پیر اور جمعرات اعمال بارگاہ خداوندی

يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ الْخَمِيْسِ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ مُتَشَاحِنَيْنِ اَوْ قَاطِعِ رَحِمٍ ۔

(جامع صغیر جلد ۳ ص۲۵۹)

میں پیش کئے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ مغفرت فرماتا ہے مگر بغض وعناد رکھنے والوں اور قطع رحم کرنے والوں کی مغفرت موقوف رکھتا ہے جب تک وہ باز نہ آئیں۔

اسی طرح جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ہر مومن بندہ کی مغفرت کی جاتی ہے۔ سوائے اس شخص کے جو کسی بھائی سے عناد رکھتا ہو۔ حدیث پاک میں ہے۔

تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيَغْفِرُ فِيْهِمَا لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا ۔

(جامع صغیر جلد ۳ ص۲۵۹)

بروز پیر اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ہر مومن غیر مشرک کی مغفرت کی جاتی ہے سوائے اس شخص کے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان بغض ہو۔ کہا جاتا ہے ان کو مہلت دو یہاں تک کہ آپس میں صلح کر لیں۔

جمعرات کے روز جو کام باعث برکت ہیں

جمعرات کا دن اتنا بابرکت ہے کہ اس دن سفر پہ جانا باعث ظفر و کامیابی ہوتا ہے۔ شہنشاہ دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم جنگ کے لئے جمعرات کے

www.waseemziyai.com

روز سفر کرتے تھے۔

كَانَ يُحِبُّ اَنْ يَّخْرُجَ اِذَا غَزَا يَوْمَ الْخَمِيْسِ۔

(جامع صغیر جلد ۵ ص۲۱۸)

سردار دوجہاں سیدِ کون ومکان صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم جب جنگ کے لئے جانا چاہتے تو جمعرات کے دن کو دوست رکھتے تھے۔

اور عام سفر بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم جمعرات کو اختیار فرماتے تھے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے۔

كَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُّسَافِرَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ۔

(جامع صغیر جلد ۵ ص۲۱۸)

حبیبِ خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جمعرات کے روز کو سفر کرنا دوست رکھتے تھے۔

ام المؤمنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ سید العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اگر میری امت کو دشواری نہ ہوتی تو میں اس کو حکم دیتا کہ بدھ کے دن سفر نہ کریں بلکہ جمعرات کے روز سفر اختیار کریں مجھے یہی بات محبوب ہے۔

(فیض القدیر شرح جامع صغیر جلد اول ص۴۶)

امام قزوینی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جمعرات کا دن بڑا مبارک دن ہے خاص کر طلبِ حاجت اور ابتدائے سفر کے لئے۔ اور حضرت صخر رضی اللہ تعالےٰ عنہ جمعرات کو سفر پر جاتے تھے اور بڑے مال دار بن گئے۔

(فیض القدیر شرح جامع صغیر جلد ثانی ص۱۰۴)

اگر کسی شخص کی حاجت پوری نہ ہوتی ہو تو اسے جمعرات کے روز طلب کرے۔

www.waseemziyai.com

انشاء اللہ تعالےٰ ضرور پوری ہوگی۔

حدیث شریف میں سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم نے فرمایا کہ جمعرات کا روز حاجتوں کے پورا ہونے کا دن ہے رجب آپ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ صلوات اللہ وسلامہ بادشاہ مصر کے پاس جمعرات کے دن تشریف لے گئے تو اس نے آپ کی حاجت پوری کی اور آپ کو حضرت ہاجرہ عطا کی۔

(غنیۃ الطالبین۔ جلد دوم ص۳۷)

علم حاصل کرنے کے لئے صبح سویرے بیٹھنا مندوب ہے۔ اور علم کا شروع کرنا یعنی کسی دینی کتاب کی ابتدار کرنی جمعرات کے روز خصوصاً صبح سویرے بہت بہتر ہے۔ اگرچہ بزرگانِ دین نے علم کی ابتدار بروز بدھ فرمائی ہے۔ کیوں کہ بدھ یوم نور ہے اور علم بھی نور ہے۔ تاہم جمعرات کے دن علم کو شروع کرنا باعث برکت ہے۔ (فیض القدیر جلد دوم ص۱۱)

بعض جامع علم و ولایت وصیت فرماتے ہیں کہ تالیف و قرارت کی ابتدار بروز پیر اور جمعرات ہونی چاہیے۔ (فیض القدیر جلد دوم ص۱۱)

جمعرات کے دن ناخن اتارنا۔ اور بغلوں کے بال اکھیڑنا۔ اور پیڈو کے بال اکھیڑنا۔ یعنی پاکی کرنا خمیس کے دن ہوں۔ اور غسل۔ خوشبو اور نیا لباس پہننا جمعہ کے دن۔ (جامع صغیر)

اور جمعہ کی رات حٰمٓ دخان سورت کی تلاوت باعثِ برکت ہے۔ اس سے پڑھنے والے کی بخشش ہوتی ہے اور اس کے لئے جنت میں محل تیار ہوتا ہے

www.waseemziyai.com

حدیث شریف میں ہے۔

مَنۡ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِیۡ لَیۡلَةِ جُمُعَةٍ اَوۡ یَوۡمِ جُمُعَةٍ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیۡتًا فِی الۡجَنَّةِ۔ (جامع صغیر جلد ۶ صفحہ ۲)

جو شخص سورت حٰمٓ دخان جمعہ کی رات یا جمعہ کے روز پڑھے اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنت میں (عالی شان) محل تیار فرماتا ہے۔

مَنۡ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِیۡ لَیۡلَةِ الۡجُمُعَةِ غُفِرَلَہٗ ۔

جو جمعہ کی رات حٰمٓ دخان پڑھے گا اس کی بخشش کی جائے گی۔

جمعرات کے دن کے اہم واقعات

سات شخصوں نے جن میں کچھ نبی اور کچھ غیر نبی ہیں نے جمعرات کے روز سات چیزیں پائیں۔

۱ : سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام جمعرات کو شاہِ مصر پر داخل ہوئے اور حضرت ہاجرہؓ کو پایا۔

۲ : ساقی جیل سے جمعرات کے روز نکلا اور بادشاہ کا ساقی بنا اور نجات پائی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یٰصَاحِبَیِ السِّجۡنِ اَمَّآ اَحَدُکُمَا فَیَسۡقِیۡ رَبَّہٗ خَمۡرًا۔

(پ ۱۲ - سورت یوسف)

اے قید خانہ کے دونوں ساتھیو! تم میں سے ایک تو اپنے رب (بادشاہ) کو شراب پلائے گا۔

۳ : جمعرات کو سیدنا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام پر داخل ہوئے اور نعمت پائی۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

www.waseemziyai.com

وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ٥	اور یوسفؑ کے بھائی آئے تو اس کے پاس حاضر ہوئے تو یوسفؑ نے انہیں پہچان لیا اور وہ اس سے انجان رہے۔

(پ ۱۲ سورت یوسف)

۴ : حضرت بنیامین مصر میں داخل ہوئے تو سیدنا حضرت یوسف علیہ الصلوۃ و والسلام کو پالیا۔ قول باری تعالےٰ ہے۔

وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ اٰوٰی اِلَیْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّیْ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ٥	اور جب وہ یوسف کے پاس گئے اس نے اپنے بھائی کو اپنے پاس جگہ دی کہا یقین جان میں تیرا بھائی ہوں تو یہ جو کچھ کرتے ہیں اس کا غم نہ کھا۔

(پ ۱۲ سورت یوسف)

۵ : سیدنا حضرت یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام مصر میں داخل ہوئے تو امن کو پالیا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ اٰوٰی اِلَیْهِ اَبَوَیْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ ٥	وہ سب یوسفؑ کے پاس پہنچے اس نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا مصر میں داخل ہو اللہ چاہے تو امان کے ساتھ۔

پ ۱۲ سورت یوسف

۶ : سیدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوۃ والسلام مصر میں داخل ہوئے تو قبطی کو پا یا۔ خدائے قدوس فرماتا ہے۔

www.waseemziyai.com

وَدَخَلَ الْمَدِیْنَةَ عَلٰی حِیْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِیْهَا رَجُلَیْنِ یَقْتَتِلٰنِ هٰذَا مِنْ شِیْعَتِهٖ وَ هٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ج ۔

(پ ۲۰ ۔ سورت قصص)

اور اس شہر میں داخل ہوا جس وقت شہر والے دوپہر کے خواب میں بے خبر تھے ۔ تو اس میں دو مرد لڑتے پائے ایک موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گروہ سے تھا اور دوسرا اس کے دشمنوں سے ۔

۷ : امام الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہونے تو فتح ونصرت کو پایا ۔ رب العالمین کا ارشاد ہے ۔

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ ج لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِیْنَ لَا تَخَافُوْنَ ط فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِیْبًا ہ

(پ ۲۶ ۔ سورت فتح)

بے شک اللہ تعالےٰ نے سچ کر دیا اپنے رسول کا سچا خواب بے شک تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہوگے اگر اللہ تعالےٰ چاہے امن وامان سے اپنے سروں کے بال منڈاتے یا ترشواتے بے خوف تو اس نے جانا جو تمہیں معلوم نہیں تو اس سے پہلے ایک نزدیک آنے والی فتح رکھی ۔

حضرت ابراہیم کا بادشاہ مصر پہ داخل ہونے کی تفصیل

جب سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اللہ تعالیٰ نے

www.waseemziyai.com

آگ کو گلزار بنا دیا مگر پھر بھی نمرودی ایمان نہ لائے تو آپ نے مصر جانے کا ارادہ کیا۔

وَقَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ہ	اور کہا میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں اب وہ مجھے راہ دے گا

(پ ۲۳ - سورت صافات)

چنانچہ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی سارہ خاتون کے ہمراہ مصر کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ کو بتایا گیا کہ مصر میں ایک بڑا بادشاہ ظالم ہے جو لوگوں کی عورتوں کو ظلماً چھین لیتا ہے۔ اور اس نے شہر کے چاروں طرف پہرے دار بٹھائے ہوئے ہیں۔ سیدنا حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم بڑے غیرت مند تھے۔ اور حضرت سارہ بڑی خوب صورت عورت تھی جس کی نظیر دنیا میں نہیں تھی۔ آپ نے ایک صندوق میں حضرت سارہ رضؓ کو بند کر کے اونٹ پر لاد دیا۔ اور مصر کی طرف چل پڑے۔ جب چنگی محرر کے پاس پہنچے تو چنگی کا مطالبہ کیا گیا۔

آپ نے فرمایا۔ جتنی چونگی لیتے ہو میں دیتا ہوں۔ لیکن صندوق نہ کھولو۔ اس پر تکرار ہوئی۔ آخر کار ان لوگوں نے صندوق کا منہ کھولا۔ اور دیکھا کہ صندوق میں ایک عورت صاحب حسن وجمال ہے۔ کہنے لگے اے ابراہیم! کیا یہ تمہاری بیوی ہے؟ آپ نے فرمایا یہ میری (دینی) بہن ہے۔ وہ لوگ حضرت سارہ کو بادشاہ کے مکان میں لے گئے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو باہر روک دیا گیا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے کمرے کی دیواروں کا حجاب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دور کر دیا۔ اور باہر سے حضرت سارہ رضؓ کو صحیح طور سے

www.waseemziyai.com

دیکھ رہے تھے۔

ظالم بادشاہ حضرت سارہ رضہ کو دیکھ کر بدمست ہوگیا۔ اور بری نیت سے اپنا ہاتھ حضرت سارہ رضہ کی طرف دراز کیا تو اس کا ہاتھ اور پاؤں خشک ہوگیا۔ ظالم نے کہا تو جادوگرنی ہے جس سے ہاتھ اور پاؤں خشک ہوگیا ہے۔

حضرت سارہ رضہ نے فرمایا میں جادو وغیرہ کچھ نہیں جانتی لیکن میرا خاوند اللہ تعالےٰ کا خلیل ہے اس کی بد دعا سے تیرا ہاتھ پاؤں خشک ہوگیا ہے۔ تُو توبہ کر تو اللہ تعالےٰ تیرے ہاتھ اور پاؤں کو صحیح فرمادے گا۔

ظالم نے توبہ کی۔ اللہ تعالےٰ نے اس کے ہاتھ اور پاؤں کو تندرست کردیا ظالم نے جب پھر حضرت سارہ رضہ کی طرف نگاہ کی تو صبر نہ کرسکا۔ پھر اس کی طرف بُرا ارادہ کیا تو اللہ تعالےٰ نے اس کی دونوں آنکھوں کو اندھا کردیا۔ کہنے لگا کہ تو بڑی جادوگرنی ہے۔

حضرت سارہ رضہ نے کہا کہ معاذ اللہ میں جادوگرنی نہیں ہوں لیکن میرا خاوند اللہ تعالےٰ کا دوست ہے۔ تو نے میرے ساتھ برا ارادہ کیا جسے اللہ تعالےٰ ناپسند کرتا ہے تو اس نے تجھے اندھا کردیا۔ تو اپنے جرم سے بارگاہِ الٰہی میں توبہ کر تو خلاصی حاصل کرسکتا ہے۔

ظالم بادشاہ نے توبہ کی۔ پھر جب تیسری مرتبہ حضرت سارہ رضہ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا۔ تو بے قابو ہوگیا۔ اور اپنا ہاتھ ان کی طرف دراز کیا۔ تو اس کے ساتوں اعضأ خشک ہوگئے۔ کہنے لگا اے عورت! تو بڑی جادوگرنی ہے۔

آپ نے کہا میں جادوگرنی نہیں ہوں۔ بلکہ میرا خاوند اللہ تعالےٰ کا خلیل ہے جس نے تیرے لئے بد دعا کی ہے جس کی وجہ سے تو اس مصیبت میں گرفتار ہوگیا

www.waseemziyai.com

ہے۔

پھر اس ظالم نے سیدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو بلا کر معذرت کی اور کہا اے ابراہیم! جو حکم کرو میں تابعدار ہوں ہوں۔ اور اپنے رب سے دعا کرو کہ وہ مجھے اس مصیبت سے معافی دے۔

آپ نے دعا فرمائی۔ بادشاہ کو مصیبت سے نجات حاصل ہوئی۔ اس نے حضرت سارہ رضؓ کو اپنی ایک نیک بخت لونڈی حضرت ہاجرہ دی۔ اور حضرت سارہ رضؓ کو سیدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے سپرد کر دیا۔

کتاب السبعیات فی مواعظ البریات ص ۹۷ - ۹۸

یہ واقعہ کچھ تغیر کے ساتھ میری کتاب "مواعظ رضویہ" حصہ دوم میں بھی مذکور ہے۔

لطیفہ حضرت سارہ رضؓ خاتون وہ عورت تھی جو حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو محبوب تھی۔ تو اللہ تعالےٰ نے اسے ظالم بادشاہ سے محفوظ رکھا۔ وہ ظالم کسی طرح ان پر قابو نہ پا سکا۔ اسی طرح قلب مؤمن کلمۂ توحید رب جلیل کو محبوب ہے۔ پس جب کہ دشمن کو خلیل کے محبوب کی طرف کوئی سبیل نہیں تو شیطان دشمنِ انسان کو جلیل کے محبوب کی طرف کس طرح سبیل ہو سکتی ہے۔

سوال حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم سیدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام سے افضل ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ جب سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پیچھے رہ گئی تھیں اور منافقوں نے بہتان لگایا تھا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم

www.waseemziyai.com

سے حجاب کیوں نہ دور کیا گیا۔

جواب اوّل اگر حجاب دور کیا جاتا اور سیّد العالمین صلی اللہ تعالٰے علیہ وبارک وسلم سیّدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کے احوال ملاحظہ فرماتے تو آپ کو عین الیقین حاصل ہو جاتا جب کہ علم الیقین پہلے ہی تھا۔ مگر منافق لوگ زبان دراز کرتے کہ محمد صلی اللہ تعالٰے علیہ وبارک وسلم اپنی بیوی کا پردہ فاش نہیں کرنا چاہتے۔ اس لئے حجاب نہیں اٹھایا گیا۔ پس جس وقت اللہ تعالٰے نے اپنی ازلی کلام اور وحی آسمانی سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کی طہارت بیان کردی۔ اور فرما دیا۔

سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ۝ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

(پ ۱۸ سورت نور)

الٰہی پاکی ہے تجھے یہ بڑا بہتان ہے اللہ تعالٰے تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ اب کبھی ایسا نہ کہنا۔ اگر ایمان رکھتے ہو۔

اب تو کسی منافق اور ملحد کو شک کی گنجائش باقی نہیں رہی۔

جواب ثانی گویا کہ اللہ تعالٰے فرماتا ہے کہ اے حبیب صلی اللہ تعالٰے علیہ وبارک وسلم! ہم نے ابراہیم علیہ السلام سے حجاب کو دور کر دیا تاکہ وہ اپنی بیوی کی حفاظت اپنی آنکھوں سے کریں۔ اور میں نے محبوب تم سے حجاب دور نہیں کیا تاکہ میں تیری بیوی کی حفاظت اپنی ذات سے کروں۔ خلاصہ یہ کہ حضرت سارہ رض کا محافظ حضرت خلیل ہیں۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رض کا محافظ حضرت جلیل ہے۔ (کتاب السبعیات صد ۹۹)

www.waseemziyai.com

ساقی کا قیدخانہ میں داخل ہونا

جس قیدخانہ میں سیدنا حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام تھے۔ اس میں دو جوان بھی داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک تو مصر کے شاہِ اعظم ولید عملیقی کا مہتمم مطبخ تھا۔ اور دوسرا اس کا ساقی۔ ان دونوں پر یہ الزام تھا کہ انہوں نے بادشاہ کو زہر دینا چاہا۔ اس جرم میں وہ قید کئے گئے۔ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام جب قیدخانہ میں داخل ہوئے تو آپ نے اپنے علم کا اظہار شروع کر دیا۔ اور فرمایا کہ میں خوابوں کی تعبیر کا علم رکھتا ہوں۔ تو ان جوانوں نے بھی اپنے اپنے خواب آپ کے سامنے بیان کئے۔

ساقی نے کہا کہ مجھے خواب آیا ہے کہ میں شراب نچوڑ رہا ہوں۔ اور دوسرے نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے جا رہا ہوں جن کو پرندے کھا رہے ہیں۔ آپ ہمیں اس کی تعبیر بتائیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِیْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ (پ ۱۲ سورت یوسف)

اور اس کے ساتھ قیدخانہ میں دو جوان داخل ہوئے ان میں سے ایک بولا میں نے خواب دیکھا کہ شراب نچوڑتا ہوں۔ اور دوسرا بولا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے سر پر کچھ روٹیاں ہیں جن میں سے پرندے کھاتے ہیں ہمیں اس کی تعبیر بتائیے۔

www.waseemziyai.com

آپ نے تعبیر بیان فرمائی۔ کہ ساقی! تو اپنے سابقہ عہدہ پر بحال کر دیا جائے گا اور پہلے کی طرح بادشاہ کو شراب پلائیگا۔ صرف تین روز قید خانہ میں رہیگا پھر بادشاہ اس کو بلالے گا۔ اور مہتمم مطبخ کو سولی دیا جائے گا اور پرندے اس کا سر کھائیں گے۔

سیّدنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ تعبیر سن کر ان دونوں نے سیّدنا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا کہ خواب ہم نے کچھ بھی نہیں دیکھا ہم تو ہنسی کر رہے تھے۔

سیدنا حضرت یوسف علیٰ نبیّینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں نے جو کہہ دیا ہے یہ ضرور واقع ہوگا تم نے خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو۔ اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے۔

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِىْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِىَ الْاَمْرُ الَّذِىْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ۝	اے قید خانہ کے دونوں ساتھیو! تم میں سے ایک تو اپنے رب (بادشاہ) کو شراب پلائے گا۔ رہا دوسرا تو وہ سولی دیا جائے گا تو پرندے اس کا سر کھائیں گے۔ حکم ہو چکا اس بات کا جس کا تم سوال کرتے تھے۔

(پ ۱۲۔ سورت یوسف)

چنانچہ تھوڑے عرصہ کے بعد سپاہی آئے اور مہتمم مطبخ کو لے جا کر سولی دیدی۔

اشارہ

ذرا غور کیجئے کہ جو شخص ریان کے امر کی مخالفت کرتا ہے اسے سولی پر چڑھایا جاتا ہے۔ اس شخص کا حال کیا ہوگا جو اپنے

دیان کے امر کی مخالفت کرتا ہو۔

القصہ تین دن کے بعد بادشاہ کا ایلچی جمعرات کے روز آیا اور قید خانہ سے ساقی کو نکال کر لے گیا۔ لباس خلعت پہنایا اور بہت احترام واکرام کیا۔ جاتے وقت سیدنا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ساقی کو فرمایا کہ۔ بادشاہ کو میرا حال بیان کرنا کہ قید خانہ میں ایک مظلوم وبے گناہ قید ہے اور اس کی قید کو ایک زمانہ گزر چکا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَقَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّكَ ۔ (پ ۱۲۔ سورت یوسف)	اور یوسف علیہ السلام نے ان دونوں میں سے جسے بچتا سمجھا اس سے کہا کہ اپنے رب (بادشاہ) سے میرا ذکر کرنا۔

ادھر آپ نے یہ کلمات کہے ادھر پہاڑوں میں زلزلہ آگیا۔ فرشتوں میں شور برپا ہوگیا۔ سیدنا حضرت جبریل علیہ السلام نے آکر کہا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یعقوب علیہ السلام کے دل میں تمہاری محبت کس نے ڈالی ؟ فرمایا میرے پروردگار نے۔ پھر پوچھا تجھے تیرے بھائیوں سے کس نے نجات دی ؟ کہا میرے رب نے۔ اور کہا جبریل علیہ السلام نے کہ کنوئیں کی گہرائی میں تمہاری حفاظت کس نے کی ؟ فرمایا میرے رب نے۔ پھر جبریل علیہ السلام نے کہا کہ کس نے زلیخا کو آپ کا عاشق بنایا ؟ تو کہا میرے رب نے۔ پھر زلیخا کے ہاتھ سے کس نے بچایا ؟ فرمایا میرے رب نے۔ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اے یوسف ! جب اللہ عزوجل نے اتنے احسان تجھ پر کیے تو اب تو نے اپنے رب میں کون سی عاجزی دیکھی کہ غیر سے مدد کا طلب گار ہوا ؟ اے یوسف تیرے جد امجد سیدنا حضرت ابراہیم

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نارِ نمرودی کے وقت جبریل سے مدد حاصل نہ کی جبکہ وہ اس کے پاس آکر کہا تھا کہ کیا کوئی حاجت ہے؟ تو فرمایا تھا کہ حاجت تو ہے لیکن تیری طرف نہیں۔ اور تیرے جد امجد سیّدنا حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قربانی کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جو کہ ان کا باپ تھا مدد طلب نہیں کی، بلکہ فرمایا تھا۔ سَتَجِدُنِیۡ اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیۡنَ (مجھے صابر پاؤ گے انشاء اللہ) تم قیدخانہ میں صبر نہ کرسکے اور بادشاہ ریان سے طالب مدد ہوئے۔

یہ سنتے ہی سیّدنا حضرت یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سجدہ میں گر پڑے اور چالیس دن گریہ وزاری کرتے رہے اور معافی مانگنی شروع کر دی کہ الٰہی! میرے جد امجد سیّدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے صدقے میں مجھے معاف کر دے۔

حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا کہ اللہ تبارک وتعالےٰ فرماتا ہے کہ میں نے تجھے معاف تو کر دیا ہے مگر اس لغزش کی وجہ سے تجھے سات برس مزید قیدخانہ میں رہنا پڑے گا۔

اللہ اکبر! جب ایک لغزش کی سزا سات سال کی قید ہے تو اندازہ کیجئے کہ جو شخص ساری عمر لغزشوں کا ارتکاب کرتا رہے تو وہ دوزخ کے قیدخانہ میں کتنا عرصہ قید رہے گا؟

(کتاب السبعیات فی مواعظ البریات ص ۱۰۱)

www.waseemziyai.com

بھائیوں کا یوسف علیہ السّلام پر داخل ہونا

برادرانِ یوسف علیہ السلام جمعرات کے روز حضرت یوسف علیہ السلام پر داخل ہوئے اور نعمت پائی ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔

وَجَآءَ اِخْوَةُ یُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَیْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ○

(پ ۱۲ ۔ سورت یوسف)

اور یوسف کے بھائی آئے تو اس کے پاس حاضر ہوئے تو یوسف نے انہیں پہچان لیا اور وہ اس سے انجان رہے ۔

اس کا قصہ مختصر یہ ہے کہ جب سیدنا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھائی مصر کے قریب پہنچ گئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے آکر عرض کی ۔ کہ تمہارے بھائی تمہارے پاس آرہے ہیں تم ان کے ساتھ کیسا سلوک کروگے؟ آپ نے فرمایا جبریل ! انہوں نے مجھے بے حد تکلیفیں دی ہیں اور میرے قتل کا ارادہ کیا ہے ۔ اب چونکہ وہ عاجز اور محتاج ہو کر میری طرف آرہے ہیں، اس لئے میں ان سے تجاوز نہ کروں گا اور معاف کر دوں گا ۔

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ سیدنا یوسف علیہ السلام کے بھائی یوسف علیہ السلام کے پاس تین دفعہ آئے تھے ۔ پہلی مرتبہ محتاج اور سائل بن کر آئے تو سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کا اکرام کیا ۔ اور ان کو نعمت دی ۔ دوسری مرتبہ تکبر کرتے آئے اور مغموم ہو کر لوٹے ۔

اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِیْكُمْ فَقُوْلُوْا یٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ج

ان کا بڑا بھائی بولا ۔

(ترجمہ کنزالایمان ۔ پارہ ۱۳ ۔ رکوع ۴)

www.waseemziyai.com

سورۃ یوسف، آیت ۸۰

تیسری دفعہ تواضع و عاجزی سے آئے۔ تو خوشی اور مسرت سے واپس لوٹے۔ کیونکہ سیدنا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام رحیم تھے۔ اور رحیم متواضع شخص کو دوست رکھتا ہے۔

(کتاب السبعیات فی مواعظ البریات ص ۱۰۲)

بنیامین کا مصر میں داخل ہونا اور یوسفؑ کو پانا

جب جمعرات کے روز بنیامین مصر میں داخل ہوا تو اپنے بچھڑے ہوئے بھائی یوسف علیہ السلام کو پایا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰى اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّىْٓ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

(پ ۱۳۔ سورت یوسف)

اور جب وہ یوسف کے پاس گئے تو اس نے اپنے بھائی کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا یقین جان میں ہی تیرا بھائی ہوں۔ تو یہ جو کچھ کرتے ہیں اس کا غم نہ کھا۔

القصہ جب بھائی آگئے تو انہوں نے کہا کہ ہم آپ کے پاس اپنے بھائی بنیامین کو لے آئے۔ تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا تم نے بہت اچھا کیا۔ پھر انہیں عزت کے ساتھ مہمان بنایا۔ اور جا بجا دسترخوان لگائے گئے اور ہر دسترخوان پر دو دو صاحبوں کو بٹھایا گیا۔ بنیامین اکیلے رہ گئے تو وہ رو پڑے اور کہنے لگے کہ آج اگر میرے بھائی یوسف (علیہ الصلوٰۃ والسلام) زندہ ہوتے تو مجھے اپنے ساتھ بٹھاتے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارا

www.waseemziyai.com

ایک بھائی اکیلا رہ گیا ہے۔ اور آپ نے بنیامین کو اپنے دسترخوان پر بٹھایا اور فرمایا کہ تمہارے ہلاک شدہ بھائی کی جگہ میں تمہارا بھائی ہو جاؤں تو کیا تم پسند کرو گے؟

بنیامین نے کہا کہ آپ جیسا بھائی کس کو میسر آئے۔ لیکن یعقوب (علیہ السلام) کا فرزند اور راحیل (مادر یوسف علیہ السلام) کا نورِ نظر ہونا تمہیں کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام رو پڑے اور بنیامین کو گلے لگا لیا اور فرمایا یقین جان میں تیرا بھائی ہوں۔

(خزائن العرفان)

لطیفہ حضرت بنیامین نے جب اپنے آپ کو متحیر و پریشان پایا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا اَنَا اَخُوْكَ پریشان نہ ہوں میں تیرا بھائی ہوں۔ اور سیدنا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حالتِ سفر میں پریشان ہوئے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ میں تیرا رب ہوں اپنی جوتیاں اتار لے۔ اسی طرح جب عاصی بحرِ عصیاں میں پریشان ہوتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔

نَبِّئْ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔ میرے بندوں کو بتا دے کہ بے شک میں غفور اور رحیم ہوں۔

یعقوب علیہ السلام کا مصر میں آنا اور امن کو پانا

سیدنا حضرت یعقوب علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بروز جمعرات مصر میں داخل ہوئے اور امن و چین کو پا یا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔

www.waseemziyai.com

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ اٰوٰی اِلَیْهِ اَبَوَیْهِ وَ قَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ۔

(پ ۱۳۔ سورت یوسف)

پھر جب وہ سب یوسف کے پاس پہنچے اس نے اپنے باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا مصر میں داخل ہو اللہ چاہے تو امان کے ساتھ۔

اس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ جب یہودا سیدنا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ و السلام کی قمیص لے کر اپنے والد کے پاس پہنچے اور انہیں حضرت یوسف علیہ السلام کے حالات بتائے۔ قمیص کو چہرے پر ڈالا تو سیدنا حضرت یعقوب علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی گئی ہوئی بینائی واپس آگئی۔ اور آپ نے وقت سحر بعد از نماز ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالےٰ کے دربار میں اپنے صاحب زادوں کے لئے دعا فرمائی وہ قبول ہوئی اور حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی گئی کہ صاحبزادوں کی خطا بخش دی گئی۔

حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے والد ماجد کو مع ان کے اہل و اولاد کے بلانے کے لئے اپنے بھائیوں کے ساتھ دو سو سواریاں اور کثیر سامان بھیجا تھا۔ سیدنا حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مصر کا ارادہ فرمایا اور اپنے اہل کو جمع کیا۔ کل مرد و زن بہتر یا تہتر تھے۔ اللہ تبارک و تعالےٰ نے ان میں یہ برکت فرمائی کہ ان کی نسل اتنی بڑھی کہ جب سیدنا حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ساتھ بنی اسرائیل مصر سے نکلے تو چھ لاکھ سے زیادہ تھے۔ باوجودیکہ سیدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ اس سے صرف چار سو سال بعد ہے۔ الحاصل جب حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام مصر کے قریب پہنچے تو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مصر کے بادشاہ اعظم کو اپنے والد ماجد کی تشریف آوری کی اطلاع دی۔ اور چار ہزار لشکری

www.waseemziyai.com

اور بہت سے مصری سواروں کو ہمراہ لے کر اپنے والد صاحب کے استقبال کے لئے صد ہا ریشمی پھریرے اڑاتے قطاریں باندھتے روانہ ہوئے۔ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے فرزند یہودا کے ہاتھ پر ٹیک لگائے تشریف لا رہے تھے۔ جب آپ کی نظر لشکر پر پڑی اور آپ نے دیکھا کہ صحرا زرق برق سواروں سے پر ہو رہا ہے۔ فرمایا اے یہودا کیا یہ فرعون مصر ہے۔ جس کا لشکر اس شان و شوکت سے آ رہا ہے ؟

یہودا نے عرض کیا نہیں یہ حضور کے فرزند حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔ حضرت جبریل امین علیہ السلام نے آپ کو متعجب دیکھ کر عرض کیا کہ ہوا کی طرف نظر فرمائیے ! آپ کی خوشی میں شرکت کے لئے ملائکہ حاضر ہوئے ہیں۔ جو مدتوں آپ کے غم کے سبب روتے رہے ہیں۔

ملائکہ کی تسبیح نے اور گھوڑوں کے ہنہنانے نے اور طبل و بوق کی آوازوں نے عجیب کیفیت پیدا کر دی تھی۔ یہ محرم کی دسویں تاریخ تھی جب دونوں حضرات والد و ولد، پدر و پسر قریب ہوئے۔ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام نے سلام عرض کرنے کا ارادہ کیا۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ توقف کیجئے۔ اور اپنے والد صاحب کو ابتدائے سلام کا موقع دیجئے۔ چنانچہ سیدنا حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُذْهِبَ الْاَحْزَانِ یعنی اے غم و اندوہ کے دور کرنے والے سلام اور دونوں صاحبوں نے اتر کر معانقہ کیا اور مل کر خوب روئے۔ پھر اس مزین فرودگاہ میں داخل ہوئے جو پہلے سے آپ کے استقبال کے لئے نفیس خیمے وغیرہ نصب کر کے آراستہ کی گئی تھی۔ یہ دخول حدود مصر میں تھا اس کے بعد دوسرا دخول خاص شہر میں ہوا۔ جب شہر مصر میں داخل ہوئے تو سیدنا

www.waseemziyai.com

حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام اپنے تخت پر جلوہ افروز ہوئے آپ نے اپنے والدین کا اکرام فرمایا۔ اور والدین اور سب بھائیوں نے آپ کو سجدۂ تحیت و تواضع کا کیا۔ اور حضرت یوسف علیہ السلام نے عرض کیا۔ ابا جان یہ میرے خواب کی تعبیر ہے اللہ تبارک و تعالےٰ نے میرے خواب کو سچا کر دکھایا۔

وَرَفَعَ اَبَوَیْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ یٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ مِنْ قَبْلُ ۫ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّیْ حَقًّا ؕ

(پ ۱۳ - سورت یوسف)

(خزائن العرفان)

اور اپنے ماں (خالہ) باپ کو تخت پر بٹھایا اور سب اس کے لئے سجدہ میں گرے۔ اور یوسف نے کہا اے میرے باپ یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے بے شک اسے میرے رب نے سچا کیا

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مصر میں داخل ہونا اور قبطی کو پانا

سیدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوۃ والسلام جمعرات کے روز مصر میں داخل ہوئے اور قبطی کو پایا۔ جو ایک اسرائیلی سے لڑ رہا تھا۔ اس کا مختصر قصہ یہ ہے کہ۔ جب حضرت موسےٰ علیہ الصلوۃ والسلام جوان ہوئے تو آپ نے حق کا بیان اور فرعون اور فرعونیوں کی گمراہی کا رد شروع کیا۔ بنی اسرائیل کے لوگ آپ کی بات سنتے اور آپ کا اتباع کرتے۔ آپ فرعونیوں کے دین کی مذمت کرتے۔ شدہ شدہ اس کا چرچا ہوا اور فرعونی آپ کی جستجو کرنے لگے۔ اس لئے آپ جس بستی میں داخل ہوتے

تو ایسے وقت میں داخل ہوتے جب وہاں کے لوگ غفلت میں ہوں۔ جب ایسے وقت میں شہر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ دو آدمی آپس میں لڑ رہے ہیں۔ ایک بنی اسرائیل سے تھا اور دوسرا قبطی قوم فرعون سے تھا۔ یہ اسرائیلی پر جبر کر رہا تھا تاکہ اس پر لکڑیوں کا انبار لاد کر فرعون کے مطبخ میں لے جائے۔ اسرائیلی نے آپ سے مدد مانگی۔ تو پہلے آپ نے قبطی سے کہا کہ اسرائیلی پر ظلم نہ کر اس کو چھوڑ دے۔ لیکن وہ باز نہ آیا اور بد زبانی کرنے لگا۔ تو سیدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے اس کو اس ظلم کو روکنے کے لئے ایک گھونسا مارا جس سے وہ مر گیا۔ آپ نے اس کو ریت میں دفن کر دیا۔ آپ کا ارادہ قتل کرنے کا نہ تھا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا کہ فرعون کی قوم کے لوگوں نے فرعون کو اطلاع دی کہ کسی بنی اسرائیل نے ہمارے ایک آدمی کو مار ڈالا ہے اس پر فرعون نے کہا کہ قاتل اور گواہوں کو تلاش کر کے لاؤ۔ فرعونی گشت کرتے پھرتے تھے اور انہیں کوئی ثبوت نہیں ملتا تھا۔ دوسرے روز جب حضرت موسےٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو پھر ایسا اتفاق پیش آیا کہ وہی بنی اسرائیل جس نے ایک روز پہلے آپ سے مدد چاہی تھی آج پھر ایک فرعونی سے لڑ رہا ہے اور حضرت موسےٰ علیہ السلام کو دیکھ کر ان سے فریاد کرنے لگا۔ تب حضرت نے فرمایا کہ تو بڑا گمراہ آدمی ہے کہ روز لوگوں سے لڑتا ہے اپنے آپ کو بھی مصیبت و پریشانی میں ڈالتا ہے اور اپنے مددگاروں کو بھی۔ کیوں ایسے موقعوں سے نہیں بچتا۔ اور کیوں احتیاط نہیں کرتا۔ پھر حضرت موسےٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو رحم آیا۔ اور آپ نے چاہا کہ اس فرعونی کے پنجۂ ظلم سے رہائی دلائیں۔ تو آپ نے فرعونی کو پکڑنا چاہا مگر اسرائیلی غلطی سے یہ سمجھا کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام مجھ سے خفا ہیں اور مجھے پکڑنا چاہتے ہیں۔ یہ سمجھ کر کہا

www.waseemziyai.com

اے موسٰے تم مجھے ویسا ہی قتل کرنا چاہتے ہو جیسا کہ تم نے کل ایک شخص کو قتل کر دیا تھا۔ فرعونی نے یہ بات سنی اور جاکر فرعون کو اطلاع دی کہ کل کے فرعونی مقتول کے قاتل حضرت موسٰے علیہ السلام ہیں۔ فرعون نے حضرت موسٰے علیہ السلام کے قتل کا حکم دیا۔ اور لوگ حضرت موسٰے علیہ الصلوۃ والسلام کو ڈھونڈھنے نکلے۔ جب حضرت موسٰے علیہ الصلوۃ والسلام کو اس بات کا علم ہوا تو آپ مدین کو چلے گئے۔ قرآن مجید میں اس واقعہ کو خوب بیان کیا گیا ہے۔

وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ
غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ
فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ هٰذَا
مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ
عَدُوِّهٖ ج فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ
مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ
مِنْ عَدُوِّهٖ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى
فَقَضٰى عَلَيْهِ قَالَ هٰذَا
مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ط
اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ۝
قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ
فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ ط اِنَّهٗ
هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ قَالَ
رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ

اور اس شہر میں داخل ہوا جس وقت شہر والے دوپہر کے خواب میں بے خبر تھے تو اس میں دو مرد لڑتے پائے ایک موسٰے علیہ السلام کے گروہ سے تھا اور دوسرا اس کے دشمنوں سے تو وہ جو اس کے گروہ سے تھا اس نے موسٰے سے مدد مانگی اس پر جو اس کے دشمنوں سے تھا تو موسٰے (علیہ السلام) نے اس کو گھونسا مارا۔ تو اس کا کام تمام کر دیا کہا یہ کام شیطان کی طرف سے ہوا۔ بے شک وہ دشمن ہے کھلا گمراہ کرنے والا۔ عرض کی اے میرے رب میں نے اپنی جان پر زیادتی کی تو مجھے بخش دے۔ تو رب

www.waseemziyai.com

اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ٥
فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا
يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي
اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ
يَسْتَصْرِخُهٗ ؕ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى
اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ٥
فَلَمَّا اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ
بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا
قَالَ يٰمُوْسٰى اَتُرِيْدُ اَنْ
تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا
بِالْاَمْسِ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّا
اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي
الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ
تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ٥
وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا
الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى قَالَ يٰمُوْسٰى
اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ
لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ
مِنَ النّٰصِحِيْنَ ٥ فَخَرَجَ مِنْهَا
خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ

نے اسے بخش دیا۔ بے شک وہی
بخشنے والا مہربان ہے۔ عرض کی اے
میرے رب جیسا تو نے مجھ پر احسان
کیا تو میں ہرگز مجرموں کا مددگار نہ ہوں
گا تو صبح کی اس شہر میں ڈرتے ہوئے
اس انتظار میں کہ کیا ہوتا ہے۔ جبھی
دیکھا کہ وہ جس نے کل ان سے مدد
چاہی تھی فریاد کر رہا ہے۔ موسے
علیہ السلام نے اس سے فرمایا۔ کہ
بے شک تو کھلا گمراہ ہے تو جب موسے
علیہ السلام نے چاہا کہ اس پر گرفت
کرے جو ان دونوں کا دشمن ہے وہ
بولا اے موسے کیا تم مجھے ویسا ہی قتل
کرنا چاہتے ہو جیسا کہ تم نے کل ایک
شخص کو قتل کر دیا۔ تم تو یہی چاہتے ہو
کہ زمین میں سخت گیر بنو اور اصلاح
کرنا نہیں چاہتے۔ اور شہر کے پرلے
کنارے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا
کہا اے موسے بے شک دربار والے
آپ کے قتل کا مشورہ کر رہے ہیں تو

www.waseemziyai.com

نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ٥

(پ ۲۰ سورت قصص)

نکل جا میں آپ کا خیر خواہ ہوں۔ تو اس شہر سے نکلا ڈرتا ہوا اس انتظار میں کہ اب کیا ہوتا ہے۔ عرض کی اے میرے رب مجھے ستم گاروں سے بچا۔

شہنشاہِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ مکرّمہ میں داخل ہونا

شہنشاہ دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم بروز جمعرات مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور فتح ونصرت کو پایا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ۔ سید العرب والعجم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے حدیبیہ کا قصد فرمانے سے قبل مدینہ طیبہ میں خواب دیکھا تھا کہ آپ مع اصحاب کے مکہ معظمہ میں باامن داخل ہوئے اور اصحاب نے سر کے بال منڈلائے بعض نے ترشوائے۔

آپ نے یہ خواب اپنے اصحاب سے بیان فرمایا تو انہیں خوشی ہوئی اور انہوں نے خیال کیا کہ اسی سال وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے۔ جب مسلمان حدیبیہ سے بعد صلح کے واپس ہوئے تو منافقین نے تمسخر کیا، طعن کئے اور کہا کہ وہ خواب کیا ہوا؟ اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ مندرجہ ذیل آیت نازل فرمائی اور اس خواب کے مضمون کی تصدیق فرمائی کہ ضرور ایسا ہو گا۔ چنانچہ اگلے سال ایسا ہی ہوا۔ اور مسلمان اگلے سال بڑے شان وشکوہ کے ساتھ مکہ مکرمہ میں

www.waseemziyai.com

فاتحانہ داخل ہوئے۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُولَہُ الرُّؤْیَا
بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ
الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ
اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوسَکُمْ
وَ مُقَصِّرِیْنَ لَا تَخَافُوْنَ ؕ
فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ
مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِیْبًا۔
(پ ۲۶۔ سورت فتح)

بے شک سچ کر دیا اللہ نے اپنے
رسول کا سچا خواب بے شک تم ضرور
مسجد حرام میں داخل ہوگے اگر اللہ
چاہے امن و امان سے اپنے سروں
کے بال منڈاتے یا ترشواتے بے
خوف تو اس نے جانا جو تمہیں معلوم
نہیں تو اس سے پہلے ایک نزدیک
آنے والی فتح رکھی۔

جب اگلا سال آیا تو اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم کی خواب کا جلوہ دکھایا اور واقعات اس کے مطابق رونما ہونے۔ شہنشاہِ دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم نے اپنے ہمایوں لشکر کے ساتھ بغیر کسی جنگ و جدال کے مکہ مکرمہ کو فتح کیا۔ آپ مسجد حرام میں داخل ہوکر. کعبہ معظمہ میں داخل ہوکر نماز ادا فرمائی۔ اور صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کا لشکر ننگی تلواریں لے کر انتظار کر رہا تھا کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم حکم فرمائیں تو دشمنان دین کی گردنیں کاٹ کر رکھ دی جائیں۔ آپ کعبہ معظمہ کے دروازے کی چوکھٹ پر کھڑے ہوکر قریش مکہ کی طرف متوجہ ہوتے جو شرمندگی اور خوف و ہراس کی وجہ سے اپنے سروں کو نیچے ڈالے ہوئے کھڑے تھے۔

آپ نے فرمایا۔

تم کیا چاہتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کروں ؟ قَالُوْا خَیْرًا

www.waseemziyai.com

أَخٌ كَرِيْمٌ وَابْنُ أَخٍ كَرِيْمٍ۔
کہنے لگے ہم بھلائی چاہتے ہیں آپ کرم والے بھائی ہیں اور کریم بھائی کے لختِ جگر ہیں۔
آپ نے فرمایا کہ میں وہ بات کہتا ہوں جو کہ میرے بھائی یوسف علیہ السلام نے کہی تھی۔

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ۝ اِذْهَبُوْا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَآءُ ۔ (شفاء جلد اول ص۶۴)

تم پر آج کوئی سرزنش نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ تمہیں بخشے اور وہ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے جاؤ تم آزاد ہو"

آنکہ بر اعدا در رحمت کشاد
مکہ را پیغام لاتثریب داد
اقبالؔ

الغرض اس شاندار فتح و نصرت کے باوجود آپ نے اپنے خونخوار دشمنوں کو بالکل معاف کر دیا۔

سات خواب

اہلِ علم حضرات فرماتے ہیں کہ قرآن مجید اور فرقانِ حمید میں سات خوابوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

۱ ۔ سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کا خواب۔ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُكَ۔

۲ ۔ حضرت یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کا خواب اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِیْ

سٰجِدِیْنَ ٥

۳ : ساقی کا خواب اِنِّیْٓ اَرٰنِیْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۔

۴ : خباز (باورچی) کا خواب اِنِّیْٓ اَرٰنِیْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۔

۵ : شاہِ مصر ریان کا خواب اِنِّیْٓ اَرٰی سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ ۔

۶ : مؤمنوں کا خواب لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۔

۷ : امام الانبیاء صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کا خواب لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۔

لطیفہ

اللہ تعالےٰ اس بات پر قادر تھا کہ اپنے حبیب لبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی حفاظت فرماتا لیکن جب اس نے آپ کو کفار کے ہاتھوں سے مکہ مکرمہ سے نکالا تو کفار کا یہ زعم تھا کہ ہم نے حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کو نکال کر ذلیل کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم پر کرم فرمایا اور مکہ مکرمہ میں فتح ونصرت کے ساتھ آپ کو داخل کیا تاکہ کفار پر واضح ہو جائے کہ مذل اور اور معز فقط اللہ تعالےٰ کی ذات ہے ۔

ایسا ہی اللہ تعالےٰ قادر تھا کہ سیدنا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مصر کی بادشاہت بغیر باپ کی جدائی کے عطا فرماتا۔ لیکن اس نے سیدنا حضرت یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو باپ سے جدا کیا اور پھر سلطنت مرحمت فرمائی تاکہ پتہ چلے کہ معز اور مذل فقط اللہ تعالےٰ ہے ۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ قادر

www.waseemziyai.com

تھا کہ بندوں کو گناہ اور معاصی سے محفوظ رکھتا۔ مگر اس نے بندوں پر شیطان کو مسلط فرمایا جو ان کو گناہوں اور معاصی میں ڈالتا ہے۔ پھر ان کو توبہ وانابت کی توفیق عنایت فرماتا ہے۔ تاکہ گنہگار جان لیں کہ اللہ کریم ہی غفور رحیم ہے ـــــ اب جاتے جاتے ایک لطیفہ بھی سن لیجئے۔

جب صحابہ کرام علیہم الرضوان مایوس ہوئے تو اللہ تعالےٰ نے ان کو فتح کی خوشخبری دی اور فرمایا لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔ اور سیدنا حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد جب مصر میں آئے اور اپنے آپ سے مایوس ہوئے تو اللہ کریم نے فرمایا۔ اُدْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ ہ اسی طرح جب بندۂ مومن قیامت کی ہولناکیاں دیکھ کر ڈرے گا تو اللہ کریم اپنے کرم سے انہیں یہ خوشخبری دے گا۔ اُدْخُلُوْھَا بِسَلَامٍ اٰمِنِیْنَ ہ دعا فرمائیے کہ ہم بھی اس خوشخبری میں داخل ہوں۔

(کتاب السبعیات فی مواعظ البریات ص ۱۰۸)

جمعرات کا روزہ

امام غزالی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہفتہ میں تین دن بڑے شرف وفضل والے ہیں۔ وہ پیر، خمیس۔ اور جمعہ ہیں۔ ان میں روزہ رکھنا مستحب ہے۔ جس کا اجر وثواب ان کی برکت سے بہت ملتا ہے۔ (احیاء العلوم جلد اول ص ۲۴۴)

حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم بروز پیر اور جمعرات روزہ رکھتے تھے۔ جب اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ پیر اور جمعرات بندگانِ خدا کے اعمال بارگاہِ خداوندی میں پیش کئے

www.waseemziyai.com

جاتے ہیں۔ ہر مسلمان کی مغفرت کی جاتی ہے۔ سوائے ان دو کے جو آپس میں قطع تعلق رکھتے ہیں۔ (کسی دنیاوی غرض سے)۔ پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ان کو چھوڑ دو یہاں تک کہ آپس میں صلح کرلیں۔

(جامع صغیر جلد ۵ ص ۱۶۸)

ام المومنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔ (ترمذی)

جمعرات کے دن کے نفل

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعرات کے روز ظہر اور عصر کے درمیان دو رکعت نماز پڑھے اور پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد آیۃ الکرسی سو مرتبہ پڑھے اور دوسری رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ھو اللہ احد سو مرتبہ پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد درود شریف سو مرتبہ پڑھے۔ تو اللہ تبارک وتعالےٰ اس کو رجب اور شعبان اور رمضان شریف کے روزہ رکھنے والوں کے برابر ثواب عطا کرتا ہے۔ نیز اس کو اتنا ثواب دیا جاتا ہے کہ جتنا خانہ کعبہ کے حاجیوں کو ملتا ہے۔ اور اس کے واسطے اتنی نیکیاں لکھی جاتی ہیں جتنے مومن ہیں۔

(احیاء العلوم جلد اول ص ۲۰۵، غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۱۴۱)

خمیس کی رات کے نفل

سید العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم

نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کی رات کو مغرب اور عشاء کے درمیان دو رکعت نماز پڑھے کہ ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ شریف اور پانچ مرتبہ آیۃ الکرسی اور پانچ مرتبہ قل ھو اللہ احد اور پانچ مرتبہ معوذتین پڑھے۔ اور جب نماز سے فارغ ہو تو پندرہ مرتبہ استغفار پڑھے اور ثواب اپنے والدین کو بخشے۔ تو ایسا کرنے سے اس نے اپنے ماں باپ کا حق ادا کر دیا۔ اگرچہ وہ ان کا نافرمان بھی رہا ہو۔ اور اللہ تعالےٰ اس کو صدیقوں اور شہیدوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ (احیاء العلوم جلد اول ص ۲۰۶، غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۱۴۳)

۲ : حضور پرنور شفیع یوم النشور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی آدمی جمعہ کی رات مغرب اور عشاء کے درمیان بارہ رکعت نماز نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں ایک دفعہ سورت فاتحہ شریف اور گیارہ مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے تو گویا اس نے بارہ سال تک دنوں کا روزہ رکھا اور ان کی راتوں میں، مصروف عبادت رہا۔

(احیاء العلوم جلد اول ص ۲۰۷)

www.waseemziyai.com

جمعۃ المبارک کا دن

جمعہ کے دن کی فضیلت

جمعہ مبارک کے فضائل بکثرت ہیں ان میں سے کچھ ذکر کئے جاتے ہیں۔

۱: قرآن مجید میں جمعہ مبارک کا خصوصًا ذکر ہے جو اس کی فضیلت ظاہر کرتا ہے اللہ تبارک وتعالےٰ فرماتا ہے۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ ط ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ (پ ۲۸ سورۃ جمعہ)

اے ایمان والو! جب نماز کے لئے جمعہ کے دن اذان دی جائے تو ذکر خدا (خطبہ) کی طرف دوڑو۔ اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

۲: بخاری اور مسلم شریف میں سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید الانس والجان صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا ہم پچھلے ہیں یعنی دنیا میں آنے کے لحاظ سے اور قیامت کے دن پہلے سوا اس کے نہیں کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب ملی اور ہمیں ان کے بعد۔ یہی جمعہ وہ دن

ہے کہ ان پر فرض کیا گیا۔ یعنی یہ کہ اس کی تعظیم کریں وہ اس سے خلاف ہو گئے اور ہم کو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا۔ دوسرے لوگ ہمارے تابع ہیں۔ یہود نے دوسرے دن کو وہ دن مقرر کیا۔ یعنی ہفتہ کو۔ اور نصاریٰ نے تیسرے دن کو یعنی اتوار کو مسلم شریف کی دوسری روایت میں ہے کہ ہم اہلِ دنیا سے پیچھے ہیں اور قیامت کے دن پہلے کہ تمام مخلوق سے پہلے ہمارے لئے فیصلہ ہو جائے گا۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۱۱۹)

۳ : مسلم اور ابوداؤد و ترمذی اور نسائی سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ سید دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ بہتر دن کہ آفتاب نے اس پر طلوع کیا جمعہ کا دن ہے۔ اسی میں سیدنا حضرت آدم صفی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا کئے گئے۔ اور اسی میں جنت میں داخل کئے گئے۔ اور اسی میں جنت سے اترنے کا انہیں حکم ہوا۔ اور قیامت جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔ (مشکوٰۃ ص ۱۱۹)

۴ : ابن ماجہ ابولبابہ بن عبدالمنذر اور احمد سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے۔ اور اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے۔ اور وہ اللہ کے نزدیک عید اضحیٰ اور عید الفطر سے بڑا ہے۔ اس میں پانچ خصلتیں ہیں۔

۱ : اللہ تعالیٰ نے اسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔

۲ : اور اسی میں زمین پر انہیں اتارا۔

۳ : اور اسی میں انہیں وفات دی۔

www.waseemziyai.com

۴ : اور اس میں ایک ایسی ساعت ہے کہ بندہ اس وقت جس چیز کا سوال کرے وہ اسے دے گا جب تک حرام کا سوال نہ کرے۔

۵ : اور اسی دن میں قیامت قائم ہوگی۔ کوئی فرشتہ مقرب اور آسمان وزمین اور ہوا اور پہاڑ اور ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن سے ڈرتا نہ ہو۔

(مشکوۃ شریف ص ۱۲۰)

۵ : بخاری اور مسلم شریف میں سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مسلمان بندہ اگر اسے پالے اور اس وقت اللہ تعالےٰ سے بھلائی کا سوال کرے تو وہ اسے دے گا۔

اور مسلم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ رہا یہ کہ وہ کون سا وقت ہے۔ اس میں روایتیں بہت ہیں۔ ان میں ۲ دو قوی ہیں۔ ایک یہ کہ امام کے خطبہ کے لئے بیٹھنے سے ختم نماز تک ہے۔ اس حدیث کو مسلم ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے وہ اپنے والد سے وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ اور دوسری یہ کہ وہ جمعہ کی پچھلی ساعت ہے۔

(مشکوۃ شریف ص ۱۲۰)

۶ : امام مالکؒ اور ابو داؤدؒ و ترمذیؒ اور نسائیؒ اور احمدؒ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں کوہ طور کی طرف گیا اور کعب احبار سے ملا۔ ان کے پاس بیٹھا انہوں نے توریت کی روایتیں سنائیں اور میں نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی حدیثیں بیان کیں۔ ان میں ایک حدیث یہ بھی تھی کہ حبیب خدا شفیع یوم جزا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا

www.waseemziyai.com

بہتر دن کہ آفتاب نے اس پر طلوع کیا جمعہ کا دن ہے۔ اسی میں آدم علیہ الصلوۃ و السلام پیدا کئے گئے۔ اور اسی میں انہیں اترنے کا حکم ہوا۔ اور اسی میں ان کی توبہ قبول ہوئی۔ اور اسی میں ان کا انتقال ہوا۔ اور اسی میں قیامت قائم ہوگی۔ اور کوئی جانور ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن صبح کے وقت آفتاب نکلنے تک قیامت کے ڈر سے چیختا نہ ہو۔ سوا آدمی اور جن کے۔ اور اس میں ایک ایسا وقت ہے کہ مسلمان بندہ نماز پڑھنے میں اسے پالے تو اللہ تعالے سے جس شئے کا سوال کرے وہ اسے دے گا۔

کعب نے کہا سال میں ایسا ایک دن ہے۔ میں نے کہا بلکہ ہر جمعہ میں ہے کعب نے توریت پڑھ کر کہا کہ محبوب رب العالمین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالے علیہ و بارک وسلم نے سچ فرمایا۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالے عنہ سے ملا اور کعب احبار کی مجلس اور جمعہ کے بارہ میں جو حدیث بیان کی تھی اس کا ذکر کیا۔ اور یہ کہ کعب نے کہا تھا یہ ہر سال میں ایک دن ہے۔ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا۔ کعب نے غلط کہا ہے۔ میں نے کہا۔ پھر کعب نے توریت پڑھ کر کہا بلکہ وہ ساعت ہر جمعہ میں ہے۔ حضرت عبد اللہ بن سلام نے کہا کعب نے سچ کہا۔ پھر سیدنا حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ تمہیں معلوم ہے یہ کون سی ساعت ہے؟

میں نے کہا مجھے بتاؤ اور بخل نہ کرو۔ کہا جمعہ کے دن کی پچھلی ساعت ہے۔ میں نے کہا پچھلی ساعت کیسے ہوسکتی ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ و بارک وسلم نے تو فرمایا ہے کہ مسلمان بندہ نماز پڑھنے میں اسے پائے اور وہ نماز کا وقت

نہیں۔ سیدنا حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ جو کسی مجلس میں انتظار نماز میں بیٹھے وہ نماز میں ہے۔ میں نے کہا ہاں فرمایا تو ہے۔ کہا تو وہ یہی ہے یعنی نماز پڑھنے سے نماز کا انتظار مراد ہے۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۱۱۹)

۷ : امام احمد اور ترمذی سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی ہیں کہ سید العالمین رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم فرماتے ہیں کہ جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعرات کی رات مرے گا اللہ تعالیٰ اسے فتنۂ قبر سے بچالے گا۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۱)

۸ : ترمذی شریف میں سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًاط	آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو پسند فرمایا۔

ان کی خدمت میں ایک یہودی حاضر تھا۔ اس نے کہا یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بناتے۔ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت دو عیدوں کے درمیان اتری جمعہ اور عرفہ کے دن یعنی ہمیں اس دن کو عید بنانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اللہ عزوجل نے جس دن یہ آیت اتاری اس دن دوہری عید تھی کہ جمعہ وعرفہ یہ دونوں دن مسلمانوں کے لئے عید کے ہیں۔ اور اس دن یہ دونوں جمع تھے کہ جمعہ کا دن تھا اور نویں ذی الحجہ۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۱)

www.waseemziyai.com

۹ : جمعہ کا دن یوم غفران ہے ۔حدیث شریف میں ہے۔

لَا یَتْرُكُ اللّٰهُ اَحَدًا یَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا غُفِرَ ۔ (جامع الصغیر جلد ۶ ص ۳۴۴)	اللہ غفور جمعہ کے روز کسی (مسلمان) کو نہیں چھوڑتا مگر اس کی بخشش کیجاتی ہے۔

۱۰ : جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور سب سے افضل ہے۔ حدیث مبارک میں ہے۔

اَفْضَلُ الْاَیَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمُ الْجُمُعَةِ ۔ (جامع صغیر جلد دوم ص ۲۸)	اللہ کریم کے نزدیک تمام دنوں سے افضل جمعہ کا دن ہے۔

جمعۃ المبارک کے روز نیک کام

چونکہ جمعہ کا روز تمام دنوں کا سردار ہے اور اس میں رحمتِ الٰہی کی بارش ہوتی ہے۔ دوزخ کی آگ کو ٹھنڈا کیا جاتا ہے اس میں مندرجہ ذیل کام باعث اجر و برکت ہیں۔

۱ : جمعہ کے دن اور اس کی رات کو بکثرت درود شریف پڑھنا چاہیئے۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم بہت خوش ہوتے ہیں۔ سیدنا حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ یَشْهَدُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَاِنَّ اَحَدًا لَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ اِلَّا	فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم نے جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کرو کہ یہ دن مشہور ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور مجھ پر جو درود پڑھے گا پیش کیا جائے گا

www.waseemziyai.com

عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْھَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ فَنَبِیُّ اللہِ حَیٌّ یُرْزَقُ ۔

روا ہ ابن ماجہ (مشکوۃ ص۱۲۱)

ابو درداء رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی اور موت کے بعد۔ فرمایا بے شک اللہ تعالےٰ نے زمین پر انبیاء کرام کے جسم کھانا حرام کر دیا ہے۔ اللہ کا نبی زندہ ہے روزی دیا جاتا ہے۔

۲: جمعہ کے دن یا رات کو سورۂ کہف کی تلاوت افضل ہے اور زیادہ بزرگی رات میں پڑھنے کی ہے۔ نسائی و بیہقی بسند صحیح ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ فرماتے ہیں کہ جو شخص سورۂ کہف جمعہ کے دن پڑھے اس کے لئے دونوں جمعوں کے درمیان نور روشن ہوگا۔ اور دارمی کی روایت میں ہے کہ جو شب جمعہ میں سورۂ کہف پڑھے اس کے لئے وہاں سے کعبہ معظمہ تک نور روشن ہوگا۔

ابوبکر ابن مردویہ کی روایت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے کہ فرماتے ہیں۔ جو جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے اس کے قدم سے آسمان تک نور بلند ہوگا جو قیامت کو اس کے لئے روشن ہوگا۔ اور دو جمعوں کے درمیان جو گناہ ہوئے بخش دیئے جائیں گے اور حٰمٓ الدخان پڑھنے کی بھی فضیلت آئی ہے۔

طبرانی نے ابو امامہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن یا رات میں حٰمٓ الدخان پڑھے اس

www.waseemziyai.com

کے لئے اللہ تعالےٰ جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ اور سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جو کسی رات میں حٰمٓ الدخان پڑھے اس کے لئے ستر ہزار فرشتے استغفار کریں گے۔ جمعہ کے دن یا رات میں جو سورت یٰسین پڑھے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (بہار شریعت حصہ چہارم ص ۱۰۴)

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن ستر مرتبہ یہ دعا پڑھے تو دو جمعہ نہ گزریں گے کہ اللہ تبارک وتعالےٰ اس کو غنی کر دے گا۔ دعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ وَبِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ ۔ (نزہۃ المجالس جلد اول ص ۱۰۸)

۳ : جمعہ کے روز روحیں جمع ہوتی ہیں لہذا اس دن میں قبروں کی زیارت کرنی چاہیئے اور اس روز جہنم نہیں بھڑکایا جاتا۔ (درمختار)

۴ : جمعہ کے روز غرباء کو کھانا کھلانا باعث اجر وثواب ہے۔ بعض بزرگ فرماتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے روز کسی غریب مسکین کو کھانا کھلائے پھر سویرے جامع مسجد کو جائے۔ اور جب امام سلام پھیرے تو یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَلْحَیُّ
اَلْقَیُّوْمُ اَسْئَلُكَ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَ تَرْحَمَنِیْ
وَ اَنْ تُعَافِیَنِیْ مِنَ النَّارِ ۔

پھر اپنی حاجت کے لئے دعا مانگے اس کی دعا قبول ہوگی۔

(نزہۃ المجالس جلد اول ص ۱۰۸)

۵ : جمعہ کے دن بیمار پرسی کرنا۔ جنازہ پڑھنا۔ صدقہ کرنا بہت ثواب ہے۔

www.waseemziyai.com

حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ اَصْبَحَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ صَائِمًا وَ عَادَ مَرِیْضًا وَ شَہِدَ جَنَازَۃً وَتَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَقَدْ اَوْجَبَ۔ (جامع صغیر ج ۲ ص ۶۸)

جو جمعہ کے روز روزہ رکھے اور بیمار کی بیمار پرسی کرے۔ اور جنازہ میں حاضر ہو اور خیرات کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

۶ : جمعہ مبارک کے روز ناخن ترشوانا بیماری سے شفا ہے۔ اور فقر و فاقہ ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص جمعہ کے روز ناخن تراشے تو اللہ تعالے اس کی بیماری کو دور کرتا ہے اور صحت مرحمت فرماتا ہے۔

علامہ اصمعی رحمۃ اللہ تعالے علیہ فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کے روز ہارون رشید کے پاس حاضر ہوا تو وہ ناخن تراش رہے تھے اور فرماتے تھے کہ جمعہ کے دن ناخن تراشنا سنت ہے اور اس سے افلاس و غربت دور ہوتی ہے۔ میں نے کہا امیر المومنین! کیا تم بھی غربت سے ڈرتے ہو؟ تو کہا کہ مجھ سے غربت سے ڈرتے والا زیادہ کوئی نہیں۔ (عجائب المخلوقات ص ۳۴)

خود محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالے علیہ و بارک وسلم جمعہ کے روز ناخن وغیرہ ترشواتے تھے اور امت کو اس کا حکم دیا ہے۔

كَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّمُ اَظْفَارَهُ وَيَقُصُّ شَارِبَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ اَنْ يَّرُوْحَ اِلَى الصَّلٰوةِ۔ (جامع صغیر ج ۵ ص ۲۳۸)

سرورِ کائنات صلی اللہ تعالے علیہ و بارک وسلم جمعہ کے دن ناخن تراشتے اور مونچھیں کاٹتے نماز سے جانے سے پہلے۔

www.waseemziyai.com

اور فرمایا۔

مَنْ قَلَّمَ اَظْفَارَهٗ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حُفِظَ مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ۔

جو شخص یوم جمعہ ناخن ترشوائے تو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک محفوظ رہیگا

(نزہتہ المجالس جلد اول ص ۱۱۲)

۷: جمعہ کے دن غسل کرنا۔ خوشبو لگانا۔ اور مسواک کرنا باعثِ ثواب اور سنت ہے۔ سیدنا حضرت سلمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ امام الانبیاء والمرسلین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا

لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَّ يَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ اَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى۔

جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور جس کو طہارت کی استطاعت ہو کرے اور تیل لگائے اور گھر میں جو خوشبو ہو ملے پھر نماز کو نکلے اور دو شخصوں میں جدائی نہ کرے یعنی دو شخص بیٹھے ہوئے ہوں تو انہیں ہٹا کر بیچ میں نہ بیٹھے، اور جو نماز اس کے لئے لکھی گئی ہے، پڑھے اور امام جب خطبہ پڑھے تو چپ رہے اس کے لئے ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں مغفرت کی جاتی ہے۔

(رواہ البخاری مشکوٰۃ ص ۱۲۲)

www.waseemziyai.com

۲ ؛ عن ابی سعید و ابی ھریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَلَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِیَابِہٖ وَمَسَّ مِنْ طِیْبٍ اِنْ کَانَ عِنْدَہٗ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَۃَ فَلَمْ یَتَخَطَّ اَعْنَاقَ النَّاسِ ثُمَّ صَلّٰی مَاکَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ ثُمَّ اَنْصَتَ اِذَا خَرَجَ اِمَامُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِہٖ کَانَتْ کَفَّارَۃً لِمَا بَیْنَھَا وَبَیْنَ جُمُعَتِہِ الَّتِیْ قَبْلَھَا۔ رواہ ابو داؤد۔ (مشکوۃ ص۱۲۲)

حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہما سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے روز غسل کرے اور اچھے کپڑے پہنے اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو ملے پھر نماز جمعہ کو آئے اور لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے۔ پھر نماز پڑھے جو اللہ تعالےٰ نے اس کے لئے لکھی ہے پھر چپ رہے جب امام نکلے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو تو یہ ان گناہوں کا کفارہ ہو جائے گی تو اس جمعہ اور اس سے پہلے جمعہ میں ہوں۔

۳ ؛ عن عبید بن السباق مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جُمُعَۃٍ مِنَ الْجُمَعِ یَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ اِنَّ ھٰذَا یَوْمٌ جَعَلَہُ اللّٰہُ عِیْدًا فَاغْتَسِلُوْا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم نے جمعوں سے ایک جمعہ میں کہ اے مسلمانوں کے گروہ بے شک اس دن (جمعہ) کو اللہ تعالےٰ نے عید بنایا ہے۔ پس نہاؤ اور جس کے پاس خوشبو ہو تو اسے مل لینا مضر نہیں یعنی

www.waseemziyai.com

وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طِيبٌ فَلَا يَضُرُّهٗ اَنْ يَّمَسَّ مِنْهُ وَ عَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ۔

رواہ مالک (مشکوٰۃ ص ۱۲۳)

خوشبو استعمال کرے اور مسواک لازم پکڑے

۴ : عن اوس بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا من الامام وَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ اَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا۔

رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ

(مشکوٰۃ ص ۱۲۲)

فرمایا رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے جو نہلائے اور نہائے جمعہ کے دن اور اول وقت آئے اور شروع خطبہ میں شریک ہو اور چل کر آئے سواری پر نہ آئے اور امام کے قریب ہو اور کان لگا کر خطبہ سنے اور لغو کام نہ کرے تو اس کے لئے ہر قدم کے بدلے سال بھر کا عمل ہے ایک سال کے روزے اور راتوں کے قیام کا اس کے لئے اجر ہے۔

فائدہ

اس حدیث پاک میں آیا ہے کہ "نہلائے"۔ اس کے دو مطلب ہیں۔ ایک یہ کہ دوسرے مسلمان کو نہلانے کا سامان تیل صابن پانی مہیا کرے تاکہ وہ نہا سکے۔ اور دوسرا یہ کہ اپنی عورت سے جماع کرے۔ اہل علم حضرات کے نزدیک اس روز عورت سے ہمبستر ہونا مستحب ہے

www.waseemziyai.com

رات کو ہمبستری کرے تاکہ صبح کے وقت عورت اور مرد نہالیں۔ مگر یہ نہانا جنابت دور کرنے کے لئے ہے جمعہ کے لئے دوسرا غسل کرنا پڑے گا۔ ایسا ہی حدیث شریف میں آیا ہے۔

۸ : جب کوئی نیا کپڑا پہنے تو جمعہ کے روز پہنے اور پرانا کپڑا کسی غریب کو دے دے۔ محبوب رب العالمین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰے علیہ وبارک وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَ اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ ثُمَّ عَمَدَ اِلَى الثَّوْبِ الَّذِيْ اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ كَانَ فِيْ كَنَفِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ فِيْ حِفْظِ اللّٰهِ وَفِيْ سِتْرِ اللّٰهِ حَيًّا وَّ مَيِّتًا ۔ رواہ الترمذی

(مشکوٰۃ ص ۳۷۷)

جو شخص نیا لباس پہنے پس کہے اللہ کی تعریف ہے جس نے مجھے وہ لباس پہنایا ہے جس سے میں اپنی عورت کو ڈھانکتا ہوں اور زندگی میں اس سے خوب صورتی حاصل کرتا ہوں۔ پھر پرانے کپڑے کی طرف قصد کرے اور اس کو صدقہ کر دے تو وہ اللہ کی حرز اور حفاظت اور ستر میں ہوگا زندگی میں بھی اور موت میں بھی۔

۹ : جمعہ مبارک کے دن بہترین لباس اپنی بساط کے مطابق پہن کر جامع مسجد جائے۔ کیونکہ جمعہ بھی عیدوں میں سے ایک عید کا دن ہے۔ خاتم الانبیاء احمد مجتبٰی محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وبارک وسلم خود اچھا لباس زیب تن فرمایا کرتے تھے اور اپنے غلاموں کو اچھا لباس پہننے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ سیدہ حضرت

www.waseemziyai.com

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ شہنشاہِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کے واسطے دو کپڑے (خاص) تھے۔ جن کو جمعہ کے روز زیب تن فرمایا کرتے تھے اور جب واپس تشریف لاتے تو ہم ان کو لپیٹ کر رکھ دیتے تھے۔ (فیض القدیر شرح جامع صغیر للمنادی جلد پنجم ص ۴۶)

اور سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کے لئے ایک خاص قسم کی چادر تھی جس کو آپ دونوں عیدوں اور جمعہ مبارک کے دن پہنا کرتے تھے۔

(جامع صغیر جلد ۵ ص ۴۶)

سیدنا حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے۔

قَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَا عَلیٰ اَحَدِکُمْ اِنْ وَجَدَ اَنْ یَتَّخِذَ ثَوْبَیْنِ لِیَوْمِ الْجُمُعَۃِ سِوٰی ثَوْبَیْ مِھْنَتِہٖ رواہ ابن ماجہ (مشکوۃ ص ۱۲۲)	فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے تمہارے کسی ایک پر کوئی خوف نہیں کہ اگر میسر ہوں تو ۲ کپڑے جمعہ کے دن کے لئے بنائے سوائے دو کپڑے خدمت کے یعنی گھر میں کاروبار کے لئے جو کپڑے پہنے جاتے ہیں ان کے علاوہ اچھے کپڑے جمعہ کے روز پہنے۔

اور کپڑے صاف ستھرے ہوں اور سفید رنگ کے ہوں۔ کیونکہ ان میں نظافت اور پاکیزگی زیادہ ہوتی ہے۔ محبوبِ رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے بھی سفید لباس پہننے کا حکم دیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

اِلْبَسُوا الثِّيَابَ الْبِيْضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَ اَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ ۔ رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ (مشکوٰۃ ص ۳۷۴)

سفید لباس پہنو بے شک وہ پاکیزہ زیادہ اور زیادہ پسندیدہ ہے اور ان میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

اور ہر روز بالعموم اور جمعہ مبارک کو بالخصوص دستار باندھنی چاہیئے ۔ یہ فرشتوں کی علامت ہے۔ یوم بدر فرشتوں نے اپنے سروں پر دستار باندھی ہوئی تھی ۔رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا۔

عَلَيْكُمْ بِالْعَمَائِمِ فَاِنَّهَا سِيْمَاءُ الْمَلَائِكَةِ وَاَرْخُوْهَا خَلْفَ ظُهُوْرِكُمْ ۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۳۷۷)

دستاروں کو لازم پکڑو بے شک یہ فرشتوں کی علامت ہے اور ان کی طرفوں کو پشت کی جانب چھوڑو۔

اور فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَصْحَابِ الْعَمَائِمِ ۔ (احیاء العلوم جلد اول ص ۱۸۷)

بے شک اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے اصحاب دستار پر درود بھیجتے ہیں۔

اور علمائے دین فرماتے ہیں کہ دستار کے ساتھ ایک نماز پڑھنی پچیس نمازوں سے جو بغیر دستار کے ہوں افضل ہے ۔ اور ایک جمعہ دستار کے ساتھ پڑھنا ستر جمعوں سے افضل ہے جو بغیر عمامہ کے ہوں۔

(نزہتہ المجالس جلد اول ص ۱۴۲)

www.waseemziyai.com

۱۰ : جمعہ کی پہلی اذان سنتے ہی جمعہ پڑھنے کے لئے جامع مسجد میں پہنچ جانا چاہیئے۔ اس میں اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا اونٹ کی قربانی کا ثواب ہوتا ہے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ۔

اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِیْ يُهْدِیْ بَدَنَةً ثُمَّ كَالَّذِیْ يُهْدِیْ بَقَرَةً ثُمَّ كَبْشًا ثُمَّ دَجَاجَةً ثُمَّ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ ۔

(مشکوٰۃ ص ۱۲۲)

جب جمعہ کا دن ہوتا ہے فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوتے ہیں اور حاضر ہونے والے کو لکھتے ہیں ۔ سب سے پہلا پھر اس کے بعد والا سب سے اول آنے والا ایسا ہوتا ہے کہ اونٹ کی قربانی کی ہو۔ پھر اس کے بعد ایسا ہے کہ گائے کی قربانی کی ہو۔ پھر دنبہ پھر مرغی پھر انڈے کی قربانی کا ثواب ہے۔ پھر امام خطبہ کو نکلا تو فرشتے اپنے دفتر لپیٹ لیتے ہیں اور ذکر (خطبہ) سنتے ہیں ۔

۱۱ : جمعہ کے روز ہر مسلمان آزاد تندرست، عاقل، بالغ، شہری پر نمازِ جمعہ ادا کرنی فرض ہے ۔ اس کے تارک پر شدید وعید ہے۔ کہیں فرمایا گیا ہے کہ تارک کے دل پر مہر کر دی جائے گی ۔ اور کہیں فرمایا کہ وہ منافق ہے ۔ البتہ عورت اور مسافر اور بچے اور غلام اور بیمار پر یہ نماز فرض نہ ہوگی ۔

(عامہ کتب)

www.waseemziyai.com

۱۲ : جمعہ کے روز نکاح کرنا باعثِ برکت ہے اور سنتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے۔ سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ سردارِ دوجہاں سید کون ومکاں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم سے جمعہ کے دن کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ دن خطبہ پڑھنے اور نکاح کرنے کا ہے کیوں کہ اکثر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اسی دن میں نکاح کیا۔ (غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۳)

علمائے دین ارشاد فرماتے ہیں کہ سات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیائے کرام علیہم الرضوان نے جمعہ کے روز نکاح کئے۔

۱ : سیدنا حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور حوّا نے۔

۲ : سیدنا حضرت یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور زلیخا نے۔

۳ : سیدنا حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور صفورا نے۔

۴ : سیدنا حضرت سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور بلقیس نے۔

۵ : احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے۔

۶ : حضرت سید العالمین ومحبوب رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے۔

۷ : سیدنا حضرت شیرِ خدا علی مرتضیٰ اور حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔ (کتاب السبعیات ص ۱۱)

www.waseemziyai.com

سیّدنا حضرت آدم علیہ السّلام اور حوّاؑ کے نکاح کی تفصیل

سیّدنا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام جمعہ کے روز جنت میں داخل ہوئے۔ اور جمعہ کو ہی آپ کا نکاح حضرت حوا رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے ہوا۔ جس کا قصہ یہ ہے۔

سیدنا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جنت میں ہر قسم کی نعمتیں حاصل تھیں۔ مگر اپنا ہم جنس نہیں تھا۔ جس کی وجہ سے آپ پریشان حال رہتے تھے۔ ایک دفعہ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کو اونگھ آئی۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم دیا۔ کہ آدم کی بائیں پسلی ایسے طریقے سے الگ کر دو کہ انہیں کسی قسم کا کوئی درد لاحق نہ ہو۔

حسب ارشادِ ربانی حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی ان کے جسم سے الگ کر دی۔ اللہ تعالےٰ نے اس پسلی سے حضرت حوّاؑ کو پیدا فرمایا۔ اور اسے ہر قسم کا حسن وجمال و ملاحت عطا فرمائی۔ پھر حضرت حوا رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو ستر جوڑے جنتی پہنا کر سونے کی کرسی پر بٹھایا۔ جب حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیدار ہو کر حضرت حوّا رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو دیکھا تو پوچھا کہ تو کون ہے؟ اور کس کے لئے ہے؟

حضرت حوا رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے کہا کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے تیرے لئے پیدا کیا ہے۔ آپ نے فرمایا میرے پاس آؤ۔ حوا نے کہا بلکہ تم تشریف لاؤ۔ آپ اٹھے اور حوا کی طرف چلے۔ علماء فرماتے ہیں کہ اس وقت سے یہ عادت جاری ہے کہ مرد عورت کے پاس جاتا ہے۔ جب آپ حوا کے قریب پہنچے اور

www.waseemziyai.com

اس کی طرف اپنا دستِ اقدس دراز کیا تو آواز آئی۔ اے آدم ٹھہرو۔ تمہارے لئے حوا۔ اتنے وقت تک حلال نہیں جب تک نکاح نہ ہو اور مہر ادا نہ ہو۔ پھر اللہ سبحانہٗ وتعالےٰ نے اہل جنت کو حکم دیا کہ جنت کو خوب سجاؤ۔ پھر آسمانوں کے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ سب درختِ طوبےٰ کے پاس جمع ہوں۔ پھر اللہ تبارک و تعالےٰ نے اپنی ذات کی ثنا بیان کی۔

فرمایا حمد میری ثنا ہے۔ عظمت میری تہ بند ہے کبریائی میری چادر ہے۔ تمام مخلوق میرے غلام اور لونڈیاں ہیں۔ میں اپنے فرشتوں کو گواہ بناتا ہوں۔ اور میں نے حوار کا نکاح آدم سے کیا اوپر مہر کے۔ فرشتوں اور غلمان نے موتی اور یاقوت نچھاور کئے اور حوار کو آدم کے سپرد کر دیا۔ تو حضرت حوار رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے اپنے مہر کا مطالبہ کیا۔ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی الٰہی! کون سی چیز مہر میں دوں۔ سونا یا چاندی یا جواہرات۔ ارشادِ خداوندی ہوا نہیں۔

پھر عرض کیا روزے رکھوں، نماز پڑھوں، تیری تسبیح پڑھوں۔ فرمایا نہیں حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی پھر مہر کیا ادا کروں۔ فرمایا دس مرتبہ میرے حبیب لبیب سید المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم پہ درود پڑھو یہی اس کا مہر ہے۔ الحمد للہ رب العالمین۔

(کتاب السبعیات ص ۱۱۱، ۱۱۲)

لطیفہ

اللہ تبارک وتعالےٰ نے سیدنا حضرت آدم صفی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرمایا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم پہ درود پڑھو تاکہ میں تمہارے لئے حوار کو حلال کر دوں۔ اور امت محمدیہ

www.waseemziyai.com

کو حکم دیا یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ یعنی تم میرے محبوب پر درود پڑھو تاکہ میں تم پر دوزخ حرام کر دوں اور ان پر سلام بھیجو تاکہ میں تمہارے لیئے جنت کو حلال کر دوں۔ کیا عجیب شان و عظمت ہے حبیب خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی۔

(کتاب السبعیات ص ۱۱۲)

سیّدنا حضرت یوسف علیہ السّلام کا نکاح زلیخا کیساتھ

جب حضرت زلیخا فقیرہ اور بوڑھی اور اندھی ہو گئی۔ مگر سیدنا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشق و محبت ہر روز جوان ہوتا گیا۔ کہتے ہیں کہ زلیخا بتوں کی عبادت کرتی تھی اور ان سے مدد حاصل کرنے کی کوشش کرتی تھی۔ جب اس کی حاجت پوری نہ ہوئی تو تنگ آکر بت کو اٹھایا اور زمین پر پٹخ دیا۔ اور بتوں سے بیزار ہو کر حیّ و قیّوم خدا پر ایمان لائی۔ جمعہ کی رات کو بارگاہِ الٰہی میں بڑی کثرت سے مناجات کی اور کہا مولا!

اب نہ میرا جمال رہا نہ مال میں بوڑھی اور اندھی اور فقیرہ ہو گئی ہوں تو نے مجھے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت و عشق میں مبتلا کر دیا ہے اب یا تو ان کا وصال نصیب فرما یا مجھ سے ان کی محبت دور فرما دے۔

فرشتوں نے حضرت زلیخا کی مناجات سنی اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کی مولا! زلیخا تیری بارگاہ میں حاضر ہو کر ایمان و اخلاص سے تجھے پکار رہی ہے۔ اللہ کریم نے ارشاد فرمایا۔ اے فرشتو! اب زلیخا کی نجات کا وقت پہنچ چکا ہے۔

کہتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سیر و تفریح کے وقت زلیخا کی

www.waseemziyai.com

جھونپڑی پر سے گزرا کرتے تھے۔ جب ایک دفعہ وہاں سے گزرے تو زلیخا باہر آئی اور آپ کے قریب آکر کہا۔ کیا عجیب شان ہے اللہ سبحانہ وتعالےٰ کی اس نے غلاموں کو بادشاہ بنا دیا۔

یہ سن کر سیدنا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ٹھہر گئے اور پوچھا تو کون ہے زلیخا نے کہا میں وہ ہوں جس نے تجھے جواہرات اور موتیوں اور سونے چاندی اور مشک وکافور سے خریدا تھا۔ میں وہ ہوں جب سے تیرے عشق میں مبتلا ہوئی ہوں پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔ اور جب سے تجھے دیکھا ہے کبھی نیند نہیں آئی۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا شاید تو زلیخا ہے۔ زلیخا نے کہا میں وہی زلیخا ہوں۔ آپ نے پوچھا تیرا مال اور حسن وجمال کہاں گیا۔ زلیخا نے کہا تیرے عشق نے ہر چیز کو برباد کر دیا ہے۔ آپ نے پوچھا اب عشق کی کیفیت کیسی ہے؟ کہنے لگی ہر ساعت بہ ساعت بڑھتا جا رہا ہے۔ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا زلیخا! کیا چاہتی ہے؟ کہنے لگی تین چیزیں جمال، مال اور وصال۔ سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام نے چلنے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالےٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی۔

اے یوسف! تو نے زلیخا کے سوال کا جواب نہیں دیا۔ اچھا یقین رکھو کہ اللہ تعالےٰ نے زلیخا کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا ہے۔ اور خود ذاتِ خداوندی نے خطبہ دیا ہے۔ اور اس نکاح کے ملائکہ گواہ ہیں اور جنت کے حوروں نے جواہرات نچھاور کئے ہیں۔

سیدنا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا اے جبرئیل! نہ تو زلیخا کے

www.waseemziyai.com

جھونپڑی پر سے گزرا کرتے تھے۔ جب ایک دفعہ وہاں سے گزرے تو زلیخا باہر آئی اور آپ کے قریب آکر کہا۔ کیا عجیب شان ہے اللہ سبحانہ' وتعالٰی کی اس نے غلاموں کو بادشاہ بنا دیا۔

یہ سن کر سیدنا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ٹھہر گئے اور پوچھا تو کون ہے؟ زلیخا نے کہا میں وہ ہوں جس نے تجھے جواہرات اور موتیوں اور سونے چاندی اور مشک و کافور سے خریدا تھا۔ میں وہ ہوں جب سے تیرے عشق میں مبتلا ہوئی ہوں پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔ اور جب سے تجھے دیکھا ہے کبھی نیند نہیں آئی۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا شاید تو زلیخا ہے۔ زلیخا نے کہا میں وہی زلیخا ہوں۔ آپ نے پوچھا تیرا مال اور حسن وجمال کہاں گیا۔ زلیخا نے کہا تیرے عشق نے ہر چیز کو برباد کر دیا ہے۔ آپ نے پوچھا اب عشق کی کیفیت کیسی ہے؟ کہنے لگی ہر ساعت بہ ساعت بڑھتا جا رہا ہے۔ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا زلیخا! کیا چاہتی ہے؟ کہنے لگی تین چیزیں جمال، مال اور وصال۔ سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام نے چلنے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالٰی نے حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی۔

اے یوسف! تو نے زلیخا کے سوال کا جواب نہیں دیا۔ اچھا یقین رکھو کہ اللہ تعالٰی نے زلیخا کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا ہے۔ اور خود ذاتِ خداوندی نے خطبہ دیا ہے۔ اور اس نکاح کے ملائکہ گواہ ہیں اور جنت کے حوروں نے جواہرات نچھاور کئے ہیں۔

سیدنا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا اے جبرئیل! نہ تو زلیخا کے

www.waseemziyai.com

لئے مال، نہ جمال اور نہ ہی شباب ہے۔

حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ اگرچہ زلیخا کے لئے مال و جمال نہیں مگر میرے پاس قوت وجلال و نوال ہے۔ تو کیا تھا اللہ کریم نے زلیخا کو شباب و جمال پہلے سے زیادہ مرحمت فرمایا۔ اور ایسی معلوم ہونے لگی کہ گویا چودہ سال کی لڑکی ہے۔ پھر باری تعالےٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے دل میں زلیخا کی محبت و مودت اور عشق پیدا فرمادیا۔ اور معاملہ برعکس ہوگیا۔ کہ معشوق عاشق بن گیا اور عاشق معشوق بن گیا۔ سیدنا حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام اپنی منزل میں تشریف لائے اور زلیخا کے ساتھ خلوت کا ارادہ فرمایا تو دیکھا کہ زلیخا نماز میں مصروف ہے۔ آپ نے کافی انتظار فرمایا۔ مگر زلیخا کی نماز ختم نہیں ہوئی۔ جب صبر و انتظار کی انتہا ہوگئی تو آپ نے فرمایا۔

زلیخا! تو وہی ہے جس نے میری قمیص پھاڑی تھی جب کہ میں تجھ سے بھاگ رہا تھا۔ زلیخا نے سلام پھیر کر جواب دیا کہ میں وہی ہوں زلیخا مگر میرا دل وہ نہیں ہے جو پہلے تھا۔

زلیخا دوبارہ نماز میں شروع ہونے لگی تو حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے اس کی قمیص پکڑ کر اپنی طرف کھینچا جس سے زلیخا کی قمیص پھٹ گئی تب جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا یوسف! قمیص کا بدلہ قمیص سے ہوگیا۔ یعنی پہلے کسی وقت زلیخا نے تمہاری قمیص پھاڑی تھی اب تم نے اس کی قمیص پھاڑ دی۔ اب عتاب کو دور کردو۔

(کتاب السبعیات فی مواعظ البریات ص ۱۴۷)

سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نکاح صفوراؑ سے

سیدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صفورا سے نکاح جمعہ کو ہوا تھا جس کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

قَالَتْ اِحْدٰهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ۔

(پ ۲۰ ۔ سورت قصص)

ان میں کی ایک بولی اے میرے باپ ان کو نوکر رکھ لو بے شک بہتر نوکر وہ جو طاقت ور امانت دار ہو۔

اس نکاح کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ جب سیدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام مدین میں پہنچے اور سیدنا حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بکریوں کو پانی پلایا۔ پھر ایک درخت کے سایہ میں آرام فرمایا تو اپنے آپ میں بھوک اور تھکاوٹ اور غربت محسوس کی۔ کہنے لگے میں مریض ہوں، میں ضعیف ہوں، میں فقیر ہوں۔ آواز آئی موسیٰ! مریض وہ ہے جس کے لئے میری مثل طبیب نہ ہو۔ اور ضعیف وہ ہے جس کے واسطے میری طرح رقیب نہ ہو۔ اور فقیر وہ ہے جس کے لئے میری مثل نصیب نہ ہو۔ اور غریب وہ ہے جس کے لئے میری مثل حبیب نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ اسی واقعہ کو اپنے قرآن مجید میں بیان فرماتا ہے۔

فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ۔

(پ ۲۰ ۔ سورت قصص)

تو موسےٰ نے ان دونوں کے جانوروں کو پانی پلایا پھر سایہ کی طرف پھرا۔ عرض کی اے میرے رب میں اس کھانے کا جو تو نے میرے لئے اتارے محتاج ہوں۔

www.waseemziyai.com

ادھر جب وہ دونوں صاحب زادیاں اس روز بہت جلد اپنے مکان میں واپس ہوگئیں تو ان کے والد ماجد سیدنا حضرت شعیب علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ آج اس قدر جلد واپس آجانے کا کیا سبب ہوا۔ عرض کیا کہ ہم نے ایک نیک مرد پایا۔ اس نے ہم پر رحم کیا اور ہمارے جانوروں کو سیراب کر دیا۔ اس پر ان کے والد نے ایک صاحب زادی جس کا نام صفورا تھا سے فرمایا کہ جاؤ اور اس مردِ صالح کو میرے پاس بلا لاؤ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰهُمَا تَمْشِیْ عَلَی اسْتِحْيَآءٍ ز قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ط

تو ان دونوں میں سے ایک اس کے پاس آئی شرم سے چلتی ہوئی۔ بولی میرا باپ تمہیں بلاتا ہے کہ تمہیں مزدوری دے اس کی جو تم نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا ہے۔

سیدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اجرت لینے پر تو راضی نہ ہوئے لیکن حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت اور ان کی ملاقات کے قصد سے چلے اور ان صاحب زادی سے فرمایا کہ آپ میرے پیچھے رہ کر راستہ بتاتی جائیے یہ آپ نے پردے کے اہتمام کے لئے فرمایا۔ اور اس طرح تشریف لائے۔ جب حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سیدنا حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس پہنچے تو کھانا حاضر تھا۔

سیدنا حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا بیٹھئے کھانا کھائیے۔ سیدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منظور نہ کیا اور اعوذ باللہ پڑھا۔ سیدنا حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا کیا سبب کھانے میں کیوں عذر ہے۔ کیا آپ کو بھوک

نہیں ہے؟

فرمایا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ یہ کھانا میرے اس عمل کا عوض نہ ہو جائے جو میں نے آپ کے جانوروں کو پانی پلا کر انجام دیا ہے۔ کیونکہ ہم وہ لوگ ہیں کہ عمل خیر پر عوض لینا قبول نہیں کرتے۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا۔ اے جوان ایسا نہیں ہے۔ یہ کھانا آپ کے عمل کا عوض نہیں بلکہ میری اور آباء و اجداد کی عادت ہے کہ ہم مہمانوں کو کھانا کھلایا کرتے ہیں۔

تو آپ بیٹھے اور کھانا تناول فرمایا۔ اور تمام واقعات و احوال جو فرعون کے ساتھ گزرے تھے۔ اپنی ولادت شریف سے لے کر قبطی کے قتل اور فرعونیوں کے آپ کے درپے جان ہونے تک سب سیدنا حضرت شعیب علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام سے بیان کر دیئے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

فَلَمَّا جَآءَهٗ وَ قَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۔	جب موسیٰ اس کے پاس آئے اور اسے باتیں کہہ سنائیں اس نے کہا ڈریئے نہیں آپ بچ گئے ظالموں سے۔

کیوں کہ یہاں مدین میں فرعون کی حکومت و سلطنت نہیں ہے۔ پھر حضرت صفوراؔ نے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلانے کے واسطے بھیجی گئی تھی۔ عرض کی اباجان ان کو نوکر رکھ لیجئے تاکہ یہ ہماری بکریاں چرایا کریں اور یہ کام ہمیں نہ کرنا پڑے۔ اور یہ شخص طاقت ور اور امانت دار ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ	ان میں کی ایک بولی اے میرے باپ ان کو نوکر رکھ لو بے شک بہتر نوکر [illegible]

www.waseemziyai.com

اَلْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ ۔	طاقت ور امانت دار ہو۔

سیدنا حضرت شعیب علیہ الصلوۃ والسلام نے صاحب زادی سے دریافت فرمایا کہ تمہیں ان کی قوت و امانت کا کیا علم ؟

انہوں نے عرض کیا کہ قوت تو اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے تنہا کنوئیں پر سے وہ پتھر اٹھا لیا جس کو دس سے کم آدمی نہیں اٹھا سکتے۔ اور امانت اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے ہمیں دیکھ کر سر جھکا لیا اور نظر نہ اٹھائی۔ اور ہم سے کہا کہ تم پیچھے چلو ایسا نہ ہو کہ ہوا سے تمہارا کپڑا اڑے اور بدن کا کوئی حصہ نمودار ہو۔ یہ سن کر سیدنا حضرت شعیب علیہ الصلوۃ والسلام نے سیدنا حضرت موسےٰ علیہ السلام سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم سے اپنی ایک صاحب زادی کا نکاح کر دوں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

قَالَ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُنْکِحَكَ اِحْدَی ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ ۔	کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک تمہیں بیاہ دوں۔

حضرت موسےٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ مجھے مہر کی طاقت نہیں ہے۔ تو سیدنا حضرت شعیب علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے کہا۔ عَلٰٓی اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ ۔ یعنی مہر یہ ہے کہ آٹھ سال میری ملازمت کرو۔

سیدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے منظور کر لیا۔ سیدنا حضرت شعیب علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے گاؤں والوں کو بلایا اور اپنی لڑکی کا نکاح حضرت موسےٰ علیہ السلام سے کر کے اس کو ان کے سپرد کر دیا۔ یہ واقعہ بروز جمعہ پیش آیا۔

(کتاب السبعیات ص ۱۱۶)

www.waseemziyai.com

لطیفہ

جب شعیب علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت موسےٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی دیانت وامانت ملاحظہ فرمائی تو اس کے صلہ دینے کی جلدی کی۔ اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنی صاحب زادی کا نکاح تم سے کردوں۔ اور اللہ تعالےٰ جب اپنے بندوں کی نیکی و تقوےٰ اور ایمان جانتا ہے تو ان کو یہ صلہ دیتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ۔ اللہ تعالےٰ جو ہر شئی کا مالک ہے۔ پھر بھی بطور کرم فرماتا ہے کہ میں نے جنت کے بدلے ایمان والوں کی جانیں اور مال خرید لئے ہیں۔

(کتاب السبعیات ص ۱۱۶)

سیّدنا حضرت سلیمان علیہ السلام کا بلقیس سے نکاح

سیدنا حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کا بلقیس سے نکاح بروز جمعہ مبارک ہوا تھا۔ جس کا قصہ یہ ہے۔ ہدہد نے سیدنا حضرت سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا کہ شہر سبا میں ایک عورت جس کا نام بلقیس ہے حکمران ہے۔ اس کا تخت اتنا بڑا ہے کہ طول اس کا اسی گز اور عرض چالیس گز ہے۔ سونے چاندی کا ہے جو جواہرات کے ساتھ مرصع ہے اور وہ لوگ آفتاب پرست ہیں۔

سیدنا حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک مکتوب لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ از جانب بندۂ خدا سلیمان بن داؤد بسوئے بلقیس ملکہ شہر سبا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اس پر سلام جو ہدایت قبول کرلے۔ اس کے بعد لکھا کہ تم مجھ پر بلندی نہ

www.waseemziyai.com

چاہو اور میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہو۔ اس پر آپ نے مہر لگائی اور ہدہد سے فرمایا کہ اس خط کو بلقیس کے پاس لے جاؤ۔ چنانچہ ہدہد وہ مکتوب گرامی لے کر بلقیس کے پاس پہنچا۔ اس وقت بلقیس کے اردگرد اس کے اعیان و وزراء کا مجمع تھا ہدہد نے وہ مکتوب بلقیس کی گود میں ڈال دیا اور وہ اس کو دیکھ خوف سے لرز گئی۔ اور پھر اس پر مہر دیکھ کر کہا۔

اے سردارو! میری طرف ایک عزت والا خط ڈالا گیا ہے۔ وہ سلیمانؑ کی طرف سے ہے اور وہ اللہ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان رحم کرنے والا ہے اور اس میں لکھا گیا ہے کہ مجھ پر بلندی نہ چاہو۔ اور مطیع ہو کر میرے حضور حاضر ہو۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَؤُا إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ ۝ إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ۝

(پ ۱۹۔ سورت نمل)

وہ عورت بولی اے سردارو! بے شک میری طرف ایک عزت والا خط ڈالا گیا۔ بے شک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بے شک وہ اللہ تعالےٰ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان رحم والا ہے یہ کہ مجھ پر بلندی نہ چاہو اور گردن رکھتے میرے حضور حاضر ہو۔

بلقیس نے خط کا مضمون سنا کر اپنے اعیانِ دولت کی طرف متوجہ ہو کر کہا اب بتاؤ تمہاری اس معاملہ میں کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا کہ اگر تیری رائے جنگ کی ہو تو ہم لوگ اس کے لئے تیار ہیں! بہادر اور شجاع ہیں صاحب قوت و

www.waseemziyai.com

توانائی ہیں۔ کثیر فوج رکھتے ہیں۔ اے ملکہ ہم تیرے حکم کے منتظر ہیں۔

جب بلقیس نے دیکھا کہ یہ لوگ جنگ کی طرف مائل ہیں۔ تو اس نے انہیں ان کی رائے کی خطا پر آگاہ کیا اور جنگ کے نتائج سامنے کیے کہ جنگ مناسب نہیں ہے۔ اس میں ملک اور اہل ملک کی تباہی و بربادی کا خطرہ ہے۔ اس کے بعد اس نے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

ہم اس کی طرف ہدیہ بھیجیں۔ اس سے معلوم ہو جائے گا کہ وہ بادشاہ ہیں یا نبی۔ کیونکہ بادشاہ عزت و احترام کے ہدیہ قبول کرتے ہیں۔ اگر وہ بادشاہ ہیں تو ہدیہ قبول کرلیں گے۔ اور اگر نبی ہیں تو ہدیہ قبول نہ کریں گے اور سوائے اس کے کہ ہم ان کے دین کا اتباع کریں وہ کسی بات سے راضی نہ ہوں گے۔

تو اس نے پانچسو غلام اور پانچسو باندیاں بہترین لباس اور زیوروں کے ساتھ آراستہ کرکے زرنگار زینوں پر سوار کرکے بھیجے اور پانچسو اینیٹیں سونے کی اور جواہر سے مرصع تاج اور مشک و عنبر وغیرہ وغیرہ مع ایک خط کے اپنے قاصد کے ساتھ روانہ کئے۔

ہدہد یہ دیکھ کر چل دیا اور اس نے سیدنا حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس یہ سب خبر پہنچائی۔ آپ نے حکم دیا کہ سونے اور چاندی کی اینٹیں بنا کر نو فرسنگ کے میدان میں بچھا دی جائیں اور اس کے گرد سونے چاندی سے احاطہ کی بلند دیوار بنا دی جائے اور بر و بحر کے خوب صورت جانور اور جنات کے بچے، میدان کے دائیں بائیں حاضر کئے جائیں۔

جب بلقیس کا پیامی مع اپنی جماعت کے ہدیہ لے کر سیدنا حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس پہنچا تو آپ نے فرمایا۔ تم لوگ اہل مفاخرت ہو مالِ دنیا

www.waseemziyai.com

پر فخر کرتے ہو۔ اور ایک دوسرے کے ہدیہ پر خوش ہوتے ہو۔ مجھے نہ دنیا سے خوشی ہے نہ اس کی حاجت۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے اتنا کثیر عطا فرمایا ہے کہ جو دوسروں کو نہیں دیا۔ اس کے باوجود دین و نبوت سے مجھ کو مشرف فرمایا۔ اس کے بعد سیدنا حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وفد کے امیر کو فرما دیا کہ یہ ہدیے واپس لے جاؤ اور بتا دو کہ اگر وہ میرے پاس مسلمان ہو کر حاضر نہ ہوئے تو اس کا انجام اچھا نہ ہوگا۔

جب قاصد ہدیے لے کر واپس بلقیس کے پاس گئے اور تمام واقعات سنائے تو اس نے کہا بے شک وہ نبی ہیں۔ اور ہمیں ان سے مقابلہ کی طاقت نہیں۔ بلقیس نے اپنا تخت اپنے سات محلوں میں سے پچھلے محل میں محفوظ کر کے تمام دروازے مقفل کر دیئے اور ان پر پہرہ دار مقرر کر دیئے اور سیدنا حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہونے کا انتظام کیا تاکہ دیکھے کہ آپ اس کو کیا حکم فرماتے ہیں اور وہ ایک لشکر گراں لے کر آپ کی طرف روانہ ہوئی۔ جس میں بارہ ہزار نواب تھے۔ اور ہر نواب کے ساتھ ہزاروں لشکری۔ جب اتنے قریب پہنچ گئی کہ حضرت سے صرف ایک   کا فاصلہ رہ گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔

يَا أَيُّهَا الْمَلَؤُا أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَنْ يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ○ قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَّقَامِكَ ج وَإِنِّي عَلَيْهِ	اے درباریو! تم میں کون ہے کہ وہ اس کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وہ میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہوں ایک بڑا خبیث جن بولا کہ میں وہ تخت حضور میں حاضر کر دوں گا قبل اس کے کہ حضور اجلاس برخاست کریں

لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ ○ قَالَ الَّذِیْ عِنْدَہٗ عِلْمٌ مِّنَ الْکِتٰبِ اَنَا اٰتِیْکَ بِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْکَ طَرْفُکَؕ فَلَمَّا رَاٰہُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَہٗ قَالَ ھٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ۔

(پ ۱۹ ۔ سورت نمل)

اور میں بے شک اس پر قوت والا، امانت دار ہوں۔ (آپ نے فرمایا میں اس سے جلد چاہتا ہوں تو) اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کر دوں گا ایک پل مارنے سے پہلے۔ پھر جب سلیمان نے تخت کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو کہا کہ یہ میرے رب کے فضل سے ہے۔

آپ نے حکم دیا کہ اس کے آنے سے قبل تخت کی وضع بدل دیں تاکہ پتہ چلے کہ اس کی عقل کتنی ہے۔ پہچان سکتی ہے یا نہیں۔ جب بلقیس آگئی تو اس سے کہا گیا کہ کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے؟ بلقیس نے کہا گویا وہی ہے۔ اس جواب سے اس کا کمال عقل معلوم ہوا۔ اب اس سے کہا گیا کہ یہ تیرا ہی تخت ہے۔ دروازہ بند کرنے۔ قفل لگانے۔ پہرہ دار مقرر کرنے سے کیا فائدہ ہوا۔

بلقیس نے کہا کہ ہدہد کے واقعہ اور امیر وفد کے بیان سے اللہ تعالےٰ کی قدرت اور آپ کی صحتِ نبوت کا علم ہو چکا تھا۔ جب کہ مشہور تھا کہ بلقیس کی پنڈلی پر بال ہیں جیسا کہ اونٹ کی پنڈلی پر ہوتے ہیں۔ تو اس بات کی تحقیق کے لئے سیدنا حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک صحن شفاف آبگینہ کا تیار کرایا۔ اور اس کے نیچے پانی جاری تھا۔ اور اس میں مچھلیاں تھیں۔ اور اس کے وسط میں سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت تھا۔ جس پر آپ جلوہ افروز ہوئے تو بلقیس کو کہا گیا۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

www.waseemziyai.com

قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ج فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّ كَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ط قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ط۔ (پ ۱۹ سورت نمل)

اس سے کہا گیا صحن میں آ۔ پھر جب اس نے اسے دیکھا اسے گہرا پانی سمجھی اور اپنی ساقیں کھولیں۔ سلیمان نے فرمایا یہ تو ایک چکنا صحن ہے شیشوں جڑا۔

یہ سن کر بلقیس نے اپنی ساقیں چھپالیں۔ اور اس سے اس کو بہت تعجب ہوا۔ اور اس نے یقین کیا کہ سیدنا حضرت سلیمان علیہ السّلام کا ملک و حکومت اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے اور ان عجائبات سے اس نے اللہ کی توحید اور آپ کی نبوت پر استدلال کیا۔ اب سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو اسلام کی دعوت دی تو بلقیس نے اخلاص کے ساتھ توحید و اسلام کو قبول کیا۔ اور اللہ تعالےٰ کی، عبادت اختیار کی۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

بلقیس نے کہا اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اب سلیمان کے ساتھ اللہ کے حضور گردن رکھتی ہوں جو رب ہے سارے جہان کا۔

جب حضرت بلقیس نے اسلام کو قبول کر لیا۔ تو سیدنا حضرت سلیمان علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے ساتھ عقد نکاح کیا۔ اس دن جمعہ کا روز تھا۔

(کتاب السبعیات فی مواعظ البریات ص ۱۱۸)

www.waseemziyai.com

محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نکاح حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کیساتھ

محبوب رب العالمین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے جمعہ کے روز نکاح کیا تھا۔ اس نکاح مبارک کی تفصیل فقیر شیخ امام اجل ابونصر محمد بن عبدالرحمٰن ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی "کتاب السبعیات فی مواعظ البریات" سے نقل کر کے اہل علم حضرات کے حضور پیش کرتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے عجیب انداز سے اس واقعہ کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ وھو ہذا۔

سیدہ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے خواب میں دیکھا کہ آفتاب آسمان سے اتر کر میرے گھر داخل ہوا۔ پھر اس کی اتنی روشنی پھیلی کہ مکہ مکرمہ میں کوئی گھر ایسا نہ رہا جو اس کی روشنی سے روشن نہ ہو گیا ہو۔ جب خواب سے بیدار ہوئیں تو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل سے اپنا خواب بیان کیا۔

وہ بہت بڑے معبر تھے۔ انہوں نے کہا کہ نبی آخر الزمان تیرے خاوند ہوں گے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے پوچھا کہ یہ نبی کس شہر میں ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ مکہ مکرمہ میں۔ پھر پوچھا کس قبیلے سے تعلق رکھیں گے؟ انہوں نے کہا قبیلہ قریش سے۔ پھر پوچھا کس بطن سے؟ انہوں نے کہا بنی ہاشم سے۔ پوچھا ان کا اسم گرامی کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ان کا نام مبارک محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہے۔ اس کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا ہمیشہ اس انتظار میں رہیں کہ کس

www.waseemziyai.com

طرف سے مجھ پر یہ سورج طلوع کرتا ہے۔

ایک روز سید العرب والعجم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم اپنے چچا ابوطالب کے گھر کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ کا چچا ابوطالب اور پھوپھی عاتکہ آپ کے حسن اخلاق اور اچھی سیرت دیکھ کر آپس میں کہنے لگے کہ محمد (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم) جوان ہو چکے ہیں۔ مگر ہمارے پاس اتنا مال نہیں کہ ہم ان کی شادی کر سکیں۔ یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ آپ کی پھوپھی عاتکہ نے کہا کہ خدیجہ ایک ایسی عورت ہے کہ جو شخص بھی اس کے کاروبار میں شرکت کرتا ہے اس کی معاشی حالت بہتر ہو جاتی ہے۔ اب اس کا ارادہ ہے کہ ملک شام کی طرف اپنا قافلہ روانہ کرے۔ ہم محمد (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم) کو خدیجہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے حوالے کریں۔ تاکہ کچھ مال حاصل ہو۔ جس سے ہم آپ کی شادی کا انتظام کر سکیں۔

انہوں نے سید العالمین رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم سے اس معاملہ میں مشورہ کیا۔ حضور اقدس نے اپنی آمادگی کا اظہار فرمایا۔

چنانچہ آپ کی پھوپھی عاتکہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے پاس گئیں اور ان کو اپنے مشورے سے آگاہ کیا اور کہا کہ تم محمد (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) کو بطور اجیر رکھ لو۔

خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا یہ سن کر سوچ میں پڑ گئیں۔ اور دل میں کہا کہ یہ میرے خواب کی تعبیر معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ ورقہ بن نوفل نے کہا تھا کہ تمہارا خاوند عرب سے ہوگا اور آپ عربی ہیں اور مکی ہاشمی بھی ہیں اور نام مبارک بھی ان کا محمد (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم) ہے اور صاحب خلق عظیم بھی ہیں۔ خیال آیا کہ ابھی

www.waseemziyai.com

ان سے عقد نکاح کرلیں۔ مگر کسی مصلحت کی بنا پر رک گئیں ۔ یعنی ان کو تہمت لگنے کا خطرہ ہوا۔ دل میں کہا کہ ابھی ان کو بطورِ اجیر رکھ لیتی ہوں۔ پھر اللہ تعالےٰ کوئی اچھی صورت پیدا کر دے گا۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے عاتکہ کو کہا کہ میں ہر اجیر (مزدور) کو بیس دینار دیتی ہوں اور محمد (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) کو پچاس دینار دوں گی۔ عاتکہ خوشی خوشی واپس آئیں اور ابو طالب کو سارا حال کہہ سنایا۔ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم کو کہا کہ آپ خدیجہ کے پاس تشریف لے جائیں۔ اور ان کی مرضی کے مطابق کام کریں۔

سرکار مدینہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے گھر تشریف لے گئے مگر طبیعت اداس تھی۔ اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ ادھر قافلہ کی روانگی کا وقت آگیا۔ میسرہ جو خدیجہ کا غلام اور امیرِ قافلہ تھا نے حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم کو کہا کہ آپ اونٹوں کی قطار کی باگ پکڑ لیں۔ اور شام کی طرف چلیں۔ چنانچہ یہ قافلہ مکہ مکرمہ سے روانہ ہو گیا۔

اللہ تعالےٰ نے ایک سفید بدلی بھیجی جو امام الانبیاء صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم پر سایہ کرتی تھی۔ خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے اپنے غلام میسرہ کو تاکید کر دی تھی کہ وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بہترین کپڑے پہناؤ اور بہترین سواری پر سوار کرو۔ چنانچہ میسرہ نے اپنی مالکہ کے حکم کے مطابق ایسا ہی کیا۔

حبیبِ خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اونٹ پر سوار ہیں اور بدلی سایہ کرتی ہے اور ٹھنڈی ہوا پنکھا ہلاتی ہے۔ جب قافلہ ایک راہب کے عبادت خانہ کے قریب پہنچا جو راستہ میں تھا۔ قافلہ ایک درخت کے نیچے ٹھہرا۔ جب راہب

www.waseemziyai.com

اپنے عبادت خانہ سے باہر نکلا تو دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بادل سایہ کئے ہوئے ہے۔ راہب سمجھ گیا کہ بے شک یہ شخص نبی ہے۔ اس نے قافلہ کی دعوت کی تاکہ صاحب کرامت شخص کا پتہ چلے۔

اہل قافلہ راہب کے عبادت خانہ میں کھانے کے لئے چلے گئے۔ مگر جو مقصود تھا یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اس کو سواریوں اور اسباب کی حفاظت کے لئے چھوڑ گئے۔ جب راہب نے عبادت خانہ سے باہر نکل کر دیکھا تو بادل کا سایہ اسی جگہ قائم ہے۔

مہمانوں سے دریافت کیا کہ کیا تمہارا کوئی آدمی اسباب کے پاس تو نہیں ہے انہوں نے کہا کہ ایک یتیم مزدور جو اونٹوں کو چراتا ہے اور اسباب کی حفاظت کرتا ہے اس کو اپنے ڈیرہ پر چھوڑ آئے ہیں۔

یہ سن کر راہب سرکار مدینہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ سے مصافحہ کیا۔ اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے عبادت خانہ کی طرف لے چلا۔ جب حضور اکرم وہاں سے چلے تو راہب نے دیکھا کہ بادل بھی آپ کے ساتھ ساتھ چل رہا ہے جب عبادت خانہ میں آپ داخل ہوئے اور کھانا کھانے کے لئے دستر خوان پر بیٹھے تو راہب نے دیکھا کہ بادل عبادت خانہ کے دروازہ پر کھڑا ہے۔

راہب نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ کس شہر کے رہنے والے ہیں؟ آپ نے فرمایا مکہ مکرمہ کے۔ کہا کس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہو؟ فرمایا قبیلہ قریش۔ پھر پوچھا قریش کی کون سی شاخ سے؟ فرمایا بنی ہاشم سے۔ پھر اس نے آپ کا نام مبارک پوچھا؟ فرمایا میرا اسم گرامی محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم ہے۔

www.waseemziyai.com

راہب آپ کے پاؤں مبارک پر گر پڑا۔ اور آپ کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ اور دل و جان سے پڑھا۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم)

راہب نے کہا کہ ذرا ایک اور نشانی بھی دکھلا دیجئے تاکہ یقین میں اضافہ ہو۔ آپ نے پوچھا وہ کون سی۔ تو راہب نے عرض کی کہ آپ ذرا کندھوں سے کپڑا اتارو تاکہ میں ختم نبوت کی زیارت کرسکوں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے کندھوں سے کپڑا ہٹایا تو راہب ختم نبوت سے مشرف ہوا۔ الغرض راہب سچا مسلمان ہوگیا۔

قافلہ شام میں پہنچا، وہاں مال تجارت کی خرید و فروخت کی۔ ان دنوں میں وہاں یہودیوں کے عید کا دن تھا۔ چنانچہ حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور میسرہ تینوں حضرات یہودیوں کی عید گاہ میں چلے گئے۔ جب رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ان قندیلوں پر نظر فرمائی جو زنجیروں سے لٹکی ہوئی تھیں تو تمام زنجیریں ٹوٹ کر گر پڑیں۔ جس سے یہودی بہت ڈر گئے۔ انہوں نے اپنے علماء سے اس کے متعلق دریافت کیا تو علمائے یہود نے کہا کہ توریت میں لکھا ہوا ہے کہ جب محمد نبی آخر الزمان، (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم) یہودیوں کی عید گاہ میں تشریف لائیں گے تو اس وقت یہ علامت ظاہر ہوگی۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہاں پر تشریف لائے ہوئے ہیں۔

یہودیوں کے دلوں میں آخر الزمان نبی کے متعلق حسد کینہ بھرا ہوا تھا

www.waseemziyai.com

کہنے لگے کہ اگر ہم نے ان کو دیکھ لیا۔ تو انہیں قتل کر دیں گے۔ انہوں نے آپ کی تلاش شروع کر دی۔

ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور میسرہ جب یہودیوں کے ان عزائم پر مطلع ہوئے تو بہت جلد وہاں سے مکہ مکرمہ کی طرف واپس لوٹنا شروع کیا۔ جب قافلہ مکہ معظمہ سے سات دن کی مسافت پر پہنچا تو میسرہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ کی طرف بھیج دیا تاکہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو قافلہ کی آمد کی خوش خبری سنائیں۔

میسرہ نے ایک عمدہ اونٹنی کو ریشمی کپڑے سے مزین کر کے اللہ کے برگزیدہ نبی کو سوار کیا۔ اور ان کو ایک خط دیا جس میں لکھا تھا کہ سیدۂ قریش! گزشتہ تمام سالوں سے اس سال تجارت میں زیادہ نفع ہوا ہے۔ سرکار اونٹنی پر سوار مکہ مکرمہ کی طرف رواں دواں ہیں۔

حکم الٰہی ہوا اے جبریل! میرے محبوب کی اونٹنی کے قدموں کے نیچے کی زمین لپیٹ دو۔ اے اسرافیل! تم ان کے دائیں طرف اور میکائیل آپ کے بائیں جانب محافظ بن جاؤ۔ اے بادل تم میرے حبیب پر سایہ کرو۔ اور اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب پر نیند سوار کر دی۔ اور سرکار سو گئے۔ اور قدرت الٰہی سے تھوڑے سے وقت میں آپ مکہ مکرمہ کی سرزمین میں داخل ہو گئے۔

اس وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا اپنی باندیوں کے ساتھ بالاخانہ پر تشریف رکھتی تھیں۔ جب انہوں نے شام کی طرف نظر کی تو دیکھا کہ ایک اونٹنی سوار آرہا ہے جس کے سر پر بادل نے سایہ کیا ہوا ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے اپنی لونڈیوں سے پوچھا کہ تم اس اونٹنی سوار کو جانتی ہو جو تشریف لا رہا ہے

www.waseemziyai.com

ایک باندی نے کہا یہ محمد امین (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم) کے مشابہ معلوم ہوتا ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا کہ اگر وہ محمد امین (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم) ہوں گے تو میں نے ان کی آمد کی خوشی میں تم سب کو آزاد کر دیا۔ اسے میں اللہ کے حبیب خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے دروازے کے قریب پہنچ گئے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے آپ کا استقبال کیا اور خیر مقدم کیا۔ اور کہا کہ جس اونٹنی پر آپ سوار ہو کر آئے ہیں۔ میں نے اسے آپ کو بطور ہبہ دے دی۔ محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم اپنے چچا کے گھر تشریف لے گئے۔

چند روز کے بعد آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے مکان پر تشریف لائے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے آپ کی آمد کا سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ مجھے چچا اور پھوپھی نے اجرت لینے کے لئے بھیجا ہے۔ ان کا ارادہ ہے کہ وہ میری شادی کریں۔ یہ کہا اور شرم و حیا سے اپنا سر جھکا دیا۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے کہا اے محمد! (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم) یہ اجرت بہت تھوڑی ہے۔ لیکن اگر آپ چاہیں تو میں آپ کا نکاح ایک ایسی عورت سے کرا دوں جو شریف ہے، مال دار بھی ہے۔ عرب وعجم کے امراء اس سے نکاح کرنے کی خواہش رکھتے ہیں مگر وہ نہیں مانتی۔ اگر کہو تو میں اس کے ساتھ تمہارے نکاح کی کوشش کروں؛ البتہ اس میں ایک عیب ضرور ہے کہ پہلے اس کا خاوند گزر چکا ہے۔ اگر آپ اسے قبول کریں تو وہ آپ کی عمر بھر خادمہ رہے گی۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے کسی بات کا جواب دیئے بغیر

واپس پھوپھی کے پاس آ گئے۔ اور جو کچھ خدیجہ نے آپ سے کہا تھا وہ پھوپھی کو سنا دیا۔ انہوں نے خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی باتوں کو مسخری اور استہزاء پر محمول کیا چنانچہ آپ کی پھوپھی حضرت خدیجہ کے پاس گئی اور کہا۔ اگر تو صاحب مال و نسب ہے تو ہم بھی بہترین حسب و نسب کے مالک ہیں تو نے میرے بھتیجے سے استہزاء کیوں کیا ہے۔

خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ تمہارے نسب میں کون استہزاء کر سکتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں نے اپنے آپ کو محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم پر پیش کیا تھا۔ اگر آپ مجھے قبول کر لیں تو میں ان کے ساتھ نکاح کر لوں گی ورنہ کسی سے بھی نکاح نہ کروں گی۔

آپ کی پھوپھی حضرت عاتکہ نے کہا کیا اس کا علم تیرے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کو بھی ہے۔ انہوں نے کہا نہیں۔ لیکن تم اپنے بھائی ابو طالب کو کہو کہ یہ ایک ضیافت کریں اور ورقہ بن نوفل کو اس میں دعوت دیں۔ اور اس دعوت میں ان سے میرا رشتہ طلب کریں۔

حضرت عاتکہ واپس آ گئیں اور ابو طالب کو ساری کہانی کہہ سنائی۔ انہوں نے ضیافت کی اور اس میں ورقہ بن نوفل کو دعوت دی۔ اور ان سے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا رشتہ طلب کیا۔ تو انہوں نے کہا کہ مجھے پسند ہے مگر اس سے مشورہ کر لینے دو۔

چنانچہ وہ خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے گھر گئے اور اس معاملہ میں ان سے مشورہ کیا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے کہا۔ میں محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم، کی بات کو رد نہیں کر سکتی۔ جب کہ وہ صاحب امانت و دیانت اور صاحب

www.waseemziyai.com

حسب و نسب ہیں۔ ورقہ بن نوفل نے کہا کہ یہ بات تو ٹھیک ہے مگر ان کے پاس مال نہیں ہے۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے کہا کہ مجھے مال کی ضرورت نہیں ہے میرے پاس بے شمار مال ہے۔ میں تم کو اپنے نکاح کا وکیل بناتی ہوں کہ تم محمد (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) سے میرا نکاح کر دو۔

ورقہ بن نوفل ابوطالب کے گھر گئے اور خطبہ پڑھ کر سرکارِ مدینہ کا نکاح، حضرت خدیجہ کے ساتھ کر دیا۔ ورقہ بن نوفل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم سے عرض کی کہ آپ میرے ساتھ خدیجہ کے گھر چلو۔

چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہمراہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے گھر تشریف لے گئے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے دروازے پر سو غلام استقبال کے لئے کھڑے کئے ہوئے تھے جن کے ہاتھوں میں موتیوں اور یاقوت اور زبرجد سے بھرے طباق تھے۔

جب شہنشاہِ دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم وہاں پہنچے تو غلاموں نے سب طبق آپ پر نچھاور کئے۔ جب گھر میں داخل ہوئے تو آپ کے لئے دسترخوان بچھایا گیا۔ جس پر لذیذ رنگا رنگ کے کھانے چنے گئے۔ دونوں حضرات نے کھانا تناول فرمایا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ تو کھانا کھا کر چلے گئے۔ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا محمد! (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم) میرا تمام مال نقد و جنس جائیداد، محلات، باندیاں اور غلام سب کے سب آپ کے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ۔ وَ وَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى۔ یعنی آپ فقیر تھے

مال خدیجہ سے آپ کو غنی کر دیا۔

کہا جاتا ہے کہ خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نکاح کے بعد چوبیس ۲۴ سال پانچ ماہ آٹھ دن سید العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کے ساتھ رہیں۔ پندرہ برس وحی سے قبل اور باقی وحی کے بعد۔ ان سے سات بچے پیدا ہوئے۔ تین شہزادے اور چار صاحب زادیاں۔ ۱: فاطمہ۔ ۲: زینب۔ ۳: رقیہ۔ ۴: ام کلثوم۔ رضی اللہ تعالےٰ عنہم۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا نکاح سیدنا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ۔ اور حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا نکاح ابوالعاص کے ساتھ۔ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا نکاح سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ ہوا۔ جب حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالےٰ عنہا رحلت فرما گئیں تو حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا نکاح سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہوا اور یہ سب نکاح بروز جمعہ مبارک ہوئے۔

(کتاب السبعیات ص ۱۲۷)

حبیب خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا نکاح سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے ساتھ

سید العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کا نکاح ام المومنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے ساتھ بروز جمعہ مبارک وقوع پذیر ہوا۔ مختصر واقعہ اس طرح ہے کہ جب سیدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا انتقال فرما گئیں تو

www.waseemziyai.com

سید دو عالم صلی اللہ تعالے علیہ و بارک وسلم بڑے غمزدہ رہتے۔ اکثر اوقات طبیعت پر پریشانی طاری رہتی۔ اللہ کریم نے اس غم کو مسرت میں تبدیل کرنے کے لئے حضرت جبریل علیہ السلام کو جنت کا ایک کاغذ دے کر آپ کی خدمت عالیہ میں بھیجا۔ جس پر سیدہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کی تصویر منقوش تھی۔ حضرت جبریل علیہ السلام خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ کو اللہ تعالے کا سلام پہنچایا اور عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالے علیہ و بارک وسلم۔ اللہ تعالے نے کا ارشاد ہے کہ میں نے آسمانوں میں آپ کا نکاح اس باکرہ کے ساتھ کر دیا ہے جس کی صورت اس تصویر میں ہے۔ آپ زمین پر ان سے نکاح کر لیں۔

دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس صورت کی لڑکی سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کی صاحب زادی حضرت عائشہ صدیقہ ہے۔ آپ نے حضرت صدیق اکبر کو طلب فرما کر ارشاد فرمایا کہ تمہاری صاحب زادی عائشہ کا نکاح اللہ تعالے نے آسمانوں پر میرے ساتھ کر دیا ہے۔ لہذا تم اپنی صاحب زادی کا نکاح زمین پر میرے ساتھ کر دو۔

چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے اپنی صاحب زادی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کا نکاح سید العرب والعجم صلی اللہ تعالے علیہ و بارک وسلم کے ساتھ کر دیا۔

کہا جاتا ہے کہ سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا دوسری ازواج پاک پر تین چیزوں سے فخر کیا کرتی تھیں۔ ۱: میرے ساتھ رسول خدا صلی اللہ تعالے علیہ و بارک وسلم نے نکاح کیا جب کہ میں باکرہ تھی۔

۲: اللہ تعالے نے حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ و بارک وسلم کیساتھ

www.waseemziyai.com

میرا نکاح آسمانوں میں کیا۔

۳ : اللہ تعالٰی نے میری برأت میں آیتیں نازل فرمائیں اور بہتان باندھنے والوں پر لعنت فرمائی۔ جیساکہ ارشادِ باری تعالٰی ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

(پ ۱۸ سورت نور)

بے شک وہ جو عیب لگاتے ہیں انجان پارسا۔ ایمان والیوں کو۔ ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ جس دن ان پر گواہی دیں گے ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں جو کچھ کرتے تھے۔

(کتاب السبعیات فی مواعظ البریات ص ۱۲۷/۱۲۸)

مولا علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا نکاح حضرت سیدہ زہرا رضی اللہ عنہا سے

سیدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے

۱ : بتول۔ ۲ : زہرا۔ ۳ : طاہرہ۔ ۴ : مطہرہ۔ ۵ : فاطمہ

آپ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔ اور سیدنا امام حسن و حسین رضی اللہ تعالٰی عنہما کی والدہ ماجدہ ہیں۔ آپ کا نکاح سیدنا حضرت علی مرتضٰی شیرِ خدا رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بروز جمعہ ہوا۔ جس کی تفصیل فقیر کی کتاب نورانی مواعظ حصہ چہارم میں درج ہے وہاں ملاحظہ فرمائیے۔

www.waseemziyai.com

جمعہ کے دن کے نوافل

سیدنا حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کا سارا دن نماز پڑھنے کے واسطے ہے جو مسلمان جب کہ آفتاب نیزہ بھر بلند ہو یا اس سے کچھ زیادہ تو اس وقت کامل وضو کرے ۔ اور ایمان و یقین سے ضحیٰ کی دو رکعت نماز پڑھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ دو سو نیکیاں اس کو عطا فرماتا ہے ۔ اور اس کی دو سو برائیاں دور کر دیتا ہے ۔

اگر کوئی چار رکعت نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے واسطے چار سو درجے بہشت میں بلند کرتا ہے ۔

اگر کوئی آدمی آٹھ رکعت نماز پڑھے تو اللہ کریم اس کے لئے آٹھ سو درجے جنت میں بلند کرتا ہے اور اس کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے ۔

اگر کوئی بارہ رکعت نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو دو ہزار اور دو سو نیکیاں مرحمت فرماتا ہے اور دو ہزار دو سو برائیاں مٹا دیتا ہے اور اس کے لئے جنت میں دو ہزار دو سو درجے بلند کرتا ہے ۔

(احیاء العلوم جلد اول ص ۲۰۵ ، غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۱۴۱)

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص جمعہ کے روز جامع مسجد میں داخل ہو اور نماز جمعہ سے پہلے چار رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف اور قل ھو اللہ احد پچاس مرتبہ پڑھے تو مرنے سے پہلے اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ لیگا ۔

احیاء العلوم جلد اول ص ۲۰۵

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ محبوب خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی مسلمان جمعہ کے دن صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے۔ پھر آفتاب نکلنے تک مسجد میں بیٹھا رہے اور خدا کو یاد کرتا رہے تو اللہ تعالےٰ اپنے کرم سے اسے ستر درجے بہشت میں عطا فرماتے گا۔ اور ہر درجہ کے درمیان اس قدر فاصلہ ہوگا جتنا کہ تیز رفتار گھوڑے کی دوڑ ہوتی ہے جو ستر سال دوڑے۔

اور اگر کوئی جمعہ کی نماز باجماعت پڑھے تو اس کو بہشت میں پچاس درجے عطا کئے جائیں گے۔ اور ہر درجہ کے درمیان اس قدر فاصلہ ہوتا ہے جتنا تیز گام گھوڑا پچاس سال دوڑ کر فاصلہ طے کرتا ہے۔

اور جو کوئی عصر کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے تو وہ ایسا ہوتا ہے کہ گویا، اس نے سیدنا حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں سے آٹھ غلاموں کو آزاد کیا ہو۔

اور اگر کوئی مغرب کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے تو گویا وہ ایک مقبول حج اور مقبول عمرہ ادا کرتا ہے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی، مسلمان جمعہ کے دن ظہر اور عصر کی نماز کے درمیان دو رکعت نماز ادا کرے۔ پہلی رکعت میں الحمد شریف ایک مرتبہ اور آیت الکرسی ایک مرتبہ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پچیس مرتبہ پڑھے۔ اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک دفعہ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ایک دفعہ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

www.waseemziyai.com

بیس مرتبہ پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد پچاس مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۔ پڑھے تو یہ شخص اپنے مرنے سے پہلے ہی خواب میں اپنے پروردگار کی زیارت کا شرف حاصل کر لے گا ۔ اور یہ بھی دیکھ لے گا کہ بہشت میں میری جگہ کہاں ہے ۔

(غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۱۴۱)

ایک روایت میں ہے کہ ایک اعرابی دربار رسالت میں حاضر ہوا ۔ اور عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم ۔ ہم لوگ مدینہ طیبہ سے بہت فاصلہ پر ایک جنگل میں رہتے ہیں ۔ اور اتنی طاقت نہیں کہ ہر جمعہ میں ہم آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو سکیں ۔ آپ مجھے کوئی ایسی تدبیر بتا دیں کہ میں اپنی قوم میں جمعہ کی فضیلت اور جماعت کی حاضری کی بزرگی حاصل کر سکوں ۔ اور اپنی قوم کے لوگوں کو بھی اس سے خبردار کروں ۔

تو اس کے جواب میں رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ اے اعرابی جمعہ کے دن جب آفتاب بلند ہو تو اس وقت دو رکعت نماز پڑھا کر اور اس کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھنا ۔ سلام کے بعد بیٹھ کر سات دفعہ آیت الکرسی پڑھنا ۔ اور اس کے بعد چار چار رکعت کرکے آٹھ رکعت نماز پڑھنا ۔ اور سلام کے بعد ستر مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھنا اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی جان ہے جو مومن مرد یا عورت اس نماز کو ویسا ہی ادا کرے جیسا میں نے فرمایا

www.waseemziyai.com

ہے۔ تو میں اس بات کا ضامن ہوں کہ وہ بہشت میں داخل ہوگا۔ اور ابھی وہ اپنی جگہ سے نہ اٹھے گا کہ اللہ کریم اس کے ماں باپ کو بخش دے گا۔ جب کہ وہ مسلمان ہوں گے۔ اور عرش کے نیچے سے ایک پکارنے والا یہ صدا دے گا کہ جس قدر تو نے پہلے گناہ کئے تھے وہ سب بخش دیئے گئے ہیں اور اب نئے سرے سے عمل شروع کر۔ اور آپ نے اس نماز کی بڑی فضیلت بیان فرمائی۔

(غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۱۴۲)

www.waseemziyai.com

ہفتہ کا دن

یعنی سنیچر

سنیچر کا دن یہودیوں کا عید کا دن ہے اور عبادت کا دن ہے۔ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل کو حکم دیا تھا کہ وہ ہفتہ بھر میں ایک دن ایسا مقرر کریں جس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کریں۔ تو انہوں نے سنیچر کا دن عبادت کے لئے پسند کیا۔ اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اسی دن اشیاء کو پیدا کرنے سے فراغت حاصل کی تھی۔ العیاذ باللہ۔

(عجائب المخلوقات ص ۳۴)

گویا ان بدمذہبوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ سنیچر کے روز چھٹی کرتا ہے۔ اور کوئی کام نہیں کرتا۔ حالانکہ یہ عقیدہ سراسر اسلامی عقیدہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر روز نئے کام میں ہوتا ہے۔ سنیچر کا دن مکر و فریب کا دن ہے۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم سے دنوں کے متعلق پوچھتے تھے۔ جب سنیچر کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ دن مکر و فریب کا دن ہے۔

www.waseemziyai.com

عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم وہ کیسے ؟ تو فرمایا کہ۔ اہل قریش نے اسی دن دارالندوہ میں میرے ساتھ مکر وفریب کیا تھا۔

(غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۳۲)

دارالندوہ ایک سرائے کا نام ہے جس کو اہل مکہ نے تعمیر کیا تھا۔ اس میں سب قریش کے سردار جمع ہوتے اور آپس میں مشورہ کیا کہ کسی طرح رسول خدا، صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کو معاذ اللہ شہید کردیں۔ تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کو حکم فرمایا کہ آپ یہاں سے ہجرت کرجائیں۔

سنیچر کے اہم واقعات

سنیچر کے روز سات آدمیوں نے سات آدمیوں سے مکر کیا تھا۔

۱ : قوم نوح نے سیدنا حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مکر وفریب کیا تھا۔ جس کی وجہ سے طوفان کے عذاب سے ہلاک ہوگئے۔

۲ : قوم صالح نے سیدنا حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مکر کیا اور عذاب الٰہی میں گرفتار ہوکر ہلاک ہوگئے۔

۳ : سیدنا حضرت یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ آپ کے بھائیوں نے مکر کیا اور مستحق ملامت ہوگئے۔

۴ : سیدنا حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ آپ کی قوم نے مکر وفریب کیا اور ذلت ورسوائی کے مستحق ہوگئے۔

۵ : سیدنا حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بنی اسرائیل نے مکر کیا اور مستحق اہانت ولعنت ہوگئے۔

www.waseemziyai.com

۶ ؛ رؤسائے قریش نے محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کے ساتھ مکر وفریب کیا تھا اور عذاب وعقوبت کے مستحق ہو گئے۔

۷ ؛ بنی اسرائیل نے اللہ واحد وقہار کی نہی کے ساتھ مکر کیا تھا اور مسخ ولعنت کے مستحق ہو گئے۔

(کتاب السبعیات ص ۶)

قوم نوح کا

سیدنا حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ مکر

قوم نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکر کو اللہ تعالےٰ نے بڑا مکر فرمایا ہے ارشاد ہوتا ہے۔

وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا ۝ وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ۔ (پ ۲۹ سورت نوح)

اور بہت بڑا داؤ کھیلے اور بولے ہرگز نہ چھوڑنا اپنے خداؤں کو اور ہرگز نہ چھوڑنا وَدّ اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا کہ سیدنا حضرت نوح علیہ السلام چالیس سال کے بعد مبعوث ہوتے اور نو سو سال اپنی قوم کو دعوت فرماتے رہے۔ مگر قوم میں سے بہت تھوڑے لوگ مسلمان ہوئے۔ اکثریت نے آپکی تکذیب کی۔ اور آپ کو جھوٹا بتایا اور مجنون کہا۔ اور قتل کی دھمکیاں دیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

www.waseemziyai.com

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَّازْدُجِرَ ۝ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝

(پ ۲۷ - سورت قمر)

ان سے پہلے نوح (علیہ الصلوۃ و السلام) کی قوم نے جھٹلایا تو ہمارے بندہ کو جھوٹا بتایا اور بولے وہ مجنون ہے اور اسے جھڑکا۔

حضرت سیدنا نوح علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے قوم کو بہت سمجھایا۔ اور فرمایا کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے اور معاصی کو نہ چھوڑو گے۔ تو تم پر عذاب الٰہی نازل ہوگا جس سے تم نہ بچ سکو گے۔ قوم بدشعار نے بجائے ڈرنے کے کہا۔ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو عذاب لاکر دکھاؤ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝

(پ ۱۲ - سورت ہود)

بولے اے نوح تم ہم سے جھگڑے اور بہت ہی جھگڑے۔ تو لے آؤ جس کا ہمیں وعدہ دے رہے ہو اگر تم سچے ہو۔ بولا وہ تو اللہ تم پر لائے گا اگر چاہے اور تم تھکا نہ سکو گے۔

سیدنا حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کو خداوند کریم نے بتا دیا کہ جتنے

www.waseemziyai.com

لوگ ایمان لا چکے ہیں ان کے سوا باقی قوم کے لوگ ایمان نہ لائیں گے۔ لہذا تم کو کسی قسم کا غم نہ کھانا چاہیئے۔ ارشاد باری تعالےٰ ہے۔

وَاُوْحِیَ اِلٰی نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ یُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ۔ (پ ۱۲ سورت ہود)

اور نوح (علیہ السلام) کو وحی کی گئی کہ تمہارے قوم سے مسلمان نہ ہوں گے مگر جتنے ایمان لا چکے تو غم نہ کھا اس پر جو وہ کرتے ہیں۔

آخر کار سیدنا حضرت نوح علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام قوم کے ایمان لانے سے مایوس ہو گئے۔ اور ان کی شرارتوں سے تنگ آ کر ان کے لئے بد دعا کی تو اللہ تعالےٰ نے حکم دیا کہ ایک کشتی بناؤ۔ ایک طوفان آئے گا جس میں یہ ظالم قوم غرق ہو گی۔ اور تم اور تمہارے فرمان بردار کشتی میں سوار ہو جانا۔ ارشاد خداوندی ہے۔

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝

پ ۱۲۔ سورت ہود

اور کشتی بناؤ ہمارے سامنے اور ہمارے حکم سے اور ظالموں کے بارے میں مجھ سے بات نہ کرنا وہ ضرور ڈوبائے جائیں گے۔

حدیث شریف میں ہے کہ سیدنا حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بحکم الٰہی سال کے درخت بوائے۔ بیس سال میں یہ درخت تیار ہوئے۔ اس عرصہ میں مطلقاً کوئی بچہ پیدا نہ ہوا۔ اس سے پہلے جو بچے پیدا ہو چکے

www.waseemziyai.com

سے تھے وہ بالغ ہو گئے اور انہوں نے بھی سیدنا حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا اور سیدنا حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کشتی بنانے میں مشغول ہو گئے۔ جب قوم آپ کو دیکھتی تو کہتی اے نوح! یہ کیا کرتے ہو؟ آپ فرماتے ایسا مکان بناتا ہوں جو پانی پر چلے۔ یہ سن کر ہنستے کیوں کہ آپ کشتی جنگل میں بناتے تھے جہاں دور دور تک پانی نہ تھا۔ اور وہ لوگ تمسخر سے یہ بھی کہتے تھے کہ پہلے تو آپ نبی تھے اور اب بڑھئی بن گئے۔ ارشاد باری تعالےٰ ہے۔

وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّنْ قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ قَالَ إِنْ تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ

(پ ۱۲ ۔ سورت ہود)

اور نوح (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کشتی بناتا ہے اور جب اس کی قوم کے سردار اس پر گزرتے تو اس پر ہنستے۔ بولا اگر تم ہم پر ہنستے ہو تو ایک وقت ہم تم پر ہنسیں گے۔ جیسا تم ہنستے ہو۔ تو اب جان لوگے کس پر آتا ہے وہ عذاب کہ اسے رسوا کرے۔ اور اترتا ہے وہ عذاب جو ہمیشہ رہے۔

سیدنا حضرت نوح علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو سال کے اندر کشتی تیار فرمائی۔ اس کی لمبائی تین سو گز۔ اور چوڑائی پچاس گز۔ اونچائی تیس گز تھی۔ (اس میں اور اقوال بھی ہیں) اس کشتی میں تین درجے بنائے گئے طبقہ زیریں میں وحوش اور درندے اور زہریلے جانور۔ اور درمیانی طبقہ میں چوپائے

www.waseemziyai.com

وغیرہ ۔ اور طبقہ اعلیٰ میں خود سیدنا حضرت نوح علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کے ساتھی ۔ اور سیدنا حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کا جسدِ مبارک جو عورتوں اور مردوں کے درمیان حائل تھا ۔ اور کھانے وغیرہ کا سامان تھا ۔ پرندے بھی اوپر ہی کے طبقہ میں تھے ۔

(تفسیر خازن و مدارک وغیرہ)

حکم الٰہی ہوا کہ ہر جنس کا ایک ایک جوڑا نر اور مادہ ۔ اور اپنے گھر والے اور باقی مسلمانوں کو کشتی میں سوار کر دو ۔ چنانچہ سیدنا حضرت نوح علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے ان سب کو سوار کیا ۔ جانور آپ کے پاس خود بخود آتے تھے اور آپ کا داہنا ہاتھ نر پر اور بایاں مادہ پر پڑتا تھا ۔ اور آپ سوار کرتے جاتے تھے ۔ مقاتل نے کہا کہ کل مرد اور عورت بہتّر (۷۲) تھے ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَ اَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ؕ وَمَا اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِيْلٌ ○	ہم نے فرمایا کشتی میں سوار کر لے ہر جنس میں سے ایک جوڑا نر و مادہ اور جن پر بات پڑ چکی ہے ان کے سوا اپنے گھر والوں اور باقی مسلمانوں کو اور ان کے ساتھ مسلمان نہ تھے مگر تھوڑے ۔

اب عذاب یعنی طوفان کا وقت آ گیا ۔ آسمانوں سے زور کی بارش ہوئی جو چالیس روز متواتر برستی رہی ۔ ادھر زمین سے اس قدر پانی نکلا کہ تمام زمین مثل چشموں کے ہو گئی ۔ ارشاد باری ہے ۔

فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ	تو ہم نے آسمان کے دروازے کھول

www.waseemziyai.com

بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝ وَّ فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝ (پ ۲۷ - سورت قمر)

دیئے۔ زور سے بہتے پانی سے اور زمین چشمے کر کے بہادی تو دونوں پانی مل گئے اس مقدار پر جو مقدر تھی۔

یہ اتنا بڑا طوفان تھا جو پہاڑوں کی چوٹیوں اور درختوں اور بلند عمارتوں کے سروں پر سے گزر گیا۔ اس میں تمام دشمنانِ دین ہلاک ہو گئے اور سیدنا حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام بمعہ اپنے ساتھیوں کے محفوظ رہے اللہ واحد قہار فرماتا ہے۔

فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِى الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ (پ ۱۱ - سورت یونس)

تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو ہم نے اسے اور جو اس کے ساتھ کشتی میں تھے ان کو نجات دی۔ اور انہیں ہم نے نائب کیا اور جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں ان کو ہم نے ڈبو دیا تو دیکھو ڈرائے ہوؤں کا انجام کیسا ہوا۔

قومِ صالح علیہ السلام کا آپ کی اونٹنی کیساتھ مکر

قوم ثمود نے یہ مکر بروز سنیچر کیا تھا۔ اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّ مَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

اور انہوں نے اپنا سا مکر کیا اور ہم نے اپنی خفیہ تدبیر فرمائی اور وہ غافل

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ۔

رہے تو دیکھو کیسا انجام ہوا ان کے مکر کا۔

(پ ۱۹۔سورت نمل)

قوم ثمود نے سیدنا حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے معجزہ طلب کیا تھا۔ تو آپ نے اللہ تعالےٰ سے دعا کی تو پتھر سے بحکمِ الٰہی اونٹنی پیدا ہوئی آپ نے فرمایا کہ اس اونٹنی کو زمین میں چرنے دینا کوئی تکلیف نہ دینا ورنہ دنیا ہی میں گرفتارِ عذاب ہو گے۔ اور مہلت نہ پاؤ گے۔ مگر بدبخت قوم نے اونٹنی کی کوچیں کاٹ دیں۔ تو سیدنا حضرت صالح علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ بس اب جمعہ تک تین دن جو کچھ دنیا کا عیش کرنا ہے کرلو۔ شنبہ (سنیچر) کو تم پر عذاب آئے گا۔ پہلے روز تمہارے چہرے زرد ہو جائیں گے دوسرے روز سرخ اور تیسرے روز جمعہ کو سیاہ اور سنیچر کو عذاب نازل ہو جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ شنبہ کو (سنیچر) سیدنا جبریل علیہ السلام کی چنگھاڑ سے سب ہلاک ہو گئے۔

وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۙ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا۠ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ۝

اور ظالموں کو چنگھاڑ نے آلیا تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے گویا کبھی یہاں بسے ہی نہ تھے۔ سن لو بے شک ثمود اپنے رب سے منکر ہوئے، ارے لعنت ہو ثمود پر۔

(پ ۱۲۔سورت ہود)

سیّدنا حضرت یوسف علیہ السّلام کے بھائیوں کا حضرت یوسف علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے مکر

سیدنا حضرت یوسف علیٰ نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ آپ کے بھائیوں نے بروز ہفتہ مکر کیا تھا۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝

(پ ۱۲ - سورت یوسف)

کہا یعقوب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اے میرے بچے اپنا خواب اپنے بھائیوں نہ کہنا کہ وہ تیرے ساتھ کوئی چال چلیں گے بے شک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے۔

خلاصہ اس مکر وفریب کا یہ ہے کہ سیّدنا حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفقت ومحبت بہ نسبت دوسرے بھائیوں کے سیّدنا حضرت یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ زیادہ تھی۔ اس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ حضرت یوسف علیہ السّلام کی والدہ کا ان کی صغرسنی میں انتقال ہوگیا تھا اس لئے وہ مزید شفقت ومحبت کے مورد تھے۔ دوسرے سیّدنا حضرت یوسف علیہ السلام میں رشد ونجابت کی وہ نشانیاں پائی جاتی تھیں جو دوسرے بھائیوں میں نہیں تھیں۔

اس وجہ سے سیدنا حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت یوسف

علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ زیادہ محبت تھی۔ بھائیوں کو اپنے والد ماجد کا سیدنا حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام سے زیادہ محبت فرمانا شاق گزرا۔ چنانچہ بھائیوں نے ارادہ کیا کہ کسی مکرو فریب سے سیدنا حضرت یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام اور حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے درمیان جدائی پیدا کریں تاکہ والد صاحب جب یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کو نہ دیکھیں گے تو آپ ہم سے محبت کریں گے۔ اور آپ ہمارے چہروں کو دیکھیں گے۔ اللہ تبارک وتعالے ارشاد فرماتا ہے۔

اِذْ قَالُوْا لَیُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِیْنَا مِنَّا وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنِ ۚ ۝ اقْتُلُوْا یُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا یَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِیْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ ۝

(پ ۱۲ ۔ سورت یوسف)

جب بولے کہ ضرور یوسف (علیہ السلام) اور اس کا بھائی ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں اور ہم ایک جماعت ہیں بے شک ہمارے باپ صراحۃً ان کی محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ یوسف (علیہ الصلوۃ والسلام) کو مار ڈالو یا کہیں زمین میں پھینک آؤ کہ تمہارے باپ کا منہ صرف تمہاری ہی طرف رہے۔ اور اس کے بعد پھر نیک ہو جانا۔

مگر قدرت الٰہی سے ان کا یہ مقصد حاصل نہ ہوا۔ باپ سے ان پیارے فرزند سیدنا حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام سے جدا تو کر دیا مگر

www.waseemziyai.com

سیدنا حضرت یعقوب علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام آنکھوں سے نابینا ہو گئے نہ تو ان کے چہرے کو دیکھ سکتے تھے اور نہ ہی ان کے دل سے سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام کی محبت کم ہوئی بلکہ پہلے سے کہیں زیادہ محبت کا اظہار فرماتے تھے۔ (کتاب السبعیات ص ۱۱)

سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کیساتھ فرعون کا مکر

فرعون نے جو مکر و فریب سیدنا حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا تھا وہ بھی بروز سنیچر وقوع پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰىنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ۝ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ۝

بولے (فرعونی) بے شک یہ دونوں ضرور جادوگر ہیں۔ چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہاری زمین سے اپنے جادو کے زور سے نکال دیں۔ اور تمہارا اچھا دین لے جائیں تو اپنا داؤں (مکر) پکا کر لو پھر پرا باندھ کر آؤ اور آج مراد کو پہنچا جو غالب رہا۔

(پ ۱۶ - سورت طٰہٰ)

جادوگروں کا یہ واقعہ بالتفصیل ہم نے منگل کے دن میں بیان کر دیا ہے وہاں دیکھو۔

www.waseemziyai.com

سیّدنا حضرت عیسیٰ علیہ السّلام سے یہودیوں کا مکر

سیّدنا حضرت عیسیٰ علیٰ نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام سے یہودیوں نے جو مکر وفریب کیا تھا وہ بھی سنیچر کے دن تھا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَ مَكَرُوْا وَ مَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝

(پ ۳ - سورت آل عمران)

اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی۔ اور اللہ تعالےٰ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے۔

یعنی کفار بنی اسرائیل نے سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ساتھ مکر کیا کہ دھوکے کے ساتھ آپ کے قتل کا انتظام کیا۔ اور اپنے ایک شخص کو اس کام پر مقرر کر دیا۔ تو اللہ واحد قہار نے ان کے مکر کا بدلہ دیا کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آسمان پر اٹھا لیا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شباہت اس شخص پر ڈال دی جو ان کے قتل پر آمادہ ہوا تھا۔ چنانچہ یہودیوں نے اس کو اسی شبہ پر قتل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اس واقعہ کو تفصیل سے بیان فرماتا ہے۔

وَ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ

(پارہ ۶ - سورت نساء)

اور ان کے اس کہنے پر کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم اللہ تعالےٰ کے رسول کو شہید کیا۔ اور ہے یہ کہ انہوں نے نہ اسے قتل اور نہ اسے سولی دی بلکہ ان کے لئے ان

www.waseemziyai.com

کی شبیہ کا ایک بنا دیا گیا۔

اہل سیرت بیان فرماتے ہیں کہ جس شخص کو سیدنا حضرت عیسٰی علیہ الصلوۃ و السلام کا شبیہ بنایا گیا تھا۔ اس کا نام اشیوع تھا۔

(کتاب التسعیات ص ۱۴)

لطیفہ اللہ تعالےٰ نے اشیوع کو پچاس برس تک تربیت دی تاکہ سیدنا حضرت عیسٰی علیہ الصلوۃ و السلام کا فدیہ بنایا جائے۔ اور فرعون کی چار سو سال مختلف نعمتوں سے تربیت فرمائی تاکہ اس کو سیدنا حضرت موسےٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کا فدیہ بنایا جائے۔ اور اسی طرح خدا تعالےٰ نے چار ہزار سال جنت میں دنبہ کو پالا تاکہ اسے سیدنا حضرت اسماعیل علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کا فدیہ بنایا جائے۔ اسی طرح یہود و نصاریٰ اور کفار و مشرکین کو تربیت دے کر ان کو مہلتیں دیں تاکہ عذاب نار سے امت محمدیہ کا فدیہ بن سکیں۔

لطیفہ تقدیر الٰہی میں تھا کہ سیدنا حضرت عیسٰی علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو آسمانوں پر لے جایا جائے۔ تو اس کا سبب یہود کی اذا بنایا۔ اسی طرح حکمت الٰہی نے چاہا کہ سیدنا حضرت یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو مصر کا بادشاہ بنایا جائے تو اس کا سبب آپ کے بھائیوں کا حسد بنایا۔

اسی طرح رب کریم نے چاہا کہ میرا عفو و غفران امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام میں ظاہر ہو تو اس کا سبب ابلیس ملعون کا وسوسہ بنایا اسی لئے کہا گیا ہے کہ اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو تین چیزیں ضائع ہو جاتیں

۱ : اگر مومن نہ ہوتا تو جنت کی نعمتیں ضائع ہو جاتیں۔
۲ : اگر کافر نہ ہوتا تو دوزخ کی آگ ضائع ہو جاتی۔
۳ : اگر عاصی و گنہگار نہ ہوتا تو رحیم کی رحمت کا پتہ نہ چلتا۔

(کتاب السبعیات ص ۱۵)

دار الندوہ میں حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قریش کا مکر

قریش دار الندوہ میں جمع ہوئے اور انہوں نے محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کے ساتھ مکر کیا۔ وہ دن بھی سنیچر کا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَ اِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ وَ یَمْکُرُوْنَ وَ یَمْکُرُ اللّٰہُ ط وَ اللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ۔

(پ ۹ - سورت انفال)

اور اے محبوب یاد کرو جب کافر تمہارے ساتھ مکر کرتے تھے کہ تمہیں بند کرلیں۔ یا شہید کر دیں یا نکال دیں اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر۔

www.waseemziyai.com

اس کا مختصر واقعہ یہ ہے۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا کہ۔ کفار قریش دار الندوہ (کمیٹی گھر) میں رسول کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی نسبت مشورہ کرنے کے لئے جمع ہوئے۔ اور ابلیس لعین ایک بوڑھے کی صورت میں آیا اور کہنے لگا کہ میں شیخ نجد ہوں مجھے تمہارے اجتماع کی اطلاع ہوئی تو میں آیا۔ مجھ سے تم کچھ نہ چھپانا میں تمہارا رفیق ہوں۔ اور اس معاملہ میں بہتر رائے سے تمہاری مدد کروں گا۔

انہوں نے اس کو شامل کر لیا۔ اور محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کے متعلق رائے زنی شروع ہوئی۔

ابو البختری نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کو پکڑ کر ایک مکان میں قید کر دو۔ اور مضبوط بندشوں سے باندھ دو۔ دروازہ بند کر دو صرف ایک سوراخ چھوڑ دو جس سے کبھی کبھی کھانا پانی دیا جائے۔ اور وہیں وہ ہلاک ہو کر رہ جائیں۔

اس پر شیطان لعین جو شیخ نجدی بنا ہوا تھا بہت ناخوش ہوا اور کہا کہ یہ نہایت ناقص رائے ہے۔ جب یہ خبر مشہور ہوگی تو ان کے اصحاب آئیں گے۔ اور تم سے مقابلہ کریں گے اور ان کو تمہارے ہاتھ سے چھڑا لیں گے۔ حاضرین نے کہا شیخ نجدی ٹھیک کہتا ہے۔

پھر ہشام بن عمرو کھڑا ہوا۔ اس نے کہا میری رائے یہ ہے کہ ان کو محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کو اونٹ پر سوار کر کے اپنے شہر سے نکال دو۔ پھر وہ جو کچھ بھی کریں۔ اس سے تمہیں کچھ ضرر نہیں۔

www.waseemziyai.com

ابلیس نے اس رائے کو بھی ناپسند کیا اور کہا کہ جس شخص نے تمہارے ہوش اڑا دیئے اور تمہارے دانش مندوں کو حیران کر دیا۔ اس کو تم دوسروں کی طرف بھیجتے ہو۔ تم نے اس کی شیریں کلامی سیف زبانی، دل کشی نہیں دیکھی ہے۔ اگر تم نے ایسا کیا تو وہ دوسری قوم کے قلوب مسخر کرکے ان لوگوں کیساتھ تم پر چڑھائی کریں گے۔ اہل مجمع نے کہا کہ شیخ نجدی کی رائے ٹھیک ہے۔

اس پر ابوجہل کھڑا ہوا۔ اور اس نے یہ رائے دی کہ قریش کے ہر ہر خاندان سے ایک ایک عالی نسب جوان منتخب کیا جائے اور ان کو تیز تلواریں دی جائیں۔ وہ سب یکبارگی حضرت پر حملہ آور ہوکر قتل کر دیں تو بنی ہاشم قریش کے تمام قبائل سے نہ لڑ سکیں گے۔ غایت یہ ہے کہ خون کا معاوضہ دینا پڑے وہ دے دیا جائے گا۔

ابلیس لعین نے اس تجویز کو پسند کیا اور ابوجہل کی بہت تعریف کی اور اسی پر سب کا اتفاق ہوگیا۔

سیدنا حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سید دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر واقعہ گزارش کیا۔ اور عرض کیا کہ حضور اپنی خواب گاہ میں رات کو نہ رہیں۔ اللہ تبارک وتعالےٰ نے اذن دیا ہے کہ آپ مدینہ طیبہ کا عزم فرمائیں۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے سیدنا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو رات میں اپنی خواب گاہ پہ رہنے کا حکم دیا۔ اور فرمایا کہ ہماری چادر شریف اوڑھ لو۔ تمہیں کوئی ناگوار بات پیش نہ آئے گی۔ اور حضور دولت سرائے اقدس سے باہر تشریف لائے اور ایک مشت خاک دست مبارک میں لی۔ اور یہ آیت

www.waseemziyai.com

اِنَّا جَعَلْنَا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا پڑھ کر محاصرہ کرنے والوں پر ماری۔ سب کی آنکھوں اور سروں پر پہنچی سب اندھے ہو گئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کو نہ دیکھ سکے۔ اور حضور مع سیدنا ابوبکر صدیق ؓ کے غار ثور میں تشریف لے گئے۔ اور سیدنا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو لوگوں کی امانتیں پہنچانے کے لئے مکہ مکرمہ میں چھوڑا۔

مشرکین رات بھر سید دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی دولت سرائے کا پہرہ دیتے رہے۔ صبح کو جب قتل کے ارادہ سے حملہ آور ہوئے تو دیکھا کہ حضرت علی ؓ ہیں۔ ان سے حضور اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کے متعلق دریافت کیا کہ کہاں ہیں؟

انہوں نے فرمایا کہ ہمیں معلوم نہیں۔ تو تلاش کے لئے نکلے۔ جب غار ثور پر پہنچے تو مکڑی کے جالے کو دیکھ کر کہنے لگے کہ اگر اس میں داخل ہوتے تو یہ جالے باقی نہ رہتے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم اس غار میں تین روز ٹھہرے پھر مدینہ طیبہ روانہ ہو گئے۔ (خزائن العرفان ۲۱۵)

ہجرت کے موقعہ پر اللہ جل شانہٗ نے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور سیدنا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو بہت فضیلت عنایت فرمائی۔ سیدنا حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو تو یہ کہ محل خوف جان میں بجائے حبیب خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کے لیٹے اور داد جاں نثاری کی دی۔ بعض علماء کرام نے لکھا ہے کہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شان میں اس قصہ ہجرت میں یہ آیت نازل ہوئی۔

www.waseemziyai.com

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ○ (پ ۲ سورت بقر)	اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے اللہ کی مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

تین روز کے بعد سرورِ کائنات فخر موجودات حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم اور سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور عامر بن فہیرہ اونٹنیوں پر سوار ہو کر براستہ ساحل روانہ ہوئے۔ عبد اللہ بن اریقط دئلی کو راہبری کے لئے ساتھ لیا۔ اونٹنیاں اسی کے سپرد تھیں اور اسی روز حسب الحکم درِ غار پر حاضر لایا تھا۔

ادھر کفارِ مکہ نے یہ اشتہار دیا کہ جو کوئی محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کو پکڑ کر لائے یا قتل کرے ہم اس کو سَو اونٹ انعام دیں گے۔ اور جو ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑے یا اسے قتل تو اسے بھی سو (۱۰۰) اونٹ انعام دیں گے۔ اور جو دونوں کو پکڑ کر لائے تو اسے دو سو اونٹ انعام ملے گا۔

سراقہ بن مالک بن جعشم جو سرداران عرب میں سے تھا اور ایک جھیل کے کنارے اس کا گھر تھا۔ اس نے کفارِ قریش کا اشتہار سنا تھا۔ اور کسی نے اس سے جا کر کہا تھا کہ ابھی چند اونٹ سوار ادھر سے گئے ہیں شاید وہی ہوں جن کی قریش کو تلاش ہے۔

سراقہ نے انعام کے طمع میں مسلح گھوڑے پر سوار ہو کر حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کے تعاقب میں نکلا۔ گھوڑا دوڑایا۔ اور حضورِ اقدس

www.waseemziyai.com

صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کے قریب پہنچ گیا۔ سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہ جو ہر طرف واسطے محافظت سرکارِ مدینہ کے دیکھتے جا رہے تھے۔ سراقہ کو دیکھ کر کہا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم ایک سوار آ پہنچا ہے۔

آپ نے دیکھا اور سراقہ کے لئے بددعا کی۔ تو یکبارگی زمین نے سراقہ کے گھوڑے کو پیٹ تک نگل لیا۔ پاؤں گھوڑے کے زمین میں غائب ہو گئے سراقہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم سے معافی مانگی اور عہد کیا کہ واپس راستہ میں جو تمہاری تلاش کے لئے آتا ہوا ملا میں اس کو واپس کردوں گا۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے دعا کی۔ زمین نے سراقہ کے گھوڑے کو چھوڑ دیا۔

سراقہ کا بیان ہے کہ میں اس وقت سمجھ گیا کہ اللہ جل شانہٗ آپ کو غلبہ نصیب فرمائے گا۔ میں آپ کے قریب گیا اور آپ سے درخواست کی کہ امان نامہ لکھ دیجئے کہ جب اللہ تعالےٰ آپ کو غلبہ مرحمت فرمائے تو میں محفوظ رہوں۔

آپ نے عامر بن فہیرہ کے ہاتھ سے امان نامہ لکھوا دیا۔ سراقہ اگرچہ اس وقت مسلمان نہ ہوئے لیکن بعد اس کے مشرف باسلام ہو کر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کی فہرست میں داخل ہو گئے۔ سراقہ نے واپسی پر حسب وعدہ ہر شخص کو جو آپ کی تلاش کے لئے جاتا تھا واپس پھیر دیا۔ اور کہا کہ تمہارے جانے کی اب حاجت نہیں ہے۔ میں دیکھ کر آ رہا ہوں۔

(تاریخ حبیبِ الٰہ ص ۴۰، ۴۱)

www.waseemziyai.com

یہود کا اللہ تعالےٰ کی نہی کے ساتھ مکر

اللہ تعالےٰ نے یہود کو سنیچر کے دن مچھلی کا شکار کرنے سے منع کر دیا تھا مگر انہوں نے اللہ تعالےٰ کی نہی کے ساتھ مکر و فریب کیا۔ سنیچر کے دن یہودیوں کا اللہ تعالےٰ کی اس نہی کے مکر کا مختصر قصہ یہ ہے کہ۔

شہر ایلیہ میں بنی اسرائیل آباد تھے۔ اور انہیں حکم تھا کہ شنبہ (ہفتہ) کا دن عبادت کے لئے خاص کر دیں۔ اور اس دن شکار نہ کریں۔ اور تمام دنیاوی مشاغل ترک کر دیں۔ ان کے ایک گروہ نے یہ چال چلی اور مکر و فریب کیا کہ جمعہ کے دن دریا کے کنارے کنارے بہت سے گڑھے کھودتے اور سنیچر کی صبح کو دریا سے ان گڑھوں تک نالیاں بناتے۔ جن میں پانی کے ساتھ مچھلیاں گڑھوں میں قید ہو جاتیں۔ اتوار کو انہیں نکالتے اور کہتے ہم مچھلی کو پانی سے ہفتہ کے روز نہیں نکالتے۔ چالیس یا ستر سال تک یہی عمل رہا۔

جب سیدنا حضرت داؤد علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا زمانہ آیا تو آپ نے انہیں اس سے منع کیا اور فرمایا کہ قید کرنا ہی شکار ہے جو سنیچر کو کرتے ہو اس سے باز رہو۔ ورنہ عذاب میں گرفتار کئے جاؤ گے مگر وہ باز نہ آئے آپ نے دعا فرمائی۔ اور اللہ تعالےٰ نے انہیں بندروں کی شکل میں مسخ کر دیا۔ عقل و حواس تو ان کے باقی رہے مگر قوت گویائی زائل ہو گئی۔ بدنوں سے بدبو آنے لگی۔ اپنے اس حال پر روتے روتے تین روز میں ہلاک ہو گئے۔ اور ان کی نسل باقی نہ رہی۔

اللہ تبارک و تعالےٰ انہیں کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے۔

www.waseemziyai.com

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ ۝

(پ ۱ - س بقرہ)

بے شک ضرور تمہیں معلوم ہے کہ تم میں کے وہ جنہوں نے ہفتہ میں سرکشی کی تو ہم نے ان سے فرمایا کہ ہوجاؤ بندر دھتکارے ہوئے۔

اس بستی کے لوگ تین گروہ میں منقسم ہو گئے تھے۔ ایک تہائی ایسے لوگ تھے جو شکار سے باز رہے اور شکار کرنے والوں کو منع کرتے تھے۔ اور ایک تہائی خاموش تھے دوسروں کو منع نہ کرتے تھے اور منع کرنے والوں سے کہتے تھے کہ ایسی قوم کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ تعالے ہلاک کرنے والا ہے۔ اور ایک گروہ وہ خطا کار لوگ تھے جنہوں نے حکم الہٰی کی مخالفت کی اور شکار کیا اور کھایا اور بیچا۔

اور جب وہ اس معصیت سے باز نہ آئے تو منع کرنے والے گروہ نے کہا کہ ہم تمہارے ساتھ بود و باش نہ رکھیں گے۔ اور گاؤں کو تقسیم کر کے درمیان میں ایک دیوار کھینچ دی۔ منع کرنے والوں کا ایک الگ دروازہ تھا۔ جس سے وہ آتے جاتے تھے۔

سیدنا حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے خطا کاروں پر لعنت کی۔ ایک روز منع کرنے والوں نے دیکھا کہ خطا کاروں میں سے کوئی نہیں نکلا۔ تو انہوں نے خیال کیا کہ شاید آج شراب کے نشہ میں مدہوش ہو گئے ہوں گے۔ انہیں دیکھنے کے لئے جب وہ دیوار پر چڑھے تو دیکھا کہ وہ بندروں کی صورتوں میں مسخ ہو گئے تھے۔ اب یہ لوگ دروازہ کھول کر داخل ہوئے تو وہ

www.waseemziyai.com

بندر اپنے رشتہ داروں کو پہچانتے تھے۔ اور ان کے پاس آکر ان کے کپڑے سونگھتے تھے۔ اور یہ لوگ ان بندر ہو جانے والوں کو نہیں پہچانتے تھے۔ ان لوگوں نے ان سے کہا کہ کیا ہم نے تم سے منع نہیں کیا تھا۔ انہوں نے سر کے اشارہ سے کہا ہاں۔ پھر وہ سب لوگ ہلاک ہو گئے اور منع کرنے والے سلامت رہے۔ ارشاد باری تعالےٰ ہے۔

وَاسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ
الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ
الْبَحْرِ م إِذْ يَعْدُوْنَ فِي
السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ
يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّ
يَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ لَا
تَأْتِيهِمْ كَذٰلِكَ ج نَبْلُوْهُمْ
بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝
وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ
لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَانِ اللّٰهُ
مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ
عَذَابًا شَدِيْدًا ط قَالُوْا
مَعْذِرَةً إِلٰى رَبِّكُمْ وَ
لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝
فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ

اور ان سے حال پوچھو اس بستی کا
کہ دریا کے کنارے تھی جب وہ
ہفتہ کے بارے میں حد سے بڑھتے
جب ہفتے کے دن ان کی مچھلیاں
پانی پر تیرتی ان کے سامنے آتیں۔
اور جو دن ہفتے کا نہ ہوتا نہ آتیں۔
اس طرح ہم انہیں آزماتے تھے۔
ان کی بے حکمی کے سبب اور جب ان
میں سے ایک گروہ نے کہا کہ کیوں
نصیحت کرتے ہو ان لوگوں کو جنہیں
اللہ تعالےٰ ہلاک کرنے والا ہے۔ یا
انہیں سخت عذاب دینے والا ہے
بولے تمہارے رب کے حضور معذرت
کو اور شاید انہیں ڈر ہو۔ پھر جب
بھلا بیٹھے جو نصیحت انہیں ہوئی تھی

www.waseemziyai.com

اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ
عَنِ السُّوْٓءِ وَ اَخَذْنَا
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ
بَئِيْسٍ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ۝
فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا
عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً
خَاسِئِيْنَ۝

(پ ۹ - سورت اعراف)

ہم نے بچا لئے وہ جو برائی سے منع
کرتے تھے۔ اور ظالموں کو برے
عذاب میں پکڑا بدلہ ان کی نافرمانی کا
پھر جب انہوں نے ممانعت کے
حکم سے سرکشی کی ہم نے ان سے
فرمایا ہو جاؤ بندر دھتکارے ہوئے

تحقیق

اللہ تعالیٰ نے یوم سبت (ہفتہ) کو سات مقاموں میں ذکر فرمایا۔

۱ : اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۔

۲ : وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ ۔

۳ : اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا اَصْحٰبَ السَّبْتِ ۔

۴ : وَ قُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ ۔

۵ : وَاسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ ۔

۶ : اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا ۔

۷ : وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ لَا تَاْتِيْهِمْ ۔

حکیم مطلق کی حکمت کاملہ

قربان جائیے اللہ تعالیٰ کی حکمت کاملہ پر کہ

www.waseemziyai.com

جب یہود مچھلی پکڑتے ہیں تو بندر بن جاتے ہیں۔ جب نبی مچھلی پکڑتا ہے تو وہ مچھلیوں کی سردار بن جاتی ہے۔ شیطان لعین جس کا قبلہ عرش تھا وہ مردود و مخذول ہو جاتا ہے۔ اور عمر بن خطاب (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) جس کا قبلہ بت تھا وہ محبوب بن جاتا ہے۔ وہ بے نیاز ذات جب چاہتی ہے تو منافق کو موافق بنا دیتی ہے۔ اور جب چاہے تو موافق کو منافق بنا دیتی ہے۔ فَلَا رَادَّ لِقَضَائِهٖ وَلَا مَانِعَ لِحِکْمَتِهٖ۔

سبت کا معنےٰ

یوم سبت کے معنیٰ میں اختلاف ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ سبت کا معنیٰ عظیم ہے اور یہ دن بھی یہودیوں کے نزدیک معظم ہے۔ اور بعض حضرات نے فرمایا کہ سبت کا معنے استراحت ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ای راحة لِاَبْدَانِكُمْ۔ چونکہ یہودی اس دن میں دنیا کے کاموں سے استراحت میں ہوتے ہیں۔ یہودیوں سے پوچھا گیا کہ تم لوگ ہفتہ کے دن کاروبار کیوں نہیں کرتے؟ تو انہوں نے کہا کہ اس دن اللہ تبارک وتعالےٰ کسی چیز کو پیدا نہیں فرماتے۔

ایک روایت

مروی ہے یہودی دربار رسالت میں حاضر ہوتے تو پوچھا یا محمد! (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم) آپ ہمیں بتلائیں کہ اللہ تعالےٰ نے سات دنوں میں کیا کیا چیزیں پیدا فرمائیں؟

رسول اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے زمین و آسمان کو اتوار کے روز پیدا فرمایا۔ اور پہاڑ پیر کو۔ اور چوپائے منگل

www.waseemziyai.com

کو اور نور بدھ کو۔ اور جنت و دوزخ خمیس کو۔ اور آدم (علیہ الصلوۃ والسلام) اور حواء کو جمعہ کے روز پیدا فرمایا۔

یہودیوں نے کہا کہ بات تو ٹھیک ہے مگر آپ نے اس کو مکمل نہیں کیا آپ نے فرمایا وہ کیسے؟ تو کہنے لگے کہ جب اللہ تعالےٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے فراغت پائی تو (معاذ اللہ تعالےٰ) ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھ کر لیٹ گیا اور آرام فرمایا۔ اور یہ دن ہفتہ کا تھا۔ لہٰذا ہم نے بھی اسے عید اور آرام کا دن بنایا ہے۔

حبیبِ خدا شفیعِ روزِ جزا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم یہودیوں کی اس بات سے بہت ناخوش ہوئے اور طبیعت میں ملال پیدا ہوا۔ تو اللہ رحیم نے اپنے محبوب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو تسلی دینے کیلئے یہ آیت نازل فرمائی۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ؕ	یعنی ہم نے آسمانوں اور زمین اور ان کے مابین کو چھ دن میں بنایا مگر ہم کو تھکاوٹ نہیں ہوئی کہ آرام کی ضرورت ہو۔

کیوں کہ تھکاوٹ اس وقت ہوتی ہے جب کہ کام کو آلات اور جوارح سے کیا جائے۔ مگر قادرِ مطلق جب کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے۔ تو کُنْ فرماتا ہے تو وہ چیز وجود میں آجاتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَمَا اَمْرُنَا اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ۔ اور فرماتا ہے کہ اِنَّمَا اَمْرُنَا لِشَيْءٍ اِذَا اَرَدْنَاهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ؕ

www.waseemziyai.com

یہودیوں نے گمان کیا تھا کہ ہفتہ کا روز ان کے لئے باعث راحت ہے مگر وہ ان کے لئے یوم محنت و تکلیف بن گیا۔ انہوں نے اسے یوم مسرت خیال کیا مگر وہ ان کے لئے یوم افسوس بن گیا۔

رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہفتہ یہودیوں کے لئے ہے اور جمعہ مبارک تمہارے لئے یعنی مسلمانوں کے لئے ہے۔ لہذا تم جمعہ کے روز اللہ تعالےٰ کے حکم کی مخالفت نہ کرنا جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے مخالفت کی تھی۔ اور مخالفت کرنے والے بندر اور سور بن گئے یہودیوں نے ہفتہ کے روز اللہ واحد کے حکم کی مخالفت کی تو اللہ قہار نے ان کی صورتیں مسخ کر کے تبدیل کر دیں۔ مسلمان جب اللہ تعالےٰ کی اطاعت کرتے ہیں اور نماز جمعہ ادا کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ ان کے گناہوں کی صورتیں بدل دیتا ہے۔ بدیوں کو بدل کر نیکیاں بنا دیتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالےٰ ہے۔

فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۔

علماء فرماتے ہیں کہ یہودیوں کی شکلیں اس لئے نہیں بدلی تھیں کہ انہوں نے مچھلیوں کا شکار کیا تھا۔ بلکہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالےٰ کی نہی کا ارتکاب کیا تھا۔

سیدنا حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت حوّا نے دانۂ گندم کھایا تھا جو ممنوع قرار دیا گیا تھا تو ان کا ستر کھل گیا تھا۔ حالانکہ شہد کی مکھی نے جنت کے درخت کے پتوں کو کھایا تھا تو اس کے پیٹ میں شہد ہو گیا۔ اس لئے کہ سیدنا حضرت آدم علیٰ نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام

نے جنت کا درخت بغیر امر الٰہی کے کھایا تھا۔

اس سے زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ کیڑے نے سیّدنا حضرت ایوب علیٰ نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا گوشت کھایا تو وہ گوشت اس کے پیٹ میں ریشم بن گیا۔

مقامِ تعجب ہے کہ آدمی مچھلی کھاتا ہے تو رب اس پر ناراض ہوتا ہے اور اسے بندر بنا دیتا ہے۔ اور کیڑا آدمی کو کھاتا ہے تو رب اس سے راضی ہوتا ہے۔ اور اس کے روث کو ریشم بنا دیتا ہے۔ اس لئے کہ آدمی نے اپنے رب کے حکم کی مخالفت کی تھی۔ اور کیڑے نے اطاعت و فرمانبرداری کی۔ بھلا بتاؤ کہ مومن مخلص جب اللہ جل شانہٗ کے حکم کی اطاعت کرے تو رحمت و قربت و کرامت کا مستحق کیوں نہ ہو؟۔

(کتاب السبعیات ص ۲۵)

حکایت

عتبہ غلام بڑا فاسق و فاجر اور فسادی و شرابی شخص تھا۔ ایک روز وہ سیّدنا حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کی مجلسِ وعظ میں شریک ہوا۔ وہاں قاری نے یہ آیت پاک پڑھی۔

اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ	کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ تعالےٰ کی یاد اور اس حق کے لئے جو اترا۔ اور ان جیسے نہ ہوں جن کو پہلے کتاب دی گئی۔ پھر ان پر مدت دراز

www.waseemziyai.com

فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ۖ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ○ (پ ۲۷-س حدید)	ہوئی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں بہت فاسق ہیں۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے اسی آیت پر ایک بلیغ خطبہ دیا کہ حاضرین رونے لگ گئے۔ ان میں سے ایک جوان اٹھا اور کہا کہ۔

اے امام المومنین ! کیا اللہ تعالےٰ میرے جیسے فاسق و فاجر کو جب کہ توبہ کرے تو قبول فرمائے گا؟

آپ نے فرمایا ہاں ! اللہ رحیم تیری توبہ قبول فرمائے گا اگرچہ تیرا فسق و فجور عتبہ غلام کے برابر ہو۔

عتبہ نے یہ کلام سنی تو کانپنے لگ گیا اور اس کا چہرہ زرد ہو گیا۔ چیخا اور بیہوش ہو کر گر پڑا۔ جب اسے افاقہ ہوا تو حضرت شیخ کے قریب پہنچ کر یہ اشعار پڑھے۔

ایا شاب لرب العرش عاصی
اتدری ماجزاء ذوی المعاصی

اے جوان عرش کے مالک کی نافرمانی کرنے والے تجھے معلوم ہے کہ گنہگار کی کیا جزا ہے۔

سعیر للعصاۃ بہا شہود
فویل یوم یوخذ بالنواصی

نافرمانوں کے لئے بھڑکتی آگ ہے جس میں ہلاکت ہے۔ خرابی ہے اس دن میں جب پیشانی سے پکڑا جائے گا۔

www.waseemziyai.com

وَ اِنْ تصبر علی النیران فاعص
و الّا کُن عن العصیان قاصی

اور اگر تو آگ پر صبر کر سکتا ہے تو نا فرمانی کرتا رہ ۔ ورنہ گناہوں سے دور ہو جا ۔

وَ فیمَا قد کسبت من الخطایا
اھنت النفس فاجھد فی الخلاص

تو نے گزشتہ زمانہ میں خطائیں کیں ۔ اپنے نفس کو ذلیل کیا واب، رہائی میں کوشش کر ۔

یہ اشعار پڑھ کر بہت چیخنے چلانے لگا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا ۔ اور جب ہوش آیا کہا ۔ یا شیخ! کیا اللہ کریم میرے جیسے لئیم شخص کی توبہ قبول کرلے گا ۔ شیخ نے فرمایا ۔ رب معافی بندہ جافی کی توبہ کیوں نہ قبول فرمائے گا ۔ عتبہ نے خوشی خوشی سر اٹھایا اور تین دعائیں مانگیں ۔

۱ : کہا الٰہی اگر تو نے میری توبہ قبول فرما کر میرے گناہوں کو بخش دیا تو مجھے فہم و حافظہ عنایت فرما تاکہ علم کی باتیں اور قرآن مجید جو کچھ سنوں مجھے وہ یاد رہے ۔

۲ : الٰہی مجھے ایسی خوش آوازی عطا فرما کہ جو بھی میری قرأت کو سنے اس کے دل میں رقت پیدا ہو ۔ اگرچہ اس کا دل سخت بھی ہو ۔

۳ : الٰہی مجھے روزی حلال ایسی جگہ سے مرحمت فرما کہ جہاں گمان تک نہ ہو ۔

پس رب کریم نے اس کی دعاؤں کو زیورِ قبولیت سے آراستہ فرمایا ۔ اور اس کا حافظہ تیز ہو گیا ۔ جب وہ قرآن مجید کی تلاوت کرتا تو سننے والا تائب ہو جاتا ۔

www.waseemziyai.com

اور اس کے گھر میں ایک پیالہ ہر روز رکھا جاتا جو شوربے اور روٹیوں سے بھرا ہوا ہوتا۔ مگر پیالہ رکھنے والے کو کوئی نہ دیکھتا۔ آخر عمر تک یہی حالت برقرار رہی۔ یہاں تک کہ وہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

(کتاب السبعیات ص ۲۷)

سنیچر کے دن کا روزہ

سنیچر کے دن روزہ رکھنا چاہئے۔ بڑا ثواب ہے۔ محبوب کبریا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ مسلمانو! تم سنیچر اور اتوار کے دن روزہ رکھو۔ اور یہود ونصاریٰ کی مخالفت کرو۔

(غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۴۷)

سنیچر کے دن کے نفل

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سنیچر کے دن چار رکعت نماز ادا کرے۔ اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک مرتبہ اور قُلْ يَآ اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ ٥ تین مرتبہ پڑھے۔ سلام کے بعد ایک دفعہ آیت الکرسی پڑھے تو اللہ جلّ شانہٗ اس کے لئے ہر حرف کے بدلے حج اور عمرہ کا ثواب لکھتا ہے۔ اور ہر حرف کے عوض ایک سال کے دنوں کے روزوں اور سال کی راتوں کے قیام کا اجر عنایت فرماتا ہے۔ اور ہر حرف کے بدلے ایک شہید کا ثواب عطا فرماتا ہے اور (قیامت کے روز) انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور شہدائے عظام کے ساتھ عرش الٰہی کے نیچے جگہ پائیگا۔ (احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۰۵، غنیۃ الطالبین ص ۱۴۲)

www.waseemziyai.com

سنیچر کے رات کے نفل

سید العالمین خاتم النبیین صلی اللہ تعالے علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی سنیچر کی رات مغرب اور عشاء کے درمیان بارہ رکعت نفل ادا کرے تو اس کے لئے جنت میں محل تیار کیا جاتا ہے۔ اور گویا اس نے ہر مومن مرد اور مومنہ عورت پر صدقہ کیا۔ اور یہودیت سے بیزار ہو جاتا ہے۔ اور اللہ کریم کے ذمہ کرم پر ہے کہ اس کی مغفرت فرمائے۔

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۰۷۔ غنیۃ الطالبین ج ۲ ص ۱۴۴)

دنوں کے حالات کا اختتام

حضرات! یہاں تک ہفتہ بھر کے دنوں کے خصوصی حالات اور ان میں نفلی روزے اور نوافل کا بیان ختم ہوا۔ اب بارہ مہینوں کے متعلق لکھا جاتا ہے اللہ تعالے قبول فرمائے۔ آمین۔

وَ مَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَ اِلَیْہِ اُنِیْبُ۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ٥

www.waseemziyai.com

سال کے بارہ

مہینوں کا بیان

ملت اسلامیہ کے نزدیک سال کے بارہ مہینے ہیں۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ط ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ ۔(پ ۱۰۔ سورت توبہ)

بے شک مہینوں کی گنتی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں جب سے اس نے آسمان اور زمین بنائے۔ ان میں سے چار حرمت والے ہیں یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو۔

www.waseemziyai.com

اسلامی مہینوں کے نام

۱۔ محرم الحرام ۔ ۲۔ صفر ۳۔ ربیع الاول ۔ ۴۔ ربیع الثانی

۵ : جمادی الاول ۔ ۶ ۔ جمادی الثانی ۔ ۷۔ رجب المرجب ۔ ۸ ۔ شعبان المعظم ۔ ۹ ۔ رمضان المبارک ۔ ۱۰ ۔ شوال المکرم ۔ ۱۱ ۔ ذوالقعدہ ۔ ۱۲ ۔ ذوالحجہ ۔

حرمت والے مہینے

اشہر الحرام ۔ یعنی حرمت و عزت والے مہینے چار ہیں ۔ تین متصل اور ایک الگ ۔ ۱ : ۔ ذوالقعدہ ۔ ۲ : ذوالحجہ ۔ ۳ : محرم الحرام ۔ ۴ : رجب المرجب ۔

ان کی حرمت و عزت یہ ہے کہ ان میں عبادت کرنے کا ثواب بہت ملتا ہے ۔ اور اسی طرح ان میں گناہ کا عذاب بھی بہت زیادہ ہوتا ہے ۔ اس لئے ان مہینوں میں کثرت سے عبادت کرنی چاہیئے ۔ اور ہر قسم کے گناہوں سے بچنا چاہیئے ۔ زمانۂ جاہلیت میں بھی لوگ ان مہینوں کی حرمت کے قائل تھے اور ان میں قتال حرام جانتے تھے ۔ اسلام میں ان مہینوں کی حرمت و عظمت اور زیادہ کی گئی ۔ اہل عرب ان مہینوں میں تلواریں اپنے نیام میں ڈال دیتے تھے اور لوٹ مار سے رک جاتے تھے اور لوگ اپنے دشمنوں سے بے خوف ہوجاتے تھے ۔ یہاں تک کہ آدمی اپنے باپ یا بھائی کے قاتل سے ملتا تھا ۔ تو اس سے کچھ تعرض نہ کرتا تھا ۔

(عجائب المخلوقات ص ۴۴)

www.waseemziyai.com

پہلے مہینے کا بیان

یوم عاشورہ کے مشہور واقعات

اسلام میں پہلا مہینہ محرم الحرام ہے۔ اور محرم کو محرم اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس ماہ میں جنگ و قتال حرام ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا مہینہ ہے۔ اور اس مہینہ میں عاشورہ کا دن بہت معظم ہے۔ یعنی دسویں محرم کا دن۔ اس میں مندرجہ ذیل بڑے بڑے واقعات رونما ہوئے۔

۱ : فرعون اور اس کا لشکر غرق ہوا۔

۲ : سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔

۳ : سیدنا حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کی توبہ قبول ہوئی۔

۴ : سیدنا حضرت نوح علیہ السلام کشتی سے سلامتی کے ساتھ اترے اور شکریہ کے طور پر روزہ رکھا۔ اور دوسروں کو روزہ کا حکم دیا۔

۵ : بنی اسرائیل کے لئے دریا پھاڑا۔

۶ : سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے۔

۷ : سیدنا حضرت عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے۔

(فیض القدیر شرح جامع صغیر للمناوی جلد۳ ص۳۴)

۸ : سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام قید سے نکلے۔

www.waseemziyai.com

۹ : سیدنا حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے نکلے۔

(فیض القدیر شرح جامع صغیر ج ۵ ص ۲۲۶)

۱۰ : سیّدنا حضرت موسےٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔

۱۱ : سیّدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام پر نار نمرودی گلزار ہوئی۔

۱۲ : سیّدنا حضرت ایوب علیہ السلام نے مرض سے شفا پائی۔

۱۳ : سیّدنا حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی واپس آئی۔

۱۴ : سیّدنا حضرت یوسف علیہ السلام کنوئیں سے نکلے۔

۱۵ : سیّدنا حضرت سلیمان علیہ السلام کو بادشاہی ملی۔

۱۶ : سیّدنا حضرت موسےٰ علیہ السلام جادوگروں پر غالب آئے۔

(عجائب المخلوقات ص ۴۴)

۱۷ : سیّدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مرتبۂ شہادت حاصل کیا۔

۱۸ : قیامت اسی دن آئے گی۔

۱۹ : رب العالمین نے عرش پر اپنی شان کے مناسب استوار فرمایا۔

۲۰ : پہلی بارش آسمانوں سے نازل ہوئی۔

۲۱ : پہلی رحمت نازل ہوئی۔

(غنیۃ الطالبین ج ۲ ص ۵۳)

۲۲ : اللہ تعالےٰ نے کرسی کو پیدا کیا۔

۲۳ : قلم کو پیدا فرمایا۔

آسمانوں کو پیدا کیا۔

www.waseemziyai.com

۲۵ : سیدنا حضرت ادریس علیہ السلام کو جنت کی طرف اٹھایا گیا۔

۲۶ : پہاڑوں کو پیدا کیا

۲۷ : سمندروں کو پیدا فرمایا۔

(غنیۃ الطالبین ج ۲ ص ۵۳)

۲۸ : عاشورہ کے دن اصحاب کہف کروٹیں بدلتے ہیں۔

(نزہتہ المجالس ج ۱۔ص ۱۴۵)

عاشورہ کے دن نیک کام

عاشورہ ایک بزرگ دن ہے۔ اس میں ہر ایک نیک کام بڑے اجر و ثواب کا موجب ہے۔ چند نیک کاموں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱ : یتیم کے سر پہ ہاتھ پھیرنا بڑا ثواب ہے۔ سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما سے روایت ہے کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالٰے علیہ وبارک وسلم نے فرمایا۔

مَنْ مَسَحَ بِيَدِهٖ عَلٰى رَأْسِ يَتِيْمٍ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ رَفَعَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ عَلٰى رَاْسِهٖ دَرَجَةً فِى الْجَنَّةِ۔

جو شخص عاشورہ کے دن یتیم کے سر پہ ہاتھ پھیرے گا تو اللہ تعالٰے اس کے لئے یتیم کے سر کے ہر بال کے عوض ایک ایک درجہ جنت میں بلند فرمائے گا۔

(غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۵۳)

ویسے بھی یتیم کے ساتھ محبت و الفت کرنا باعث اجر عظیم ہے۔ خواہ

www.waseemziyai.com

عاشورہ کا دن ہو یا کوئی اور دن ہو۔ سیدنا حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ مَسَحَ رَاسَ یَتِیْمٍ لَمْ یَمْسَحْهُ اِلَّا لِلّٰهِ کَانَ لَهٗ بِکُلِّ شَعْرَةٍ تَمُرُّ عَلَیْهَا یَدُهٗ حَسَنَاتٌ وَ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی یَتِیْمَةٍ اَوْ یَتِیْمٍ عِنْدَهٗ کُنْتُ اَنَا وَ هُوَ فِی الْجَنَّةِ کَهَاتَیْنِ وَ قَرَنَ بَیْنَ اِصْبَعَیْهِ۔

رواہ احمد و ترمذی (مشکوٰۃ ص ۴۲۳)

جو شخص محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے گا تو اسے ہر بال کے عوض نیکیاں ملیں گی جن پر ہاتھ پھیرے گا اور جو یتیم بچی یا یتیم بچے جو اس کے پاس ہے کے ساتھ احسان کرے گا تو میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح اکٹھے ہوں گے اور آپ نے دونوں انگلیوں کو ملا دیا۔

۲ : عاشورہ کے روز غسل کرنا مرض و بیماری سے بچاؤ کا سبب ہے۔

رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ لَمْ یَمْرِضْ مَرَضًا اِلَّا مَرَضَ الْمَوْتِ۔

(غنیۃ الطالبین ج ۲ ص ۵۳)

جو شخص عاشورہ کے روز غسل کرے تو کسی مرض میں مبتلا نہ ہوگا سوائے مرض موت کے۔

۳ : عاشورہ کے روز گناہوں اور معاصی سے توبہ کرنی چاہئے

www.waseemziyai.com

اللہ تعالےٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ سیدنا حضرت موسےٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی اور حکم ہوا۔

مُرْ قَوْمَكَ اَنْ يَّتُوْبُوْا اِلَيَّ فِيْ عَشْرِ الْمُحَرَّمِ فَاِذَا كَانَ فِي الْيَوْمِ الْعَاشِرِ فَلْيَخْرُجُوْا اِلَيَّ اَغْفِرْ لَهُمْ۔

اپنی قوم کو حکم دو کہ وہ دسویں محرم کو میری بارگاہ میں توبہ کریں اور جب دسویں محرم کا دن ہو تو میری طرف نکلیں یعنی توبہ کریں۔ میں ان کی مغفرت فرماؤں گا۔

(فیض القدیر شرح جامع صغیر ج ۲ ص ۳۴)

۴ : عاشورہ کے روز آنکھوں میں سرمہ ڈالنا، آنکھوں کی بیماریوں کے لئے شفا ہے۔ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنِ اكْتَحَلَ بِالْاِثْمِدِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ لَمْ تَرْمَدْ عَيْنُهٗ اَبَدًا۔ رواہ البیہقی عن ابن عباس۔

جو شخص عاشورہ کے روز اثمد کا سرمہ آنکھوں میں لگائے تو اس کی، آنکھیں کبھی بھی نہ دکھیں گی۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ الباری اپنی کتاب موضوعات الکبیر میں فرماتے ہیں کہ عاشورہ کے روز آنکھوں میں سرمہ لگانا خوشی کے اظہار کے لئے نہیں ہونا چاہئے۔ کیوں کہ یہ خارجی لوگوں کا فعل ہے کہ وہ اس میں خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ بلکہ حدیث شریف پر عمل کرنے کے لئے آنکھوں میں سرمہ ڈالنا چاہئے۔

(الموضوعات الکبیر)

www.waseemziyai.com

۵ : عاشورہ کے دن اپنے اہل وعیال کے واسطے گھر میں وسیع، پیمانے پر کھانے کا انتظام کرنا چاہیئے۔ تاکہ اللہ تعالٰی اس گھر میں سارا سال وسعت فرمائے۔

عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ وَسَّعَ عَلٰی عِیَالِہٖ فِی النَّفَقَۃِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَسَّعَ اللّٰہُ عَلَیْہِ سَائِرَ سَنَتِہٖ ۔ قَالَ سُفْیَانُ انا قد جربناہ فوجدناہ کذالک ۔

رواہ رزین وروی البیہقی فی شعب الایمان ۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۱۷۰)

سیّدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی عاشورہ کے دن اپنے اہل وعیال پر نفقہ میں وسعت کرے گا تو اللہ تعالٰی اس پر سارا سال وسعت فرمائے گا۔ حضرت سفیان ثوری نے فرمایا کہ ہم نے اس کا تجربہ کیا تو ایسا ہی پایا۔

حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۵۴ میں لکھتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ ہم نے پچاس سال اس کا تجربہ کیا تو وسعت ہی دیکھی۔

اسی طرح علامہ مناوی فیض القدیر جلد ۶۔ ص ۲۳۶ میں لکھتے ہیں کہ

www.waseemziyai.com

سیدنا حضرت جابر صحابی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے اس کا تجربہ کیا تو اس کو صحیح پایا۔ اور سیدنا ابن عیینہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے پچاس یا ساٹھ سال اس کا تجربہ کیا تو وسعت ہی پائی۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس دسویں محرم کو وسیع پیمانہ پر کھانا پکانا چاہیئے۔

۶ : عاشورہ کے دن بیمار کی بیمار پرسی کرنا بڑا ثواب ہے۔ محبوب کبریا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ عَادَ مَرِيْضًا يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَكَاَنَّمَا عَادَ وُلْدَ اٰدَمَ ۔ (غنیۃ جلد دوم ص ۵۴)	جو کوئی عاشورہ کے روز بیمار کی بیمار پرسی کرتا ہے گویا کہ اس نے تمام بنی آدم کی بیمار پرسی کی ہے۔

۷ : عاشورہ کے روز لوگوں کو خصوصًا فقراء کو پانی یا دودھ وغیرہ پلائے تو بڑا ثواب ہے۔ رحمۃ عالمیان سید کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا۔

وَمَنْ سَقٰى شَرْبَةً مِنْ مَآءٍ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَكَاَنَّمَا لَمْ يَعْصِ اللّٰهَ طَرْفَةَ عَيْنٍ ۔ (غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۵۴)	جو عاشورہ کے روز (لوگوں کو) پانی پلائے تو گویا اس نے تھوڑی دیر کے لئے اللہ تعالےٰ کی نافرمانی نہیں کی۔

۸ : دسویں محرم شریف یعنی عاشورہ کے دن روزہ رکھنا بڑا ثواب ہے امام الانبیاء والمرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے خود بھی اس دن روزہ رکھا اور اپنے غلاموں کو روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ چند حدیثیں سنئے۔

www.waseemziyai.com

۱ : صُوْمُوْا يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ يَوْمٌ كَانَتِ الْاَنْبِيَآءُ تَصُوْمُهٗ۔

(جامع صغیر جلد ۴ ص ۲۱۵)

فرمایا عاشورہ کا روزہ رکھو اس دن انبیائے کرام علیہم الصلوۃ و السلام روزہ رکھتے تھے۔

اس حدیث شریف کے تحت علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ عاشورہ کی فضیلت بہت بڑی ہے اور اس کی حرمت قدیم زمانہ سے چلی آتی ہے۔ ابن رجب نے فرمایا کہ اس دن نوح اور موسٰے اور دیگر انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام نے روزہ رکھا ہے۔ اور اہل کتاب بھی اس روز روزہ رکھتے تھے۔

اسی طرح زمانۂ جاہلیت میں قریش بھی روزہ رکھتے تھے. فرماتے ہیں کہ یہ عجیب بات ہے کہ وحشی اور زہریلے جانور بھی روزہ رکھتے تھے۔ خطیب نے تاریخ میں مرفوع حدیث شریف ذکر کی ہے کہ پرندے عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں۔

خلیفہ القادر باللہ سے روایت ہے کہ وہ ہر روز چیونٹیوں کو روٹی بھیجا کرتے تھے جسے وہ کھا جاتی تھیں۔ مگر وہ عاشورہ کے روز روٹی کو نہیں کھاتی تھیں۔

(فیض القدیر جلد ۴ ص ۲۱۵)

(نزہۃ المجالس جلد ۱ ص ۱۴۵)

۲ : عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالے علیہ وبارک وسلم نے فرمایا

الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمِ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ ۔ رواہ مسلم (مشکوٰۃ ص۱۷۸)

کہ رمضان المبارک کے بعد افضل روزہ اللہ تعالیٰ کے مہینہ محرم (عاشورہ) کا روزہ ہے اور فرض کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے ۔

---

٣ : عن ابن عباس قَالَ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهٗ عَلٰى غَيْرِهٖ اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَهٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِيْ شَهْرَ رَمَضَانَ رواہ البخاری و مسلم ۔

(مشکوٰۃ ص۱۷۸)

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نہیں دیکھا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کو۔ کہ جستجو فرماتے ہوں کسی دن کے روزہ کا کہ بزرگی دیتے ہو اس کو اس کے غیر پر مگر اس دن کو یعنی عاشورہ کے روزے اور اس مہینہ کو یعنی رمضان کو۔

---

٤ : عن ابن عباس قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو یہودیوں کو عاشورہ کے دن روزہ دار پایا آپ نے فرمایا کہ یہ کیا دن ہے جس

www.waseemziyai.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي تَصُومُونَهُ فَقَالُوا هٰذَا يَوْمٌ أَنْجَى اللّٰهُ فِيهِ مُوسَىٰ وَقَوْمَهُ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوسَىٰ شُكْرًا فَنَحْنُ نَصُومُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ أَحَقُّ وَأَوْلَىٰ بِمُوسَىٰ مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ رواه البخاری ومسلم

(مشکوٰۃ ص ۱۸۰)

میں تم روزہ رکھتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالےٰ نے موسےٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو ڈبو دیا۔ لہذا سیدنا موسےٰ علیہ السلام نے بطور شکریہ اس دن کا روزہ رکھا تو ہم بھی اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ پس رسول کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ موسےٰ علیہ السلام کے ساتھ تم سے ہم زیادہ حقدار اور زیادہ قریب ہیں تو آپ نے روزہ رکھا اور دوسروں کو اس کا حکم بھی دیا۔

---

۵ ؛ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ أَرْبَعٌ لَمْ تَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامُ عَاشُورَاءَ وَالْعَشْرِ وَثَلٰثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ

سیدہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم چار چیزوں کو نہیں چھوڑتے تھے۔ عاشورہ کا روزہ۔ اور ذوالحجہ کا عشرہ یعنی

www.waseemziyai.com

شَهْرٍ وَّ رَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ ۔ رواہ نسائی
(مشکوٰۃ ص ۱۸۰)

پہلے نو دن اور ہر ماہ کے تین دن کے روزے اور فرض نماز فجر سے پہلے دو رکعت ۔

---

۶ : عن ابن عباس قَالَ حِيْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ يَوْمٌ يُّعَظِّمُهُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ رواہ مسلم
(مشکوٰۃ ص ۱۷۸)

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور اس کے روزہ رکھنے کا حکم فرمایا تو صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم بے شک یہ وہ دن ہے کہ جس کی یہودی ونصرانی تعظیم کرتے ہیں تو رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو البتہ میں نویں کو بھی روزہ رکھوں گا۔

---

۷ : عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ

سیدنا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ

www.waseemziyai.com

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِىْ قَبْلَهٗ۔

رواہ مسلم (مشکوٰۃ شریف)

سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ پر گمان ہے کہ عاشورہ کا روزہ ایک سال قبل کے گناہ مٹادے گا۔

حکایت

امام نسفی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مسلمان جو کافروں کے ہاتھوں میں گرفتار تھا عاشورہ کے روز جیل خانہ سے بھاگ گیا۔ کافر اس کے تعاقب میں نکلے۔ جب اس کے قریب پہنچ گئے تو مسلمان قیدی نے دعامانگی۔ الٰہی! یومِ عاشورہ کی برکت سے مجھے ان سے نجات عطا فرما۔ تو اللہ تعالےٰ نے کفار کو اندھا کر دیا اور وہ اس کو نہ دیکھ سکے۔

اس نے عاشورہ کا روزہ رکھا۔ جب رات آئی تو کھانے کے لئے کوئی چیز میسر نہ آئی۔ بھوکا ہی سوگیا۔ خواب میں اس نے دیکھا کہ ایک فرشتہ شربت لایا ہے اس نے اس کو پی لیا۔ اس کے بعد وہ دس سال زندہ رہا اور اس کو کھانے پینے کی حاجت نہ ہوئی۔

(نزہۃ المجالس جلد اول ص ۱۴۵)

۱۰ : عاشورہ کے روز صدقہ وخیرات کرنا بڑا ثواب ہے۔ اس سے اس کے گناہ جھڑتے ہیں اور اس کے درجے بلند ہوتے ہیں۔

تلک عشرۃ کاملۃ

www.waseemziyai.com

حکایت

عاشورہ کے روز ایک فقیر رے کے قاضی کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے اللہ کے نام اس دن کے حق کے لئے کچھ دو۔ قاضی صاحب نے منہ پھیر لیا۔ اور اسے کچھ نہ دیا۔ ایک نصرانی نے دیکھ کر اتنا دیا کہ وہ راضی ہو گیا۔ جب رات آئی تو قاضی نے خواب میں دیکھا کہ ایک محل سونے اور دوسرا یاقوت احمر کا بنا ہوا ہے۔ پوچھا یہ محل کس کے ہیں۔ تو جواب دیا گیا کہ یہ تیرے تھے اگر تو فقیر کی حاجت پوری کرتا۔ مگر جب تو نے اسے محروم کر دیا تو اب یہ محل فلاں نصرانی کو دے دیئے گئے ہیں جس نے فقیر کی حاجت پوری کی تھی۔

جب قاضی بیدار ہوا تو نصرانی کے پاس جا کر اس نے کہا کہ ایک لاکھ روپے لے لو اور جو فقیر کو خیرات دے کر ثواب حاصل کیا ہے وہ مجھے دے دو۔ نصرانی نے کہا کہ اگر تو ایک محل کی چوکھٹ کے ایک لاکھ روپے دے تو تب بھی میں وہ ثواب تجھے دینے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اور اس نے کلمۂ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔ دیکھا آپ نے کہ اس روز صدقہ و خیرات کیا رنگ لاتا ہے۔ (نزہۃ المجالس جلد اول ص ۱۴۶)

حکایت

روض الافکار میں بیان کیا گیا ہے کہ۔ ایک شخص نے عاشورہ کے روز سات درہم خیرات کئے اور سال بھر اس کے عوض کا انتظار کرتا رہا۔ جب دوبارہ عاشورہ کا دن آیا تو اس نے ایک عالم دین سے

www.waseemziyai.com

سنا کہ وہ فرما رہے ہیں کہ جو شخص عاشورہ کے دن ایک درہم خیرات کرے گا۔ اللہ تعالےٰ اسے اس کے بدلے میں ایک ہزار درہم عطا فرمائے گا۔ تو اس نے کہا کہ میں یہ بات تسلیم نہیں کرتا۔ کیونکہ میں نے پچھلے عاشورہ کے دن سات درہم خیرات کئے تھے اور پورا سال گزر گیا ہے مگر مجھے اس کے بدلے کچھ بھی نہیں ملا۔ جب رات آئی تو ایک آدمی سات ہزار درہم لے کر اس شخص کے پاس آیا اور کہا۔ اے جھوٹے یہ سات ہزار درہم پکڑ لے۔ اگر تو قیامت تک صبر کرتا تو یہ تیرے لئے بہتر ہوتا۔ مگر تو نے صبر نہ کیا۔

(نزہۃ المجالس جلد اول ص ۱۴۷)

عاشورہ کے روز جو کام ممنوع ہیں

عاشورہ کے دن سیاہ کپڑے پہننا۔ سینہ کوبی کرنا۔ کپڑے پھاڑنا۔ بال نوچنا۔ نوحہ کرنا۔ پیٹنا۔ چھری چاقو سے بدن زخمی کرنا۔ جیسا کہ رافضیوں کا طریقہ ہے حرام اور گناہ ہے ایسے افعال شنیعہ سے اجتناب کلی کرنا چاہئے (موضوعات الکبیر) ایسے افعال پر سخت ترین وعیدیں آئی ہیں۔

۱: عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَ شَقَّ الْجُيُوْبَ وَ دَعٰى بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ ۔ رواہ البخاری ومسلم (مشکوٰۃ ص ۱۵۰)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے کہ ہمارے طریقے پر وہ نہیں ہے جو رخساروں کو مارے اور گریبان پھاڑے اور پکارے جاہلیت کا پکارنا۔

www.waseemziyai.com

۲ : عن ابی بردة قَالَ اُغْمِیَ عَلٰی اَبِی مُوْسٰی فَاَقْبَلَتْ اِمْرَأَتُهٗ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ تَصِیْحُ بِرَنَّةٍ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمِیْ وَ کَانَ یُحَدِّثُهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا بَرِیْءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ . رواه البخاری ومسلم (مشکوٰة ص ۱۵۰)

سیّدنا حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ ابو موسیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر بے ہوشی طاری ہوگئی پس آئی اس کی عورت جس کی کنیت ام عبد اللہ تھی اسحال میں ، رونے کے ساتھ آواز کرتی تھی جب ان کو افاقہ ہوا تو کہا کیا تو نہیں جانتی اور تھے ابو موسےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہ اس کو خبر دے رہے تھے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا۔ میں بیزار ہوں اس شخص سے جو بال منڈائے اور بلند آواز سے روئے اور کپڑے پھاڑے ۔

---

۳ : عن ابی مالک الاشعری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ لَا یَتْرُکُوْنَهُنَّ اَلْفَخْرُ فِی الْاَحْسَابِ

سیدنا حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا چار خصلتیں میری امت میں جاہلیت کے کام سے پائی جاتی ہیں فخر کرنا اپنے حسب میں ۔ طعن کرنا ،

www.waseemziyai.com

وَالطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَّدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ۔

رواہ مسلم (مشکوٰۃ ص ۱۵۰)

عیب نکالنا لوگوں کی نسب میں، بارش طلب کرنا ستاروں سے اور ماتم میں نوحہ کرنا۔ اور فرمایا نوحہ کرنے والی مرنے سے قبل توبہ نہ کرے تو قیامت کے روز کھڑی کی جائے گی اس حال میں کہ گندھک کی قمیص اس پر ہوگی اور ایک قمیص خارش والی ہوگی۔

ماہ محرم مبارک کی دعائیں اور نفلی روزے اور نمازیں

دعا پہلی محرم الحرام کو جو یہ دعا پڑھے تو شیطان لعین سے محفوظ رہے اور سارا سال دو فرشتے اس کی حفاظت پر مقرر ہوں۔ دعا یہ ہے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَبَدِيُّ الْقَدِيْمُ وَهٰذِهٖ سَنَةٌ جَدِيْدَةٌ اَسْئَلُكَ فِيْهَا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّيْطٰنِ وَاَوْلِيَائِهٖ وَالْعَوْنَ عَلٰى هٰذِهِ النَّفْسِ الْاَمَّارَةِ بِالسُّوْءِ وَالْاِشْتِغَالَ بِمَا يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْكَ

www.waseemziyai.com

یَا کَرِیْمُ ۔ (نزہتہ المجالس جلد اول ص ۱۴۵)

محرم کے روزے

۱ : سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی محرم کے پہلے جمعہ کو روزہ رکھے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۲ : سرکار نے فرمایا کہ جو کوئی محرم کے یہ تین روزے رکھے خمیس جمعہ، اور ہفتہ ہیں۔ تو اس کے لئے نوسو سال کی عبادت لکھی جاتی ہے۔

۳ : طبرانی کی روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ جو شخص محرم کے روزے رکھے تو ایک دن کے روزہ کا ثواب تیس دنوں کے روزوں کے برابر ہے۔

۴ : سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی محرم کے پہلے دس دن عاشورہ تک روزے رکھے تو وہ فردوسِ اعلیٰ کا وارث و مالک ہوگا۔

(نزہتہ المجالس جلد اول ص ۱۴۵)

محرم کی پہلی رات کے نفل

جس رات محرم مبارک کا چاند نظر آئے تو دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے۔ سلام کے بعد سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ پڑھے تو بہت ثواب ملے گا۔

www.waseemziyai.com

ایک اور نماز جو حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کے، اوراد میں لکھی ہوئی ہے وہ بھی دو رکعت ہیں اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت یٰسین ایک ایک بار پڑھے۔

ایک اور روایت میں چھ رکعتیں آئی ہیں۔ ان کی ہر رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد دس دس مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے۔ اس نماز کے پڑھنے والے کو اللہ کریم بہشت میں دو ہزار محل عطا فرمائے گا اور ہر محل میں ہزار دروازے یاقوت کے ہوں گے اور ہر دروازہ پر ایک تخت زبرجد سبز کا ہوگا۔ اس تخت پر ایک حور بیٹھی ہوگی۔ اور اس کے علاوہ چھ ہزار بلائیں اس نمازی سے دور کی جاتی ہیں اور چھ ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔

(راحۃ القلوب، جواہر غیبی)

محرّم کے پہلے دن کے نفل

یکم محرم شریف کے دن دو رکعت نماز نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد تین مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے۔ سلام کے بعد ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰہُ الْاَبَدُ الْقَدِیْمُ ھٰذِہٖ سَنَۃٌ
جَدِیْدَۃٌ اَسْئَلُکَ فِیْھَا الْعِصْمَۃَ مِنَ الشَّیْطٰنِ
الرَّجِیْمِ وَالْاَمَانَ مِنَ السُّلْطَانِ الْجَابِرِ
وَمِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ وَمِنَ الْبَلَآءِ وَ
الْاٰفَاتِ وَاَسْئَلُکَ الْعَوْنَ وَالْعَدْلَ عَلٰی
ھٰذِہِ النَّفْسِ الْاَمَّارَۃِ بِالسُّوْءِ وَالْاِشْتِغَالَ

www.waseemziyai.com

بِمَا يُقَرِّبُنِىْ اِلَيْكَ يَا بَرُّ يَا رَءُوْفُ يَارَحِيْمُ

يَا ذَ الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ۔

جو شخص اس نماز کو پڑھے گا اللہ تعالےٰ اس کے اوپر دو فرشتے مقرر کردے گا تاکہ وہ اس کے کار و بار میں اس کی مدد کریں۔ اور شیطان لعین کہتا ہے کہ افسوس میں اس شخص سے تمام سال ناامید ہوا۔

(راحۃ القلوب، جواہر غیبی)

عاشورہ کی رات کے نفل

عاشورہ کی رات کے متعلق بہت نمازیں آئی ہیں۔ ۱: جو شخص اس رات میں چار رکعت نماز پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد پچاس بار قل ھو اللہ احد پڑھے تو مولا کریم اس کے پچاس برس گزشتہ اور پچاس سال آئندہ کے گناہ بخش دیتا ہے اور کے لئے ملا اعلیٰ میں ایک ہزار محل تیار کرتا ہے۔

(ماثبت من السنۃ ص ۱۶، غنیۃ الطالبین ج ۲ ص ۵۴)

۲: اسی رات دو رکعت نفل قبر کی روشنی کے واسطے پڑھے جاتے ہیں جن کی ترکیب یہ ہے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد تین تین دفعہ قل ھو اللہ اَحَدٌ پڑھے۔ جو آدمی اس رات میں یہ نماز پڑھے گا تو اللہ تبارک و تعالےٰ قیامت تک اس کی قبر روشن رکھے گا۔

(جواہر غیبی)

عاشورہ کے دن کے نفل

امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ

www.waseemziyai.com

جو آدمی عاشورہ کے روز چار رکعت نماز پڑھے کہ ہر رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور قل ھو اللہ احد گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالےٰ اس کے پچاس برس کے گناہ بخش دیتا ہے۔ اور اس کے لئے ایک نورانی ممبر بناتا ہے۔

(نزہۃ المجالس ج ا ص ۱۴۶)

سانحہ کربلا

عاشورہ کے روز یزیدی ظالم حکومت نے سیدنا حضرت امام حسین مظلوم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو سلطنت وملک کے ہوس میں شہید کر دیا تھا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ جس کے متعلق حبیب کبریا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے گاہ بگاہے خبردار کیا تھا۔

چنانچہ سیدنا حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے رحمت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ میرا لختِ جگر فرات ندی کے کنارے شہید کیا جائے گا۔

اور سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ محبوب رب العالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد میرا بیٹا حسین رضہ ارض طف (سرزمین کربلا) میں شہید کیا جائے گا۔ اور جبریل (علیہ السلام) اس جگہ کی مٹی بھی میرے پاس لائے ہیں۔ جو حسین رضہ کی قتل گاہ ہے۔

اور ام افضل بنتِ حارث رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت

www.waseemziyai.com

کے لوگ عنقریب میرے اس پیارے بیٹے (حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ) کو شہید کر دیں گے اور اس جگہ کی سرخ مٹی میرے پاس لائی گئی ہے۔

اور سیدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ جبریل (علیہ الصلوۃ والسلام) نے مجھے خبر دی ہے کہ میرا بیٹا فرات کی زمین میں شہید کیا جائے گا۔ میں نے جبریل کو کہا کہ مجھے ان کے مقتل کی مٹی دکھاؤ۔ تو جبریل علیہ السلام نے وہ مٹی لاکر مجھے دی اور کہا کہ یہ اس کے مقتل کی مٹی ہے۔

طبرانی کبیر میں سیدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے بتایا کہ میری امت کے کچھ لوگ میرے اس نور نظر حسین (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) کو شہید کریں گے۔ اور اللہ تعالےٰ اس کے قاتلوں پر سخت غضب فرمانے گا۔

ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ میرے اس بیٹے حسین (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) کو سرزمین عراق میں شہید کر دیا جائے گا پس جو شخص وہاں حاضر ہو تو حسین (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) کی مدد کرے۔

طبرانی کبیر میں حضرت زینب بنت حجش سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ میں نے یحیٰی بن زکریا کے بدلے ستر ہزار کو قتل کیا اور تیری صاحبزادی کے بیٹے حسین (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) کے بدلے ستر ہزار اور ستر ہزار یعنی دو چند کو قتل کروں گا۔

سلمیٰ انصاریہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے پاس حاضر ہوئی تو دیکھا کہ وہ رو رہی ہیں ۔ میں نے رونے کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ میں نے ابھی ابھی خواب میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم کو دیکھا ۔ آپ کا سر اور داڑھی مبارک غبار آلودہ تھی اور آپ رو رہے تھے ۔

میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم آپ کو کیا ہوگیا ہے ۔ فرمایا میں ابھی مقتل حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں گیا تھا ۔

نوٹ : یہ سب روایات ماثبت من السنۃ سے منقول ہیں ۔ اگر تفصیل مقصود ہو تو فقیہ کی کتاب نورانی مواعظ حصہ چہارم کا مطالعہ کریں ۔ اس میں سانحہ کربلا مکمل طور پر درج ہے ۔

٭ ٭ ٭

www.waseemziyai.com

دوسرے ماہ
صفر کا بیان

وجہ تسمیہ اسلامی دوسرے مہینہ کا نام صفر ہے۔ یہ صفر بالکسر سے ماخوذ ہے۔ جس کا معنی خالی ہے۔ چونکہ یہ مہینہ ماہ محرم کے بعد آتا ہے۔ محبوب خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی بعثت سے قبل ماہِ محرم میں جنگ حرام تھی۔ مگر جب صفر کا مہینہ آتا تو عرب جنگ کے لئے چلے جاتے اور گھروں کو خالی چھوڑ جاتے تھے۔ اس لئے اس کو صفر کہتے ہیں۔

غلط عقیدہ ماہِ صفر المظفر کو لوگ منحوس جانتے ہیں۔ اس میں شادی بیاہ نہیں کرتے اور لڑکیوں کو رخصت نہیں کرتے۔ اور بھی اس قسم کے کام کرنے سے پرہیز کرتے ہیں۔ اور سفر کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ خصوصًا ماہِ صفر کی ابتدائی تیرہ تاریخیں بہت زیادہ منحوس مانی جاتی ہیں اور ان کو تیرہ تیزی کہتے ہیں۔ یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔

ماہِ صفر کا آخری چہارشنبہ (بدھ) کو لوگ بہت مناتے ہیں اور اپنے کاروبار بند کر دیتے ہیں، سیر و تفریح کو جاتے ہیں۔ پوریاں پکاتے ہیں۔

www.waseemziyai.com

نہاتے دھوتے ہیں۔ خوشیاں مناتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ سردارِ دوجہاں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے اس روز صحت کا غسل فرمایا تھا۔ اور بیر دن مدینہ طیبہ سیر کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ یہ سب باتیں بے اصل ہیں۔ بلکہ ان دنوں میں سیّدالعرب والعجم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کا مرض شدت کے ساتھ تھا۔ وہ باتیں خلافِ واقع ہیں۔

اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس روز بلائیں آتی ہیں۔ اور طرح طرح کی باتیں بیان کی جاتیں ہیں۔ ان سب خرافات کو مندرجہ ذیل احادیث رد کرتی ہیں حدیثیں مع ترجمہ لکھی جاتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے آمین ثم آمین۔

(۱) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَاعَدْوٰی وَلَاهَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ۔ رواہ مسلم

(مشکوۃ ص ۳۹۱)

سیّدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ نہ متعدی بیماری ہے اور نہ ہامہ اور نہ منزل قمر اور نہ صفر روایت کیا اس کو امام مسلم نے۔ نوء کی جمع انواء ہے جس کا معنٰی قمر کی منزلیں ہیں۔ وہ اٹھائیس منزلیں ہیں۔ اہل عرب کا خیال تھا کہ جب چاند ان منازل کے بعض منزل میں آتا ہے تو بارش ہوتی ہے۔

www.waseemziyai.com

تو شارع نے اس کا ابطال فرمایا کہ نزولِ باراں بتقدیر الٰہی ہے۔

---

۲ ؛ عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ لَكَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ

رواه البخاری مشکوٰۃ ص ۳۹۱

سیّدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مرض متعدی ہونا نہیں اور نہ ہامہ ہے اور نہ صفر۔ ایک اعرابی نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم، اس کی کیا وجہ ہے کہ ریگستان میں اونٹ ہرن کی طرح (صاف ستھرا) ہوتا ہے۔ اور خارشتی اونٹ جب اس سے مل جاتا ہے تو اسے بھی خارشتی کر دیتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا پہلے کو کسی نے مرض لگا دیا یعنی جس طرح پہلا اونٹ خارشتی ہو گیا تو دوسرا بھی ہو گیا۔ مرض کا متعدی ہونا غلط ہے۔

www.waseemziyai.com

۱۲؎ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَۃَ وَلَا ھَامَۃَ وَلَا صَفَرَ وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ کَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ۔

رواہ البخاری (مشکوٰۃ ص ۳۹۱)

سیّدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ عدوٰی نہیں یعنی مرض کا متعدی ہونا نہیں اور نہ بدفالی ہے اور نہ ہامہ ہے نہ صفر۔ اور مجذوم سے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔

مجذوم سے بھاگنے کا حکم سدِّ ذرائع کے قبیل سے ہے کہ اگر اس سے میل جول میں دوسرے کو جذام پیدا ہو جائے تو یہ خیال ہوگا کہ میل جول سے پیدا ہوا ہے اس خیال فاسد سے بچنے کے لئے یہ حکم ہوا کہ اس سے علیحدہ رہو۔

حدیث پاک کی تشریح

لَاعَدْوٰی کا مطلب یہ ہے کہ ایک بیماری دوسرے کو نہیں لگتی۔ زمانۂ جاہلیت میں لوگوں کا اعتقاد تھا کہ جو شخص بیمار کے ساتھ بیٹھتا ہے یا اس کے ساتھ کھاتا پیتا ہے تو اس کی بیماری اس کو بھی لگ جاتی ہے۔ ایسا ہی اس زمانہ کے حکیم اور ڈاکٹر بھی، کہتے ہیں کہ بعض متعدد بیماریاں ہیں۔ مثلاً جذام۔ خارش۔ چیچک۔ آبلہ۔ گندہ دہنی۔ اور امراضِ وبائیہ۔

مگر حکیموں کے حکیم جناب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ

علیہ وبارک وسلم نے اس جاہلانہ عقیدہ کو باطل قرار دیا ہے اور واضح فرما دیا کہ بیماری کوئی بھی ہو ایک سے دوسرے کو نہیں لگتی۔ بلکہ قادر مطلق نے جیسا کہ ایک کو بیمار کیا ہے اسی طرح دوسرے کو بیمار کر دیتا ہے۔

وَلَا طِیَرَۃَ ۔ عرب کی عادت تھی کہ شگون لیتے تھے۔ بایں طریق کہ جب کہ جب کسی کام کا قصد کرتے یا کسی جگہ جاتے تو پرندہ یا ہرن کو چھچکارتے۔ اگر یہ دائیں طرف بھاگتا تو اسے مبارک جانتے اور نیک فال لیتے اور اس کام کے لئے نکلتے۔ اور اگر بائیں طرف بھاگتا تو اسے نحس اور ناامید جانتے اور کام سے باز رہتے۔ تو شارع علیہ السلام نے فرمایا لَاطِیَرَۃَ یعنی شگون بد لینے کو حصول منفعت اور دفع ضرر میں کوئی تاثیر نہیں ہے۔ اور اس عقیدہ کو باطل قرار دیا۔

وَلَا ھَامَۃَ ۔ ہامہ کے معنی سر کے ہیں۔ اور یہاں مراد ایک جانور کا نام ہے۔ عرب لوگوں کا زعم باطل تھا کہ یہ جانور میت کی ہڈیوں سے پیدا ہوتا ہے جو اڑتا ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی کہتے تھے کہ مقتول کے سر سے ایک جانور باہر نکلتا ہے۔ اس کا نام ہامہ ہے اور وہ ہمیشہ فریاد کرتا ہے کہ مجھ کو پانی دو یہاں تک کہ اس کا مارنے والا مارا جاتا۔

اور بعض کہتے تھے کہ مقتول کی روح جانور بن جاتی ہے اور فریاد کرتی ہے تاکہ کینہ اپنے مارنے والے سے اپنے ہاتھ سے لیوے۔ جب کینہ لے لیتا ہے تو اڑ جاتا ہے۔

اور بعض نے کہا کہ ہامہ اُلّو کو کہتے ہیں۔ جس وقت کہ کسی کے گھر میں آبیٹھتا ہے اور بولتا ہے تو گھر ویران ہو جاتا ہے۔ یا کوئی مر جاتا ہے۔ ہمارے زمانہ

www.waseemziyai.com

میں بھی بعض لوگوں کا بھی یہی خیال ہے۔ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عقیدہ کو لَا ہَامَّۃَ فرما کر باطل بتایا۔

وَلَا صَفَرَ ۔ صفر نہیں۔ اس میں بہت اقوال ہیں۔ بعضوں کے نزدیک صفر سے مراد یہی مہینہ ہے جو محرم شریف کے بعد آتا ہے۔ عوام اس کو محل نزول بلا اور حوادثات و آفات کا جانتے ہیں۔ یہ اعتقاد بھی بے اصل اور باطل ہے۔

اور بعضوں کے نزدیک صفر ایک سانپ ہے جو پیٹ میں ہوتا ہے اور عرب کا زعم ہے کہ وہ سانپ بھوک کے وقت کاٹتا ہے اور ایذاء دیتا ہے اور بھوک کے وقت جو ایذاء ہوتی ہے اسی سے ہوتی ہے اور ایک آدمی سے دوسرے میں سرایت کر جاتا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مسلم شریف میں لکھا ہے کہ صفر وہ کیڑے ہیں جو بھوک کے وقت کاٹتے ہیں۔ کبھی اس سے آدمی کا بدن زرد ہو جاتا ہے اور کبھی ہلاک۔ پس شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم دیا کہ یہ سب باطل ہے۔

(اشعۃ اللمعات جلد سوم ص ۶۲۰)

نیک فال

نیک فال یعنی محمود ہے اور سنت ہے۔ سیّد دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نیک فال بہت لیا کرتے تھے۔ بخصوصًا لوگوں کے ناموں سے اور جگہوں سے۔ اور بد فالی (بدشگونی) ایک جاہلانہ رسم اور باطل ہے۔ ان دونوں کے متعلق مبارک حدیثیں سنیں۔

۱: عن عبد اللہ بن	سیّدنا حضرت عبد اللہ بن مسعود

مسعود ان رسول الله صلی الله علیه و سلم قال الطیرة شرك قال له ثلاثا و ما منا الا ولكن الله یذهبه بالتوكل ۔ رواه ابوداؤد والترمذی

(مشکوٰۃ ص ۳۹۲)

رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم نے کہ بدشگونی شرک ہے۔ تین دفعہ فرمایا اور نہیں ہم میں سے مگر ولیکن خدا تعالےٰ لے جاتا ہے اس کو بسبب توکل کے۔

مطلب یہ ہے کہ بدشگونی مشرکوں کے رسموں سے ہے اور موجب شرک خفی کا ہے۔ اور اگر جزماً اعتقاد کرے کہ یوں ہی ہوگا تو بدشگونی بیشک کفر ہے۔

۲ : عن انس ان النبی صلی الله علیه و سلم كان یعجبه اذا خرج لحاجة ان یسمع یاراشد یا نجیح ۔ رواه الترمذی

(مشکوٰۃ ص ۳۹۲)

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم جب کسی کام کے لئے نکلتے تو یہ بات حضور کو پسند تھی کہ یا راشد یا یا نجیح سنیں۔

مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس وقت ان ناموں سے کسی کو پکارتا تو یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کو اچھا معلوم ہوتا۔ کہ یہ کامیابی اور فلاح کی نیک فال ہے۔

۳ : عن بریدة

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.waseemziyai.com

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ فَاِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَئَلَ عَنْ اِسْمِهٖ فَاِذَا اَعْجَبَهٗ اِسْمُهٗ فَرِحَ بِهٖ وَرُءِيَ بِشْرُ ذَالِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اِسْمَهٗ رُءِيَ كَرَاهِيَةُ ذَالِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِذَا دَخَلَ قَرْيَةً سَئَلَ عَنْ اِسْمِهَا فَاِنْ اَعْجَبَهٗ اِسْمُهَا فَرِحَ بِذَالِكَ وَرُءِيَ بِشْرُ ذَالِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اِسْمَهَا رُءِيَ كَرَاهِيَةُ ذَالِكَ فِيْ وَجْهِهٖ ۔

رواہ ابو داؤد (مشکوۃ ص ۳۹۲)

سے مروی ہے کہ نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم کسی چیز سے بدشگونی نہیں لیتے تھے۔ جب کسی عامل کو بھیجتے تو اس کا نام دریافت کرتے اگر اس کا نام پسند ہوتا تو خوش ہوتے اور خوشی کے آثار چہرۂ انور میں ظاہر ہوتے۔ اور اگر اس کا نام پسند نہ ہوتا تو اس کے آثار حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کے چہرہ میں دکھائی دیتے۔ اور جب کسی بستی میں جاتے تو اس کا نام پوچھتے اگر اس کا نام پسند ہوتا تو خوش ہوتے اور خوشی کے آثار چہرۂ انور میں دکھائی دیتے۔ اور اگر ناپسند ہوتا تو کراہت کے آثار چہرۂ انور میں دکھائی دیتے۔

فائدہ

اس حدیث شریف کا یہ مطلب نہیں کہ ناموں سے آپ بدشگونی لیتے تھے بلکہ یہ کہ اچھے نام حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو

www.waseemziyai.com

پسند تھے اور برے نام ناپسند تھے۔ ان مبارک حدیثوں سے معلوم ہوا کہ نیک فال لینی کامیابی کی دلیل ہے۔ اور بدفال، بدشگونی، رسم کفار ہے۔ اس سے مسلمانوں کو بچنا چاہیئے۔

ماہِ صفر کی پہلی رات کے نفل

ماہِ صفر کی پہلی رات میں نماز عشاء کے بعد ہر مسلمان کو چاہیئے کہ چار رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد سورت قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پندرہ دفعہ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پندرہ مرتبہ پڑھے۔ اور تیسری رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد سورۃ فلق پندرہ مرتبہ پڑھے اور چوتھی رکعت میں سورۃ الناس پندرہ مرتبہ پڑھے سلام کے بعد چند بار ایاك نعبد و ایاك نستعین پڑھے۔ پھر ستر مرتبہ درود شریف پڑھے۔ تو اللہ تعالےٰ اس کو بڑا ثواب عطا کرے گا۔ اور اسے ہر بلا سے محفوظ رکھے گا۔ (راحۃ القلوب)

ماہِ صفر کی آخری چہار شنبہ کی نماز

صفر کے آخری بدھ صبح کے بعد غسل کرے اور چاشت کے وقت دو رکعت نماز نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد گیارہ گیارہ دفعہ قل ھو اللہ احد پڑھے۔ اور سلام پھیر کر یہ درود شریف ستر دفعہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

www.waseemziyai.com

وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ ۔

اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَرِّفْ عَنِّیْ سُوْٓءَ هٰذَا الْیَوْمِ وَ اعْصِمْنِیْ مِنْ سُوْئِهٖ وَ نَجِّنِیْ عَمَّا اَصَابَ فِیْهِ مِنْ نَحُوْسَاتِهٖ وَ كَرَبَاتِهٖ بِفَضْلِكَ یَا دَافِعَ الشُّرُوْرِ وَ مَالِكَ النُّشُوْرِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الْاَمْجَادِ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ ۔

(راحۃ القلوب۔ جواہر غیبی)

اس کے علاوہ دو رکعت نفل اور بھی ہیں۔ جن کی ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد تین تین بار قل ھو اللہ احد پڑھے۔ سلام کے بعد، اَلَمْ نَشْرَحْ اور وَالتِّیْنِ اور اِذَا جَآءَ نصر اللّٰہ اور سورۃ اخلاص ان سب کو اسّی اسّی مرتبہ پڑھے۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی برکت سے اس کے دل کو غنی کر دے گا۔

(جواہر غیبی)

❁ ❁ ❁

www.waseemziyai.com

تیسرا مہینہ

ربیع الاول شریف

تیسرا اسلامی مہینہ ربیع الاول مبارک ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب ابتداء میں اس کا نام رکھا گیا تو اس وقت موسم ربیع کی ابتداء تھی۔ یہ مہینہ خیرات و برکات اور سعادتوں کا منبع ہے۔ کیوں کہ اس مہینہ کی بارہویں تاریخ کو اللہ جل شانہٗ نے اپنے فضل و کرم سے رحمۃ للعالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کو پیدا فرماکر اپنی نعمتوں کی بارش برسائی۔ اسی ماہ کی آٹھویں تاریخ کو سید دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے۔ اور اسی ماہ کی دسویں تاریخ کو محبوب کبریا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے ام المؤمنین سیدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے نکاح فرمایا تھا۔

(عجائب المخلوقات ص ۴۵)

مشائخ عظام اور علمائے کرام فرماتے ہیں کہ حضور پر نور شافع یوم النشور

www.waseemziyai.com

صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم کا وقت و لادت باسعادت لیلۃ القدر سے بھی افضل ہے ۔کیوں کہ لیلۃ القدر میں فرشتے نازل ہوتے ہیں ۔اور ولادتِ پاک کے وقت خود رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم تشریف لائے ۔جن کے واسطے تمام جہاں پیدا ہوا۔ نیز اللہ کریم لیلۃ القدر میں صرف امتِ مسلمہ پر فضل وکرم فرماتا ہے اور شبِ ولادت میں اللہ تعالےٰ نے تمام مخلوقات پر اپنا فضل وکرم فرمایا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالےٰ ہے۔

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

بارہویں ربیع الاوّل مبارک کو یعنی ولادت پاک کے دن خوشی ومسرت کا اظہار کرنا ۔مساکین کو کھانا کھلانا ۔ اور میلاد شریف کا جلوس نکالنا ۔اور جلسے منعقد کرنا ۔ اور کثرت سے درود شریف پڑھنا بڑا ثواب ہے۔ اللہ تعالےٰ تمام سال اس کو امن و امان مرحمت فرمائے گا اور اس کے تمام جائز مقاصد پورے فرمائے گا۔ (ماثبت من السنۃ ص ۵۹)

مسلمانوں کو چاہیے کہ اس مہینہ مبارک میں بارہویں تاریخ کو بالخصوص اور باقی سال بالعموم میلاد شریف کے مجالس منعقد کیا کریں ۔ یہ محفل پاک ذریعہ ہدایت اور حصول برکات ہوگی ۔

حکایت

حضرت عبد الواحد بن اسماعیل رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص مصر میں محفل میلاد منعقد کیا کرتا تھا۔ اور اس کے پڑوس میں ایک یہودی رہتا تھا ۔ اس کی بیوی نے کہا کہ ہمارے

www.waseemziyai.com

پڑوس میں مسلمان کی کیا حالت ہے جو ربیع الاول میں بہت مال خرچ کرتا ہے؟

اس کے خاوند نے اسے بتایا کہ اس کے نبی (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم) اسی مہینہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ لہذا وہ اس کی خوشی میں اور اپنے نبی کی ولادت کی تکریم کے واسطے یہ اہتمام کرتا ہے۔

اس کی بیوی نے کہا کہ مسلمانوں میں یہ ایک بہت اچھا طریقہ ہے۔ یہ کہہ کر وہ عورت سو گئی۔ تو اس نے خواب میں ایک خوب صورت شخصیت کو دیکھا جن کے چہرے سے ہیبت وجلال اور انوار نمایاں ہیں اور وہ ان کے پڑوسی مسلمان کے گھر تشریف لے گئے ہیں۔ اور ان کے ارد گرد ان کے صحابہ کی ایک جماعت ہے جو ان کی تعظیم وتکریم کرتے ہیں۔ عورت نے ایک شخص سے دریافت کیا یہ کون بزرگ ہیں؟

اس نے کہا کہ یہ اللہ تبارک وتعالےٰ کے رسول احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم) ہیں۔ جو اس گھر میں تشریف لائے ہیں۔ تاکہ اہلِ خانہ کو اپنے سلام اور زیارت سے مشرف فرمائیں۔ کیوں یہ آپ کے میلاد شریف کی خوشی مناتے ہیں۔

اس عورت نے کہا کہ اگر میں آپ سے کچھ کلام کروں تو کیا وہ مجھ سے کلام فرمائیں گے۔ اس نے کہا ہاں ضرور! پس عورت نے آپ کے پاس حاضر ہو کر عرض کی یا محمد! (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم)، آپ نے لبیک فرمایا۔ عورت نے کہا کہ آپ مجھ جیسی کو جواب سے نوازتے ہیں۔ حالانکہ میں آپ کے دین پر نہیں ہوں۔ بلکہ میں آپ کے دشمنوں یعنی یہودیوں سے ہوں

آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے سچا نبی بنا کر بھیجا ہے۔ میں نے تیری آواز پر جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ میں نے جان لیا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو ہدایت نصیب فرمادی ہے۔

عورت نے کہا کہ بے شک آپ سچے نبی ہیں اور صاحب خلق عظیم ہیں جس نے آپ کی مخالفت کی اور آپ کی قدر نہ پہچانی وہ ہلاک اور ذلیل ہوا۔ میں شہادت دیتی ہوں کہ محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم اللہ کے رسول ہیں یہ کہہ کر اس عورت نے اپنے دل میں یہ نیت کر لی کہ جب صبح ہوگی۔ تو وہ تمام چیزیں جو میری ملکیت میں ہیں صدقہ و خیرات کر دوں گی۔ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کا میلاد شریف کروں گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی برکت سے مجھے اسلام کی نعمت عطا فرمائی ہے۔

جب صبح ہوئی تو اس نے اپنے خاوند کو دیکھا کہ اس نے کھانے کا اہتمام کیا ہوا ہے۔ اور بڑی مصروفیت میں ہے۔ عورت حیران رہ گئی اور کہا کہ میں تم کو عالی ہمت دیکھ رہی ہوں۔

خاوند نے کہا کہ یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ تو نے رات کو اسلام قبول کیا ہے۔ عورت نے کہا۔ تمہیں اس کی کس طرح خبر ہوگئی ؟

خاوند نے کہا کہ میں بھی تیرے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے دست اقدس پر شرف بہ اسلام ہو گیا تھا۔ اللہ تعالےٰ ان پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور ان کا شرف وکرامت اور زیادہ کرے۔ جس طرح آپ نے ہمیں اللہ جل شانہٗ کی معرفت سے آگاہ کیا اور اس کی طرف بلایا۔ اور روز محشر ہماری شفاعت فرمائیں گے۔ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم۔

www.waseemziyai.com

(المیلاد النبوی ابن جوزی ص ۶۰ ۔ تذکرۃ الواعظین ص ۲۰۰)

حکایت

ابولہب جو مشہور کافر تھا۔ اور سید دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کا رشتہ میں چچا تھا۔ جب رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی ولادت مبارک ہوئی تو ابولہب کی لونڈی ثوبیہ نے آپ کی ولادت باسعادت کی خوش خبری اپنے مالک ابولہب کو سنائی۔ تو ابولہب نے حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی ولادت کی خوشی میں اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا۔

جب ابولہب مرگیا تو کسی نے خواب میں دیکھا اور حال دریافت کیا۔ تو اس نے کہا کہ کفر کی وجہ سے دوزخ کے عذاب میں گرفتار ہوں مگر اتنی بات ہے کہ ہر پیر کی رات عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ اور جن انگلیوں سے میں نے اشارہ کرکے اپنی لونڈی کو آزاد کیا تھا۔ ان کے درمیان پانی آتا ہے جسے میں چوستا ہوں۔

ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ابولہب کافر جس کی مذمت میں سورۂ لہب نازل ہوئی ہے۔

تَبَّتْ يَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ۝ مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِیْ	تباہ ہوجائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ اور اس کی جورو لکڑیوں کا گٹھا

فِیۡ جِیۡدِهَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ۵ (پ ۳۰ س لہب) | سر پر اٹھاتی اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رستا۔

یہ انعام ملا۔ تو بتاؤ اس مسلمان کو کیا صلہ ملے گا جو اپنے رسول کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی ولادت کی خوشی منائے۔ اس کی جزاء اللہ کریم سے یہی ہوگی کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل عمیم سے اسے جنات النعیم میں داخل فرمائے گا۔ الحمد للہ رب العالمین۔

(ماثبت من السنۃ ص ۶۰)

حضرات! میلاد پاک کرنا اور اس میں محبت کرنا ایمان کی علامت ہے اور میلاد پاک کا ثبوت قرآن مجید۔ حدیث شریف۔ اور اقوال بزرگوں سے ہے۔ میلاد شریف میں ہزاروں برکتیں ہیں۔ اس کو بدعت کہنا دین سے، ناواقفیت پر مبنی ہے۔

محفل میلاد شریف کی حقیقت

سب سے پہلے آپ کو جاننا چاہیئے کہ میلاد کی حقیقت کیا ہے۔ میلاد۔ مولود۔ مولد۔ یہ تینوں لفظ متقارب المعنیٰ ہیں۔ میلاد کی حقیقت صرف یہ ہے کہ مسلمان ایک جگہ جمع ہوں۔ اور ایک عالم دین ان کے سامنے حضور سراپا نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی ولادت مبارک اور آپ کے معجزات اور آپ کے اخلاق کریمہ صحیح روایت کے ساتھ بیان کرے۔ اور آخر میں بارگاہِ رسالت میں درود وسلام باادب کھڑے ہو کر پیش کریں۔ اگر توفیق ہو تو شیرینی پر فاتحہ دلا کر فقراء ومساکین کو کھلائیں۔ احباب میں تقسیم کریں پھر دعا مانگ

www.waseemziyai.com

کر اپنے اپنے گھروں میں چلے جائیں۔ یہ تمام امور جو ذکر کئے گئے ہیں قرآن و سنت اور علمائے امت کے اقوال سے ثابت ہیں صرف اللہ جل شانہٗ کی ہدایت کی ضرورت ہے۔

میلاد سنت الٰہیہ ہے

محبوب کبریا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کا میلاد شریف خود خالق اکبر جل شانہٗ نے بیان کیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالےٰ ہے۔

(۱) لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ٥ (پ ۱۱۔ سورت توبہ)

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ تمہاری بھلائی کے بہت چاہنے والے ہیں اور مسلمانوں پر کرم کرنے والے مہربان ہیں۔

اس آیت شریفہ میں پہلے اللہ جل شانہٗ نے فرمایا لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ۔ مسلمانوں تمہارے پاس عظمت والے رسول تشریف لائے۔ یہاں تو اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی ولادت شریفہ بیان فرمائی۔

پھر فرمایا کہ مِنْ اَنْفُسِكُمْ کہ وہ رسول تم میں سے ہیں۔ اس میں اپنے رسول مقبول صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کا نسب شریف بیان فرمایا ہے۔

www.waseemziyai.com

پھر فرمایا۔ حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ۔
تمہاری بھلائی کے بہت چاہنے والے اور مسلمانوں پر کرم فرمانے والے مہربان ہیں ۔ یہاں اپنے محبوب پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی نعت بیان فرمائی ہے ۔

اور میلاد مبارک مروجہ میں یہی تین باتیں بیان کی جاتی ہیں ۔ پس ثابت ہوا کہ سرکار ابد قرار شافع یوم شمار صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کا میلاد شریف بیان کرنا سنتِ الٰہیہ ہے ۔

۲ : لَقَدۡ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِیۡھِمۡ رَسُوۡلًا ۔ (پ ۴ ۔ سورت آل عمران)	بے شک اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں پر احسان فرمایا کہ ان میں اپنا رسول بھیج دیا ۔

غور کرو کہ اللہ جل شانہٗ نے اپنے حبیب لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کی آمد کا ذکر کس شان سے کیا اور اسی کا نام میلاد ہے ۔

محبوب خدا اللہ تعالےٰ کی نعمت ہیں

۳ : خاتم الانبیاء

امام الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم رب العالمین کی ایک نعمتِ عظمیٰ ہیں ۔ اور یہ بات بدیہات سے ہے جو کسی دلیل کی طرف محتاج نہیں ۔ مگر کیا کیجئے کہ منکرین ایسے ہیں جو بدیہات کا بھی انکار کر دیتے ہیں ۔ لہٰذا ان کے رفع شکوک کے لئے سرکار مدینہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کا نعمتِ الٰہی ہونا صحیح بخاری کی حدیث سے بیان کیا جاتا ہے ۔ پھر بھی ہدایت

www.waseemziyai.com

اللہ تعالےٰ کے پاس ہے ۔ وہ ہی ہدایت عنایت فرمائے آمین ثم آمین سنئے !

عن ابن عباس اَلَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ کُفْرًا قَالَ ھُمْ وَاللّٰہِ کُفَّارُ قُرَیْشٍ قَالَ عَمْرٌو ھُمْ قُرَیْشٌ وَّ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَۃُ اللّٰہِ ۔

(بخاری ج ۲ ص ۵۶۶)

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے بدل دیا اللہ تعالےٰ کی نعمت کو کفر سے فرمایا ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے خدا کی قسم وہ کفار قریش ہیں ۔ اور عمرو ابن دینار رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ بدلنے والے قریش ہیں اور اللہ تعالےٰ کی نعمت حضرت محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم ہیں ۔

اس آیت اور اس کی تفسیر سے واضح ہو جاتا ہے کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم اللہ تعالےٰ کی بڑی نعمت ہیں ۔ اور اس نعمت کی بے قدری کرنے والے کفار قریش ہیں ۔ اب بھی جو بدنصیب اس نعمت کی ناشکری کرے گا وہ بھی ان ہی کفار میں شمار ہوگا ۔ العیاذ باللہ ۔

جب ثابت ہوا کہ مدنی تاجدار صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم اللہ جل شانہٗ کی نعمت عظمیٰ ہیں تو دیکھنا یہ ہے کہ ہم اس نعمت کے ساتھ کیا برتاؤ کریں ۔ قرآن شریف میں ارشاد ہوتا ہے کہ ۔

www.waseemziyai.com

۱: وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ (پ ۳۰)	اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔
۲: وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ۔ پ ۴۔ س آل عمران	اور یاد کرو اللہ تعالےٰ کی نعمت کو کو جو تم پر ہے۔

غور کرنا چاہئے کہ رب العالمین نے رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کے ذکر کرنے اور آپ کے چرچا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اور میلاد شریف کیا ہے۔ یہی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کا ذکر شریف کرنا۔ اور اسی کا حکم دیا گیا ہے تو سمجھ میں نہیں آتا کہ میلاد شریف کرنا بدعت اور ناجائز کیسے بن گیا۔ یہ بدعت نہیں ہے بلکہ اس کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہدایت کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

میلاد بیان کرنا سنّتِ مصطفےٰ ہے

بعض لوگ جہالت کی بنا پر میلاد شریف کا انکار کر دیتے ہیں۔ حالانکہ محبوب کبریا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے خود اپنا میلاد بیان کیا ہے سیدنا حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سیّد العرب والعجم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کو اطلاع ملی کہ کسی گستاخ نے آپ کے نسب شریف میں طعن کیا ہے۔ تو

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ	پس نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم ممبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں کون ہوں؟ صحابہ کرام

اللهِ - قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَیْنِ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ قَبِیْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُیُوْتًا فَاَنَا خَیْرُهُمْ نَفْسًا وَخَیْرُهُمْ بَیْتًا رواہ الترمذی

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۳)

علیہم الرضوان نے عرض کیا کہ آپ اللہ تعالےٰ کے رسول ہیں - فرمایا میں عبد المطلب کے بیٹے کا بیٹا ہوں - اللہ تعالےٰ نے مخلوق پیدا کی ان میں سب سے بہتر مجھے بنایا پھر مخلوق کے دو گروہ کئے ان میں مجھے بہتر بنایا - پھر ان کے قبیلے کئے اور مجھے بہتر قبیلہ بنایا پھر ان کے گھرانے بنائے مجھے ان میں بہتر بنایا تو میں ان سب میں اپنی ذات کے اعتبار اور گھرانے کے اعتبا ر سے بہتر ہوں -

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم نے بذات خود محفل میلاد منعقد کی جس نے اپنا حسب ونسب بیان فرمایا - نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ محفل میلاد کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اس مجلس ومحفل میں ان لوگوں کا رد کیا جائے جو آپ کی بدگوئی کرتے ہوں -

میلاد پر منکرین کا ایک اعتراض

منکرین کا میلاد پر یہ ایک بڑا اعتراض ہے کہ میلاد شریف میں دن مقرر کیا جاتا ہے - اور دن کا تقرر

وتعین شریعت میں زیادتی ہے لہٰذا میلاد کرنا ناجائز ہے۔ یہ اعتراض مسئلہ گیارہویں۔ تیجہ۔ ساتواں اور چالیسواں وغیرہ میں مشترک ہے۔

جواب

اس کا جواب اول تو یہ ہے کہ ہمارے نزدیک دن کا تعین واجب اور ضروری نہیں ہے بلکہ اہل سنت کے ہاں رات دن اور ہر ہفتہ اور ہر ماہ میں میلاد کرنا باعثِ سعادت ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ منکرینِ میلاد سیرت نبوی کے جلسے کرتے ہیں جن میں دن مقرر کیا جاتا ہے۔ تاریخ مقرر ہوتی ہے۔ مولوی مقرر کئے جاتے ہیں، اشتہارات شائع ہوتے ہیں اور وقتِ مقررہ پر لاؤڈ سپیکر سے لوگوں کو بلایا جاتا ہے۔ اگر اتنے تعینات کے باوجود سیرت کے جلسے تو جائز رہیں اور میلاد شریف کے جلسے ناجائز ہو جائیں۔ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ ایک چیز ایک قوم کے لئے حلال اور دوسروں کے لئے حرام ہو جائے۔ لہٰذا منکرین کے ذمے جلسۂ سیرت اور جلسۂ میلاد میں مابہ الامتیاز بیان کرنا ہے۔ جس سے سیرت کے جلسے جائز رہیں اور میلاد کے جلسے ناجائز۔

تیسری بات یہ ہے کہ منکرین کا یہ کہنا کہ دن مقرر کرنا یا کسی دن کسی کی یادگار منانا حرام اور بدعت ہے۔ یہ بھی ان کی خودساختہ شریعت ہے اور شریعتِ مصطفوی پر سراسر زیادتی ہے۔ قرآن وسنت کی روشنی میں دن کا تقرر و تعین ایک جائز امر ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللّٰهِ ط | (اے موسیٰ) ان کو یاد دلاؤ اللہ تعالیٰ

www.waseemziyai.com

ربیع الاول شریف، ربیع الآخر ... کے دن

www.waseemziyai.com

تفصیل ہر عام و خاص جانتا ہے کہ ہر دن اور رات اللہ تعالےٰ ہی کا ہے۔ پھر ان اللہ کے دنوں سے کیا مراد ہے ؟ غور سے سنو کہ اللہ کے دنوں سے کیا مراد ہے۔

خدا تعالےٰ کے وہ مخصوص دن جن میں اس کی نعمتیں اس کے بندوں پر نازل ہوئی ہیں۔ چنانچہ اس آیت کریمہ میں سیدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوا ہے کہ آپ اپنی قوم کو وہ دن یاد دلائیں جن میں اللہ جل شانہٗ نے بنی اسرائیل پر مَنّ وَ سَلْوٰی نازل فرمایا۔

مقام غور ہے کہ اگر مَنّ وَ سَلْوٰی کے نزول کا دن بنی اسرائیل کو منانے کا حکم ہوتا ہے تو آقائے دوجہاں سید کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کی ولادتِ پاک جو تمام نعمتوں سے افضل اور اعلیٰ ہے۔ بلکہ یوں کہئے کہ وہ تمام نعمتوں کی اصل ہے۔ کیوں کہ اگر یہ نعمت نہ ہوتی، تو نہ جہان ہوتا نہ کوئی نعمت۔ تو یوم ولادت منانا اور اس کی خوشی میں جلوس نکالنے اور جلسے منعقد کرنے۔ مساکین و فقراء کے لئے کھانا تقسیم کرنا کس طرح بدعت و حرام ہوگیا۔

حدیث شریف سے تعیّنِ یوم پر دلیل

عن ابن عبّاس اَنّ النّبِیّ صَلّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدِمَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب

اَلْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ
صِيَامًا يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ
لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا
الْيَوْمُ الَّذِيْ تَصُوْمُوْنَهٗ
فَقَالُوْا هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ
اَنْجَى اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى
وَقَوْمَهٗ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ
وَقَوْمَهٗ فَصَامَهٗ مُوْسٰى
شُكْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُهٗ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ
اَحَقُّ وَاَوْلٰى بِمُوْسٰى
مِنْكُمْ فَصَامَهٗ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ ۔

رواہ البخاری ومسلم

مشکوٰۃ ۱۸۰

حضور اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ و
بارک وسلم مدینہ منورہ میں تشریف
فرما ہوئے تو ملاحظہ فرمایا کہ یہودی
یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں
تو رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ
وبارک وسلم نے ان سے پوچھا کہ یہ
کیا دن ہے جس کا تم روزہ رکھتے ہو
تو انہوں نے کہا کہ یہ ایک بڑا دن ہے
جس میں اللہ تعالےٰ نے موسےٰ
(علیہ الصلوٰۃ والسلام) اور ان کی
قوم کو نجات دی۔ اور فرعون اور اس
کی قوم غرق کیا تو حضرت (موسےٰ
علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے شکریہ
میں روزہ رکھا اور ہم اس دن روزہ
رکھتے ہیں۔ تو رسول خدا حبیب
کبریا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک و
وسلم نے فرمایا کہ ہم موسےٰ (علیہ الصلوٰۃ
والسلام) سے تمہاری نسبت زیادہ
حقدار اور زیادہ قریب ہیں تو
آپ نے خود روزہ رکھا اور دوسرے

www.waseemziyai.com

کو، روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ جب سیّدنا حضرت موسےٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام کو یہ نعمت ملی کہ دشمن سے نجات حاصل ہوئی، اور دشمن ہلاک ہوگیا۔ تو اس روز بطورِ شکر یہ اسی دن کی یادگار منانے کے لئے ہمیشہ عاشورہ کے دن روزہ رکھتے۔

اور امام الانبیا۔ والمرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے روزہ رکھ کر اور اس کا حکم دے کر واضح فرمادیا کہ نعمت کے نزول کے دن عبادت کرنا اور اس کی یادگار منانا سنت انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے۔ لہٰذا مسلمان ربیع الاول کی بارہویں تاریخ کو جس میں ولادت پاک کی نعمت نازل ہوئی ہے جو سب نعمتوں سے بڑی ہے۔ جلسے منعقد کر کے جلوس نکال کر خوشی کا اظہار کر کے سنتِ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر عمل کرتے ہیں۔

دوسری حدیث

عن ابی قتادۃ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ فَقَالَ فِیْہِ وُلِدْتُ وَفِیْہِ اُنْزِلَ عَلَیَّ۔

رواہ مسلم (مشکوٰۃ ص ۱۷۹)

سیّدنا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم سے پیر کے دن روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں اسی دن پیدا ہوا۔ اور اسی روز مجھ پر قرآن نازل ہوا۔

www.waseemziyai.com

اس حدیث شریف نے واضح کر دیا کہ کسی دن کا تعین و تقرر ناجائز نہیں ہے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم پر پیر کے روز دو نعمتیں نازل فرمائی تھیں۔ ایک ولادت۔ اور دوسری نزول قرآن کی نعمت۔ تو آپ نے اسی پیر کے دن کو روزہ رکھنے کے لئے معیّن فرمایا۔ اب بھی بات اگر سمجھ میں نہ آئے تو ہدایت اللہ تعالےٰ کے پاس ہے۔

جوازِ میلاد پر

اولیائے کرام اور علمائے عظام

کی شہادتیں

یوں تو میلاد شریف کے استحباب و استحسان پر بہت سے علمائے سلف اور بزرگانِ دین کے اقوال موجود ہیں۔ مگر بخوفِ طوالت صرف چند حضرات کے اقوال پر اکتفاء کرتا ہوں جو شکوک و شبہات کے ازالہ کے لئے کافی وافی ہیں

۱: امام ابوشامہ

امام نووی کے استاد کی شہادت

وَمِنْ اَحْسَنِ مَا ابْتُدِعَ	ہمارے زمانہ کی اچھی ایجادوں میں وہ

www.waseemziyai.com

فِی زَمَانِنَا مَا یُفْعَلُ کُلَّ
عَامٍ فِی الْیَوْمِ الْمُوَافِقِ
لِیَوْمِ مَوْلِدِہٖ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّدَقَاتِ
وَ الْمَعْرُوْفِ وَ اِظْهَارِ
الزِّیْنَۃِ فَاِنَّ ذَالِکَ
مَعَ مَافِیْہِ مِنَ الْاِحْسَانِ
لِلْفُقَرَاۗءِ مُشْعِرٌ بِمُحَبَّتِہٖ
لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ وَ تَعْظِیْمِہٖ فِی
قَلْبِ فَاعِلِ ذَالِکَ وَشُکْرُ
اللّٰہِ عَلٰی مَا مَنَّ بِہٖ
مِنْ اِیْجَادِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَلَّذِیْ اَرْسَلَہٗ رَحْمَۃً
لِّلْعَالَمِیْنَ ٥

(سیرت نبوی ص۴۵
(سیرت حلبی ص۱۰)

افعال ہیں جو مولد النبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کے دن کئے جاتے ہیں۔ یعنی صدقات۔ بھلائی کے کام۔ زینت وسرور کا اظہار۔ کیوں کہ اس میں فقراء کے ساتھ احسان کرنے کے علاوہ اس بات کا اشعار ہے کہ میلاد کرنے والے کے دل میں نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی محبت اور تعظیم ہے اور اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کرنا ہے جو اس نے رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کو پیدا فرماکر ہم پر احسان فرمایا۔

www.waseemziyai.com

حافظ الحدیث ابن الجزری

رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کی شہادت

فَاِذَا کَانَ هٰذَا اَبُوْلَهَبٍ
الْکَافِرُ الَّذِیْ نَزَلَ
الْقُرْاٰنُ بِذَمِّهٖ جُوْزِیَ
بِفَرْحِهٖ لَیْلَةَ مَوْلِدِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَمَا حَالُ الْمُسْلِمِ الْمُوَحِّدِ
مِنْ اُمَّتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسَرُّ بِمَوْلِدِهٖ
وَیَبْذُلُ مَا تَصِلُ اِلَیْهِ
قُدْرَتُهٗ فِیْ مَحَبَّتِهٖ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لَعَمْرِیْ اِنَّمَا یَکُوْنُ جَزَاءُهٗ
مِنَ اللّٰهِ الْکَرِیْمِ اَنْ
یُّدْخِلَهٗ بِفَضْلِهِ الْعَمِیْمِ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ

(انوار محمدیہ من مواہب لدنیہ ص ۲۹)

جب ابولہب کافر جس کی مذمت میں قرآن مجید اترا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی ولادت کی خوشی میں نیک جزا مل گئی یعنی عذاب میں تخفیف تو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کا مسلمان موحد کا کیا حال ہو گا جو حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی ولادت کی خوشی مناتا ہو۔ اور حضور اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی محبت میں حسب طاقت خرچ کرتا ہو مجھے اپنی جان کی قسم اللہ کریم سے اس کی جزاء یہ ہے کہ فضل عمیم سے جنت نعیم میں داخل فرمائے گا۔

www.waseemziyai.com

امام سخاوی علیہ رحمۃ الباری کی شہادت

لَمْ يَفْعَلْهُ اَحَدٌ مِّنَ السَّلَفِ فِي الْقُرُوْنِ الثَّلَاثَةِ وَاِنَّمَا حَدَثَ بَعْدُ ثُمَّ لَا زَالَ اَهْلُ الْاِسْلَامِ مِنْ سَائِرِ الْاَقْطَارِ وَالْمُدُنِ الْكِبَارِ يَعْمَلُوْنَ الْمَوْلِدَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ فِيْ لَيَالِيْهِ بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَيَعْتَنُوْنَ بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيْمِ وَيُظْهِرُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَرَكَاتِهِ كُلُّ فَضْلٍ عَمِيْمٍ۔

(سیرت حلبی ص ۱۰۰ - سیرت نبوی ص ۴۵)

تینوں زمانوں میں سلف نے کسی نے میلاد (مروجہ) نہیں اس کے بعد شروع ہوا۔ پھر ہمیشہ مسلمان ہر طرف اور بڑے شہروں میں میلاد کرتے ہیں اور ان راتوں میں ہر قسم کا صدقہ کرتے ہیں۔ اور میلاد شریف بیان کرنے کا اہتمام کرتے ہیں میلاد شریف کی برکت سے ان پر ہر قسم کا فضل و رحمت نازل ہوتی ہے۔

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شہادت

لَا زَالَ اَهْلُ الْاِسْلَامِ يَحْتَفِلُوْنَ بِشَهْرِ مَوْلِدِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ

ہمیشہ مسلمان ولادت پاک کے مہینہ میں محفل میلاد منعقد کرتے آئے

www.waseemziyai.com

وَالسَّلَامُ وَيَعْمَلُوْنَ الْوَلَائِمَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ فِيْ لَيَالِيْهِ بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَيُظْهِرُوْنَ السُّرُوْرَ وَيَزِيْدُوْنَ فِي الْمَبَرَّاتِ وَيَعْتَنُوْنَ بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيْمِ ـ

(انوار محمدیہ ص ۲۹)

ہیں اور دعوتیں کرتے ہیں اور اس ماہ کی راتوں میں ہر قسم کا صدقہ کرتے ہیں اور خوشی مناتے ہیں نیکی زیادہ کرتے ہیں اور میلاد شریف پڑھنے کا بہت اہتمام کرتے ہیں۔

حضرت امام ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شہادت

مِنْ خَوَاصِّهٖ اَنَّهٗ اَمَانٌ فِيْ ذَالِكَ الْعَامِ وَبُشْرٰى عَاجِلَةٌ بِنَيْلِ الْبُغْيَةِ وَالْمَرَامِ وَاَوَّلُ مَنْ اَحْدَثَهٗ مِنَ الْمُلُوْكِ الْمَلِكُ الْمُظَفَّرُ اَبُوْ سَعِيْدٍ صَاحِبِ اِرْبِلَ وَاَلَّفَ لَهُ الْحَافِظُ ابْنُ دِحْيَةَ تَالِيْفًا سَمَّاهُ

میلاد شریف کی ایک تاثیر یہ ہے کہ سال بھر امن رہے گا اور مرادیں پوری ہونے کی خوشخبری ہے بادشاہوں میں سے جس نے پہلے میلاد شریف کا ایجاد کیا وہ مظفر ابو سعید شاہ اربل تھا۔ اس اس کے لئے حافظ ابن دحیہ نے ایک کتاب لکھی جس کا نام

www.waseemziyai.com

التَّنْوِيْرُ فِيْ مَوْلِدِ الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ فَاَجَازَهُ الْمَلِكُ الْمُظَفَّرُ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ وَ صَنَعَ الْمَلِكُ الْمُظَفَّرُ الْمَوْلِدَ وَكَانَ يَعْمَلُهٗ فِيْ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ وَيَحْتَفِلُ بِهٖ اِحْتِفَالًا هَائِلًا وَكَانَ شَهْمًا شُجَاعًا بَطَلًا عَاقِلًا عَالِمًا عَادِلًا وَ طَالَتْ مُدَّتُهٗ فِي الْمُلْكِ اِلٰى اَنْ مَاتَ وَ هُوَ مُحَاصِرٌ الْفِرَنْجَ بِمَدِيْنَةِ عَكَّا سَنَةَ ثَلَاثِيْنَ وَ سِتَّمِائَةٍ مَحْمُوْدُ السِّيْرَةِ وَ السَّرِيْرَةِ (سیرت نبویہ ج ۱ ص ۴۵)

التنویر فی مولد البشیر النذیر رکھا۔ بادشاہ نے اس کو ہزار دینار نذر کئے اور بادشاہ مظفر کے میلاد کیا اور وہ ربیع الاول شریف میں میلاد کیا کرتا تھا اور اس میں عظیم الشان محفل منعقد کرتا تھا اور وہ ذکی بہادر، دلیر، عقلمند۔ عالم اور عادل تھا۔ اس کا زمانہ حکومت طویل رہا۔ یہاں تک کہ انگریزوں کا محاصرہ کرتے ہوئے شہر عکا میں انتقال کر گیا ۶۳۰ھ میں۔ وہ سیرت و عادت کا اچھا تھا۔

ابن جوزی کے پوتے علیہ الرحمۃ کی شہادت

قَالَ سِبْطُ ابْنِ الْجَوْزِيْ فِيْ مِرْاٰةِ الزَّمَانِ حَكٰى لِيْ بَعْضُ مَنْ حَضَرَ

حضرت ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالے علیہ کے پوتے فرماتے ہیں کہ مجھے ان لوگوں نے بتایا جو ملک مظفر کے

يمالك المظفر في بعض المولد فذكر انه عد فيه خمسة آلاف راس غنم و عشرة آلاف دجاجة و مائة الف زبدية و ثلاثين الف صحن حلوى وكان يحضر عنده في المولد اعيان العلماء و الصوفية فيخلع عليهم و يطلق لهم البخور و كان يصرف على المولد ثلاث مائة الف دينار

(سیرت نبوی ص ۴۵)

دسترخوان پر میلاد شریف کے موقع پر حاضر ہوتے کہ اس کے دسترخوان پر پانچ ہزار بکریوں کے بھنے ہوئے سر دس ہزار مرغ ایک لاکھ پیالی مکھن کی۔ اور تیس ہزار طباق حلوے کے تھے اور میلاد میں اس کے ہاں مشاہیر علما۔ اور صوفی حضرات حاضر تھے ان سب کو خلعتیں عطا کرتا تھا۔ اور خوشبو دار چیزیں سلگاتا تھا اور میلاد مبارک پر تین لاکھ دینار خرچ کرتا تھا۔

حضرت سید احمد زینی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شہادت

عمل المولد واجتماع الناس له كذالك مستحسن۔ (سیرت نبوی ص ۴۵)

میلاد شریف کرنا اور لوگوں کا اس میں جمع ہونا بہت اچھا ہے۔

www.waseemziyai.com

خاتم الفقہائے والمحدثین شیخ احمد شہاب الدین بن حجر ہیتمی مکی علیہ الرحمۃ کی شہادت

اَلْمَوَالِدُ وَ الْاَذْكَارُ الَّتِيْ نَفْعَلُ عِنْدَنَا اَكْثَرُهَا مُشْتَمِلٌ عَلٰى خَيْرٍ كَصَدَقَةٍ وَّ ذِكْرٍ وَصَلَاةٍ وَّ سَلَامٍ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَدْحِهٖ.

(فتاوی حدیثیہ ص ۱۲۹)

محافل میلاد اور اذکار جو ہمارے ہاں کئے جاتے ہیں ان میں سے اکثر بھلائی پر مشتمل ہیں جیسے صدقہ، صلوٰۃ وسلام رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم پر اور آپ کی مدح۔

افضل الفضلاء، اعلم العلماء، فرید العصر حضرت مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کی شہادت

دریں جا سند است مراہل موالید را کہ در شب میلاد آنحضرت صلی اللہ

میلاد شریف کرنے والوں کیلئے اس میں سند ہے جو شب میلاد

www.waseemziyai.com

علیہ وسلم سرور کنند و بذل اموال نمایند یعنی ابولہب کافر بود و قرآن بمذمت وے نازل شدہ چوں بسرور میلاد و بذل شیر جاریہ وے بجہت آنحضرت جزا دادہ شد تا حال مسلمان کہ مملو است بمحبت و سرور و بذل مال در وے چہ باشد۔

(مدارج النبوت جلد دوم ص ۲۶)

خوشیاں مناتے ہیں۔ اور مال خرچ کرتے ہیں۔ یعنی ابولہب کافر تھا اور قرآن مجید اس کی مذمت میں نازل ہوا جب اسے میلاد کی خوشی منانے اور اپنی لونڈی کے دودھ کو آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وبارک وسلم کے لئے خرچ کرنے کی وجہ سے جزا دی گئی۔ تو اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو محبت اور خوشی میں بھرپور ہے اس میلاد شریف میں مال خرچ کرتا ہے۔

فاضل اجل عالم بے بدل خاتم المحدثین حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی شہادت

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں کہ۔ میں حاضر ہوا اس مجلس میں جو مکہ معظمہ میں مکان مولد شریف میں ہو رہی تھی بارہویں ربیع الاول کو اور ذکر ولادت شریف۔ اور خوارق عادت وقتِ ولادت

کا پڑھا جاتا تھا۔ میں نے دیکھا کہ یکبارگی کچھ انوار اس مجلس سے ظاہر ہونے میں نے ان انوار میں تامل کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ انوار تھے ملائکہ کے جو ایسی محافل متبرکہ میں حاضر ہوا کرتے ہیں۔ اور بھی انوار تھے رحمت الٰہی کے۔

(تواریخ حبیب الٰہ ص ۸)

حضرت مولانا مولوی محمد عنایت احمد صاحب کی شہادت

حرمین شریفین اور اکثر بلاد اسلام میں عادت ہے کہ ماہ ربیع الاول میں محفل میلاد شریف کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو مجتمع کر کے ذکر مولود شریف کرتے ہیں۔ اور کثرت درود کی کرتے ہیں۔ اور بطور دعوت کے کھانا یا شیرینی تقسیم کرتے ہیں۔ سو یہ امر موجب برکات عظیمہ ہے۔ اور سبب ہے زیادت محبت کا ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کے۔ بارھویں ربیع الاول کو مدینہ منورہ میں یہ محفل متبرک مسجد شریف میں ہوتی ہے اور مکہ مکرمہ میں مکان ولادت آنحضرت میں۔

(تواریخ حبیب الٰہ ص ۸)

عالم ربانی فاضل لاثانی حامی دین نبوی مولانا حاجی حافظ ابوالحسنات محمد عبد الحئ لکھنوی کی شہادت

میلا د شریف بدعت وضلالت نہیں	نفس ذکر مولود بدعت وضلالت

www.waseemziyai.com

نیست بدو وجہ ۔ وجہ اول ذکر مولد
عبارت است ازیں کہ ذکر آیتے
از آیاتِ قرآنیہ یا حدیثے نبویہ
تلاوت کردہ در شرح آں قدرے
از فضائل و معجزات احمدیہ و برخے
از احوال ولادت و نسب نبوی و
خوارقے کہ بوقت ولادت و قبل
ازاں ظاہر گردیدند و امثال آنہا بیان
سازد کذا حققہ ابن حجر مالکی فی
النعمۃ الکبری علی العالم
بمولد سید ولد آدم وغیرہ
من العلماء الماھرین
وجود ایں حقیقت در زمانۂ نبوی و
زمانہ اصحاب ہم بود ۔ اگرچہ مسمّٰی
بایں تسمیہ نباشد ۔ بر ماہرین فن
حدیث مخفی نخواہد بود کہ صحابہ
در مجالس وعظ و تعلیم علم ذکر فضائل
نبویہ و کیفیات ولادت احمدیہ
میکردند و در صحاح مرویست
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

دو وجہ سے ۔ وجہ اول یہ ہے کہ
میلاد کا مطلب یہ ہے کہ مقرّر
کوئی قرآن کی آیت یا حضور اقدس
صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی حدیث
پڑھے اور اس کی تشریح میں حضور
اکرم کے فضائل و معجزات ولادت
نسب کے احوال اور ولادت کے
خوارق عادت جو آپ سے ظاہر
ہوئے بیان کرے ۔ جیسا کہ ابن حجر
مالکی نے النعمۃ الکبریٰ
علی العالم بمولد سید ولد
آدم میں اس کی تحقیق کی ہے ۔
ان کے علاوہ علماءِ ماہرین نے کی
ہے ۔ یہ حقیقت یعنی میلاد شریف
نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم
اور صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم
اجمعین کے زمانہ میں موجود تھی ۔ اگرچہ
یہ نام نہ تھا ۔ فن حدیث کے ماہرین پر
یہ پوشیدہ نہیں کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان
مجالس وعظ اور تعلیم علم میں فضائل

www.waseemziyai.com

حسان بن ثابت را در مسجد خود بر منبر نشانیدند و اوشان مدیح نبویہ را نظم کردہ بودند۔ خواندند و آنحضرت اوشاں را دعائے خیر دادند و فرمودند اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ و بر ناظر دیوان حسان مخفی نخواہد ماند کہ در قصائد شان معجزات نبویہ و کیفیات ولادت و ذکر نسب شریف وغیرہ موجود است پس خواندن ہمچوں اشعار بر سر مجلس عین ذکر مولد است۔

(فتاوی ص ۱۰ - ۱۱)

اور حالات ولادت احمدیہ کا ذکر کرتے تھے۔ صحاح میں مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم سیدنا حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی مسجد شریف منبر شریف پر بٹھاتے تھے اور وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کی صفت کو نظم اور اشعار میں پڑھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم ان کے حق میں دعائے خیر فرماتے۔ اور فرماتے کہ اے اللہ روح القدس سے ان کی تائید فرما۔

دیوان حسان کے ناظر پر یہ بات پوشیدہ نہیں کہ ان کے قصائد میں معجزات اور ولادت کے حالات اور نسب شریف کا ذکر موجود ہے پس اس قسم کے اشعار پڑھنا کسی محفل ومجلس میں عین میلاد شریف ہے۔

www.waseemziyai.com

بعض منکرین یہ بھی کہتے ہیں کہ لوگوں کو جمع کر کے میلاد شریف پڑھنا جائز نہیں۔ مولانا عبدالحئی صاحب ان کی تردید میں لکھتے ہیں۔

دیگر اگر اختلاج ایں امر شود کہ اگرچہ وجود نفس ذکر مولد و فضائل وغیرہ ثابت شدہ است مگر ذکر مولد بجمع کردن مردم وطلب کردن احباب از خانہا ثبوت نرسید۔ دفع آں بایں طور کردہ شود کہ جمع کردن مردم و طلب او شاں برائے نشر علم در حدیث ثابت است۔

(مجموعہ فتاوی ص ۱)

اگر یہ شبہ دل میں پیدا ہو کہ اگرچہ نفس ذکر ولادت اور فضائل وغیرہ ثابت ہیں۔ مگر میلاد کا ذکر کرنا لوگوں کو جمع کر کے اور دوستوں کے گھروں سے بلا کر ثابت نہیں۔ تو اس کو اس طرح رد کیا جائے گا کہ علم کے پھیلانے کے لئے لوگوں جمع کرنا اور بلانا حدیث شریف سے ثابت ہے۔

وجہ دوم انیکہ سلمنا کہ وجود ذکر مولد در زمانے از ازمنہ ثلاثہ نبودہ است پس میگوئیم کہ در شرع ایں قاعدہ ثابت شدہ است کل فرد من افراد نشر العلم فھو مندوب و ذکر مولد فردیست از افراد نشر علم نتیجہ برآمد ذکر المولد مندوب۔

دوسری وجہ (میلاد کے لئے) یہ ہے کہ اگر ہم تسلیم کرلیں کہ میلاد کا ذکر زمانہ ثلاثہ میں نہ تھا تو ہم کہتے ہیں کہ شرع میں یہ قاعدہ ثابت ہے۔ نشر علم کا ہر فرد مندوب ہے۔ اور میلاد کا ذکر بھی نشر علم کا ایک فرد ہے۔ تو یہ نتیجہ نکلا کہ میلاد شریف

www.waseemziyai.com

(مجموعہ فتاوی ص ۱۱-۱۲)

کرنا مندوب ہے۔

اب آپ یہ معلوم کریں کہ میلاد شریف کرنے والے اور اسے جائز رکھنے والے کون کون بزرگ حضرات ہیں۔ مولانا کی زبان سے سماع کریں۔

بریں مسلک فقہاء متبحرین واہل افتاء مستنبطین مثل ابوشامہ وحافظ ابن حجر وشامی وامثال آنہا رفتہ اند وحکم بہ ندب ذکر مولد دادہ اند۔

(مجموعہ فتاویٰ ص ۱۲)

اور اسی مسلک پر بہت بڑے فقیہہ اور مفتی حضرات مثل ابوشامہ اور حافظ ابن حجر اور شامی رحمۃ اللہ تعالے علیہم اور ان جیسے علماء گئے ہیں اور میلاد کرنا مستحب بتایا ہے۔

اب ذرا یہ تکلیف کریں اور معلوم کریں کہ منکرین کے ساتھ کتنے لوگ ہیں اور وہ کس پایہ کے ہیں۔ مولانا صاحب کی تحریر سے سنئے۔

مخلص مقام اینکہ ذکر مولد فی نفسہ امریست مندوب خواہ بسبب وجود او درخیر الازمنہ یا بسبب اندراجش زیر سند شرعی وکسے ندبش را منکر نشدہ مگر یک طائفہ قلیلہ کہ رب النوع آں طائفہ تاج الدین فاکہانی مالکی است واورا طاقتے نیست کہ بمقابلہ علمائے مستنبطین کہ

خلاصہ اس مقام کا یہ ہے کہ ذکر مولد فی نفسہ ایک امر مندوب و مستحب ہے خواہ اس لئے کہ قرون ثلاثہ میں اس کا وجود تھا۔ یا اس لئے کہ یہ قاعدہ شرعی کے نیچے داخل ہے۔ کسی نے اس (میلاد) کے ندب کا انکار نہیں کیا مگر ایک فرقہ قلیلہ (چھوٹا) نے جن کا بڑا تاج الدین فاکہانی مالکی ہے

www.waseemziyai.com

فتوے بہ ندب ذکر مولد دادند کسے پس قولش دریں باب معتبر نیست۔

(مجموعہ فتاوے ص ۱۳)

اور وہ یہ طاقت (علمی) نہیں رکھتا کہ علمائے مستنبطین کا جنھوں نے ذکر مولد کے ندب کا فتوے دیا ہے مقابلہ کر سکے لہٰذا اس کا قول اس باب میں غیر معتبر ہے۔

معلوم ہوا کہ منکرین میلاد کی جماعت بالکل قلیل ہے۔ وہ بھی علم و عمل میں ایسے ہیں جو اہل حق علمائے کرام کا مقابلہ ہرگز ہرگز نہیں کر سکتے۔ اور ان کا قول غیر معتبر ہے۔

عارف معارف حقیقت سالک مسالکِ شریعت وطریقت حضرت مولانا الحاج الحافظ شاہ محمد امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کی شہادت

اب دیو بندیوں کے پیر و مرشد جن کو صرف عالم نہیں بلکہ عالم گر کہتے ہیں۔ ان کی بات بھی سنئے۔

(۱) فرمایا کہ مولد شریف تمامی اہل حرمین کرتے ہیں۔ اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے۔ (شمائم امدادیہ ص ۸۷)

www.waseemziyai.com

۲ : اور ہمارے علماء اس زمانے میں جو کچھ قلم میں آتا ہے ، بے محابا فتوے دے دیتے ہیں ۔ علمائے ظاہر کے لئے علم باطن بہت ضروری ہے ۔ بدوں اس کے کچھ درست نہیں ہوتا فرمایا ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازع کرتے ہیں تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں ۔ جب صورت جواز کی موجود ہے پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں اور ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے ۔

(شمائم امدادیہ ص ۹۳)

۳ : فقیر کا مشرب یہ ہے کہ محفل میلاد میں شریک ہوتا ہوں ۔ بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں ۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۵)

منکرین کا عید میلاد پر ناراضگی کا اظہار

جس وقت اہل حق میلاد شریف کے ساتھ لفظ عید بڑھاتے ہیں تو حضرات منکرین بڑے غیظ و غضب میں آجاتے ہیں ۔ اور کہتے ہیں کہ دیکھو شریعت میں کتنی زیادتی ہے کہ شریعت نے فقط دو عیدیں بتائی ہیں ۔ اور انہوں نے تیسری بڑھا دی ۔ منکرین ذرا اس آیت پر غور کریں تو ان کا پارۂ غضب ٹھنڈا ہو سکتا ہے ۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَ	اے اللہ اے رب ہمارے ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لئے عید ہو ہمارے اگلوں

www.waseemziyai.com

آيَةً مِّنكَ وَارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰازِقِيْنَ ٥

پ ۷ ۔ س مائدہ)

پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی ۔ اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

اہل فہم و دانش کے لئے غور کا مقام ہے کہ بنی اسرائیل پر آسمان سے جس دن خوان اترے تو وہ دن ان کے اگلوں پچھلوں کے لئے عید بن جائے جس میں وہ خوشی کا اظہار کریں ۔ اور جس روز محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالے علیہ وبارک وسلم تشریف لائیں ۔ کیوں نہ وہ دن عیدوں کی جان بن جائے جس پر سب عیدیں قربان ہوں ۔ پتہ چلا کہ منکرین کا یہ کہنا کہ روز ولادت کو عید ماننا شریعت پر زیادتی ہے ایک مغالطہ ہے ۔ جس سے سادہ لوگوں کو غلط راہ پر لگاتے ہیں ۔

ماہرین فن حدیث پر مخفی نہیں کہ شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے یوم جمعہ کو بھی عید فرمایا ہے ۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل دو حدیثیں پیش کی جاتی ہیں ۔

۱ : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ جُمْعَۃٍ مِّنَ الْجُمَعِ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ اِنَّ هٰذَا یَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ عِیْدًا فَاغْتَسِلُوْا وَمَنْ کَانَ عِنْدَهٗ طِیْبٌ فَلَا یَضُرُّهٗ اَنْ یَّمَسَّ مِنْهُ وَعَلَیْکُمْ بِالسِّوَاکِ ۔ رواہ مالک وابن ماجہ (مشکوۃ ص ۱۲۳)

رسول خدا صلی اللہ تعالے علیہ وبارک وسلم نے جمعوں میں ایک جمعہ کے موقع پر ارشاد فرمایا ۔ کہ ۔ اے مسلمانوں کے گروہ بے شک یہ دن وہ ہے جس کو اللہ تعالے نے عید بنایا ہے ۔ پس نہاؤ اور جس کے پاس خوشبو ہو اس کو یہ بات نقصان نہیں دیتی کہ خوشبو ملے اور مسواک کو لازم پکڑو ۔

www.waseemziyai.com

۲ : عن ابن عباس اَنَّهٗ قَرَأَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ الْاٰيَة وَ عِنْدَهٗ يَهُوْدِيٌّ فَقَالَ لَوْاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَاهَا عِيْدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ يَوْمِ عِيْدَيْنِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ يَوْمِ عَرَفَةَ =

رواہ الترمذی (مشکوٰۃ ص ۱۲۱)

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ الآیۃ پڑھا۔ آپ کے پاس ایک یہودی موجود تھا اس نے کہا کہ اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بناتے۔ تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا یہ آیت جس دن اتری اس دن دو عیدیں جمع تھیں ایک جمعہ ایک عرفہ کا دن۔

اب ذرا انصاف سے دیکھئے کہ کیا صرف دو عیدیں ہیں یا زیادہ۔ ان مبارک حدیثوں نے بتا دیا کہ جمعہ کا روز اور عرفہ کا دن بھی عید ہے۔ معلوم ہوا کہ حضرات منکرین کا ایک مغالطہ تھا جو عوام کو دھوکہ دینے کے لئے کیا گیا تھا کہ جناب صرف دو عیدیں ہیں اور بس!

اکابر علمائے دین کے ہاں بھی میلاد شریف کا دن عید ہے۔ بلکہ ان کے نزدیک ربیع الاول کے سارے دن اور ساری راتیں بھی عید ہیں۔ چنانچہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

فَرَحِمَ اللّٰهُ اِمْرَأً اتَّخَذَ لَيَالِيَ شَهْرِ مَوْلِدِهٖ

اللہ تعالےٰ رحم فرمائے اس شخص پر جس نے آپ کے میلاد شریف کے

www.waseemziyai.com

اَلْمُبَارَكَةِ اَعْيَادًا ۔ (انوار محمدیہ ص۲۹) کے مہینہ کی راتوں کو عید بنایا۔

محقق علی الاطلاق علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔

فَرَحِمَ اللّٰهُ اِمْرَأً اتَّخَذَ لَيَالِيَ شَهْرِ مَوْلِدِهِ الْمُبَارَكِ اَعْيَادًا لِيَكُوْنَ اَشَدَّ غَلْبَةً عَلٰى مَنْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ عِنَادٌ ۔

(ماثبت من السنۃ ص۶۰)

اللہ کریم رحم فرمائے اس انسان پر جس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم کے میلاد مبارک کے مہینہ کی راتوں کو عید بنایا۔ تاکہ جن لوگوں کے دل میں عناد اور نفاق کی بیماری ہے ان پر سخت چوٹ لگے ۔

ان جیّد علمائے دین کی عبارتوں سے واضح ہو جاتا ہے کہ میلاد شریف کرنا اور میلاد کے دن کو عید بنانا بالکل صحیح ہے اور منکرین کے شکوک و شبہات اور مغالطے سب دور ہو جاتے ہیں اور مسئلہ کی اصلی حقیقت سامنے آجاتی ہے ۔

میلاد کے وقت قیام کرنا

عرفِ عام میں قیام کے معنی کھڑے ہو کر رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم پر درود و سلام بھیجنا ہے ۔ اس میں امام الانبیاء والمرسلین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہے جو بندۂ مومن کا شعار ہے ۔ اس کے ثبوت کے لئے چند اکابر علماء کے اقوال پیش کئے جاتے ہیں ۔

www.waseemziyai.com

سید احمد زینی شافعی مفتی مکہ کا قول

جَرَتِ الْعَادَةُ اَنَّ النَّاسَ اِذَا سَمِعُوْا ذِكْرَ وَضْعِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُوْنَ تَعْظِيْمًا لَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا الْقِيَامُ مُسْتَحْسَنٌ لِمَا فِيْهِ مِنْ تَعْظِيْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ فَعَلَ ذَالِكَ كَثِيْرٌ مِّنْ عُلَمَآءِ الْاُمَّةِ الَّذِيْنَ يُقْتَدٰى بِهِمْ۔

(سیرت نبوی ص ۴۴)

لوگوں کی عادت جاری ہے کہ جب ولادت پاک کا ذکر سنتے ہیں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وبارک وسلم کی تعظیم کے لئے قیام کرتے ہیں یہ قیام مستحسن ہے۔ کیوں کہ اس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وبارک وسلم کی تعظیم ہے اور یہ قیام بہت علماء امت نے کیا ہے جو مقتدا اور پیشوا مانے گئے ہیں۔

امام عالم علامہ فہامہ علی بن برہان الدین حلبی شافعی کا قول!

قَدْ وُجِدَ الْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ اِسْمِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم

بے شک حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وبارک وسلم کے نام

www.waseemziyai.com

مِنْ عَالِمِ الْاُمَّۃِ وَ
مُقْتَدِی الْاَئِمَّۃِ دِیْنًا وَ
وَرْعًا اَلْاِمَامُ تَقِیُّ الدِّیْنِ
السُّبْکِیُّ وَتَابَعَہٗ عَلٰی
ذٰالِکَ مَشَائِخُ الْاِسْلَامِ
فِیْ عَصْرِہٖ۔

(سیرت حلبی جلد اول ص ۱۰۰)

مبارک کے ذکر کے وقت ایسے عالم امت اور پیشوائے ائمہ سے قیام ثابت ہے جو دین اور تقوے میں مشہور ہیں۔ جن کا نام امام تقی الدین سُبکی ہے اس قیام میں بڑے بڑے مشائخ اسلام نے ان کے زمانہ میں اتباع کی۔

امام سبکی کا قیام

اب ہم اپنے امام اور پیشوائے دین تقی الدین سبکی کا قیام کا ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے کتنی محبت اور تعظیم سے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کا نام مبارک اور مدح سن کر قیام کیا تھا۔ سنیئے۔

حَکٰی بَعْضُھُمْ اَنَّ الْاِمَامَ
السُّبْکِیَّ اِجْتَمَعَ عِنْدَہٗ
جَمْعٌ کَثِیْرٌ مِنْ عُلَمَآءِ
عَصْرِہٖ مُنْشِدٌ قَوْلَ
الصَّرْصَرِیِّ فِیْ مَدْحِہٖ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
؎ قلیل لمدح المصطفٰی الخط بالذھب
علی ورق من خط احسن من کتب

بعض حضرات نے بیان کیا ہے کہ امام سبکی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کے پاس ان کے زمانہ کی ایک بڑی جماعت علماء کی حاضر تھی۔ ایک نعت خوان نے ابوذکریا یحیےٰ صرصری کے وہ اشعار جو حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی مدح شریف میں تھے پڑھے۔

www.waseemziyai.com

وان تنهض الاشراف عند سماعه

تبا ما صفوفا اوجثيا على الركب۔

نَعَمْ ذٰالِكَ قَامَ الْاِمَامُ

السُّبْكِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَ

جَمِيْعُ مَنْ كَانَ فِي

الْمَجْلِسِ فَحَصَلَ اُنْسٌ

كَبِيْرٌ بِذٰالِكَ الْمَجْلِسِ

وَ يَكْفِيْ مِثْلُ ذٰالِكَ فِي

الْاِقْتِدَآءِ ۔

(سیرت حلبی جلد ا ص ۱۰۰)

(سیرت نبوی ص ۴۵)

۔ مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ و

بارک وسلم کی مدح کے لئے اچھے

کاتب کے خط سے سنہری خط چاندی

پر لکھوایا جائے تو بھی کم ہے ۔ اگر

شریف انسان ان کا ذکر سنتے ہی کھڑے

ہو جائیں حالت قیام میں صف

بستہ یا گھٹنوں کے بل۔"

یہ سنتے ہی امام سبکی رحمۃ اللہ

تعالےٰ علیہ کھڑے ہو گئے ۔ اور

سب مجلس والوں نے بھی قیام کیا۔

اور مجلس میں ایک وجد طاری ہو گیا

ایسے امام اور علماء کا قیام کرنا ہمارے

لئے کافی ہے ۔

علامہ فہامہ شیخ عبدالرحمٰن صفوری شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول

اَلْقِيَامُ عِنْدَ وِلَادَتِهٖ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اِنْكَارَ

فِيْهِ فَاِنَّهٗ مِنَ الْبِدَعِ

سید دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ

وبارک وسلم کے ذکر ولادت کے

وقت قیام کرنے میں کوئی انکار

www.waseemziyai.com

اَلْمُسْتَحْسَنَةِ وَ قَدْ اَفْتٰی جَمَاعَةٌ بِاِسْتِحْبَابِهٖ عِنْدَ ذِکْرِ وِلَادَتِهٖ وَ ذَالِکَ مِنَ الْاِکْرَامِ وَ التَّعْظِیْمِ لَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اِکْرَامُهٗ وَ تَعْظِیْمُهٗ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَلَا شَکَّ اِنَّ الْقِیَامَ لَهٗ عِنْدَ ذِکْرِ الْوِلَادَةِ مِنَ التَّعْظِیْمِ وَالْاِکْرَامِ قَالَ مُؤَلِّفُهٗ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَ الَّذِیْ اَرْسَلَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ لَوِ اسْتَطَعْتُ الْقِیَامَ عَلٰی رَاْسِیْ لَفَعَلْتُ اَبْتَغِیْ بِذَالِکَ الزُّلْفٰی عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ۔

(نزہۃ المجالس حصہ دوم ص ۸۳)

نہیں۔ کیوں کہ یہ بدعتِ حسنہ ہے۔ اور بے شک ایک جماعتِ علماء نے آپ کی ولادت کے ذکر کے وقت استحباب قیام کا فتوے دیا ہے کیوں کہ اس میں نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالے علیہ وبارک وسلم کا اکرام وتعظیم ہے اور آپ کا اکرام وتعظیم ہر مومن پر واجب ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ذکر ولادت کے وقت قیام کرنے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وبارک وسلم کی تعظیم و اکرام ہے۔

خود مؤلف عبد الرحمٰن کہتا ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو دونوں جہانوں کی رحمت بنا کر بھیجا ہے اگر میں سر کے بل کھڑا ہوسکتا تو بھی قیام کرتا۔ صرف بارگاہِ الٰہی میں قرب حاصل کرنے کے لئے۔

www.waseemziyai.com

عارف ربّانی
حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا قولِ فیصل

مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل میلاد میں شریک ہوتا ہوں۔ بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں۔ اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۵)

فقیر قادری نے حسب ضرورت اور حسب طاقت میلاد شریف کے مسئلہ پر قدرے روشنی ڈالی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اس سے عامہ مسلمانوں کو نفع دے۔ آمین۔

٭ ٭

www.waseemziyai.com

ولادتِ احمدی کی ایک جھلک

محبوب رب العالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم کی آمد سے قبل اہل مکہ سخت قحط سالی میں مبتلا تھے اور بڑی تنگی میں گرفتار تھے۔ جب سید العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم اپنی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے شکم اقدس میں تشریف لائے تو اتنی بارش ہوئی کہ زمین سرسبز و شاداب ہوگئی۔ درختوں پر پتے اور پھل و پھول لگ گئے اور ہر جگہ فراخی و کشادگی کی فضا قائم ہوگئی۔ تو اہل عرب نے اس سال کا نام سنۃ الفتح والابتہاج رکھا۔

حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں حاملہ ہوئی تو ایک جماعت میرے پاس فرشتوں کی آئی اور کہا اے آمنہ! تو اس امت کے سردار سے حاملہ ہو چکی ہے۔

فرماتی ہیں کہ مجھے اپنے حاملہ ہونے کی خبر تک نہ ہوئی۔ نہ ہی کسی قسم کی گرانی محسوس ہوتی جیسا کہ عام عورتوں کو بوجھ محسوس ہوتا ہے صرف اتنی بات تھی کہ مجھ سے حیض منقطع ہو چکا تھا۔

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم فرماتے ہیں کہ میری اماں جان نے خواب میں دیکھا کہ جو کچھ میرے شکم اقدس میں ہے وہ نور ہے۔ اور نور

www.waseemziyai.com

کے پیٹ میں آنے سے بوجھ کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم اپنی والدہ کے شکم اقدس میں پورے نو ماہ رہے۔ اس دوران آپ کی والدہ ماجدہ کو کسی قسم کا ~~درد اور بیگی~~ شکایت محسوس نہ ہوئی۔ جیساکہ عام عورتوں کو حالتِ حمل میں ایسی شکایتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی ولادت کا وقت قریب آگیا تو میں نے سبز رنگ کے پرندے دیکھے جن کی چونچیں زمرد کی۔ اور پر یاقوت کے تھے اور دیکھا کہ فضا میں کچھ آدمی کھڑے ہیں جن کے ہاتھوں میں چاندی کے لوٹے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے میری آنکھوں سے حجاب دور فرما دیا۔ میں نے تمام روئے زمین کو مشرق سے مغرب تک دیکھا۔ اور تین جھنڈے دیکھے کہ ایک کو مشرق میں اور ایک مغرب میں اور ایک کو کعبہ معظمہ کی چھت پر نصب کیا گیا اتنے میں سید العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم پیٹ سے باہر تشریف لائے۔ میں نے دیکھا کہ آپ سجدہ میں جھکے ہوتے ہیں۔ اور اپنی انگلی ایک متضرع انسان کی طرح اوپر اٹھاتی ہوئی ہے۔

ابھی تھوڑی دیر بھی نہ گزری تھی کہ ایک سفید بادل نے آپ کو ڈھانپ لیا اور غائب کر دیا۔ صرف یہ آواز سننے میں آئی کہ انہیں زمین کے مشرق و مغرب کا دورہ کراؤ۔ اور سمندروں میں لے جاؤ۔ تاکہ وہ آپ کے نام اور آپ کی سیرت وصورت سے آشنا ہو سکیں۔ ساتھ ہی حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ

تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آپ پیدا ہوئے تو آپ کے ساتھ ایک نورانی شعاع نکلی جس سے مشرق سے مغرب تک روشنی پھیل گئی۔ سیدنا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالےٰ عنہ اسی کی طرف اشارہ کرکے فرماتے ہیں۔ ؎

وانت لما ولدت اشرقت الارض
واضاءت بنورك الافق
فنحن فی ذالك الضياء والنور
وسبيل الرشاد نخترق

آپ کی ولادت باسعادت کے وقت کسریٰ کے محل میں زلزلہ آیا اور اس کے چودہ کنگرے گر گئے۔ اور شیطانوں اور جنوں کو آسمان تک جانے سے روک دیا گیا۔ آپ ناف بریدہ اور ختنے کئے ہوئے اور آنکھوں میں قدرتی سرمہ لگائے ہوئے پیدا ہوئے۔ اسی

اسی پر اکتفاء کیا جاتا ہے اور اگر تفصیل مطلوب ہو تو فقیر کی کتاب۔ نورانی مواعظ حصہ اول کا مطالعہ کرو۔ (ماثبت من السنۃ ص ۵۲-۵۳)

حبیب پاک کی رحلت

یہ عجیب بات ہے کہ محبوب کبریا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی ولادتِ پاک بھی ربیع الاول کی بارہویں تاریخ بروز پیر ہوئی اور آپ کا وصال مبارک بھی اسی مہینہ، اسی تاریخ اور اسی دن ہوا۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ	بے شک تمہیں انتقال فرمانا ہے

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ٥

اور ان کو بھی مرنا ہے پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے۔

(پ ۲۳ - سورت زمر)

وصال مبارک کا مختصر واقعہ

وصال مبارک کا واقعہ ایک طویل داستان ہے جو سیرت کی کتابوں میں مندرج ہے مگر یہاں نہایت اختصار کے ساتھ وصال پاک کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے آمین ثم آمین۔

جب آیۃ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ نازل ہوئی تو باریک بین صحابہ کرام علیہم الرضوان سمجھ گئے کہ اب رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کا دنیا سے رحلت فرمانے کا وقت قریب آگیا ہے۔ اس لئے امام الانبیاء صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کا دنیا میں قیام فرمانا اکمال دین کے لئے ہے۔ جب دین درجۂ کمال کو پہنچ گیا تو پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کو ملاء اعلیٰ کے ساتھ لاحق ہونا ہے۔ اور ان ہی دنوں میں سورۂ نصر نازل ہوئی۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۙ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ

جب اللہ تعالےٰ کی مدد اور فتح آئے اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج فوج داخل ہوتے ہیں تو اپنے رب کی ثناء کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو

www.waseemziyai.com

تَوَّابًا ۔ (پ ۳۰)	بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے ۔

اس سورت کے نازل ہونے کے بعد صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین نے سمجھ لیا تھا کہ دین کامل اور تمام ہوگیا ۔ تو اب حضور اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم دنیا میں زیادہ عرصہ تشریف نہ رکھیں گے ۔ چنانچہ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ یہ سورت سن کر اسی خیال سے روئے اس سورت کے نازل ہونے کے بعد سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ تعالےٰ نے اختیار دیا ہے کہ چاہے دنیا میں رہے چاہے اس کی لقاء قبول فرمائے ۔ اس بندہ نے لقاءِ الٰہی اختیار کی ۔ یہ سن کر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا ۔ آپ پر ہماری جانیں ہمارے مال ہمارے آبا ہماری اولادیں سب قربان ہوں ۔

(خزائن العرفان)

یہی بات رسالت مآب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی زبان مبارک سے سنئے ۔

عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلس علی المنبر فقال ان عبدا خیّرہ اللہ بین ان یؤتیہ زھرۃ الدنیا ما	سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ بے شک رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم منبر پر تشریف لائے تو فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالےٰ نے ایک بندہ کو اختیار دیا ہے درمیان اس

www.waseemziyai.com

شاء وبين ما عنده ، فاختار ما عنده فبكى ابوبكر قال فديناك بآبائنا وامهاتنا فعجبنا له فقال الناس انظروا الى هذا الشيخ يخبر رسول الله صلى الله عليه وعليه عن عبد خيّره الله بين ان يؤتيه من الدنيا وبين ما عنده و هو يقول فديناك بآبائنا وامهاتنا فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم هو المخيّر وكان ابوبكر اعلمنا.

رواه البخاری ومسلم

(مشکوٰۃ ص ۵۴۶)

کے کہ دے اس کو ناز ونعمت دنیا سے مقدار اس کے کہ چاہے اللہ تعالےٰ۔ اور درمیان اس چیز کے کہ نزدیک خدا کے ہے۔

پس اختیار کیا اس بندہ نے اس چیز کو کہ نزدیک خدا تعالےٰ کے ہے۔ پس روئے ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ، اور کہا ابوبکر رض نے کہ قربان ہوں ہم تم پر سے ساتھ ماں باپ اپنے کے۔ پس تعجب کیا ہم نے، واسطے ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کے پس کہا لوگوں نے کہ دیکھو طرف اس بڈھے کے کہ خبر دیتے ہیں رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم حال ایک بندے غیر معین کے سے۔ کہ اختیار دیا اس کو اللہ تعالےٰ نے درمیان اس کے کہ دیوے اس کو ناز ونعمت دنیا سے۔ اور درمیان اس کے کہ ہے نزدیک اس کے۔ اور وہ بوڑھا کہتا ہے کہ قربان

www.waseemziyai.com

ہوں ہم تم پر سے ساتھ اپنے
باپوں اور ماؤں کے بس تھے
حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ و
بارک وسلم اختیار دیئے گئے ۔ اور
تھے ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ،
دانا تر ہم میں سے ۔

سیدہ حضرت خاتون جنت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالےٰ عنہا ایک دفعہ دربار رسالت میں حاضر ہوئیں ۔ آپ نے ان سے کان میں کچھ باتیں کیں ۔ اور وہ رونے لگ گئیں ۔ پھر آپ نے کچھ اور باتیں ان کے کان میں کیں تو وہ ہنسنے لگیں ۔ سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے جب خاتون جنت رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے ان سرگوشیوں کا حال پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں محبوب خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کا راز فاش نہیں کروں گی ۔

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کے انتقال کے بعد پھر جب ام المومنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے سیدہ حضرت خاتونِ جنت رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے ان سرگوشیوں کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ اب میں بتاتی ہوں ۔

پہلی سرگوشی میں حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے مجھے بتایا کہ ہر سال جبریل امین (علیہ الصلوٰۃ والسلام) میرے ساتھ رمضان شریف میں ایک بار دور کیا کرتے تھے اور اس سال جبریل امین (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے مجھ سے قرآن مجید کا دو بار دور کیا ہے ۔ اس سے میں جانتا ہوں کہ میری

www.waseemziyai.com

اجل قریب ہے۔ تو تم خدا سے ڈرتی رہو اور صبر کرو۔ اس پر میں رونے لگی۔ پھر آپ نے میرے کان میں بات کی کہ اہل بیت میں سب سے پہلے تم مجھ سے ملوگی۔ یعنی تمہارا انتقال میرے انتقال کے بعد جلد ہوگا۔ یہ بات سن کر میں خوش ہوئی اور ہنسنے لگی۔

چنانچہ آپ کا یہ فرمان بالکل صحیح ہوا کہ حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال سب سے پہلے ہوا اور چھ ماہ بعد اپنے رسول کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم سے جا ملیں۔

امام بخاری اور امام مسلم ام المؤمنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے راوی ہیں کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا۔

كُنَّا ازواج النبي صلى الله عليه وسلم عِنْدَهُ فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَخْفٰى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰهَا قَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ ثُمَّ اَجْلَسَهَا ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا فَلَمَّا رَاٰى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَاِذَا هِيَ تَضْحَكُ

ہم نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی بیگمات آپ کے پاس حاضر تھیں تو حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا تشریف لائیں۔ جن کی چال رسول خدا حبیب کبریا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی چال سے پوشیدہ نہیں تھی۔ جب کہ آپ نے انہیں دیکھا تو فرمایا مرحبا ہو میری بیٹی کو۔ پھر ان کو بٹھایا۔ پھر ان سے سرگوشی کی تو حضرت خاتون جنت

www.waseemziyai.com

فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهٗ فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِيْ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا اَخْبَرْتِنِيْ قَالَتْ اَمَّا الْاٰنَ فَنَعَمْ اَمَّا حِيْنَ سَارَّنِيْ فِي الْاَمْرِ الْاَوَّلِ فَاِنَّهٗ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْاٰنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَاِنَّهٗ عَارَضَنِيْ بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا اَرَى الْاَجَلَ اِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ فَاِنِّيْ نِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ

رضی اللہ تعالےٰ عنہا بہت روئیں پس جب آپ نے ان کی غمگینی دیکھی تو دوبارہ سرگوشی فرمائی تو حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالےٰ عنہا ہنس پڑیں۔ جب رسول خدا حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم اٹھ گئے (تو سیدہ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ) میں نے ان سے پوچھا کہ تمہارے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے کیا سرگوشی کی تھی؟ تو فرمانے لگیں کہ میں رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کا راز فاش نہیں کرسکتی۔

جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم انتقال فرماگئے تو میں نے کہا فاطمہ! رضی اللہ تعالیٰ عنہا، میں تجھے اس حق کی قسم دیتی ہوں کہ جو میرا تجھ پر ہے (وہ

www.waseemziyai.com

فَلَمَّا رَاٰی جَزَعِیْ سَارَّنِیْ الثَّانِیَةَ قَالَ یَا فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضَیْنَ اَنْ تَکُوْنِیْ سَیِّدَةَ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَوْ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ فِیْ رِوَایَةٍ فَسَارَّنِیْ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ یُقْبَضُ فِیْ وَجْعِهٖ فَبَکَیْتُ ثُمَّ سَارَّنِیْ فَاَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ اَوَّلُ اَهْلِ بَیْتِهٖ اَتْبَعُهٗ فَضَحِکْتُ۔

(مشکوٰۃ ص ۵۶۸)

حق مادری ہے) کہ مجھے بتاؤ یعنی سرگوشی کا حال۔ تو حضرت خاتونِ جنت رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے کہا ہاں اب میں بتلاتی ہوں۔

بہر حال جب کہ آپ نے پہلی مرتبہ مجھ سے سرگوشی کی تھی تو بیشک آپ نے مجھے خبر دی تھی کہ۔ جبریل امین علیہ السلام) ہر سال ایک مرتبہ قرآنِ مجید کا دور کرتا تھا اور اس نے اس سال دو دفعہ دَور کیا تو میں اپنی اجل قریب دیکھتا ہوں تو اللہ تعالےٰ سے ڈرتے رہنا اور صبر کرنا۔ بے شک میں تیرے لئے اچھا پیش رَو ہوں۔ تو میں (یہ سُنکر) رو پڑی۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم نے میری گھبراہٹ ملاحظہ فرمائی تو دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی۔ فرمایا فاطمہ (رضی اللہ تعالےٰ عنہا) کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تو جنت کی عورتوں کی

www.waseemziyai.com

سردار ہو یا فرمایا کہ مؤمنوں کی عورتوں کی سردار۔ اور ایک روایت میں ہے کہ مجھ سے سرگوشی فرمائی اور بتلایا کہ میں اس بیماری میں انتقال فرما جاؤں گا۔ تو میں روئی پھر سرگوشی کی تو خبر دی کہ میں اہلبیت سے پہلے آپ سے ملوں گی۔ تو میں ہنس پڑی۔

امام بخاری ام المؤمنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ يَا عَائِشَةُ مَا اَزَالُ اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِيْ اَكَلْتُ بِخَيْبَرَ وَهٰذَا اَوَانُ وَجَدْتُ اِنْقِطَاعَ اَبْهَرِيْ مِنْ ذٰلِكَ السَّمِّ۔

رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم اپنی مرض موت میں، فرماتے تھے اے عائشہ! میں ہمیشہ سے اس طعام کی تکلیف پاتا ہوں۔ جو میں نے خیبر میں کھایا تھا۔ اور یہ وقت ہے کہ میں اس زہر سے اپنی رگ جان کو کاٹا جانا پاتا ہوں۔

رواہ البخاری (مشکوٰۃ ص ۵۴۸)

www.waseemziyai.com

مراد اس کھانے سے وہ لقمہ گوشت زہر آلود ہے جو ایک یہودیہ نے بکری کے بازو کے گوشت کو زہر آلود کر کے آپ کو کھانے کے لئے بھیجا تھا اور آپ نے اس میں سے ایک لقمہ کھا لیا تھا۔

ماہ صفر کے آخری شنبہ یا یک شنبہ کو آپ بیمار ہوئے۔ اس دن ام المومنین حضرت سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی نوبت تھی۔ آپ ان کے گھر تشریف رکھتے تھے۔ پھر اسی بیماری میں ام المومنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے گھر تشریف لائے کہ قدرت کا تماشا کہ حضرت صدیقہ رضؓ بھی دردِ سر میں مبتلا تھیں اور وہ واراسا ہ کہتے دردِ سر پکار رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا۔ عائشہ! تجھے اس درد سے کوئی نقصان نہیں۔ کیوں کہ اگر تو مجھ سے پہلے دنیا سے رخصت پا گئی تو میں تیری تجہیز و تکفین کا اہتمام کر دوں گا اور تیرا جنازہ پڑھاؤں گا تو تجھے اس میں کیا نقصان ہے

تو حضرت سیدہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے بطور ظرافت عرض کی کہ آپ چاہتے ہیں کہ میں مر جاؤں اور میرے بعد کسی دوسری بیوی کے ہمراہ میرے حجرے میں بیٹھیں۔

تو آپ نے تبسم فرما کر فرمایا کہ میرا سر بھی درد کرتا ہے۔ اس کے بعد ام المومنین سیدہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے گھر تشریف لے گئے وہاں بیماری نے شدت اختیار کی۔ چنانچہ ازواج مطہرات تیمار داری کے لئے وہاں حاضر ہوئیں تو آپ نے تمام ازواج مطہرات کے سامنے فرمایا کہ۔ میں کل کہاں رہوں گا؟

آپ کی اس کلام سے ازواج مطہرات نے سمجھ لیا کہ آپ کا مقصد حضرت

www.waseemziyai.com

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے گھر جانے کا ہے تو سب ازواج مطہرات اس بات پر راضی ہوگئیں کہ حضور سراپا نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالے علیہ وبارک وسلم بیماری کے دنوں میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے گھر آرام فرمائیں۔ چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وبارک وسلم نے اپنا ہاتھ سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالے عنہ کے کندھے پر اور دوسرا ہاتھ سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ کے کندھے پر رکھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کے گھر تشریف لائے۔

(معارج النبوت)

شدتِ مرض

سیدنا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ میں دربار رسالت میں حاضر ہوا۔ میں نے اپنا ہاتھ حضور سراپا نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالے علیہ وبارک وسلم کے جسم اقدس پر رکھا تو تپ کی اتنی شدت تھی کہ میرا ہاتھ اس شدت حرارت کو برداشت نہ کرسکا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالے علیہ وبارک وسلم بخار بہت تیز ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میرا بخار دو شخصوں کے بخار کے برابر ہے۔ اور فرمایا کہ میری امت میں جس شخص کو تپ یا کوئی مرض لاحق ہو تو گناہ اس کے بدن سے اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح موسم خزاں میں درختوں کے پتے جھڑتے ہیں۔

اور ایک روایت میں ہے کہ سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی بیمار پرسی کے لئے حاضر دربار ہوئے تو دیکھا کہ آپ ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے لیٹے ہوئے ہیں۔ اور بخار کی حرارت مجھے کپڑے کے اوپر سے دکھائی

www.waseemziyai.com

دے رہی تھی۔ میں نے بطورِ تعجب کہا کہ سبحان اللہ اتنا سخت تپ ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی بلاء سب سے زیادہ ہوتی ہے ان کی بلاء بھی بڑی اور ان کا درجہ بھی بڑا۔ اور انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام رب کی دی ہوئی مصیبت سے اتنے خوش ہوتے ہیں جتنے عام لوگ کسی کی جود و سخا پر خوش ہوتے ہیں۔ (معارج النبوت)

لیکن باوجود اتنی سخت بیماری کے آپ نہ ہائے ہو اور نہ فریاد وغیرہ کرتے ہیں بلکہ آپ کی زبان مبارک پر یہ کلمات جاری ہوتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاجْعَلْنِیْ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی اور اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی سَکَرَاتِ الْمَوْتِ ۔ (سیرت حلبی)

امام بخاری اور امام مسلم سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا۔

دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُوْعَكُ فَمَسَسْتُہٗ بِیَدِیْ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِیْدًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجَلْ اِنِّیْ اُوْعَكُ كَمَا یُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذَالِكَ

میں نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کے پاس گیا جب کہ آپ بخار میں تھے۔ میں نے اپنے ہاتھ سے ان کو مس کیا تو عرض کی یارسول اللہ! صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم: بے شک آپ کو سخت بخار ہے۔ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ بے شک مجھے سخت بخار ہوتا ہے مانند بخار

www.waseemziyai.com

لِاَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ فَقَالَ اَجَلْ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ اَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ سَيِّاٰتِهٖ كَمَا كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا۔

(مشکوٰۃ ص ۱۳۶)

دو شخصوں کے تم میں سے۔ راوی نے کہا کہ میں نے عرض کیا یہ اس لئے ہے کہ آپ کے لئے دگنا ثواب ہے آپ نے فرمایا ہاں پھر فرمایا کہ نہیں کوئی مسلمان کہ پہنچے اس کو ایذا۔ مرض سے اور وہ چیز کہ سوا اس کے مگر دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب اس کے گناہ ان کے جیسے جھاڑتا ہے درخت پتے اپنے۔

امام ترمذی اور ابن ماجہ سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں۔

رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهٗ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهٗ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ۔

(مشکوٰۃ ص ۱۳۶)

میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کو دیکھا جب کہ آپ حالت وفات میں تھے۔ آپ کے پاس ایک پیالہ تھا اس میں پانی تھا آپ پیالہ میں ہاتھ ڈالتے تھے پھر اپنے چہرۂ اقدس پر پھیرتے تھے اور فرماتے اے مولا! تو میری مدد کر اوپر دفع کرنے سختی موت کے یا فرمایا شدت موت کے۔

www.waseemziyai.com

فائدہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کو جو اس قدر سکرات موت ہوئی۔ اس کی بہت سی وجہیں شارحین نے لکھی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ یہ سختی واسطے تسلی امت کے تھی کہ جب وہ دیکھیں گے کہ حبیب محبوب کبریا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کے روح پاک کے نکلنے سے یہ صورت ہوئی تو سہ کر ن سگے و جانکنی میں آسانی ہوگی۔

حالتِ بیماری میں سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی امامت

روز بروز بخار اور مرض نے شدت اختیار کی یہاں تک کہ آپ مسجد میں امامت کے لئے نہ جا سکے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہہ دو کہ وہ جماعت کرائیں۔

ام المؤمنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے دل میں خیال کیا کہ جو شخص آپ کی جگہ پر امام ہوگا پھر اگر آپ کا انتقال ہوگیا تو لوگ اسے منحوس سمجھیں گے۔ اس لئے میں نے عرض کیا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نرم دل ہیں۔ محراب کو آپ سے خالی دیکھ کر بے تاب ہوجائیں گے اور رقت کی وجہ سے نماز نہ پڑھا سکیں گے۔

آپ نے فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہہ دو کہ نماز پڑھائیں۔

پھر میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہا تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ

سے کے لئے اجازت طلب کرو۔

جب انہوں نے اس بات کے لئے عرض کیا تو آپ بہت ناخوش ہوئے اور فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہوتے ہوئے دوسرے کو امام بننا ہرگز نہیں چاہیئے۔

جب سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوتے اور جمال جہاں آرا۔ رسول کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کا اس مقام پر نہ دیکھا تو شدت غم سے بے تاب ہو گئے۔اور اتنی رقت غالب ہوئی کہ سب اہل مسجد رونے لگے۔ اور مسجد میں غل مچ گیا ؎

در نماز م خم ابروئے تو چوں یاد آمد
حالتے رفت کہ محراب بفریاد آمد

جب وہ غل سمع شریف تک پہنچا تو آپ نے اس کی وجہ پوچھی تو سیدہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے حال عرض کیا۔ آپ مسجد میں تشریف لے گئے اور نماز پڑھائی۔اور لوگوں کو تسلی دی۔ فرمایا مسلمانو! میں نے تمہیں خدا کے سپرد کیا۔ خدا تعالےٰ سے ڈرتے رہو اور اطاعت خداوندی کرتے رہو اور اب میں دنیا کو چھوڑتا ہوں۔ اور ایام مرض میں کبھی غمزدگان امت کو بایں کلمات تسلی دی اور سمجھایا کہ کوئی نبی اپنی امت میں ہمیشہ نہیں رہا۔ اور آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا۔ کہ خوش قسمتی امت کی ہے کہ ان کا پیغمبر ان کے سامنے انتقال کر جائے۔ اور جس امت سے خدا تعالےٰ ناخوش ہوتا ہے اس کے پیغمبر کو زندہ رکھتا ہے اور اس کے سامنے امت کو ہلاک کر کے اس کی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے۔ القصہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ حسب الحکم

www.waseemziyai.com

نماز میں امامت کرتے رہے۔ دو بار حضور سراپا نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم بحالت بخار نماز پڑھانے کے لئے مسجد میں تشریف لے گئے۔ ایک بار آپ نے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی صف میں بیٹھ گئے۔ چنانچہ صحیح ابن حبان میں ہے اور یہ آپ کی آخری نماز تھی۔

ایک دفعہ حضور سراپا نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے کھڑے ہوتے ہی مسجد میں تشریف لے گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے چاہا کہ پیچھے ہٹیں۔ آپ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو اور آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس جاکر بیٹھ گئے۔ اور امام بنے۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ کے داہنی طرف کھڑے ہوئے۔ لوگ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی نماز کو دیکھ کر نماز پڑھتے تھے۔ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کے مکبر تھے کہ آپ امام کے ارکان سے لوگوں کو مطلع کرتے تھے اور یہ روایت صحیحین میں ہے۔

اور ایک مرتبہ آپ بروز وصال یعنی دوشنبہ (پیر) کی صبح کو حجرے کے دروازے تک تشریف لائے۔ اور پردہ اٹھا کر کیفیت جماعت کی ملاحظہ فرمائی اور لوگوں کو نماز جماعت پر قائم دیکھ کر خوش ہوئے۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس وقت پیچھے ہٹنا چاہا مگر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ اور مسجد شریف میں تشریف

www.waseemziyai.com

نہیں لائے۔ (تواریخ حبیب الٰہ ص ۱۴۶)

فائدہ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے اپنی امت کے آدمیوں میں دو شخصوں کے پیچھے نماز پڑھی۔ ایک سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور دوسرے سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پیچھے۔ ایک سفر میں جس کی تصریح کتب سیر میں ہے۔

عہد نامہ برائے خلافت

حضور سراپا نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے ایام مرض میں سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے فرمایا کہ تم اپنے والد ابوبکر اور اپنے بھائی عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالےٰ عنہما، کو بلوا بھیجو۔ تاکہ میں ابوبکر (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) کے لئے عہد خلافت لکھ دوں۔ کہ کہیں کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ میں خلافت کے لئے اولےٰ ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اس کی کچھ ضرورت نہیں۔ خدا تعالےٰ اور مؤمنین ابوبکر (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) کے سوا اور کسی کو خلیفہ نہ بنائیں گے۔

حدیث شریف کے یہ الفاظ ہیں سنئے۔

عن عائشة قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مرضه اُدعِی لی اَبَابکرٍ اَبَاکِ وَاَخاکِ	سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے ایام مرض میں مجھے فرمایا کہ تو اپنے

www.waseemziyai.com

حَتّٰی اَکْتُبَ کِتَابًا فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّتَمَنّٰی مُتَمَنٍّ وَیَقُوْلُ قَائِلٌ اَنَا اَوْلٰی وَیَأْبَی اللّٰہُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَکْرٍ۔
رواہ مسلم (مشکوٰۃ ص ۵۵۵)

باپ ابوبکر اور اپنے بھائی کو میرے پاس بلاؤ تاکہ میں ایک عہد نامہ لکھ دوں مجھے ڈر ہے کہ کوئی تمنا کرنے والا اور کہنے والا کہے کہ میں (خلافت کے لئے) اولیٰ ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ اور مسلمان انکار کریں گے سوائے ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے۔

حضور سراپا نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے، پنج شنبہ کے روز یعنی وقت وصال سے چار دن پہلے فرمایا کہ قلم، دوات، کاغذ لاؤ تاکہ میں ایسی باتیں لکھ دوں کہ تم سے خطا اور بے تدبیری واقع نہ ہو۔ حاضرین نے اس بات کو اچھی طرح نہ سمجھا۔ کیونکہ آپ پر بیماری کا غلبہ تھا۔ اور آواز بھی آپ کی بہت پست ہوگئی تھی۔ لہذا حاضرین میں اختلاف ہوا۔ بعضوں نے کہا لے آؤ اور بعضوں نے بنظرِ عدم تکلیف دہی کے کہا نہ لاؤ۔

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ حضور سراپا نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم پر بیماری کا غلبہ ہے اور کتاب اللہ کافی ہے۔ یعنی ایسے وقت میں آپ کو تکلیف دینی نامناسب ہے۔ جب اختلاف کی آواز بلند ہوئی تو آپ نے تنگ ہو کر فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ اور پھر آپ نے قلم دوات لانے کو نہ فرمایا۔ اور تین باتیں متعلق تدبیرات ملکی فرمائیں کہ ۱ وفود کو انعام دیتے رہو۔ یعنی ان لوگوں کو جو قبائل عرب سے واسطے

www.waseemziyai.com

ملاقات اور سیکھنے امور دین کے مدینہ منورہ میں آئیں۔

دوسری بات یہ کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔

اور تیسری بات راوی بھول گیا۔

مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے لکھا ہے کہ وہ حکم سامان کر دینے لشکرِ اسامہ کا تھا کہ آپ نے مرضِ موت میں بھی اس کی روانگی کا حکم دیا تھا۔ اب اس واقعہ کو حدیث شریف سے سنیئے۔

امام بخاری اور امام مسلم سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا۔

لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوْا اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْاٰنُ حَسْبُكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوْا فَمِنْهُمْ مَنْ

جب حاضر کئے گئے رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم (مراد ایام مرض کے ہیں کہ ان میں حضور موت کا تھا) اور گھر میں بہت لوگ تھے ان میں حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) بھی تھے۔ آپ نے فرمایا لاؤ لکھ دوں تمہارے لئے ایک نوشتہ نہ ہرگز گمراہ نہ ہو تم بعد اس کے پس کہا عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہ تحقیق غالب ہے آپ پر بیماری اور تمہارے پاس ہے قرآن مجید تم کو تو اللہ تعالےٰ کی کتاب کافی ہے

www.waseemziyai.com

يَقُوْلُ قَرِّبُوْا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا اَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالْاِخْتِلَافَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا عَنِّیْ ۔ الحدیث ۔ (مشکوٰۃ ص ۵۴۸)

پس اختلاف کیا انہوں نے جو گھر میں تھے اور جھگڑنے لگے ۔ پس بعض ان میں سے کہتے تھے نزدیک کرو حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کے یعنی اسباب لکھنے کا کہ لکھیں تمہارے لئے رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم ۔ اور بعضے ان میں سے کہتے وہی بات جو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہی تھی۔ یعنی منع کرتے تھے لکھوانے سے ۔ بسبب شدت مرض ۔ جب کیا لوگوں نے شور وغوغا اور اختلاف تو فرمایا آپؐ نے اٹھ جاؤ میرے پاس سے۔

فائدہ اس قصہ کو شیعہ قصہ قرطاس کہتے ہیں ۔ اور ان کا زعم ہے کہ حضور سراپا نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم خلافت کے متعلق کچھ لکھوانا چاہتے تھے ۔ مگر سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بولنے سے یہ بات نہ ہو سکی ۔ انہوں نے اس قصہ کو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مطاعن سے شمار کیا ہے ۔ اور درحقیقت اس قصہ میں کچھ طعن نہیں ۔ خلافت کے باب میں لکھنا منظور ہی تھا ۔ پہلے سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے لئے

آپ نے جو لکھنا چاہا تھا۔ اس کو موقوف رکھا۔ کچھ امور تدابیرات ملکی کے ارشاد کرنے تھے سو زبانی ارشاد کر دیئے اور اگر لکھنے کی ضرورت ہوتی تو آپ لکھنے کو موقوف نہ فرماتے۔ فرض امر کسی کے روکنے سے رک نہیں سکتا۔ بلکہ سیّدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی عرض کے موافق آپ لکھنے سے باز رہے۔ معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی رائے نے اس معاملہ میں بھی مثل معاملہ حجاب و اذان و دیگر امور موافقات وحی کے مقبول ہوئی۔ الحمد للہ رب العلمین۔

وصال سے قبل آپ نے یہ ارشاد فرمایا اَلصَّلٰوۃُ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ یعنی نماز کی محافظت کرو۔ اور لونڈی اور غلاموں کا خیال رکھو۔ آخر کار نزع کی حالت پیدا ہوئی۔ رنگ مبارک متغیر ہو رہا تھا۔ اب وہ وقت آگیا ہے کہ آقا اپنے غلاموں سے رخصت ہو۔ بے سہاروں کا سہارا۔ مجرموں اور گنہگاروں کو بخشوانے والا ان کو چھوڑنا چاہتا ہے۔ بحکم الٰہی ملک الموت ایک اعرابی کی شکل میں دروازہ پر حاضر ہو کر اذن طلب کرتا ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم فرماتے ہیں کہ اس کو کہہ دو کہ اندر آجائے۔ پس ملک الموت اندر آیا اور عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ اللہ تعالےٰ آپ کو سلام پہنچاتا ہے۔ اور مجھے حکم دیا ہے کہ آپ کی روح مبارک آپ کی اجازت کے بغیر قبض نہ کروں۔

آپ نے فرمایا۔ اے ملک الموت تم میری روح اتنے تک قبض نہ کرو کہ جب تک جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں آتے۔ اتنے میں حضرت جبریل علیہ السلام روتے ہوئے حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا اے دوست کیا اس حال میں تم مجھے تنہا چھوڑتے ہو۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ

www.waseemziyai.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم، آپ کو بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کے مالک فرشتہ کو حکم دیا ہے کہ میرے حبیب لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کی روح مطہرہ آسمانوں میں آرہی ہے لہذا دوزخ کی آگ کو بجھا دو۔ اور حوران بہشت کو حکم ہوا ہے کہ اپنے آپ کو آراستہ کریں۔ فرشتوں کو حکم ہوا ہے کہ صفیں باندھ کر کھڑے ہوجائیں۔ کہ روح محمدی تشریف لارہا ہے اور حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں زمین پر جاؤں اور حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کو یہ خوشخبری سناؤں کہ اللہ جل شانہٗ نے تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کی امتوں پر بہشت حرام کردیا ہے جب تک میرا حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم اور اس کی امت جنت میں داخل نہ ہو۔ کل قیامت کے روز اتنی امت بخشوں گا کہ تم راضی ہوجاؤ گے۔

یہ سن کر حضور سراپا نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم نے ملک الموت کو اجازت دی کہ وہ آپ کی روح مبارک کو قبض کرے۔ ملک الموت نے حسب ارشاد آپ کی روح قبض کرکے اعلیٰ علیین لے گیا۔ اور یہ صدا دے رہا تھا یا محمداہ یا رسول رب العالمین۔

سیدنا حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ میں آسمانوں سے وامحمداً کی آواز سن رہا تھا جو فرشتے کر رہے تھے۔

ام المومنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کی روح مطہر مطیب جسم اقدس سے جدا ہوئی تو اتنی عمدہ خوشبو پھیلی کہ اس سے عمدہ خوشبو کبھی اس سے پہلے سونگھے

www.waseemziyai.com

میں نہیں آئی ۔ (مدارج النبوت ج ۲ ص ۵۵۶)

مدینہ منورہ میں قیامت برپا ہوگئی

محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کے انتقال سے گویا قیامت قائم ہوگئی ۔ اصحاب و اہل بیت پر ایسا رنج وغم طاری ہوا کہ بیان میں نہیں آسکتا ۔

سیّدنا حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر سکوت طاری ہوگیا ۔ اور سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہوش جاتے رہے اور عقل کٹ گئی یہاں تک کہ وہ کہنے لگے کہ محبوب خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے وفات نہیں پائی ۔ جو کہے گا کہ آپ کی وفات ہوئی ہیں اسے قتل کردوں گا ۔ سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق اور سیّدنا حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سب اصحاب میں مستقل رہے ۔

وصال شریف سے پہلے آپ کو افاقہ ہوگیا تھا تو سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے آپ سے اذن لے کر حوالی مدینہ میں اپنی زوجہ کے پاس چلے گئے تھے ۔ وصال پاک کی خبر سن کر آئے تو دیکھا کہ سیّدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ مدہوشانہ تلوار نکالے کھڑے ہیں اور لوگ ان کے گرد جمع ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کا انتقال نہیں ہوا ۔ اور آپ کو خدا تعالےٰ نے بلا لیا ہے جیسے کہ سیّدنا حضرت موسےٰ علیہ السلام کو طور پر بلا لیا تھا ۔ آپ واپس آکر منافقوں کے ہاتھ پاؤں کٹوائیں گے ۔ منافقین نے جو آپ کی موت کی خبر اڑائی ہے سب اس کی سزا پائیں گے ۔

سیّدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ آتے ہوئے کسی طرف متوجہ

www.waseemziyai.com

نہ ہوئے۔ سیدھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے حجرہ شریف کو تشریف لے گئے۔ جہاں رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم تشریف فرما تھے۔ چہرۂ مبارک سے چادر اٹھا کر پیشانی مبارک کو بوسہ دیا اور رو کر کہا طِبْتَ حَيًّا وَّ مَيِّتًا آپ پاکیزہ ہیں حیات میں بھی اور بعد موت کے۔ اور آپ پر اللہ تعالےٰ دو موتیں جمع نہ فرمائے گا۔ جو موت مقدر تھی سو ہو چکی۔ پھر باہر نکلے اور سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ان کے مقولے سے روکا۔ لوگ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو چھوڑ کر ان کی طرف آگئے۔ انہوں نے خطبہ دیا اور کہا۔

مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ۔

یعنی جو کوئی محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کو پوجتا ہو تو محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم تو انتقال فرما گئے اور جو کوئی اللہ تعالےٰ کو پوجتا ہو تو اللہ تعالےٰ زندہ ہے کہ کبھی نہ مرے گا۔

اور یہ آیت پڑھی۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ج قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ

اور محمد (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم) تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو

فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ط — اسکے پاؤں پھرے گا تو اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا۔

(پ ۴ سورت آل عمران)

اس خطبہ کو سنتے ہی سب لوگوں سے غفلت کا پردہ اٹھ گیا اور یقین ہوگیا کہ حضور سراپا نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالے علیہ وبارک وسلم کا انتقال ہوگیا۔ (تاریخ حبیب الٰہ ص ۱۵۳)

انسانوں کے علاوہ جانوروں پر بھی رنج والم مسلط ہوگیا۔ سرکار کی سواری کا گدھا اتنا غمزدہ ہوا کہ اپنے آپ کو ایک گڑھے میں گرادیا اور مرگیا۔ اور آپ کی اونٹنی اس قدر غم میں ڈوب گئی کہ کھانا پینا چھوڑدیا۔ یہاں تک کہ مرگئی۔ (سیرت حلبیہ)

مدینہ طیبہ میں اندھیرا چھاگیا

محبوب رب العالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالے علیہ وبارک وسلم کے انتقال کے بعد مدینہ طیبہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کے لئے اندھیرا چھاگیا۔ سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں۔

مَا رَأَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَ أَحْسَنَ وَلَا أَضْوَءَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَقْبَحَ وَلَا أَظْلَمَ مِنْ

نہیں دیکھا میں نے کوئی دن کبھی کہ ہو خوب تر اور نہ روشن تر اس دن سے کہ تشریف لائے ہمارے پاس اللہ تعالے کے رسول مقبول صلی اللہ تعالے علیہ وبارک وسلم اور نہیں دیکھا میں نے کوئی دن کہ نہایت برا

يَوْمَ مَاتَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
فِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ
قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ
الَّذِيْ دَخَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِيْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ
شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ
الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَظْلَمَ
مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا
نَفَضْنَا اَيْدِيَنَا عَنِ
التُّرَابِ وَاِنَّا لَفِيْ دَفْنِهٖ
حَتّٰى اَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا۔

(مشکوٰۃ ص ۵۴۷)

اور نہایت تاریک ہوا اس دن سے
کہ رحلت فرمائی اس دن میں رسول خدا
صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے
اور ترمذی کی روایت میں یوں آیا ہے
کہ کہا انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جبکہ
ہوا وہ دن کہ داخل ہوئے اس دن
میں رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ
وبارک وسلم مدینہ منورہ میں روشن ہوئی
مدینہ میں ہر چیز پس جبکہ ہوا وہ
دن کہ انتقال فرمایا اس میں حضور اکرم
صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے
تاریک ہوئی ہر چیز مدینہ منورہ میں
سے اور نہیں جھاڑتے تھے ہم ہاتھ
اپنے خاک سے اس حال میں کہ تحقیق
ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ
وبارک وسلم کے دفن کرنے میں مشغول
تھے۔ یہاں تک کہ ناآشنا جانا ہم
نے اپنے دلوں کو۔

فرشتوں کی تعزیت

فرشتوں نے بھی حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ

www.waseemziyai.com

اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے تعزیت کی اور کہا۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ اِنَّ فِی اللّٰہِ عَزَاءً مِّنْ کُلِّ مُصِیْبَۃٍ وَّ خَلَفًا مِّنْ فَائِتٍ فَبِاللّٰہِ فَثِقُوْا وَ اِیَّاہُ فَارْجُوْا فَاِنَّمَا الْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ۔

(حصن حصین ص ۳۰۸)

تم پر اللہ تعالیٰ کا سلام ہو اور اس کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ یقیناً اللہ ہی ہر مصیبت پر تسلی دینے والا ہے اور اس کے ہاں ہر چلی جانے والی چیز کا عوض ہے تو تم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو اور اسی سے امید رکھو کیونکہ محروم تو وہی جو ثواب سے محروم ہے اور تم پر اللہ تعالیٰ کا سلام اور اس کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔

سیدنا حضرت خضر علیہ السلام کی تعزیت

حضرت خضر علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بھی تشریف لائے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے تعزیت کی اور پھر واپس چلے گئے۔ حدیث پاک میں ہے۔

دَخَلَ رَجُلٌ اَشْھَبُ اللِّحْیَۃِ جَسِیْمٌ صَبِیْحٌ فَتَخَطّٰی رِقَابَھُمْ فَبَکٰی ثُمَّ الْتَفَتَ

ایک شخص نہایت سفید ریش قوی ہیکل حسین وجمیل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کے انتقال

إِلَى الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَقَالَ إِنَّ فِي اللهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَعِوَضًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ فَإِلَى اللهِ فَأَنِيبُوْا وَإِلَيْهِ فَارْغَبُوْا وَنَظَرُهُ إِلَيْكُمْ فِي الْبَلَاءِ فَانْظُرُوْا فَإِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ لَّمْ يُجْبَرْ وَانْصَرَفَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا هٰذَا الْخِضْرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

(حصن حصین ص ۳۰۸)

کے دن) آیا۔ (جب آپ تک پہنچنے کی جگہ نہ ملی تو) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی گردنیں پھلانگ کر آگے بڑھا اور رویا۔ اس کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا۔ اللہ ہی کے پاس ہر مصیبت سے تسلی ہے اور ہر فوت ہونے والی چیز کا عوض ہے اور ہر ہلاک ہونے والی چیز کا بدلہ ہے تو تم اللہ تعالیٰ کی جانب رجوع کرو۔ اور اس کی طرف رغبت کرو۔ اور (اس) آزمائش میں اس کی نظر تمہاری طرف ہے۔ اس لئے خوب غور کر کے کام کرو کیونکہ مصیبت زدہ وہ ہے جسے مصیبت پر بدلہ نہ ملے اور ثواب سے محروم رہے۔ (یہ کہہ کر) چلا گیا۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔

www.waseemziyai.com

سقیفہ بن ساعدہ میں اجتماع

خبر پہنچی کہ حضرات انصار سقیفہ بن ساعدہ میں جمع ہوئے ہیں اور یہ مشورہ ہوا ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو امیر بنالیں۔

جب یہ خبر سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ملی تو حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالےٰ عنہم سقیفہ بن ساعدہ میں تشریف لے گئے۔ وہاں پہنچ کر انصار نے اس باب میں گفتگو کی۔

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس وقت ایک تقریر اپنے دل میں سوچ رکھی تھی۔ میں نے چاہا کہ وہ تقریر کروں۔ مگر سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مجھے روک دیا۔ اور خود تقریر کی۔ اور جو باتیں میں نے سوچی تھیں بعینہٖ وہی باتیں اچھے انداز میں بیان فرمائیں۔ انصار کے فضائل و مناقب بیان کئے اور ان کے حقوق کو بھی تسلیم کیا۔ انصار پہلے تو کل امامت کا دعوےٰ کر رہے تھے۔ اب انہوں نے کہا کہ ایک امیر ہم سے ہو اور ایک تم سے یعنی مہاجرین سے۔

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یہ حدیث شریف پڑھی

الائمۃ من قریش یعنی امیر اور سردار قریش ہی ہوں گے۔ یہ حدیث پاک سن کر انصار حضرات خاموش ہو گئے۔ تو سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ ان دو آدمیوں سیدنا حضرت عمر اور سیدنا حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما میں سے ایک کے ہاتھ پر بیعت کرو۔

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمام تقریر میں صرف

www.waseemziyai.com

یہی بات ناپسند ہوئی۔ اگر میری گردن ماری جاتی تو مجھے گوارا تھی مگر مجھے یہ گوارا نہ تھا کہ میں امام بنوں ایسی جماعت پر جس میں سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہوں۔ میں نے حضرت ابوبکر صدیق سے کہا کہ تمہارے ہوتے ہوئے کون امام ہو سکتا ہے۔ اپنا ہاتھ دراز کرو۔ انہوں نے ہاتھ دراز کیا تو سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر سیدنا حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اور سب حاضرین نے بیعت کی۔

(سیرت حلبی جلد سوم ص ۵۶۵)

حضور اقدسؐ کو غسل دیا گیا

حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے وصیت فرمائی تھی کہ مجھے غسل میرے اہل بیت دیں جب غسل کی تیاری کی گئی تو ایک آواز آئی کہ غسل مت دو وہ خود پاک ہیں۔ کہنے والے کو تلاش کیا گیا مگر کوئی پتہ نہ چلا۔ پھر آواز آئی کہ غسل دو۔ پہلے کہنے والا شیطان تھا اور میں خضر ہوں (علیہ السلام)۔

اختلاف ہوا کہ برہنہ غسل دیا جائے یا کپڑوں سمیت۔ پھر سب پر نیند غالب ہو گئی اور گوشہ خانہ سے آواز آئی کہ کپڑوں سمیت غسل دو۔ چنانچہ سیدنا حضرت علی مرتضیٰ اور سیدنا حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے اپنے معاونین کے ساتھ غسل دیا۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ غسل کے بعد چند قطرے ناف مبارک میں رہ گئے تھے۔ میں نے ان کو چوس لیا۔ چوسنا تھا کہ ان کی برکت سے میرے سینہ بے کینہ میں علوم کے چشمے جاری ہو گئے۔

(مدارج النبوت ج ۲ ص ۵۶۵۔ سیرت حلبی)

www.waseemziyai.com

نمازِ جنازہ کی کیفیت

محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے زمانہ حیاتِ ظاہری میں فرمایا تھا کہ - اول جو کوئی مجھ پر نماز پڑھے گا وہ میرا پروردگار ہے - اس کے بعد میرے دوست جبرئیل علیہ السلام - پھر میکائیل - پھر اسرافیل - پھر ملک الموت بمعہ دیگر فرشتوں کے - پھر میری اہل بیت کے مرد پھر ان کی خواتین - پھر باقی صحابہ کرام اور پھر عورتیں بچے چنانچہ اسی طرح رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم پر نماز پڑھی گئی - ایک جماعت آتی اور بغیر امام کے نماز پڑھ کر چلی جاتی - پھر اور جماعت آکر نماز پڑھتی -

سیدنا حضرت مولا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی نمازِ جنازہ میں کسی نے امامت نہیں کی کیوں کہ سید دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم حالتِ حیات اور حالتِ ممات میں بھی سب کے امام ہیں - اور نماز جنازہ میں وہ دعائیں جو ہم پڑھتے ہیں نہیں پڑھی گئیں - بلکہ یہ دعا پڑھی گئی -

انّ اللّٰہ و ملٰئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما اللھم ربنا لبیک و سعدیک صلوات اللہ البر الرحیم و الملا ئکۃ المقربین والنبیین و الصدیقین و الشھداء والصالحین و ما سبح لک من شیءٍ یا رب العالمین علی

محمد بن عبد الله خاتم النبیین و

سید المرسلین و امام المتقین ورسول

رب العالمین الشاھد البشیر الداعی باذنك

السراج المنیر و علیه وسلم ۔

پھر کھڑے ہو کر کہا اے پیغمبرِ گرامی رحمت و برکات خدا تعالےٰ تجھ پر نازل ہوں ۔ اے خدا ! میں گواہی دیتا ہوں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے جو کچھ ان پر اترا وہ سب پہنچا دیا اور امامت کی کما حقہ ذمہ داری پوری کی ۔ اور راہ خدا میں جہاد کیا ۔ یہاں تک کہ حق تعالےٰ نے اپنے دین کو غالب کر دیا ۔ بارِ خدایا جو کچھ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم پر اترا اس کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرما اور قیامت کے روز ہم کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کے ہمراہ جمع فرما ۔ اور لوگ آمین کہتے تھے ۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۵۶۷)

دفن مبارک

صحابۂ کرام علیہم الرضوان میں اختلاف ہوا کہ حبیب اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہاں دفن کیا جائے ۔ کسی نے کہا کہ اسی حجرہ میں جہاں روح قبض کی گئی ہے ۔ اور کسی نے کہا مسجد میں ۔ اور کسی نے کہا مقبرہ بقیع میں ۔ اور کسی نے کہا کہ مکہ مکرمہ کے قبرستان جنت معلیٰ میں سرکار کو دفن کیا جائے ۔ مگر سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ ۔

سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ	میں نے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ

www.waseemziyai.com

صلی اللہ علیہ وسلم مَشَیْئًا قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰہُ نَبِیًّا اِلَّا فِی الْمَوْضِعِ الَّذِیْ یُحِبُّ اَنْ یُّدْفَنَ فِیْہِ اُدْفِنُوْہُ فِیْ مَوْضِعِ فِرَاشِہٖ ۔ رواہ الترمذی (مشکوٰۃ ص۵۴۸)

وبارک وسلم سے کچھ سنا (جو بھول گیا ہوں، فرمایا اللہ تعالےٰ کسی نبی کی روح اس جگہ قبض کرتا ہے جہاں اس کا دفن محبوب ہو۔ ان کو مقام فراش میں ہی دفن کرو۔

چنانچہ بہ حکم حدیث شریف اسی حجرۂ مبارکہ میں قبر تیار کرائی گئی۔ اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کو اس میں لٹایا گیا۔

منقول ہے، سیدنا حضرت علی۔ عباس۔ فضل اور قثم رضی اللہ تعالےٰ عنہم قبرانور میں داخل ہوئے تھے۔ اور قبر مبارک میں سب سے پیچھے نکلنے والے سیدنا حضرت قثم رضی اللہ تعالےٰ عنہ تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ۔ قبر انور میں میں نے دیکھا کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کے لب ہائے مبارک ہل رہے ہیں میں نے کان لگاکر سنا تو فرما رہے تھے رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ۔ یعنی اب بھی اپنی امت کو نہیں بھولے۔

(مدارج النبوت جلد دوم ص ۵۶۸)

جب صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین دفن سے فارغ ہوکر سیدہ حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے پاس حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے دل نے کیسے گوارا کیا کہ تم نے مٹی اپنے پیغمبر کے بدن اطہر پر ڈالی۔ اصحاب نے کہا کہ اے بنت رسول اللہ خدا تعالےٰ کے حکم سے مجبوری ہے

www.waseemziyai.com

اور اس سے کوئی چارہ نہیں تھا۔

اس کے بعد سیدہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا مزار شریف پر حاضر ہوئیں اور قبر مبارک کی خاک اٹھائی اور اپنی دونوں آنکھوں پر رکھی اور روتے ہوئے فرمایا ؎

مَاذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَۃَ اَحْمَدَا

اَنْ لَّا یَشُمَّ مَدَی الزمان غَوَالِیَا

کیا چاہیئے اسے جو سونگھے خاک قبر احمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی۔ یہ چاہیئے کہ نہ سونگھے ساری عمر کوئی خوشبو۔

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّھَا

صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

مجھ پر وہ مصیبتیں پڑیں کہ اگر وہ دنوں پر پڑتیں تو وہ راتیں ہو جاتے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

(مدارج النبوت ج ۲ ص ۵۶۹)

ربیع الاوّل مبارک کے نوافل

یہ مہینہ مبارک چونکہ، سیدالانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی ولادت باسعادت اور وصال مبارک کا بھی ہے۔ اس لئے پہلی تاریخ سے لے کر بارہویں تاریخ تک ہر روز بیس رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں اکیس اکیس دفعہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے۔ پھر اس کا ثواب حضور سراپا نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی روح پرفتوح کو ہدیہ کرے۔ صحابہ کرام اور تابعین

www.waseemziyai.com

اور تبع تابعین رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین ۔ ان رکعتوں کا ثواب روح اقدس نبوی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کو ہدیۃً بھیجا کرتے تھے ۔ اگر روز مرہ بارہ دن اس نماز کے پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو کم ازکم دوسری تاریخ اور بارہویں تاریخ کو ضرور ہی بیس رکعت بترکیب مذکورہ پڑھ کر روح پرفتوح حبیب خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کو بطور ہدیہ پہنچائے ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے اس نماز کے پڑھنے والوں کو خواب میں جنت کی بشارت دی ۔ اور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم کو دیکھنا اور بشارت دینا وفات کے بعد زندگی کے مثل ہے ۔

(جواہر غیبی)

ربیع الاوّل مبارک میں کثرت دُرود پاک

ربیع الاول شریف کے مبارک مہینہ میں درود شریف کثرت سے پڑھنا چاہئے ۔ ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی اس ماہ کی تمام تاریخوں میں یہ درود پاک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

ایک ہزار ایک سو پچیس (۱۱۲۵) مرتبہ نماز عشا کے بعد پڑھے گا تو اس کو خواب میں امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی زیارت ہوگی ۔ اور دوسرا درود شریف یہ ہے ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ اگر کوئی صاحب یہ درود شریف سوا لاکھ مرتبہ پڑھے اس

www.waseemziyai.com

مبارک مہینہ میں تو جمال جہاں آرا۔ یعنی حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

کتاب الاوراد میں لکھا ہے کہ جب ربیع الاول شریف کا مبارک چاند نظر آئے تو اس رات کو سولہ رکعت نفل پڑھے دو دو رکعت کر کے۔ اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تین تین مرتبہ پڑھے جب سولہ رکعت پڑھ لے تو یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ اور بارہ روز تک یہ پڑھتا رہے تو سید المرسلین محبوب رب العالمین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی زیارت خواب میں ہوگی۔ مگر عشا کی نماز کے بعد اس کو پڑھا کرے اور پھر باوضو سویا کرے۔

(فضائل الشہور)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

چوتھا مہینہ

ربیع الآخر

اسلامی چوتھے مہینہ کا نام ربیع الآخر ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے۔ کہ اس مہینہ کا نام رکھنے کے وقت موسم ربیع کا آخر تھا اس لئے اس ماہ کا نام ربیع الآخر رکھا گیا۔ اس مہینہ کے مشہور واقعات یہ ہیں۔ کہ اس مہینہ کی تیسری تاریخ کو حجاج نے کعبۂ معظمہ پر آگ پھینکی تھی۔ جب کہ سیدنا حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہما وہاں محصور تھے۔ جس سے خانہ کعبہ جل گیا تھا۔ اور اس مہینہ کی چودھویں تاریخ کو نماز فرض ہوئی۔

(عجائب المخلوقات ص ۴۵)

اور اسی مہینہ مبارک میں سیدنا ومولانا القطب الفرد الغوث شیخ الاسلام والمسلمین غوث الثقلین الشیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر الحسنی والحسینی الجیلانی الحنبلی المعروف پیران پیر۔ پیر دستگیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ وارضاہ عنا کا وصال مبارک ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ہے۔

مگر وصال پاک کی تاریخ میں ذرا اختلاف ہے۔ بعض نے نویں۔ بعض نے سترہویں۔ اور بعض نے گیارہویں ربیع الآخر کو وصال شریف بتایا ہے۔

www.waseemziyai.com

محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ لکھتے ہیں۔

وَقَد اشْتَہَرَ فِیْ دِیَارِنَا ھٰذَا الْیَوْمُ الْحَادِیْ عَشَرَ وَھُوَ الْمُتَعَارَفُ عِنْدَ مَشَائِخِنَا مِنْ اَھْلِ الْھِنْدِ مِنْ اَوْلَادِہٖ۔ (ماثبت من السنۃ ص ۴۳)

یعنی ہمارے ملک میں آج کل (آپ کی تاریخ وصال) گیارہویں تاریخ کو مشہور ہے اور ہمارے ہندوستان کے مشائخ اور ان کی اولاد کے نزدیک یہی متعارف و مشہور ہے۔"

سال بھر میں اس تاریخ کو بزرگ لوگ سرکار غوثیت کا عرس مبارک کرتے ہیں جس کو بڑی گیارہویں کہا جاتا ہے۔

سیّدنا غوثِ اعظم

رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مختصر حالات

سلسلۂ نسب و ولادت

قطب الاقطاب فرد الاحباب استاذ شیوخ عالم اسلام والمسلمین حضرت محی الدین ابو محمد عبدالقادر الحسنی والحسینی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نجیب الطرفین ہیں۔ والدہ ماجدہ کی طرف سے حسینی اور والد ماجد کی جانب سے حسنی تھے۔

www.waseemziyai.com

اور یہ شرافت بہت ہی کم بانصیب لوگوں کو حاصل ہوتی ہے۔ والد ماجد کا نام سید ابوصالح اور والدہ ماجدہ کا اسم گرامی ام الخیر فاطمہ بنت ابوعبداللہ صومعی الحسینی تھا۔ رضی اللہ تعالےٰ عنہما۔

آپ ایران کے مشہور قصبہ جیل میں یکم رمضان المبارک سنہ ۴۷۰ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ نے نوے (۹۰) سال کی عمر میں بتاریخ ۱۱ ربیع الآخر سنہ ۵۶۱ھ مطابق سنہ ۱۱۶۶ء میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ نماز جنازہ میں بے شمار لوگ حاضر ہوئے۔ کثرتِ ہجوم کے باعث رات کے وقت آپ کے مدرسہ میں سائبان کے نیچے آپ کا جسمِ اقدس سپرد خاک کیا گیا۔ بغداد شریف میں آپ کا مزارِ مبارک مرجع خلائق ہے۔

آپ مادر زاد ولی تھے

یہ بات نہایت ہی مشہور و معروف ہے کہ سیدنا حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایام رضاعت میں ماہِ رمضان المبارک میں دن کے وقت اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ نہیں پیتے تھے۔ یہ بات لوگوں میں پھیل گئی۔ کہ فلاں شریف گھرانے میں ایک ایسا بچہ پیدا ہوا۔ جو رمضان شریف میں دن کے وقت ماں کا دودھ نہیں پیتا۔ اور روزہ سے رہتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ آپ مادر زاد ولی تھے۔

ایک دفعہ لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ آپ ولی اللہ ہیں؟ فرمایا میں دس برس کا تھا کہ گھر سے مدرسے جاتے وقت دیکھتا کہ فرشتے میرے ساتھ چل رہے ہیں۔ پھر مدرسہ میں پہنچنے کے بعد وہ فرشتے دوسرے بچوں سے کہتے کہ "ولی اللہ" کے لئے جگہ دو۔ فرماتے ہیں کہ

ایک دن مجھے یہ ایسا شخص نظر آیا جسے میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس نے ایک فرشتہ سے پوچھا کہ یہ کون لڑکا ہے جس کی اتنی عزت کرتے ہو؟ اس فرشتہ نے جواب دیا کہ یہ ولی اللہ ہے جو بہت بڑے مرتبے کا مالک ہوگا۔ راہ طریقت میں یہ وہ شخصیت ہے جسے بغیر روک ٹوک کے نعمتیں دی جارہی ہیں اور بغیر کسی حجاب کے تمکین وقرار عنایت ہو رہا ہے۔ اور بغیر کسی محنت کے تقرب الٰہی مل رہا ہے۔ الغرض چالیس سال کی عمر میں میں نے پہچان لیا کہ وہ پوچھنے والا شخص اپنے وقت کا ابدال تھا۔

(اخبار الاخیار ص ۲۲)

آپ کا حلیہ شریف

نحیف البدن، میانہ قد، کشادہ سینہ، لمبی چوڑی داڑھی، گندمی رنگ، ابرو پیوستہ، بلند آواز، علم کامل اور اثر غالب کے حامل تھے۔ آپ کے کلام میں اس قسم کی جلدی اور تیزی تھی کہ جس سے سننے والے دل میں رعب وہیبت پیدا ہوجاتی۔ آپ کی آواز میں ایک خوبی یہ بھی تھی کہ مجلس میں دور و نزدیک کے سننے والوں کو آپ کی گفتگو بغیر کسی کمی و بیشی کے پوری کی پوری سنائی دیتی تھی۔ جس طرح قریب کا شخص سنتا تھا ویسے ہی مجلس میں دور دور بیٹھنے والا بھی بہ آسانی آپ کی باتیں سن لیا کرتا تھا۔ اور قرب وبعد مکان کے سبب سننے میں کوئی فرق نہ آتا تھا۔ آپ کے کلام کرتے وقت ہر شخص پر سکوت وخاموشی کا عالم طاری رہتا۔ اور آپ کے حکم کی تعمیل میں ہر شخص سرعت وجلدی دکھاتا۔ اور بڑے سے بڑا سخت دل جب آپ کو دیکھتا تو خشوع وخضوع عاجزی ولاچاری کے ساتھ آپ کا مطیع وفرمانبردار ہوجاتا۔ آپ

www.waseemziyai.com

جب مسجد میں تشریف لاتے تو حاجت مند لوگ آپ سے اپنے لئے دعا کراتے اس وقت آپ سب کے لئے درگاہِ الٰہی میں دعا مانگتے۔

حکایت

ایک دفعہ آپ کو جامع مسجد میں چھینک آئی تو لوگوں نے یَرْحَمُكَ الله اور یَرْحَمُ رَبُّكَ کی آوازیں خوب بلند کیں۔ خلیفۂ وقت المستنجد باللہ نے جو اتفاقاً مسجد کے کمرہ میں تھے پریشان ہو کر پوچھا کہ یہ شور و غوغا کیسا ؟ لوگوں نے کہا کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو چھینک آئی تھی جس پر لوگوں نے ان کو دعا دی ہے۔

(اخبار الاخیار ص ۱۶)

آپ کا علم و فضل

سیدنا حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ، علم ظاہری اور باطنی کے ایک متبحر عالم فاضل تھے۔ ایک دن آپ کی مجلس میں ایک قاری نے قرآن کریم کی ایک آیت تلاوت کی۔ آپ نے اس کی تفسیر بیان کرنی شروع کی۔ پہلے ایک تفسیر۔ پھر دوسری۔ اور تیسری یہاں تک کہ حاضرین کے علم کے مطابق اس ایک آیت کی گیارہ تفسیریں بیان فرمائیں۔ پھر اور یہاں تک کہ چالیس وجوہ بیان کیں۔ اور ہر معنی و تفسیر کی علیحدہ علیحدہ تفصیل سے سند اور دلیل اس طرح دی کہ حاضرین دم بخود رہ گئے۔

حکایت

تمام علمائے عراق بلکہ دنیا کے تمام طلب گاران حال و قال کے آپ مرجع و وسیلہ تھے دنیا کے ہر گوشہ سے آپ کے پاس فتوے آتے جن پر فوراً بغیر مطالعہ

www.waseemziyai.com

کتب اور غور و فکر جواب لکھتے ۔ کسی بڑے سے بڑے حاذق فاضل عالم کو آپ کے جواب کے خلاف لکھنے یا کہنے کی طاقت نہ تھی ۔

ایک مرتبہ عجم سے آپ کے پاس فتوےٰ آیا ۔ جس میں لکھا تھا کہ کیا فرماتے ہیں سرداران علماء اس مسئلہ میں کہ ایک آدمی نے یہ قسم کھائی کہ میں اللہ تعالےٰ کی اس طرح عبادت کروں کہ اس عبادت میں کوئی انسان شریک نہ ہو ۔ ورنہ میری عورت پر تین طلاقیں ہیں ۔ اب فرمایئے کہ یہ شخص کون سی عبادت کرے کہ اس کی قسم نہ ٹوٹے ۔

اس فتوےٰ کے لکھنے میں تمام علمائے عراق سرگشتہ وحیران اور عاجز ہو گئے ۔ غرضیکہ آپ کے سامنے یہ استفتاء پیش ہوا ۔ آپ نے غور و فکر کے بغیر فوراً فرمایا کہ اس شخص کے لئے خانہ کعبہ میں اس طرح جگہ چھوڑی جائے کہ یہ تنہا طواف کرے اور اپنی قسم سے عہدہ برآ ہو سکے ۔ یعنی طواف کعبہ ہی وہ عبادت ہے جس میں کوئی آدمی شریک کار نہیں ہوتا ۔ جب کہ وہی شخص تنہا طواف کر رہا ہو ۔

(اخبار الاخیار ص ۱۱)

آپ کی ریاضت وعبادت

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقۂ سلوک بے انتہا مشکل اور بے نظیر تھا ۔ آپ کے کسی ہمعصر شیخ میں اتنی مجال نہ تھی کہ آپ جیسی ریاضت و مجاہدہ میں آپ کی ہمسری کر سکے ۔ آپ کا قاعدہ تھا کہ اپنے ہر عضو کو اس کی طاقت کے موافق عبادت سپرد کر دیا کرتے ۔ اور قوت قلب کے موافق مجاری اقدار میں روح ونفس کا ظاہراً و باطناً ذکر کیا کرتے تھے ۔ غائب وحاضر دونوں حالتوں میں نفس کی صفات کو علیحدہ کر کے نفع و نقصان اور

دور و نزدیک کا فرق مٹا دیا کرتے۔ کتاب و سنت کی پیروی میں مطابقت ایسی تھی کہ آپ ہر حالت میں ہر وقت اللہ تعالےٰ کا ذکر کرتے۔ اور حضور قلب کے ساتھ توحید الٰہی میں مشغول رہتے۔

ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ پچیس سال تک ترک دنیا کئے ہوئے عراق کے جنگلوں اور میدانوں میں اس طرح پھرتا رہا کہ میں کسی کو نہ پہچانتا۔ اور نہ کوئی مجھے جانتا اور رجال غیب اور جنات میرے پاس آمد و رفت رکھتے اور میں ان کو حق کی تعلیم دیا کرتا۔ اور چالیس سال تک میں نے فجر کی نماز عشاء کے وضو سے ادا کی۔ اور پندرہ سال تک عشاء کی نماز کے بعد ایک قرآن شریف ختم کرتا رہا۔ ایک پاؤں پر کھڑے ہوکر ایک ہاتھ سے دیوار کی کھونٹی پکڑ کر عبادت میں تسبیح کرتا رہتا۔ تین سے چالیس دن تک ایسا بہت سا زمانہ گزرا ہے کہ کھانے پینے اور سونے سے علیحدہ رہا۔

(اخبار الاخیار ص ۱۰)

آپ کے اخلاق و عادات

سیدنا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نہایت پاکیزہ اور خوش اخلاق تھے۔ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ اور اِنَّکَ لَعَلٰی ھُدًی مُّسْتَقِیْمٍ ۝ کے مصداق تھے۔ آپ اپنی ظاہری شان و شوکت اور وسیع علم کے باوجود کمزوروں اور ضعیفوں میں بیٹھتے۔ فقیروں سے عاجزی کے ساتھ پیش آتے۔ بڑوں کی عزت کرتے اور چھوٹوں پر شفقت و مہربانی فرماتے۔ سلام کرنے میں پہل کرتے مہمانوں اور طالب علموں کی مجلسوں میں نشست کرتے اور ان کی لغزشوں سے درگزر کرتے۔ جو کوئی آپ کے سامنے کتنی ہی جھوٹی قسم کیوں نہ کھاتا آپ اس کا یقین

کر لیتے اور اپنے علم وکشف کو اس پر ظاہر نہ فرماتے۔ اپنے مہمانوں اور ہم نشستوں کے ساتھ دوسروں کی بہ نسبت بہت خوش خلقی اور کشادہ روئی سے پیش آتے۔ سرکشوں۔ ظالموں۔ مال داروں اور فاسقوں اور اللہ تعالےٰ کے نافرمانوں کی تعظیم کے لئے کھڑے نہ ہوتے۔ کسی امیر و وزیر کے گھر نہ جاتے۔ آپ کے کسی ہم عصر مشائخ کو آپ جیسا حسن خلق، کشادگی سینہ، کرم نفس حفاظت و امانت میں برابری کی قوت و طاقت نہ تھی۔

(اخبار الاخیار ص ۲۳)

آپ کے مریدوں کی فضیلت

آپ کے دوستوں، مریدوں محبت کرنے والوں اور آپ سے نسبت رکھنے والوں کی فضیلت اور برتری بہت زیادہ ہے۔ فضیلت کے متعلق قاعدہ کلیہ ہے کہ متبوع و مطاع و مرشد کی خیریت کے ساتھ تابع۔ مطیع۔ اور مرید کا بخیریت رہنا لازمی ہے۔

ایک بزرگ نے سرکار ابد قرار احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم دعا فرمادیجئے کہ میرا خاتمہ قرآن وسنت پر ہو۔ ارشاد ہوا کہ انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا اور کیوں نہ ہوگا جب کہ تمہارے پیر ومرشد شیخ عبد القادر جیلانی ہیں۔

اس بزرگ کا بیان ہے کہ تین مرتبہ میں نے سردار دوجہاں سید کون ومکاں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم سے یہی درخواست کی کہ قرآن وسنت کی پیروی کرتے ہوئے میرے خاتمہ کی دعا فرمائیے۔ تینوں مرتبہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم پہلے والا ہی جواب سرفراز فرماتے رہے۔ (اخبار الاخیار ص ۲۴)

www.waseemziyai.com

آپ کی مریدوں پر شفقت

مشائخین کی ایک جماعت کا بیان ہے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ قیامت تک میں اپنے تمام مریدوں کا ضامن ہوں کہ ان کی موت توبہ پر واقع ہوگی ۔ یعنی بغیر توبہ نہ مریں گے ۔ چند مشائخ نے حضور سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص آپ کے ہاتھ پر بیعت نہ کرے ۔ اور نہ ہی آپ کے ہاتھ سے خرقہ پہنا ہو ۔ بلکہ صرف آپ کا ارادتمند ہو ۔ اور آپ کی طرف اپنے کو منسوب کرتا ہو تو کیا ایسے شخص کو آپ کے اصحاب میں شمار کیا جا سکتا ہے ؟ اور آیا ایسا شخص ان فضیلتوں میں شریک ہوگا جو آپ کے مریدوں کو حاصل ہوں گی ؟

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے آپ کو میری طرف منسوب کیا اور مجھ سے ارادت وعقیدت رکھی تو اللہ تعالےٰ اس کو قبول کرے گا ۔ اس پر اپنی رحمتیں نازل کرے گا اور اس کو توبہ کی توفیق دے گا اگرچہ اس کے طریق کار مکروہ ہوں ۔ اور ایسے شخص کا شمار میرے مریدوں اور اصحاب میں ہے ۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم کے صدقہ وعدہ کیا ہے کہ میرے دوستوں میرے اہل مذہب ۔ میرے راہ پر چلنے والے ۔ میرے مریدوں ۔ اور مجھ سے محبت کرنے والے کو جنت مرحمت فرمائے گا ۔

اس کے علاوہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے وہ رجسٹر عنایت کیا ہے جس میں میرے تمام ان دوستوں اور مریدوں کے نام درج ہیں جو قیامت تک میری ارادت میں آتے رہیں گے ۔ یہ رجسٹر اللہ تعالےٰ نے عنایت کرکے فرمایا کہ میں نے ان سب کو تیری وجہ سے بخش دیا ۔

www.waseemziyai.com

فرماتے ہیں کہ ایک دن دوزخ کے نگہبان جس کا نام مالک ہے میں نے پوچھا کیا تیرے پاس ہمارا کوئی دوست ہے ؛ اس نے جواب دیا کہ قسم بخدا کوئی نہیں۔

پھر فرمایا میرے مریدوں پہ میرا ہاتھ ایسا ہے جیسے زمین پر آسمان۔ اگر میرا کوئی مرید بزرگ نہیں تو کیا مضائقہ ہے۔ میں تو جید اور بزرگ موجود ہوں۔ پروردگار کے جلال کی قسم جب تک میرے تمام مرید جنت میں داخل نہ ہو جائیں گے اس وقت تک بارگاہِ خداوندی سے قدم نہ اٹھاؤں گا۔ اگر میرے کسی مرید کی مشرق میں پردہ دری کی جا رہی ہو اور میں مغرب میں ہوں تو تب بھی میں اس کی پردہ پوشی کروں گا۔

ایک مرتبہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ حسین بن منصور حلاج کے زمانہ میں کوئی ایسا نہ تھا جو اس کی دستگیری کرتا۔ اگر میں اس زمانہ میں ہوتا تو لازمًا اس کی دستگیری کرتا اور نوبت یہاں تک نہ پہنچتی۔ اور میں قیامت تک اپنے مریدوں کی دستگیری کروں گا اگرچہ وہ مرکب سے پھسل کر گر پڑے۔ اللہ تعالےٰ سے تم جو کچھ مانگنا چاہتے ہو میرے وسیلہ سے مانگو تاکہ تمہاری مراد پوری ہو سکے۔

آپ فرماتے ہیں کہ جو کسی تکلیف میں مجھ سے امداد چاہے یا مجھے آواز دے اور پکارے اس کی تکلیف دور کی جائے گی۔ جو کوئی میرے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے مانگے اس کی ضرورت پوری کی جائے گی۔ اور جو کوئی دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورت اخلاص پڑھے اور پھر سرورِ عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم پر درود شریف پڑھے۔ اس طرح دونوں رکعتیں ختم کر کے سلام پھیرنے کے بعد درود شریف پڑھے۔ اور عراق کی جانب

گیارہ قدم چلے۔ اور میرا نام لے کر اپنی مراد اللہ تعالےٰ سے مانگے۔ تو اللہ تعالےٰ اس کی مراد اپنے فضل وکرم سے پوری کرے گا۔ (عراق ہمارے پاکستان سے شمال مغرب میں ہے)۔ (اخبار الاخیار ص ۲۵)

آپ کے دشمنوں کی رسوائی

جو شخص حضرت پیر دستگیر غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے تھوڑی سی بھی عداوت رکھے گا۔ یا ان کی ادنیٰ سی بھی بے ادبی کرے گا تو دنیا میں ذلیل و رسوا ہوگا۔ اور ذلت کی موت مرے گا۔

ایک روز آپ خلوت میں کچھ لکھ رہے تھے کہ کمرے کی چھت سے دو تین مرتبہ آپ کے کپڑوں اور عمامہ پر مٹی گری آپ اس کو جھاڑتے رہے۔ چوتھی مرتبہ مٹی گرنے پر نظر مبارک اٹھا کر دیکھا کہ ایک چوہا چھت کاٹ رہا ہے۔ آپ کے ایک نظر دیکھتے ہی اس کا سر کٹ کر ایک طرف گرا اور دھڑ دوسری طرف۔ آپ نے لکھنا چھوڑ دیا اور رونے لگ گئے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کی آقا! آپ کس وجہ سے رو رہے ہیں؟ ارشاد ہوا کہ مجھے خوف ہے کہ کسی مسلمان سے میرے دل کو تکلیف پہنچے اور اس کی بھی یہی حالت ہو جو اس چوہے کی ہوئی ہے۔

ایک مرتبہ آپ مدرسہ میں وضو کر رہے تھے کہ ایک چڑیا نے ہوا میں اڑتے ہوئے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ جب آپ نے اپنا سر مبارک اٹھا کر اوپر دیکھا تو آپ کے دیکھتے ہی وہ چڑیا زمین پر گر کر مر گئی۔ آپ نے کپڑے سے پیشاب کی جگہ دھوئی۔ پھر وہ لباس اتار کر فرمایا کہ اسے لے جا کر فروخت کر دو اور اس کی قیمت فقیروں میں بانٹ دو کیونکہ یہ اس چڑیا کے مارنے کی سزا اور بدلہ ہے۔

(اخبار الاخیار ص ۲۲)

سیدنا پیران پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ بہت ہی نفیس اور بہترین لباس زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ ایک دن آپ کا خادم ابوالفضل بزاز کے پاس گیا اور کہا کہ مجھے وہ کپڑا درکار ہے جو ایک اشرفی فی گز ہو کم نہ ہو۔

بزاز نے پوچھا کس کے لئے خریدتے ہو؟

خادم نے جواب دیا کہ اپنے آقا سیدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) کے لئے درکار ہے۔

یہ سن کر بزاز کے دل میں آیا کہ شیخ نے بادشاہِ وقت کے لئے بھی کپڑا نہیں چھوڑا۔ اور بزاز کے دل میں ابھی یہ خیال پورا ہی نہیں ہوا تھا۔ کہ غیب سے اس کے پاؤں میں ایک کیل چبھی۔ اور ایسی چبھی کہ مرنے کے قریب ہو گیا۔ لوگوں نے پاؤں سے کیل نکالنے کی بہت کوشش کی لیکن مطلب برآری نہ ہو سکی۔ آخر کار لوگ بزاز کو اٹھا کر حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس لے گئے۔ آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا۔

اے ابوالفضل! تم نے اپنے دل میں ہم پر اعتراض کیوں کیا۔ فرمایا۔ مجھے اپنے معبود کی عزت کی قسم کہ اللہ جل شانہٗ نے حکم دیا کہ اے عبدالقادر وہ کپڑا پہنو جس کی قیمت فی گز ایک اشرفی ہو۔

فرمایا ابوالفضل! یہ کپڑا میت کا کفن ہے۔ اور میت کا کفن عمدہ اور نفیس ہونا چاہیئے جو ہزار موت کے بعد نصیب ہوتا ہے۔ پھر آپ نے اپنا دست اقدس ابوالفضل کی تکلیف کے مقام پر رکھا۔ آپ کے ہاتھ رکھتے ہی تکلیف اس طرح جاتی رہی گویا بالکل تھی ہی نہیں۔ پھر اس کے بعد فرمایا۔ ابوالفضل کا اعتراض ہمارے

www.waseemziyai.com

پاس پہنچا۔ اور کیل کی صورت میں اس کے پاس لوٹ کر جو کچھ چاہا کیا۔
(اخبار الاخیار ص ۲۱)

حضرت غوث اعظم کا وعظ و نصیحت

سرکارِ بغداد رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ ابتدائی زمانہ میں سوتے جاگتے مجھے کرنے کے کام بتائے جاتے اور مخلوقات سے علیحدہ رہنے کا حکم الٰہی ملتا رہتا تھا۔ ایک مرتبہ قوتِ گویائی نے مجھ پر اتنا غلبہ کیا کہ میں بے اختیار ہو گیا اور خاموش رہنے کی قوت میرے ہاتھ سے جاتی رہی۔ پھر میرے پاس دو تین آدمیوں نے آکر مجھ سے بات چیت کی جو پس پردہ میری گفتگو سنا کرتے تھے۔ اس کے بعد میرے پاس لوگوں کا اتنا ہجوم ہو گیا کہ میری نشست گاہ میں ان کے بیٹھنے کے لئے گنجائش نہ رہی۔ پھر میں شہر کی جامع مسجد میں جاتا اور لوگوں کو احکامِ الٰہی سناتا۔ یہاں بھی اتنا مجمع بڑھنے لگا کہ مسجد میں بیٹھنے کی گنجائش نہ رہتی۔ آخر کار شہر سے باہر جاتا۔ جہاں بے شمار لوگوں کا اجتماع ہونے لگا۔ پیدل چلنے والے اور سوار سب ہی قسم کے لوگ جمع ہوتے۔ جب بیٹھنے کی جگہ نہ ملتی تو اطراف و جوانب میں دور دور تک کھڑے وعظ و نصیحت سنتے۔ بعض اوقات تو وعظ و نصیحت سننے والوں کی تعداد ستر ہزار تک ہو جاتی۔

حکایت

آپ کی مجلس وعظ میں چار سو اشخاص قلم دوات لئے آپ کی نصیحتیں قلمبند کرتے رہتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ابتدائی زمانہ میں سرورِ عالم صلی اللہ تعالے علیہ وبارک وسلم اور سیدنا حضرت مولا علی مرتضے

www.waseemziyai.com

کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم کو میں نے خواب میں دیکھا جنہوں نے مجھے وعظ کرنے کا حکم دیا اور میرے منہ میں اپنا لعاب دہن ٹپکایا اور مجھ پر ابواب سخن کھول دیئے۔

(اخبار الاخیار ص ۱۰)

حاضرین وعظ

ایک شیخ کا بیان ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ جب وعظ کرنے کے لئے منبر پر بیٹھتے تو پہلے الحمد للہ کہتے تاکہ اللہ تعالےٰ کا ہر ولی جو غائب ہو یا حاضر خاموش ہوجائے اور پھر دوسری مرتبہ الحمد للہ کہتے۔ اور دونوں کے درمیان تھوڑی دیر کے لئے سکوت فرماتے۔ اس عرصہ میں فرشتے اور تمام اولیاء اللہ آپ کی مجلس میں حاضر ہوجاتے۔ جتنے لوگ آپ کی مجلس میں دکھائی دیتے اس سے زیادہ نظر نہ آنے والے جنات ہوتے۔

آپ کے ہمعصر ایک شیخ کا بیان ہے کہ میں نے اپنی عادت کے موافق جنات کی حاضری کے لئے عزیمت پڑھی لیکن کوئی جن حاضر نہ ہوا۔ میں بہت دیر تک عزیمت پڑھتا رہا۔ پھر حیران ہوا کہ جنات کی حاضری کیوں نہیں ہورہی ہے۔ ان کے نہ آنے کا کیا سبب ہے۔

تھوڑی دیر بعد تھوڑے سے جن آئے تو میں نے ان سے دیر سے حاضری کا سبب پوچھا تو انہوں نے کہا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ وعظ فرما رہے تھے اور ہم سب جنات وہاں حاضر تھے۔ آپ آیندہ ہم کو اس وقت طلب کریں جب کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ وعظ نہ فرما رہے ہوں ورنہ ہماری حاضری میں تاخیر ہوگی۔ میں نے پوچھا کیا

تم لوگ حضرت شیخ کی مجلس وعظ میں حاضر ہوتے ہو۔
اس پر جنات نے جواب دیا کہ شیخ کی مجلس وعظ میں انسانوں کی نسبت ہماری تعداد بہت زیادہ ہے۔ ہم جنات سے اکثر قبائل حضرت شیخ کے ہاتھ پر اسلام لائے ہیں اور توبہ واستغفار میں مشغول ہیں۔ آپ کی مجلس وعظ میں اولیائے عظام اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام شریک ہوتے اور خود محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم بھی تربیت وتائید کے لئے تشریف لایا کرتے تھے۔ اور سیدنا حضرت خضر علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بھی شریک ہوتے۔

حکایت

ایک دن سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعظ فرمارہے تھے کہ اچانک آپ چند قدم ہوا (فضا) میں اوپر گئے۔ اور فرمایا اے اسرائیلی ٹھہر جا اور محمدی کا کلام سن۔ جب آپ واپس اپنی جگہ پر تشریف لائے تو لوگوں نے پوچھا کہ یہ معاملہ تھا؟

آپ نے فرمایا۔ حضرت ابوالعباس خضر علیہ السلام جارہے تھے۔ اور ہماری مجلس وعظ پر سے تیز رفتاری کے ساتھ گزر رہے تھے۔ اس لئے میں نے ان کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اتنی تیز رفتاری نہ کرو۔ اور وعظ سنتے جاؤ۔

(اخبار الاخیار ص ۱۹)

وعظ کا اثر

آپ کا وعظ بڑا پرتاثیر تھا۔ حاضرین مجلس مضطرب اور بے چین ہوجاتے اور ان پر وجد وحال کی کیفیت طاری ہو

www.waseemziyai.com

جاتی۔ کوئی گریہ و فریاد کرتا۔ کوئی اپنے کپڑے پھاڑ کر جنگل کی طرف بھاگ جاتا۔ کوئی بے ہوش ہو کر جان دے دیتا۔ آپ کی مجلس وعظ سے اکثر لوگوں کے جنازے نکلتے۔ جس کا سبب یہ تھا کہ وہ آپ کے ذوق و شوق۔ ہیبت و تصرف۔ عظمت و جلال کی تاب نہ لا سکتے اور دم توڑ دیتے تھے۔ پانچ سو سے زیادہ یہودی اور عیسائی لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکو ول اور بدمعاشوں نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کر کے بدکرداریوں سے باز آ گئے۔ اس کے علاوہ عام مخلوق کی فیض یابی کی تعداد بے انتہا اور بے شمار ہے۔

(اخبار الاخیار ص ۱۹)

ربیع الآخر کے نفل

اس مہینہ کی پہلی اور پندرہویں اور انتیسویں تاریخوں میں جو کوئی چار رکعت نفل پڑھے۔ اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ھو اللہ احد پانچ پانچ مرتبہ پڑھے۔ تو اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور ہزار بدیاں معاف کی جاتی ہیں۔ اور اس کے لئے چار حوریں پیدا ہوتی ہیں۔ (جواہر غیبی)

٭ ٭ ٭

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

پانچواں مہینہ

جمادی الاولیٰ

اسلامی پانچویں مہینہ نام جمادی الاولےٰ ہے۔ وجہ تسمیہ اس کی یہ ہے کہ اس کے نام رکھنے کے وقت ایسا موسم تھا کہ جس میں پانی جم جاتا تھا۔ اس مہینہ کی آٹھویں تاریخ میں مولا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ پیدا ہوئے تھے اور اسی ماہ کی پندرہویں تاریخ کو واقعہ جمل پیش آیا تھا۔ (عجائب المخلوقات ص ۴۵)

سیدنا حضرت علی مرتضیٰ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت پاک کے

مختصر حالات

نام نسب خاندان

آپ کا نام مبارک علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابوالحسن اور ابوالتراب کنیت۔ حیدر۔ شیر لقب۔ والد کا نام ابوطالب اور والدہ کا نام

فاطمہ تھا (رضی اللہ تعالےٰ عنہا) ۔ پورا سلسلۂ نسب یہ ہے ۔

علی ابن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف
بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی ۔

چونکہ ابوطالب کی شادی اپنے چچا کی لڑکی سے ہوئی تھی ۔ اس لئے سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نجیب الطرفین ہاشمی اور محبوب کبریا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کے چچا زاد بھائی تھے ۔ سیدنا حضرت مولا علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے والد ابوطالب مکہ مکرمہ کے نہایت ذی اثر بزرگ تھے ۔ سیدالعالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے انہی کی آغوش شفقت میں پرورش پائی تھی اور بعثت کے بعد انہی کے زیر حمایت مکہ معظمہ کے کفرستان میں دعوت حق کا اعلان کیا تھا ۔ ابوطالب اگرچہ خود ایمان نہیں لائے تھے مگر ہر موقع پر آپ کے لئے سینہ سپر رہے ۔ اور حبیب خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کو کفار کے پنجۂ ظلم سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرتے رہے ۔

اور سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد نے بھی حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے اس یتیم معصوم کی ماں کی طرح شفقت ومحبت سے پرورش کی ۔

مستند روایات کے مطابق وہ مسلمان ہوئیں اور ہجرت کرکے مدینہ منورہ تشریف لے گئیں ۔ جب ان کا انتقال ہوا تو رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے کفن میں اپنی قمیص مبارک پہنائی اور قبر میں لیٹ کر اس کو متبرک کیا ۔ لوگوں نے اس عنایت کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ ابوطالب کے بعد میں سب سے زیادہ اس نیک سیرت خاتون کا ممنون احسان ہوں ۔ (نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۱۷۱)

www.waseemziyai.com

ولادتِ پاک

سیدنا حضرت مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی والدہ ماجدہ سیدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ۔ او حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے شکم میں تھے زمانہ جاہلیت کا تھا میں ہبل بت کو سجدہ کرنے ارادہ کرتی تو میرا بچہ میرے پیٹ میں پیچ و تاب کھانے لگتا جس کی وجہ سے میں بت کو سجدہ نہ کر سکتی۔ (سیرت حلبی ج ا ص ۲۴۳)

آپ کی ولادت پاک کعبہ شریف میں ہوئی۔ اس میں اختلاف ہے کہ کون سا مہینہ تھا۔ بعض حضرات نے رجب کا مہینہ بیان کیا ہے

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۱۷۱)

اور بعض نے جمادی الاولیٰ کا ذکر کیا ہے (عجائب المخلوقات ص ۴۵)

ولادت کے بعد سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم تشریف لے گئے اور آپ کا نام حضور اقدس نے خود علی رکھا (رضی اللہ عنہ) اور اپنا لعاب دہن مبارک ان کے منہ میں ڈالا۔ اور پھر اپنی مبارک زبان ان کو چٹاتے رہے یہاں تک کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سو گئے۔

آپ کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ولادت کے دوسرے روز آپ کے دودھ پلانے کے لئے ایک دائی مقرر کی۔ مگر نومولود بچے علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے دایہ کی طرف کوئی التفات نہ کی۔ اور نہ ہی اس کا پستان منہ میں لیا۔

اس کی وجہ ظاہر ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو جو لطف اور شیرینی اللہ تعالیٰ کے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کے

www.waseemziyai.com

لعاب دہن میں آتی تھی بھلا اس دائی کے دودھ میں کہاں تھی ۔ چنانچہ رحمۃ للعالمین سید العالمین صلی اللہ تعالٰے علیہ وبارک وسلم کو گھر میں بلایا گیا آپ نے اپنی زبان مبارک چٹانی شروع کی ۔ تو حضرت علی رضی اللہ تعالٰے عنہ سیر ہو کر سو گئے ۔ اور کافی عرصہ یہی معمول رہا۔

(سیرت حلبی جلد اول ص ۳۰۳)

اگر آپ حضرات کو فاتح خیبر شیر خدا علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰے عنہ کے تفصیلی حالات مطلوب ہوں تو فقیر کی کتاب نورانی مواعظ حصہ پنجم کا مطالعہ کریں ۔

جمادی الاولٰے کے نفل

اس مہینہ کی پہلی تاریخ کی رات میں چار رکعت نماز پڑھے ۔ ہر رکعت میں گیارہ مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے ۔ تو اللہ تعالٰے نوے ہزار سال کی نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھنے کا حکم دیتا ہے ۔ اور نوّے ہزار سال کی برائیاں اس کے نامۂ اعمال سے دور کرتا ہے ۔

(جواہر غیبی)

٭ ٭ ٭

www.waseemziyai.com

چھٹا مہینہ

جمادی الاُخریٰ

اسلامی چھٹے مہینہ کا نام جمادی الاخری ہے۔ کیوں کہ جب اس مہینہ کا نام رکھا گیا تھا اس وقت موسم کا آخر تھا۔ جس میں پانی جمتا تھا۔ اس میں مندرجہ ذیل واقعات رونما ہوئے۔

۱ : اس مہینہ کی پہلی تاریخ کو رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم پر پہلی مرتبہ سیدنا حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوا تھا۔

۲ : اسی ماہ کی ۲۲ تاریخ ۱۳ھ کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ تخت خلافت پر بیٹھے تھے۔

۳ : اسی ماہ کی نویں تاریخ کو سیدنا حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ولادت پاک ہوئی۔

۴ : اسی مہینہ کی چودہ (۱۴) تاریخ کو موسےٰ بن جعفر رضی اللہ تعالےٰ عنہ پیدا ہوئے۔

۵ : اسی مہینہ کی پندرہویں تاریخ کو سیدنا حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے کعبہ معظمہ کو گرا دیا تھا اس حدیث شریف کی وجہ سے

جو انہوں نے سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے
سنی تھی اور پھر اسے اسی ہیئت پر لوٹا دیا تھا جو حضرت ابراہیم
علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارکہ میں تھی۔

۶ : اسی ماہ کی بیسویں تاریخ کو سیدہ حضرت خاتونِ جنت فاطمہ زہرا۔
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت مبارکہ ہوئی تھی۔

(عجائب المخلوقات ص ۵۴)

حضرت سیّدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا خلافت کیلئے انتخاب

سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کو اگرچہ برسوں کے تجربہ سے یقین ہو گیا تھا کہ خلافت کا بار گراں سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے سوا اور کسی سے اٹھ نہیں سکتا۔ تاہم وصال کے قریب انہوں نے رائے عامہ کا اندازہ کرنے کے لئے اکابر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے مشورہ کیا۔ سب سے پہلے سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالے عنہ کو بلا کر پوچھا۔ انہوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کی قابلیت میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ لیکن مزاج میں سختی ضرور ہے۔

سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ ان کی سختی اس لئے تھی کہ میں نرم تھا۔ جب کام ان ہی پر آپڑے گا تو وہ خود بخود نرم ہو

www.waseemziyai.com

ہوجائیں گے۔

پھر سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بلا کر پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں اس قدر کہہ سکتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا باطن ظاہر سے اچھا ہے۔ اور ہم لوگوں میں ان کا جواب نہیں۔

جب اس بات کے چرچے ہوئے کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ، سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو خلیفہ بنانا چاہتے ہیں۔ تو بعض حضرات کو تردد ہوا۔ چنانچہ سیدنا حضرت طلحہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ، سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے جا کر کہا کہ آپ کے موجود ہوتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ہم لوگوں کے ساتھ کیا برتاؤ تھا۔ اب وہ خلیفہ ہوں گے تو خدا جانے کیا کریں گے اب آپ خدا کے ہاں جا رہے ہیں یہ سوچ لیجئے کہ خدا تعالیٰ کو کیا جواب دوگے۔

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ میں بارگاہ الٰہی میں عرض کروں گا کہ میں نے تیرے بندوں پر اس شخص کو افسر مقرر کیا ہے کہ جو تیرے بندوں سے زیادہ اچھا تھا۔

یہ کہہ کر سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بلایا اور عہد نامہ خلافت کا اس مضمون کے ساتھ لکھوایا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هٰذَا مَا عَهِدَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ

فِيْ اٰخِرِ عَهْدِهٖ بِالدُّنْيَا خَارِجًا مِنْهَا وَ

عِنْدَ اَوَّلِ عَهْدِهٖ بِالْاٰخِرَةِ دَاخِلًا فِيْهَا

www.waseemziyai.com

حَيْثُ يُؤْمِنُ الْكَافِرُ وَ يُوْقِنُ الْفَاجِرُ وَ يُصَدِّقُ الْكَاذِبُ اِنِّیْ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ بَعْدِیْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَ اَطِيْعُوْا وَ اِنِّیْ لَمْ اٰلُ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ دِيْنَهٗ وَ نَفْسِیْ وَ اِيَّاكُمْ خَيْرًا فَاِنْ عَدَلَ فَذَالِكَ ظَنِّیْ فِيْهِ وَ عِلْمِیْ بِهٖ وَ اِنْ بَدَّلَ فَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا اكْتَسَبَ وَ الْخَيْرَ اَرَدْتُ وَلَا اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَ سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُوْنَ وَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ ۔

اس عہد نامہ پر اپنی مہر لگائی اور حکم دیا کہ جاکر مجمع عام میں سنایا جائے مسلمانوں نے راضی ہو کر سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت کو قبول کیا ۔ پھر سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو علیحدگی میں بلایا ۔ اور ان کو نہایت مؤثر اور مفید نصیحتیں کیں جو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے لئے عمدہ دستور العمل کی جگہ کام آئیں ۔

(صواعق محرقہ ص ۸۶)

حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کی ولادت

سیدہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی ولادت مبارک ظہور نبوت سے پانچ سال پہلے ہوئی

تھی۔ اور محبوب خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی سب سے چھوٹی اور پیاری بیٹی تھیں۔ آپ کا نام فاطمہ رکھا گیا۔ یہ لفظ فطام سے مشتق ہے۔ جس کے معنےٰ مفارقت از ہر چیز ہے۔ چونکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو اور آپ کے محبوں کو آتش دوزخ سے دور رکھے گا۔ اور آپ کے القاب یہ ہیں۔

بَتُوْل : جو بتل سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی قطع کے ہیں۔ چونکہ آپ زمانہ کی عورتوں سے فضل اور دین وحسن میں الگ تھیں کوئی بھی برابر کی نہیں تھی۔ نیز آپ ماسوی اللہ سے منقطع تھیں۔

زھراء : بھی آپ کا لقب تھا۔ زہرا زہرہ بالضم سے ماخوذ ہے جس کا معنے بیاض وحسن کے ہیں۔ آپ بھی حسن وکمال رکھتی تھیں۔ اس لئے زہرا کا لقب آپ کو دیا گیا۔

ذاکیہ اور راضیہ : بھی آپ کے لقب تھے۔ آپ محبوب کبریا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم سے راہ وروش اور صورت وسیرت میں سب سے زیادہ مشابہت رکھتی تھیں۔ جب کبھی آپ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتیں تو حضور سراپا نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کھڑے ہو جاتے۔ ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جگہ بٹھاتے اور پیشانی کو بوسہ دیتے۔

جب حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم ان کے پاس تشریف لے جاتے تو حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالےٰ عنہا بھی آپ کی آمد پر کھڑی ہو جاتیں اور آپ کا دستِ مبارک پکڑ کر اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔

آپ کا نکاح سیدنا حضرت علی مرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے

www.waseemziyai.com

ہوا جس سے آپ کی اولاد سیدنا حضرت امام حسن و حسین و محسن اور زینب و ام کلثوم اور رقیہ ہیں رضی اللہ تعالےٰ عنہم۔ محسن اور رقیہ تو زمانہ طفولیت میں ہی انتقال فرما گئے۔ اور سیدہ حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا سیدنا حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے نکاح ہوا۔ اور سیدہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا نکاح سیدنا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔

سیدہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو جنت کی عورتوں کی سردار فرمایا گیا۔

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی والدہ سے اجازت لے کر دربار رسالت میں حاضر ہوا تاکہ اپنے اور اپنی والدہ کے لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم سے دعائے مغفرت کی درخواست کروں۔ میں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کے پیچھے نماز مغرب پڑھی۔ جب آپ دولت سرا کو روانہ ہوئے تو میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ جب آپ نے میرے چلنے کی آہٹ سنی تو فرمایا کیا حذیفہ ہے ؟ میں نے عرض کی ہاں حضور ! (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم) فرمایا تمہاری کیا حاجت ہے ؟ اللہ تعالےٰ تیری اور تیری والدہ کی مغفرت فرمائے۔ ابھی میرے، پاس ایک فرشتہ آیا جو اس سے پہلے کبھی نہیں آیا۔ وہ اللہ تعالےٰ سے اجازت لے کر آیا تاکہ مجھے سلام پیش کرے۔ اور یہ خوشخبری سنائے کہ۔

بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ	حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حضرت

وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ رواہ الترمذی (مشکوٰۃ ص ۵۷۱)	حسن وحسین رضی اللہ تعالےٰ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

روایت ہے کہ ابوجہل کے بھائی حارث بن ہشام نے چاہا کہ ابوجہل کی بیٹی جس کا نام عوزا تھا کا نکاح سیدنا حضرت علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم کے ساتھ کردے۔

اور ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم نے خود خواستگاری کی تھی کہ حارث بن ہشام اپنی بھتیجی کا نکاح مجھے دے دے۔ پھر آپ نے حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم سے اس معاملہ میں مشورہ کیا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ میں ہرگز اس کام کی اجازت نہیں دیتا اور اس بات پر رنجیدگی کا اظہار فرمایا۔ اور فرمایا کہ میں حلال کو حرام نہیں کرتا اور نہ ہی حرام کو حلال کرتا ہوں۔ لیکن دوست خدا کی بیٹی اور دشمن خدا کی بیٹی ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتیں۔

پس سیدنا حضرت مولا علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور معافی مانگی اور عرض کیا کہ میں ہرگز ایسا کام نہیں کروں جو آپ کو ناپسند ہو۔ اس وقت آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا۔

(اشعۃ اللمعات جلد چہارم ص ۶۸۵)

فَاطِمَةُ بُضْعَةٌ مِّنِّي فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِي وَفِي	فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا میرے گوشت کا ٹکڑا ہے پس جس نے

www.waseemziyai.com

يُرِيبُنِي مَا اَرَابَهَا وَيُوْذِيْنِي مَا اٰذَاهَا رواه البخاری و مسلم (مشکوٰۃ ص ۵۶۸)

اس کو غصہ میں ڈالا گویا کہ اس نے مجھ کو غصہ میں ڈالا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ قلق میں ڈالتی ہے مجھے وہ چیز جو فاطمہ (رضی اللہ تعالےٰ عنہا) کو قلق میں ڈالتی ہے اور ایذاء دیتی ہے مجھ کو وہ چیز جو ایذاء دیتی ہے اس کو۔

ابی ایوب سے روایت ہے کہ حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز پکارنے والا پکارے گا کہ۔

يَا اَهْلَ الْجَمْعِ نَكِّسُوْا رؤسكم و غُضّوا ابصاركم حتى تمر فاطمة بنت محمد على الصراط فتمر مع سبعين الف جارية من الحور العين كمر البرق۔

(مظاہر حق جلد چہارم ص ۶۳۷)

اے اہل محشر جھکا لو تم سر اپنے اور بند کر لو آنکھیں اپنی یہاں تک کہ گزر جاوے فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا بیٹی محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی صراط پر۔ پس گزریں گی ساتھ ستر ہزار لونڈیوں کے حور عین سے مانند بجلی کے۔

اگر حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے مکمل حالات مطلوب ہوں تو فقیر کی کتاب نورانی مواعظ حصہ چہارم کا مطالعہ کریں۔

www.waseemziyai.com

سیّدنا حضرت امام
جعفر صادق
رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مختصر حالات

آپ امام ششم ہیں۔ آپ کی کنیت ابو عبد اللہ اور بعض کے نزدیک ابو اسمٰعیل ہے۔ آپ کا مشہور ترین لقب صادق ہے۔ آپ کی والدہ کا نام امّ فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق ہے۔

ام فروہ کی والدہ سیدہ حضرت اسماء بنت عبد الرحمٰن بن ابی بکر الصدیق ہیں اسی وجہ سے سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے دو بار جنم دیا۔

آپ کی ولادت بمقام مدینہ منورہ میں ہوئی۔ تاریخ ولادت میں اختلاف ہے۔ علامہ زکریا بن محمد قزوینی نے عجائب المخلوقات میں ۹ جمادی الاخریٰ لکھی ہے۔ اور حضرت عبد الرحمٰن جامی نے شواہد النبوت میں آپ کی ولادت ماہِ ربیع الاوّل کے آخری عشرہ کی لکھی ہے۔

آپ کی قبر جنت البقیع واقع مدینہ طیبہ میں ہے اور اسی جنت البقیع میں آپ کے والد ماجد سیدنا حضرت امام باقر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور آپ کے دادا سیدنا حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور ان کے تایا سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی قبریں ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی مقابر پر نور د

www.waseemziyai.com

کی بارش نازل فرمائے اور سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ عظمائے اہل بیت سے ہیں اور ان میں سے تمام سے اعلم ہیں۔ اور اس قدر کہ کثرتِ علومِ مفیضہ جو ان کے قلب پر نازل ہونے ان کا احاطہ فہم و ادراک نہیں کر سکتے۔ (شواہد النبوت ص ۲۲۷)

امام جعفر صادق کی کرامات

خلیفہ منصور عباسی نے ربیع کو حکم دیا کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو میرے دربار میں پیش کرو۔ جب ربیع ان کو لے کر آئے تو منصور کے کہا کہ۔ اللہ تعالےٰ مجھے مار ڈالے اگر میں کسی حیلہ کے ذریعہ کوئی فتنہ اٹھاؤں۔ مگر تم فتنہ انگیزی کرتے ہو اور چاہتے ہو کہ مسلمانوں کی خونریزی ہو۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کسی ایسی بات کی خواہش کی ہے نہ عملی طور پر کچھ کہا ہے۔ اگر تمہارے پاس کوئی ایسی بات پہنچی ہو تو محض کسی جھوٹ بکنے والے کی وساطت سے پہنچی ہے۔ اگر عیاذاً باللہ تمہارے بیان کے مطابق کوئی فتنہ انگیزی کی ہے تو اس کی مثال یوں ہے۔

جناب یوسف علیہ الصلوۃ والسلام پر بھائیوں نے ظلم کیا تو انہوں نے معاف کر دیا۔

حضرت ایوب علیہ الصلوۃ والسلام بیماری میں مبتلا ہوئے تو انہوں نے صبر کیا۔

حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کو کچھ عطا ہوا تو انہوں نے شکر ادا کیا۔

یہ سب پیغمبر تھے اور تمہارا نسب بھی ان سے ملتا ہے۔

www.waseemziyai.com

منصور نے کہا کہ آپ سچ کہتے ہیں۔ چنانچہ اس نے آپ کو بلا کر تخت پر اپنے پاس بٹھایا اور کہا کہ آپ کی یہ بات فلاں شخص نے مجھے بتائی تھی۔ خلیفہ نے اسے حاضر ہونے کا حکم دیا۔ وہ حاضر ہوا تو اس سے پوچھا کہ آیا تم نے یہ باتیں حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے سنی ہیں؟ اس نے کہا ہاں! خلیفہ نے کہا کہ کیا تم اس کی قسم کھا سکتے ہو؟ اس نے کہا ہاں! پھر اس نے یوں قسم کھانا شروع کی۔

بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ

یعنی قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ عالم غیب وشہادت ہے۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا اے خلیفہ! میں اسے قسم کھلاتا ہوں۔ خلیفہ نے کہا ہاں آپ اسے قسم کھلائیں۔

آپ نے اس شخص سے کہا کہو۔

بریت من حول الله و قوته والتجأة الی
حول و قوتی لقد فعل کذا وکذا جعفر و
قال کذا وکذا جعفر۔

وہ اس طرح قسم کھانے سے احتراز کرنے لگا۔ آخر کار قسم کھالی اور قسم کھاتے ہی حاضرین کے سامنے پھڑک کر مر گیا۔ منصور نے کہا اس ملعون کو گھسیٹ کر باہر لے جاؤ۔ (شواہد النبوت ص ۲۴۸)

۲ : ایک روز منصور نے اپنے دربان کو ہدایت کی حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو میرے پاس پہنچنے سے پہلے شہید کر دینا۔ اسی دن سیدنا

www.waseemziyai.com

حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ تشریف لائے۔ اور منصور کے پاس آکر بیٹھ گئے۔ منصور نے دربان کو بلایا۔ اس نے دیکھا کہ حضرت جعفر رضی اللہ تعالےٰ عنہ تشریف فرما ہیں۔ جب آپ واپس تشریف لے گئے تو منصور نے دربان کو بلا کر کہا۔ میں نے تجھے کس بات کا حکم دیا تھا ؟

دربان بولا خدا قسم میں نے حضرت جعفر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو آپ کے پاس آتے دیکھا ہے نہ جاتے۔ بس اتنا نظر آیا کہ وہ آپ کے پاس بیٹھے ہیں۔

۳ : منصور کے ایک درباری کا بیان ہے کہ میں نے ایک روز اسے غمگین اور پریشان دیکھا تو کہا اے خلیفہ ! آپ متفکر کیوں ہیں ؟ بولا کہ میں نے علویوں کے ایک بڑے گروہ کو مروا دیا ہے لیکن ان کے سردار کو چھوڑ دیا ہے میں نے پوچھا وہ کون ہے ؟

کہنے لگا کہ وہ جعفر بن محمد رضی اللہ تعالےٰ عنہما ہیں۔ میں نے کہا وہ تو ایسی ہستی ہے جو اللہ تعالےٰ کی عبادت میں محو رہتی ہے۔ اسے دنیا کا کوئی لالچ نہیں ہے۔

خلیفہ نے کہا۔ مجھے معلوم ہے تم اس سے ارادت و عقیدت رکھتے ہو۔ حالانکہ پورے ملک کو اس سے کوئی دلچسپی اور امید وابستہ نہیں۔ میں نے قسم کھا لی ہے کہ جب تک میں اس کا کام تمام نہ کر دوں آرام سے نہیں بیٹھوں گا۔ چنانچہ اس نے جلاد کو بلا کر حکم دیا کہ جوں ہی جعفر صادق (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) آئے تو میں اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ لونگا تم اسے شہید کر دینا۔

پھر حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بلایا۔ میں آپ کے ساتھ ساتھ ہو لیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ زیر لب کچھ پڑھ رہے ہیں جس کا مجھے پتہ نہ چل

www.waseemziyai.com

سکا۔ لیکن میں نے اس چیز کا مشاہدہ ضرور کیا۔

کہ منصور کے محلوں میں ارتعاش پیدا ہو گیا۔ وہ ان سے اس طرح باہر نکلا جیسے ایک کشتی سمندر کی تند و تیز لہروں سے باہر آتی ہے۔ اس کی عجیب حالت تھی۔ وہ لرزہ براندام۔ برہنہ سر اور برہنہ پا۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہ کے استقبال کے لئے آیا اور آپ کے بازو کو پکڑ کر اپنے ساتھ تکیہ پر بٹھایا اور کہنے لگا۔

اے ابن رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وبارک وسلم! آپ کیسے تشریف لائے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ تو نے بلایا میں آگیا۔ پھر کہنے لگا۔ کسی چیز کی اگر ضرورت ہو تو فرمائیں؟ آپ نے فرمایا مجھے بجز اس کے کسی چیز کی ضرورت نہیں کہ تم مجھے یہاں بلایا نہ کرو۔ میں جس وقت خود چاہوں آجایا کروں گا۔ آپ اٹھ کر باہر تشریف لے گئے۔ تو منصور نے اس وقت جامہائے خواب طلب کئے اور رات گئے تک سوتا رہا یہاں تک کہ اس کی نماز قضا ہو گئی۔ جب بیدار ہوا تو نماز ادا کر کے مجھے بلایا اور کہا کہ۔

جس وقت میں نے حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہ کو بلایا تو میں نے ایک اژدہا دیکھا جس نے منہ کا ایک حصہ زمین پر تھا اور دوسرا حصہ میرے محل پر وہ مجھے فصیح و بلیغ زبان میں کہہ رہا تھا کہ۔ مجھے اللہ تعالے نے بھیجا ہے اگر تم نے حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہ کو کوئی گزند پہنچائی تو تجھے تیرے محل سمیت فنا کر دوں گا۔ اس پر میری طبیعت غیر ہو گئی جو تم نے دیکھ ہی لی ہے۔

میں نے کہا کہ یہ جادو یا سحر نہیں ہے یہ تو اسم اعظم (قرآن کریم) کی خاصیت ہے جو حضور سراپا نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالے علیہ وبارک وسلم پر نازل

www.waseemziyai.com

ہوا تھا۔ چنانچہ آپ نے جو چاہا وہی ہوتا رہا۔

(شواہد النبوت ص ۲۳۰،۲۳۱)

۴ : ایک راوی کا بیان ہے کہ ایک دن میں مکہ مکرمہ میں سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی معیت میں جا رہا تھا کہ ہمیں ایک ایسی عورت کے پاس سے گزرنے کا اتفاق ہوا جس کے سامنے ایک مردہ گائے پڑی ہوئی تھی۔ اور وہ عورت اپنے بچوں کے ساتھ گریہ وزاری کر رہی تھی۔ حضرت امام صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔ کیا تم چاہتی ہو کہ خداوند کریم اس گائے کو زندہ فرما دے؟

وہ بولی: آپ مذاق کیوں کرتے ہو، میں تو پہلے ہی مصیبت زدہ ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ میں مذاق نہیں کرتا۔ بعد ازاں آپ نے دعا فرمائی۔ اور گائے کے سر اور پاؤں کو چھوا۔ پھر اسے بلایا تو وہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔ بعد ازاں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ لوگوں میں مل جل گئے۔ اور وہ عورت آپ کو نہ پہچان سکی۔

۵ : ایک راوی بیان کرتا ہے کہ ہم سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ حج کے لئے جا رہے تھے کہ راستہ میں ہمیں ایک کھجور کے سوکھے درختوں کے پاس ٹھہرنا پڑا۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے زیر لب کچھ پڑھنا شروع کیا۔ جس کی مجھے کچھ سمجھ نہ آئی۔ اچانک آپ نے ان سوکھے درختوں کی طرف منہ کر کے فرمایا۔

"اللہ تعالےٰ نے تم میں ہمارے لئے جو رزق ودیعت رکھا ہے اس سے ہماری ضیافت کرو۔"

www.waseemziyai.com

میں نے دیکھا کہ وہ جنگلی کھجوریں آپ کی طرف جھک رہی تھیں جن پر تر خوشے لٹک رہے تھے۔ آپ نے مجھے فرمایا۔ میرے پاس آؤ اور بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ۔ میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی اور کھجوریں کھائیں۔ ایسی شیریں کھجوریں ہم نے پہلے کبھی نہ کھائی تھیں۔ اس جگہ ایک اعرابی بھی موجود تھا۔ اس نے کہا آج جیسا جادو میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ ہم پیغمبروں کے وارث ہیں۔ ساحر و کاہن نہیں ہیں۔ ہم تو دعا کرتے ہیں جو اللہ جل شانہٗ قبول فرما لیتا ہے۔ اگر تم چاہو تو ہماری دعا سے تمہاری شکل بدل جائے۔ اور تم ایک کتے کی شکل میں متشکل ہو جاؤ۔

اعرابی چونکہ جاہل تھا۔ اس لئے کہنے لگا کہ ہاں ابھی دعا کیجئے۔

آپ نے دعا کی تو وہ کتا بن گیا۔ اور اپنے گھر کی طرف بھاگ گیا۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہ نے مجھے فرمایا کہ اس کا تعاقب کرو۔ میں اس کے پیچھے گیا۔ تو وہ اپنے گھر میں جا کر اپنے بال بچوں اور گھر والوں کے سامنے اپنی دم ہلانے لگا۔ انہوں نے اسے ڈنڈے مار کر بھگا دیا۔

میں واپس آیا اور تمام حال کہہ سنایا۔ اتنے میں وہ بھی آگیا۔ اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہ کے سامنے زمین پر لیٹنے لگا۔ اور اس کی آنکھوں سے پانی ٹپکنے لگا۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہ نے اس پر رحم کھا کر دعا فرمائی تو وہ شکل انسانی میں آگیا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اے اعرابی! میں نے جو کچھ کہا تھا اس پر یقین ہے یا نہیں؟ کہنے لگا ہاں حضور! ایک بار نہیں اس پر

www.waseemziyai.com

ہزار بار ایمان اور ایقان رکھتا ہوں۔

(شواہد النبوت ص ۳۳۲)

جمادی الاُخریٰ کے نفل

اس مہینہ کی پہلی تاریخ میں چار رکعت نفل پڑھے۔ اور ہر رکعت میں قل ھو اللہ احد تیرہ مرتبہ پڑھے تو اس شخص کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور لاکھ برائیاں مٹائی جاتی ہیں۔

اور دوسری نماز بھی ہے۔ جسے سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ پڑھا کرتے تھے۔ آپ اس مہینہ کی پہلی رات میں بارہ رکعت ادا کرتے تھے۔ اس نماز کے لئے کوئی خاص سورت مقرر نہیں ہے۔

❊ ❊ ❊

www.waseemziyai.com

ساتواں مہینہ

رجب المرجب

اسلامی ساتویں مہینہ کا نام رجب المرجب ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ رجب ترجیب سے ماخوذ ہے۔ اور ترجیب کے معنی تعظیم کے ہیں۔ اہل عرب اس مہینہ کو اللہ تعالےٰ کا مہینہ کہتے تھے اور اس کی تعظیم کرتے تھے اس لئے اس کو رجب کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ رجب کو اصم (بہرہ) بھی کہا جاتا ہے۔ کیوں کہ اس میں کسی فریادی کا آوازہ نہیں سنا جاتا تھا۔ اور نہ ہی اس میں ہتھیاروں کی کھٹکھاہٹ سنی جاتی تھی۔

اس مہینہ کی یکم تاریخ کو سیدنا حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ و السلام کشتی پر سوار ہوئے۔ اور اسی ماہ کی چوتھی تاریخ کو جنگِ صفین کا واقعہ پیش آیا۔ اور اس ماہ کی ستائیسویں کی رات کو محبوب کبریا صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم نے معراج شریف کی ہے۔ جس میں آسمانی سیر اور جنت و دوزخ کا ملاحظہ کرنا اور دیدار الٰہی سے مشرف ہونا تھا۔

اور اسی ماہ کی اٹھائیسویں تاریخ کو سید الکونین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کو مبعوث فرمایا گیا۔ اس مہینہ کو اصب بھی کہا جاتا

www.waseemziyai.com

ہے۔ کیوں کہ اس میں اللہ تعالےٰ اپنے بندوں پر رحمت و مغفرت انڈیلتا ہے۔ اس میں عبادتیں مقبول اور دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں جب مظلوم ظالم کے لئے بددعا کرنا چاہتا تو رجب کے ماہ میں بددعا کرتا جو مقبول بارگاہ الٰہی ہوتی۔ الغرض بہت سی حدیثیں اس کی عظمتِ شان پر دلالت کرتی ہیں۔ (عجائب المخلوقات ص ۴۵)

ماہ رجب کی فضیلت

رجب المرجب ان چار مہینوں میں سے ایک ہے۔ جن کو قرآن مجید نے ذکر فرمایا مِنۡهَاۤ اَرۡبَعَةٌ حُرُمٌ۔ یعنی چار معظم مہینوں میں سے ایک معظم مہینہ رجب ہے۔ اور کتب حدیث میں بھی رجب کی بڑی فضیلت وارد ہے۔ چند مبارک حدیثیں ہدیہ ناظرین ہیں۔ نبی مختار صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا۔

۱: رَجَبٌ شَهْرُ اللّٰهِ وَ شَعْبَانُ شَهْرِیْ وَرَمَضَانُ شَهْرُ اُمَّتِیْ۔ رواہ ابو الفتح فی امالیہ (ماثبت من السنۃ ص ۱۲۶)

رجب اللہ تعالےٰ کا مہینہ ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔

۲: اِنَّ رَجَبَ شَهْرٌ عَظِيْمٌ تَضَاعَفُ فِيْهِ الْحَسَنَاتُ مَنْ صَامَ يَوْمًا مِنْهُ كَانَ كَصِيَامِ سَنَةٍ رواہ الرافعی (ماثبت من السنۃ ص ۱۲۶)

بے شک رجب عظمت والا مہینہ ہے اس میں نیکیوں کا ثواب دگنا ہوتا ہے جو شخص رجب کا ایک دن روزہ رکھے تو (گویا) اس نے سال بھر کے روزے رکھے۔

www.waseemziyai.com

۳ : فِيْهِ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰى مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ . رواہ البیہقی فی شعب الایمان (ما ثبت من السنۃ ص۱۲۶)

اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کو مبعوث فرمایا۔

---

۴ : فَضْلُ رَجَبَ عَلٰى سَائِرِ الشُّهُوْرِ كَفَضْلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَفَضْلُ رَمَضَانَ عَلٰى سَائِرِ الشُّهُوْرِ كَفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى سَائِرِ عِبَادِهٖ ۔ (ما ثبت من السنۃ ص۱۲۹)

رجب کی فضیلت باقی مہینوں پر ایسی ہے جیسی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کی فضیلت باقی انبیائے کرام علیہم الصلوۃ و السلام پر ہے اور رمضان شریف کی فضیلت باقی مہینوں پر ایسی ہے جیسی اللہ تعالیٰ کی فضیلت تمام بندوں پر ہے۔

رجب شریف کے روزے

رجب المرجب کے مہینے میں روزے رکھنا کار ثواب ہے اور بڑا ثواب ہے۔ سردار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا۔

رَجَبُ شَهْرٌ عَظِيْمٌ يُضَاعِفُ اللّٰهُ فِيْهِ الْحَسَنَاتِ فَمَنْ

رجب ایک عظیم الشان مہینہ ہے اس میں اللہ تعالیٰ نیکیوں کو دگنا

www.waseemziyai.com

صَامَ يَوْمًا مِنْ رَجَبَ فَكَاَنَّمَا صَامَ سَنَةً وَمَنْ صَامَ فِيْهِ سَبْعَةَ اَيَّامٍ غُلِّقَتْ عَلَيْهِ سَبْعَةُ اَبْوَابِ الْجَهَنَّمِ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ ثَمَانِيَةَ اَيَّامٍ فُتِحَتْ لَهٗ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ عَشَرَةَ اَيَّامٍ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا نَادٰى مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ قَدْ غُفِرَ لَكَ مَا مَضٰى فَاسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ وَمَنْ زَادَ زَادَهٗ

(ماثبت من السنة ۱۲۶)

کرتا ہے جو آدمی رجب کے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے گویا اس نے سال بھر کے روزے رکھے ہیں اور جو کوئی رجب کے سات دن کے روزے رکھے تو اس پر دوزخ کے سات دروازے بند کئے جائیں گے اور جو کوئی اس کے آٹھ دن روزے رکھے تو اس کے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھولے جائیں گے۔ اور جو آدمی رجب کے دس دن روزے رکھے تو اللہ کریم سے جس چیز کا سوال کرے وہ اسے دے گا۔ اور جو کوئی رجب کے پندرہ دن روزے رکھے تو آسمان سے ایک منادی ندا کرے گا کہ تیرے گزشتہ گناہ معاف ہو گئے ہیں اور اب نئے سرے سے عمل شروع کر۔ اور جو زیادہ روزے رکھے گا اسے اللہ کریم زیادہ دے گا۔

www.waseemziyai.com

حکایت

سیدنا حضرت عیسٰے روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دفعہ ایک پہاڑ کے قریب سے گزرے تو دیکھا کہ پہاڑ سے نور کی شعائیں نکل رہی ہیں تو آپ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا۔ الٰہی ! پہاڑ کو اجازت دے کہ وہ میرے ساتھ کلام کرے۔

آپ کا اتنا ہی عرض کرنا تھا کہ پہاڑ نے عرض کی لے روح اللہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) آپ کیا چاہتے ہیں ؟ تو آپ نے پوچھا کہ یہ تیری چمک دمک کیسی ہے ؟ پہاڑ نے عرض کی کہ میرے اندر ایک مرد خدا ہے جس کی برکت سے یہ ساری چمک دمک نظر آرہی ہے۔ پھر آپ نے بارگاہِ رب العزت میں عرض کی کہ مولا ! اس مردِ خدا کو میرے سامنے حاضر فرما۔

تو پہاڑ پھٹ گیا اور اس سے ایک حسین وجمیل بزرگ ظاہر ہوئے۔ اس بزرگ نے کہا کہ میں سیدنا حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم سے ہوں میں نے خدائے بزرگ و برتر سے یہ دعا مانگی تھی کہ میری عمر اتنی دراز ہو کہ حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کا عہد مبارک پا سکوں۔ تاکہ میں بھی ان کی امت میں داخل ہوں۔ تو اس وقت چھ سو سال سے میں اس پہاڑ میں مصروف عبادت ہوں۔

سیدنا حضرت عیسٰے صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے عرض کیا الٰہی ! کیا روئے زمین پر تیرے نزدیک اس شخص سے بھی بڑھ کر کوئی بزرگ ہے۔ تو اللہ جل شانہٗ نے فرمایا کہ اے عیسٰی ! (علیہ السلام) امت محمدیہ کا جو فرد رجب کے مہینہ میں ایک دن کا روزہ رکھے گا تو میرے نزدیک اس شخص سے بھی زیادہ بزرگ ہوگا۔

www.waseemziyai.com

الحمد للہ رب العالمین ۔ (نزہتہ المجالس ج ۱ ص ۱۴۰)

حکایت

روایت ہے کہ سیدنا حضرت نوح علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام جب طوفان کے دنوں میں رجب کے مہینے میں کشتی پر سوار ہوئے تو آپ نے خود بھی روزہ رکھا اور اپنے ساتھیوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا تو اس کی برکت سے کشتی چھ ماہ چلتی رہی ۔ اور عاشورہ کے دن جودی پہاڑ پر رکی ۔ اور جب کشتی سے اترے تو آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے روزہ رکھا اور اللہ کریم کا شکریہ ادا کیا ۔

(ماثبت من السنۃ ص ۱۲۶)

حکایت

بصرہ میں ایک عورت بڑی عبادت گزار رہتی تھی ۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنی اولاد کو یہ وصیت فرمائی کہ مجھے ان کپڑوں کا کفن پہنانا جن میں میں ماہ رجب المرجب میں عبادت کرتی تھی ۔ مگر اولاد نے اس کی وصیت پر عمل نہ کیا ۔ اور ان کپڑوں کے علاوہ دوسرے کپڑوں کا کفن دے دیا ۔

جب اس کے دفن سے فارغ ہوئے اور گھر آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ جن کپڑوں میں عورت کو کفن دیا تھا وہ تو گھر میں موجود ہیں اور اس کے اپنے کپڑے گھر سے غائب ہیں ۔ اس سے ان کو بڑا تعجب ہوا ۔

اتنے میں ہاتف غیبی نے آواز دی کہ تم اپنے کپڑے پکڑ لو ۔ ہم نے خود اس عورت کو ان کپڑوں کا لباس پہنا دیا ہے جس کی اس نے وصیت کی تھی ۔

www.waseemziyai.com

کیونکہ ہم اس عورت کو قبر میں غم زدہ نہیں دیکھنا چاہتے۔ اس لئے وہ ماہِ رجب المرجب میں روزے رکھتی تھی۔

(نزہتہ المجالس ج ۱۔ ص ۱۴۰)

لیلۃ الرغائب کی فضیلت

ماہِ رجب کی پہلی جمعرات کو لیلۃ الرغائب کہتے ہیں۔ اس کی فضیلت میں جو حدیثیں مروی ہیں اگرچہ محدثین اپنے قاعدے کے مطابق انہیں موضوع بتلاتے ہیں مگر اجلہ اکابر اولیائے کرام کے نزدیک وہ صحیح ہیں۔

اس رات میں مغرب کی نماز کے بعد بارہ رکعت نفل چھ سلاموں سے ادا کی جاتی ہیں۔ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ تین دفعہ اور سورت اخلاص بارہ بارہ دفعہ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ درود شریف ستر مرتبہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ۔

پھر سجدہ میں جاکر ستر دفعہ یہ پڑھے۔

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

اور سجدہ سے سر اٹھا کر ستر بار یہ پڑھے۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيُّ الْاَعْظَمُ۔

www.waseemziyai.com

پھر دوسرا سجدہ کرے اور اس میں وہی دعا پڑھے۔ اور پھر سجدہ میں دعا مانگے جو دعا مانگے گا قبول ہوگی۔

(ماثبت من السنۃ ص ۱۳۶ ۔ غنیۃ الطالبین ج ۱ ص ۱۸۲)

رجب کی ستائیسویں رات

رجب المرجب کی ستائیسویں رات بڑی بابرکت رات ہے کیونکہ اسی رات سید الانبیائے والمرسلین صلوات اللہ علیہ وسلامہ معراج شریف پر تشریف لے گئے اور دیدار الٰہی کی دولت سے مشرف ہوئے۔ لہذا ستائیسویں کے دن روزہ رکھنا چاہیئے۔

حضور سراپا نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص ستائیسویں رجب کو روزہ رکھے گا اس کو ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب ملے گا۔ (غنیۃ الطالبین ج ۱ ص ۱۸۲)

رجب کی ستائیسویں رات کے نفل

رجب کی ستائیسویں رات کو دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ھو اللہ احد اکیس مرتبہ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہوکر دس مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِمُشَاھِدَۃِ اَسْرَارِ الْمُحِبِّیْنَ وَبِالْخَلْوَۃِ الَّتِیْ خَصَّصْتَ بِھَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ حِیْنَ اَسْرَیْتَ بِہٖ لَیْلَۃَ السَّابِعِ وَالْعِشْرِیْنَ اَنْ تَرْحَمَ قَلْبِیَ الْحَزِیْنَ وَتُجِیْبَ دَعْوَتِیْ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ ۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا۔ اور جب دوسروں کے دل مردہ ہو جائیں گے تو اس کا دل زندہ رکھے گا۔ (نزہۃ المجالس ج ۱ ص ۱۳۰)

www.waseemziyai.com

آٹھواں مہینہ

شعبان معظم

اسلامی آٹھواں مہینہ شعبان ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ شعبان تشعب سے ماخوذ ہے۔ اور تشعب کے معنے تفرق کے ہیں۔ چونکہ اس ماہ میں بھی خیر کثیر متفرق ہوتی ہے۔ نیز بندوں کو رزق اس مہینہ میں متفرق اور تقسیم ہوتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ شعبان کو اس لئے شعبان کہا جاتا ہے کہ اس میں روزہ دار کے لئے خیر کثیر تقسیم ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہوتا ہے۔ (رواہ الرافعی فی تاریخہ وماثبت من السنۃ ص۱۹۴)

شعبان معظم میں مندرجہ ذیل مشہور واقعات ہوئے۔

۱ : اسی مہینہ کی پانچ تاریخ کو سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت مبارک ہوئی۔

۲ : اسی مہینہ کی پندرہویں تاریخ کو شب برأت یعنی لیلۃ مبارکہ ہے جس میں امت مسلمہ کے بہت افراد کی مغفرت ہوتی ہے۔

www.waseemziyai.com

۳ ؛ اسی ماہ کی سولھویں تاریخ کو تحویلِ قبلہ کا حکم ہوا۔ پہلے ابتدائے اسلام میں کچھ عرصہ بیت المقدس قبلہ رہا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے حضور سراپا نور شفیع یوم النشور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی مرضی کے مطابق کعبہ معظمہ کو مسلمانوں کا قبلہ بنا دیا۔ اس وقت سے ہمیشہ تک مسلمان کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے ہیں۔

(عجائب المخلوقات ص ۴۷)

سیّدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ولادت مبارک

سید الانبیائے والمرسلین صلوات اللہ علیہ وسلامہ کی چچی حضرت ام الفضل بنت حارث سیدنا حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زوجہ ایک دن دربار رسالت میں حاضر ہوئیں۔ اور عرض کی۔ حضور! آج میں نے ایک پریشان خواب دیکھا ہے۔

رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے دریافت فرمایا کیا خواب دیکھا ہے؟

عرض کی وہ بہت ہی شدید ہے یعنی ان کو اس خواب کے بیان کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔

سرکار دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے مکرر دریافت فرمایا۔ تو عرض کی حضور! میں نے خواب میں دیکھا کہ سرکار کے جسم اطہر کا ایک ٹکڑا کاٹا

www.waseemziyai.com

گیا اور میری گود میں رکھا گیا۔

آپ نے فرمایا تم نے نہایت ہی اچھا خواب دیکھا ہے۔ انشاءاللہ العزیز میری لخت جگر فاطمہ زہراء (رضی اللہ تعالےٰ عنہا) کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوگا اور وہ تمہاری گود میں رکھا جائے گا۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۷۲)

محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی فرمائی ہوئی تعبیر پوری ہوئی۔ اور سید الشہداء شہزادۂ کونین سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ (۵) پانچ شعبان معظم ۴ھ میں سیدنا حضرت علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم کے گھر سیدۂ عالم حضرت خاتون جنت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے شکم اطہر سے پیدا ہوئے۔ اور حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی گود میں دیئے گئے جیسا کہ مخبر صادق و مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

شاہ کون ومکان سردار دوجہاں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم بنفس نفیس شہزادیٔ کونین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے گھر تشریف لے گئے اور اپنے نور نظر سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے کان میں اذان دی۔ اور منہ مبارک میں اپنا لعاب مبارک ڈالا۔ اور دعائے برکت فرمائی۔ اور ساتویں روز عقیقہ کیا۔ اور حکم فرمایا کہ سر کے بال منڈوائے جائیں اور بالوں کی مقدار چاندی صدقہ کی جائے۔

(نورالابصار ص ۱۴۸)

امام الانبیاء صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے آپ کا نام حسین شبیر رکھا۔ اور آپ کی کنیت ابوعبداللہ۔ اور لقب سبط رسول اور ریحانۃ الرسول اور رشید اور طیب۔ زکی۔ وفی۔ سید۔ مبارک ہے آخر کار مسلمان انہیں سیدالشہداء

ہے کے نام سے پکارتے ہیں اور قیامت تک آپ اسی نام سے یاد کئے جائیں گے اگر آپ حضرات کو سیّدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالٰے عنہ کے جملہ مناقب اور واقعۂ کربلا مطلوب ہو تو فقیر کی کتاب نورانی مواعظ حصہ چہارم کا مطالعہ کریں۔ انشاء اللہ العزیز آپ بہت پسند فرمائیں گے۔

شعبان معظم کی فضیلت (۵)

شعبان کا مہینہ ایک بابرکت مہینہ ہے جس کی فضیلت میں کتب احادیث لبریز ہیں۔ چند احادیث مبارکہ لکھی جاتی ہیں

۱ : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شَعْبَانُ بَیْنَ رَجَبَ وَ شَهْرِ رَمَضَانَ یَغْفِلُ النَّاسُ عَنْهُ یُرْفَعُ فِیْهِ اَعْمَالُ الْعِبَادِ فَاُحِبُّ اَنْ لَّا یُرْفَعُ عَمَلِیْ اِلَّا وَ اَنَا صَائِمٌ۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان

(ماثبت من السنۃ ص ۱۴۱)

رسول خدا صلی اللہ تعالٰے علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ شعبان۔ رجب اور ماہِ رمضان کے درمیان ایک مہینہ ہے لوگ اس کی شان سے غافل ہیں۔ اس میں بندوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور مجھے یہ محبوب ہے کہ میرے اعمال اس حال میں اٹھیں کہ میں روزہ دار ہوں۔

۲ : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شَعْبَانُ شَهْرِیْ وَرَمَضَانُ شَهْرُ اللّٰهِ۔ رواہ الدیلمی (ماثبت من السنۃ ص ۱۴۱)

شعبان میرا مہینہ اور رمضان اللہ تعالٰے کا مہینہ ہے۔

www.waseemziyai.com

۳ : عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها كان احب الشهور الى النبى صلى الله عليه وسلم شعبان۔

(نزہۃ المجالس ج ۱ ص ۱۴۱)

حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم کو تمام مہینوں سے زیادہ پیارا مہینہ شعبان تھا۔

۴ : سیدی وسندی حضرت شیخ عبدالقادر حسنی حسینی جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شعبان میں پانچ حرف ہیں۔

۱ : شین۔ ۲ : عین۔ ۳ : با۔ ۴ : الف۔ ۵ : نون۔ پس شین عبارت ہے شرف سے، اور عین عبارت ہے علو سے، اور با عبارت ہے بر (بھلائی) سے، اور الف عبارت ہے الفت (محبت) سے، اور نون عبارت ہے نور سے،

لہذا اللہ تعالےٰ ماہ شعبان میں اپنے نیک بندوں کو یہ پانچ چیزیں عطا فرماتا ہے۔ نیز فرماتے ہیں کہ اس مہینہ میں محبوب کبریا صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم پر درود شریف کثرت سے پڑھنا چاہئے کیوں کہ یہ مہینہ حضور سراپا نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کا ہے۔ اس لئے اس مہینہ کے وسیلہ سے بارگاہِ الٰہی میں قرب حاصل کرنا چاہئے۔

(غنیۃ الطالبین ج ۱ ص ۱۸۹۔ نزہۃ المجالس ج ۱ ص ۱۴۱)

پہلی شعبان کے نفل اور روزہ

حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم

نے فرمایا کہ جو پہلی تاریخ شعبان کی رات بارہ رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ھو اللہ احد پانچ مرتبہ پڑھے۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو بارہ ہزار شہیدوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور بارہ سال کی عبادت کا ثواب اس کے لئے لکھا جاتا ہے۔ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے کہ گویا ابھی وہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ اور اسّی دن تک اس کے گناہ نہیں لکھے جاتے ہیں۔

نیز آپ نے فرمایا کہ جو آدمی شعبان کی پہلی جمعرات اور آخری جمعرات کو روزہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔

(نزہۃ المجالس ج ۱ ص ۱۳۱)

شبِ برأت کی فضیلت

ماہِ شعبان کا تمام مہینہ برکتوں اور سعادتوں کا مجموعہ ہے۔ بخصوصًا اس کی پندرہویں رات جس کو شبِ برأت اور لیلۂ مبارکہ کہتے ہیں۔ باقی شعبان کی راتوں بلکہ تمام سال کی اکثر راتوں سے افضل ہے۔ خود خالق دوجہان اس رات کی تعریف اپنے قرآن مجید میں اس طرح فرماتا ہے۔

حٰمٓ ۝ وَالْكِتَابِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝ اَمْرًا مِّنْ

قسم ہے اس روشن کتاب کی ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں۔ اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام ہمارے پاس کے حکم سے۔ بے شک

www.waseemziyai.com

عِنۡدِنَا اِنَّا کُنَّا مُرۡسِلِیۡنَ ۝ رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّكَ ط اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ۝

-پ ۲۵ - سورت دخان -

ہم بھیجنے والے ہیں تمہارے رب کی طرف سے رحمت بے شک وہ سنتا ہے جانتا ہے۔

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ لیلہ مبارکہ سے مراد شب برات ہے اور یہی تفسیر مفسرین کا مذہب ہے۔ اور اس مبارک رات میں ہر شخص کا رزق لکھ دیا جاتا ہے کہ اس سال اس قدر اس کو ملے گا۔ اور اتنا استعمال کرے گا۔

اسی طرح اجل بھی لکھ دی جاتی ہے کہ فلاں شخص اتنی مدت تک زندہ رہے گا اور فلاں وقت میں مرے گا۔ اسی طرح جو کام آئندہ سال ہونے والا ہوتا ہے سب کچھ لکھ دیا جاتا ہے۔ غرضیکہ اس رات میں نئی فہرستیں تیار ہوتی ہیں۔ اور بارگاہِ الٰہی میں پیش کی جاتی ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ شعبان کی پندرھویں رات میں خدائے ذوالجلال اس سماءِ دنیا پر نزول اجلال فرماتا ہے۔ یعنی اس کی رحمت نازل ہوتی ہے اور کارکنانِ غیبی اللہ تعالےٰ کے سامنے سال بھر کے اعمال نامے پیش کرتے ہیں۔ اس کے بعد احکم الحاکمین اپنی شفقت سے بندوں کو پیارے خطاب سے فرماتا ہے۔

اَلَا مِنۡ مُّسۡتَغۡفِرٍ فَاَغۡفِرَ لَهٗ اَلَا مِنۡ مُّسۡتَرۡزِقٍ فَاَرۡزُقَهٗ اَلَا مِنۡ مُّبۡتَلًى فَاُعَافِیَهٗ اَلَا كَذَا وَكَذَا ۝

خبردار ہے کوئی مغفرت مانگنے والا کہ میں اس کے گناہوں کو بخشش دوں۔ خبردار ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اس کو رزق دوں۔ خبردار

حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ ۔

رواه ابن ماجه والبيهقي

(مشکوٰۃ ص ۱۱۵)

ہے کوئی کسی مصیبت میں گرفتار کہ میں اس کو معافی عطا کروں ۔ خبردار ہے کوئی ایسا ایسا یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے ۔

وہ لوگ کتنے سعادت مند ہیں جو اس رات کو عبادت کرتے ہیں ۔ اور توبہ کرکے اپنے رب کو راضی کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کا بوجھ ہلکا کرتے ہیں اور رزق حلال مانگ کر خزانۂ غیب سے مالا مال ہو جاتے ہیں ۔ بیماریوں اور مصیبتوں سے پناہ مانگ کر ان سے خلاصی حاصل کرتے ہیں ۔ اس رات اللہ تبارک وتعالیٰ سے مسلمانوں کے لئے عام معافی کا اعلان ہوتا ہے ۔ اور سب کی مغفرت ہو جاتی ہے سوائے چند لوگوں کے ۔

سیدنا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا ۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَطَّلِعُ فِىْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهٖ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ ۔

رواه ابن ماجه (مشکوٰۃ ص ۱۱۵)

بے شک اللہ تبارک وتعالےٰ شعبان کی پندرہویں رات میں (رحمت کی) تجلی فرماتا ہے ۔ پس تمام مخلوق کی سوائے مشرک اور کینہ ور کے بخشش فرماتا ہے ۔

بعض روایتوں میں ہے کہ مشرک ۔ جادوگر ۔ کاہن ۔ زنا پر اصرار کرنے والا ۔ ہمیشہ شراب پینے والا ۔ ان کی بخشش نہیں ہوتی ۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان سے غیر شرعی طور پر کینہ اور عداوت رکھتا ہے اس

www.waseemziyai.com

کی مغفرت نہیں ہوتی۔ اس لئے پہلے زمانہ کے لوگ شب برات سے پہلے ہی ایک دوسرے سے معافی مانگتے اور ان کو راضی کرتے تھے تاکہ اس رات کی رحمت و مغفرت سے بہرہ ور ہوسکیں۔

ام المومنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات محبوب کبریا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم میرے پاس سے اچانک چلے گئے۔ جب مجھے معلوم ہوا تو میں آپ کی تلاش میں نکلی۔ اچانک میں نے آپ کو جنت البقیع میں موجود پایا۔ اس وقت آپ کا سر مبارک آسمان کی طرف تھا۔ جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا۔

عائشہ! (رضی اللہ تعالےٰ عنہا) کیا تجھے یہ خوف ہوگیا تھا کہ خدا اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کرے گا؟

تو میں نے عرض کی کہ میں نے یہ خیال کیا تھا کہ شاید آپ کسی اپنی دوسری بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ پندرہویں شعبان کی رات میں لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اور اس رات میں اس قدر لوگوں کے گناہ معاف فرماتا ہے کہ ان کی تعداد بنی کلب کے قبیلہ کی بکریوں سے زیادہ ہوتی ہے۔

(غنیۃ الطالبین ج ۱ ص ۱۹۱۔ مشکوٰۃ ص ۱۱۴)

شب برأت عبادت کی رات ہے

یہ مبارک رات صرف عبادت کی رات ہے۔ اس میں ہمہ تن قرآن خوانی اور نوافل میں مشغول رہنا چاہیئے۔ جتنی ہمت ہوسکے بڑھ چڑھ کر عبادت کرنی چاہیئے۔ سیدنا حضرت

www.waseemziyai.com

علی مرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالےٰ عنہ راوی ہیں کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا۔

اِذَا کَانَتْ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَیْلَهَا وَ صُوْمُوْا یَوْمَهَا الحدیث

جب شعبان کی پندرھویں رات ہو تو اس رات میں قیام کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھو۔

(مشکوٰۃ ص ۱۱۵)

شبِ برأت کے نفل

اس رات میں نوافل پڑھنے کے متعلق مختلف روایتیں ہیں۔ ایک روایت یہ ہے کہ اس رات میں سو رکعت نفل پڑھے۔ اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد دس دس بار قل ھو اللہ احد پڑھے۔ اس نماز کو صلوٰۃ الخیر کہتے ہیں۔ جو شخص یہ نماز پڑھے گا تو اللہ کریم اس کی طرف ستر (۷۰) دفعہ نگاہ کرم فرمائے گا۔ اور ہر نگاہ میں اس کی ستر حاجتیں پوری فرمائے گا۔ ادنیٰ حاجت اس کی بخشش ہے۔

(غنیۃ الطالبین ج ۱ ص ۱۹۲)

ایک روایت میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ جو میرا امتی شب برات میں دس رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ھو اللہ اَحَدٌ گیارہ گیارہ بار پڑھے تو اس کے گناہ معاف ہوں گے اور اس کی عمر میں برکت ہو گی۔

(نزہۃ المجالس ج ۱ ص ۱۹۲)

☘

www.waseemziyai.com

حکایت

روض الافکار میں ہے کہ سیدنا حضرت عیسٰی علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ایک پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ وہاں ایک سفید رنگ کا پتھر ملاحظہ فرمایا۔ آپ کو وہ پتھر بڑا پسند لگا۔ اتنے میں اللہ تعالےٰ نے وحی نازل فرمائی کہ۔

اے عیسٰی (علیہ السلام) کیا میں تجھ کو اس سے زیادہ عجیب چیز نہ دکھاؤں آپ نے عرض کی بے شک۔ اتنے میں وہ پتھر پھٹ گیا اور اس کے اندر ایک بزرگ نظر آئے۔ جن کے ہاتھ میں ایک سبز رنگ کا عصا تھا۔ اور وہاں انگور کا ایک درخت بھی تھا جس کا میوہ وہ بزرگ کھاتے تھے۔

آپ نے اس بزرگ سے دریافت فرمایا کہ تمہیں یہاں عبادت کرتے ہوئے کتنی مدت گزری ہے؟ اس نے کہا کہ میں یہاں عرصہ چار سو سال سے عبادت کر رہا ہوں۔

تو سیدنا حضرت عیسےٰ علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی الٰہی! میرے خیال میں تو تُو نے اس شخص سے افضل مخلوق پیدا نہیں کی ہے۔

تو بارگاہِ خداوندی سے جواب آیا۔ اے عیسٰی! (علیہ الصلوٰۃ والسلام) میرے محبوب محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی امت کا جو فرد شعبان معظم کی پندرہویں رات کو صرف دو رکعت نفل پڑھے گا تو اس نماز کا ثواب اس شخص کے چار سو سالہ عبادت سے زیادہ ہوگا۔

اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد سن کر حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا کہ کاش میں بھی حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم

www.waseemziyai.com

کی امت میں ہوتا۔ (نزہتہ المجالس ج ۱ ص ۱۳۲)

حکایت (۱)

کسی شخص نے سیدنا حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ سے توبہ کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ شراب پینے کا عادی تھا۔ اور میری چھوٹی سی بچی تھی۔ جو میرے سامنے ہی شراب کی بوتلوں کو انڈیل دیتی تھی۔ جب وہ دو سال کی ہوئی تو وفات پاگئی۔ جس کی وجہ سے میرے دل پر بڑا صدمہ ہوا۔

جب شعبان کی پندرہویں رات آئی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہوگئی ہے۔ اور ایک بڑا اژدھا اپنا منہ کھولے ہوئے میرے پیچھے لگ گیا۔ میں نے بھاگنا شروع کردیا۔ مجھے ایک نیک بزرگ نظر آیا۔ میں نے اسے کہا کہ مجھے اس سانپ سے بچاؤ خدا تمہیں بچائے۔

تو اس نے روکر کہا کہ میں ضعیف و کمزور ہوں تمہیں نہیں بچا سکتا۔ لیکن تم آگے جاؤ شاید اللہ تعالےٰ تیری نجات کا کوئی ذریعہ بنادے۔

میں بھاگا اور ایک آگ کے پاس گیا تو آواز آئی۔ واپس جاؤ۔ میں پیچھے واپس ہوا۔ مگر سانپ میرے پیچھے لگا ہوا تھا۔ میں پھر اس بزرگ کے پاس سے گزرا اور اس سے پناہ مانگی۔ اس نے کہا کہ میں کمزور ہوں تیری مدد نہیں کرسکتا البتہ تو اس پہاڑ کی طرف چلا جا اس میں مسلمانوں کی امانتیں ہیں۔ اگر تیری بھی کوئی امانت ہوئی تو وہ تیری مدد کرے گی۔

جب میں پہاڑ کے قریب پہنچا تو ایک فرشتہ نے آواز دی کہ دروازہ کھول دو شاید اس کی تمہارے پاس کوئی امانت ہو تو وہ اس کو دشمن سے پناہ دے

گی۔ جب دروازہ کھل گیا۔ تو اچانک مجھے بچی نظر آئی۔ جس نے اپنے دائیں ہاتھ سے مجھے پکڑا اور بائیں ہاتھ سے اژدھا کو دفع کیا۔ تو وہ سانپ بھاگ گیا۔ پھر بچی نے کہا ابا جان!

اَلَمۡ یَاۡنِ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ تَخۡشَعَ قُلُوۡبُهُمۡ لِذِکۡرِ اللّٰهِ۔

یعنی کیا ابھی تک وہ وقت نہیں آیا کہ تو توبہ کرے۔

میں نے اس سے پوچھا کہ کیا تو قرآن شریف جانتی ہے؟ اس نے کہا ہاں! میں نے اس سے سانپ کے متعلق پوچھا۔ تو بچی نے کہا کہ وہ تیرا عمل بد تھا اور وہ بزرگ تیرا نیک عمل تھا۔ مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ میں گھبراتے ہوتے بیدار ہوا تو میں نے مکمل طور پہ توبہ کی۔

(نزہتہ المجالس جلد اول ص ۱۴۲)

www.waseemziyai.com

نواں مہینہ

رمضان المبارک

اسلامی نواں مہینہ رمضان مبارک ہے اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ رمضان رمض سے ماخوذ ہے اور رمض کا معنی جلانا ہے۔ چونکہ یہ مہینہ بھی مسلمانوں کے گناہوں کو جلا دیتا ہے اس لئے اس کا نام رمضان رکھا گیا ہے۔ یا اس لئے یہ نام رکھا گیا ہے کہ یہ رمض سے مشتق ہے جس کا معنی گرم زمین سے پاؤں جلنا چونکہ ماہ صیام بھی نفس کے جلنے اور تکلیف کا موجب ہوتا ہے لہٰذا اس کا نام رمضان رکھا گیا ہے۔ یا رمضان گرم پتھر کو کہتے ہیں جس سے چلنے والوں کے پاؤں جلتے ہیں جب کہ اس مہینہ کا نام رکھا گیا تھا اس وقت بھی موسم سخت گرم تھا۔

(غنیۃ الطالبین ج ۲ ص ۵)

رمضان پاک کے مشہور واقعات

رمضان مبارک میں مندرجہ ذیل واقعات رونما ہوئے۔ ۱: پہلی رمضان پاک کو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں۔ اور شیطانوں کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔

www.waseemziyai.com

۲ : تیسری تاریخ رمضان مبارک میں سیدنا حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام پر صحائف نازل ہوئے۔

۳ : چھٹی رمضان پاک کو سیدنا حضرت موسےٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام پر توریت نازل ہوئی۔

۴ : اور اٹھارہویں رمضان مبارک میں سیدنا حضرت داؤد علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام پر زبور شریف نازل ہوئی۔

۵ : تیرہویں رمضان پاک کو سیدنا حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام پر انجیل نازل ہوئی۔

۶ : ستائیسویں رمضان پاک میں حضرت امام الانبیاء والمرسلین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم پر قرآن مجید نازل ہوا۔

(غنیۃ الطالبین ج ۲۔ص ۵)

۷ : سترہویں رمضان مبارک کو مکہ مکرمہ فتح ہوا۔

۸ : ستائیسویں رمضان کو جنگ بدر ہوئی اور نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی مدد کے لئے فرشتے نازل ہوئے۔

۹ : رمضان پاک کے آخری دن میں اتنے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کیا جاتا ہے جتنا کہ اول رمضان سے آخر رمضان تک آزاد ہوتے ہیں۔

(عجائب المخلوقات ص ۴۶)

رمضان شریف کی فضیلت (۶)

امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ رمضان مبارک تمام مہینوں سے افضل ہے۔ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ لسان الواعظین

www.waseemziyai.com

میں فرماتے ہیں کہ

جس طرح سیدنا حضرت یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام بارہ بیٹوں میں سے سیدنا حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام اپنے والد ماجد کو زیادہ محبوب تھے اسی طرح سال کے بارہ مہینوں میں سے رمضان شریف خدائے لایزال کو زیادہ محبوب ہے

اور جس طرح اللہ کریم نے سیدنا حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے واسطے باقی گیارہ بھائیوں کی مغفرت فرمائی ہے اسی طرح رمضان مبارک کی برکت سے گیارہ مہینوں کی خطائیں معاف فرمائے گا۔

(نزہۃ المجالس ج ا ص ۱۳۶)

حضرت پیران پیر پیر دستگیر روشن ضمیر سیدنا شیخ عبدالقادر حسنی حسینی جیلانی رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ رمضان میں پانچ حرف ہیں۔

۱ : را - جو عبارت ہے رضوانِ خدا سے۔

۲ : میم - عبارت ہے محاباۃ خدا سے۔

۳ : ضاد - جو عبارت ہے ضمانِ خدا سے۔

۴ : الف - جو عبارت ہے الفتِ خدا سے۔

۵ : نون - جو عبارت ہے نورِ خدا سے۔

پس رمضان مبارک مسلمانوں کے لئے رضائے خدا۔ اور محاباۃ خدا۔ اور ضمان خدا۔ اور الفت خدا۔ اور نور خدا کا موجب ہوتا ہے۔

(غنیۃ الطالبین ج ۲ ص ۹)

غرضیکہ رمضان شریف کی فضیلت کا کیا پوچھنا۔ یہ وہ مبارک مہینہ ہے کہ جس

www.waseemziyai.com

کی آمد پر جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اور شیطانوں کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم فرماتے ہیں۔

اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ فِیْ رِوَایَۃٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَ سُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَۃِ۔ رواہ البخاری ومسلم (مشکوٰۃ ص ۱۷۳)	جب رمضان شریف تشریف لاتا ہے تو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

سبحان اللہ! رمضان مبارک کی کیا عظمتِ شان ہے کہ اس کی آمد کے لئے جنت کو سجایا جاتا ہے۔ اور حوریں مزین و آراستہ ہو کر اپنے اپنے خاوندوں کو پیارے پیارے الفاظ سے بلاتی ہیں۔

سیّدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ آقائے رحمت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ الْجَنَّۃَ تَزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَاْسِ الْحَوْلِ اِلٰی حَوْلٍ قَابِلٍ قَالَ	بے شک جنت ابتدائے سال سے آئندہ سال تک رمضان شریف کے لئے آراستہ کی جاتی ہے۔ فرمایا

فَاِذَا كَانَ اَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيْحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ عَلَى الْحُوْرِ الْعَيْنِ فَيَقُلْنَ يَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ اَزْوَاجًا تَقَرُّ بِهِمْ اَعْيُنُنَا وَ تَقَرُّ اَعْيُنُهُمْ بِنَا ۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

(مشکوٰۃ ص ۱۷۴)

جب پہلا دن آتا ہے تو جنت کے پتوں سے عرش کے نیچے ہوا سفید اور بڑی آنکھوں والی حوروں پر چلتی ہے تو وہ کہتی ہیں کہ اے پروردگار اپنے بندوں سے ہمارے لئے ان کو شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں ۔

ماہ رمضان مبارک کی فضیلت کا کیا کہنا کہ اس کی برکت سے رمضان مبارک کی ہر رات میں ساٹھ ہزار گنہگاروں کی مغفرت کی جاتی ہے ۔ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالے علیہ وبارک وسلم فرماتے ہیں ۔

نَادٰى مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى انْفِجَارِ الصُّبْحِ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ تَمِّمْ وَ اَبْشِرْ وَ يَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَ اَبْصِرْ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ يُغْفَرُ لَهٗ هَلْ مِنْ تَائِبٍ يُتَابُ

رمضان المبارک کی ہر رات میں ایک منادی آسمان سے طلوع صبح تک یہ ندا کرتا ہے کہ اے خیر کے طلب گار، تمام کر اور خوش ہو اور اے برائی کے چاہنے والے رک جا اور عبرت حاصل کر۔ کیا کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ اس کی

www.waseemziyai.com

عَلَيْهِ هَلْ مِنْ دَاعٍ يُسْتَجَابُ لَهٗ هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُعْطٰى سُؤْلَهٗ وَلِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ مِنْ كُلِّ شَهْرِ رَمَضَانَ كُلَّ لَيْلَةٍ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ سِتُّوْنَ اَلْفًا فَاِذَا كَانَ يَوْمَ الْفِطْرِ اَعْتَقَ اللّٰهُ مِثْلَ مَا اَعْتَقَ فِيْ جَمِيْعِ الشَّهْرِ ثَلَاثِيْنَ مَرَّةً سِتِّيْنَ اَلْفًا۔

(رواہ احمد جلد اول)

بخشش کی جائے۔ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اس کی توبہ قبول کی جائے۔ کیا کوئی دعا مانگنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول کی جائے۔ کیا کوئی سوالی ہے کہ اس کا سوال پورا کیا جائے۔ اللہ بزرگ و برتر رمضان شریف کی ہر رات میں افطاری کے وقت ساٹھ ہزار گناہ گار دوزخ سے آزاد فرماتا ہے جب عید کا دن آتا ہے تو اتنے لوگوں کو آزاد فرماتا ہے کہ جتنے تمام مہینہ میں آزاد فرماتا ہے۔ تیس مرتبہ ساٹھ ساٹھ ہزار۔

اسی طرح سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالےٰ علیہ و وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ۔

يُغْفَرُ لِاُمَّتِهٖ فِيْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ فِيْ رَمَضَانَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ

رمضان پاک کی آخری رات میں میری امت کی بخشش کی جاتی ہے۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کیا وہ شب قدر

www.waseemziyai.com

اَلْعَامِلَ اِنَّمَا يُوَفّٰى اَجْرُهٗ اِذَا قَضٰى عَمَلَهٗ
رواه احمد ۔ مشکوٰۃ ص ۱۷۴

ہے۔ فرمایا نہیں لیکن کام کرنے والے کا اجر پورا دیا جاتا ہے۔ جب کہ وہ اپنا کام ختم کرتا ہے۔

جس نے رمضان پاک کا قدر نہیں پہچانا وہ ہلاک ہوگا

جس بدقسمت نے رمضان پاک کا قدر نہیں۔ اور اس میں نیک عمل کر کے اپنی بخشش نہیں کرائی اس نے اپنے آپ کو ہلاکت کے گڑھے میں ڈال دیا ہے۔ محبوب خدا حبیب کبریا شفیع روز جزا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ۔

اُحْضِرُوْا الْمِنْبَرَ فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقٰى دَرَجَةً قَالَ اٰمِيْنَ فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ قَالَ اٰمِيْنَ فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ قَالَ اٰمِيْنَ فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهٗ قَالَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ

تم لوگ ممبر کے پاس حاضر ہو۔ پس ہم ممبر کے پاس حاضر ہوئے۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم ممبر کے پہلے درجہ پر چڑھے تو فرمایا آمین۔ جب دوسرے درجہ پر چڑھے تو فرمایا آمین۔ اور جب تیسرے درجہ پڑھے تو فرمایا آمین۔ جب ممبر شریف سے اترے تو ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم

www.waseemziyai.com

عَرَضَ لِیْ فَقَالَ بُعْدًا مَنْ اَدْرَکَ رَمَضَانَ فَلَمْ یُغْفَرْ لَهٗ قُلْتُ اٰمِیْنَ فَلَمَّا رَقِیْتُ الثَّانِیَةَ قَالَ بُعْدًا مَنْ ذُکِرْتَ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْكَ قُلْتُ اٰمِیْنَ۔

فَلَمَّا رَقِیْتُ الثَّالِثَةَ قَالَ بُعْدًا مَنْ اَدْرَکَ اَبَوَیْهِ عِنْدَهُ الْکِبَرُ اَوْ اَحَدَهُمَا فَلَمْ یُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قُلْتُ اٰمِیْنَ۔

(زواجر جلد اول)

آج ہم نے آپ سے ایسی بات سنی کہ کبھی نہ سنتے تھے۔ فرمایا بے شک جبریل (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے آکر عرض کی کہ بے شک وہ شخص دور ہو (رحمت سے یا ہلاک ہو) جس نے رمضان شریف کو پایا اور اس کی مغفرت نہیں ہوئی۔

میں نے کہا آمین۔ جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو اس نے کہا کہ وہ شخص دور ہو جس کے پاس تیرا ذکر ہو اور وہ درود شریف نہ پڑھے۔

میں نے کہا آمین۔

جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو اس نے کہا کہ دور ہو وہ شخص جس کے ماں باپ دونوں یا ایک کو اس کے سامنے بڑھاپا آئے اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں۔ میں نے کہا آمین۔

اس حدیث شریف میں ہے کہ سیدنا حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہ مصطفوی میں تین دعائیں کیں اور سید العالمین رحمۃ للعالمین صلی اللہ

تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے ان تینوں بد دعاؤں پر آمین فرمائی ۔

اول تو سیدنا حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بد دعا کچھ کم نہ تھی پھر سید العالمین رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی آمین نے اس بد دعا پر مہر ثبت فرما کر اور سخت بنا دیا ۔ اللہ کریم اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کے صدقہ میں ہم گناہ گاروں کو ان تینوں بد دعاؤں سے محفوظ فرمائے آمین ۔ ورنہ ہلاکت میں کیا شک وشبہ ہے ۔

ایک شخص جس کے لئے بد دعا کی گئی وہ ہے کہ جس کے سامنے حضور سراپا نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کا نام لیا جائے اور وہ آپ پر درود شریف نہ پڑھے تو ایسا شخص اپنے آپ کو ہلاکت کے گڑھے میں ڈالتا ہے اور اللہ بزرگ و برتر کی رحمت سے دور ہو جاتا ہے ۔اسی وجہ سے بعض علمائے کرام کے نزدیک حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کے نام مبارک پر درود شریف پڑھنا واجب ہے ۔خواہ نام مبارک جتنی مرتبہ مذکور ہو۔ اس کے علاوہ حدیث شریف میں ایسے شخص کو شقی اور بخیل لوگوں کی فہرست میں داخل کیا گیا ہے ۔

ایک حدیث پاک میں یہاں تک وارد ہے کہ ایسا شخص رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کے جمال پاک کی زیارت سے محروم رہے گا (جب کہ مسلمان آپ کی زیارت سے مشرف ہوں گے)۔

دوسرا شخص جس کے حق میں بد دعا کی گئی ہے وہ ہے کہ جس کے ماں باپ دونوں یا ایک بوڑھے موجود ہوں اور وہ ان کی خدمت نہ کرے تو اس کی ، ہلاکت و بدنصیبی میں کوئی شبہ نہیں ۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ فرمانبردار

www.waseemziyai.com

بیٹے کی محبت کی نگاہ والد کی طرف ایک مقبول حج کا ثواب رکھتی ہے یعنی جتنی مرتبہ والد کو محبت کی نگاہ سے دیکھے گا۔ اتنے ہی مقبول حجوں کے ثواب کا مستحق ہوگا۔

تیسرا شخص جس کے لئے بد دعا کی گئی ہے وہ ہے کہ جس پر رمضان مبارک گزر جائے اور وہ بخشا نہ جائے۔ یعنی رمضان مبارک جیسا خیر و برکت کا مہینہ بھی غفلت و معاصی میں گزار دے اور عبادت الٰہی میں اور توبہ و استغفار میں مشغول نہ ہو۔ حالانکہ رمضان شریف میں مغفرت اور رحمت کی بکثرت بارش ہوتی ہے پھر بھی اس کی بداعمالیوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے اس کی بخشش نہ ہو۔ تو بتاؤ کہ اس کی بخشش کے لئے اور کون سا وقت ہوگا۔ لہٰذا ایسے شخص کی ہلاکت میں کیا تامل ہے۔

رمضان شریف کا احترام ضروری ہے

ہر مسلمان مرد اور عورت پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ ماہِ رمضان شریف کا پورا پورا احترام کرے۔ خود روزہ رکھے۔ اگر اس پر اس وقت روزہ فرض نہیں ہے۔ جیسا کہ حیض و نفاس والی عورت، یا مسافر ہو۔ یا روزہ تو اس پر فرض ہے مگر اپنی کوتاہی سے روزہ نہیں رکھتا۔ تو سب کو چاہیئے کہ وہ کم از کم رمضان پاک کا احترام ضرور کریں۔ کسی روزہ دار کا مذاق نہ اڑائیں۔ دوکاندار ہے تو ایسی چیزوں کی فروخت نہ کرے۔ جس کو بے روزہ لوگ کھاتے ہوں۔ اور خود علانیہ طور پر کھائے پیئے نہیں۔ اور نہ ہی سرِعام سگریٹ اور حقہ نوشی کرے۔

فقہائے عظام نے فرمایا ہے کہ رمضان شریف میں علانیہ کھانے پینے

www.waseemziyai.com

والے کو قتل کیا جائے۔ (درمختار)

بشرطیکہ اسلامی حکومت ہو۔ ورنہ اس کمینہ کی اس نازیبا حرکت پر اظہار نفرت تو کی جائے اور دل سے اسے برا سمجھا جائے۔

حکایت (۱)

بخارا شہر میں ایک مجوسی کا لڑکا رمضان مبارک میں مسلمانوں کے بازار میں کھانا کھا رہا تھا۔ مجوسی باپ نے یہ دیکھ کر اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور سخت ناراض ہوا۔

لڑکا بولا اباجان! تو بھی تو رمضان مبارک میں ہر روز کھانا کھاتا ہے۔ باپ نے کہا واقعی میں روزہ نہیں رکھتا اور کھانا کھاتا ہوں۔ مگر خفیہ طور پر گھر میں بیٹھ کر کھاتا ہوں اور مسلمانوں کے سامنے نہیں کھاتا اور اس مہینہ کی بےحرمتی نہیں کرتا۔

جب یہ مجوسی مر گیا تو بخارا کے کسی نیک شخص نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ بہشت میں ٹہل رہا ہے۔ تو دیکھنے والے نے اس سے پوچھا کہ تو تو مجوسی تھا بہشت میں کیسے داخل ہو گیا؟

اس نے کہا کہ واقعی میں مجوسی تھا۔ مگر جب میری موت کا وقت قریب ہوا تو رمضان مبارک کے احترام کی برکت سے اللہ تعالےٰ نے مجھے اسلام قبول کرنے کی توفیق دی اور میں نے مرنے سے پہلے اسلام قبول کر لیا۔ اور مسلمان ہو کر دنیا سے رخصت ہوا۔ تو یہ بہشت کا داخلہ مجھے رمضان پاک کے احترام کی برکت سے ملا ہے۔

(نزہتہ المجالس ج ۱ ص ۱۴۶)

www.waseemziyai.com

رمضان پاک کے روزے فرض ہیں

رمضان شریف کے روزے ہر بالغ مرد اور عورت پر فرض ہیں۔ اور اس کی فرضیت کا منکر کافر اور تارک گناہ گار، مردود الشہادۃ ہے۔ مسلمان جب روزے رکھے گا تو اپنے فرض سے سبکدوش ہوگا۔ اور دوسرے بہت بڑے ثواب کا مستحق بنتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

۱: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔ رواہ البخاری ومسلم (مشکوٰۃ ص ۱۷۳)

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ایمان سے اور ثواب سمجھ کر رمضان شریف کے روزے رکھے تو اس کے پہلے گناہ بخشے جاتے ہیں

۲: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدم یُضَاعَفُ الْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ آدم کے بیٹے کا ہر عمل بڑھایا جاتا ہے ایک نیکی سے دس گنا سے سات سو تک۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

www.waseemziyai.com

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِیْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ الحديث

رواه البخاری ومسلم

(مشکوٰۃ ۱۷۳)

مگر روزہ کہ اس کا ثواب بیشمار ہے، بے شک وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ روزہ دار اپنی خواہش اور طعام میرے لئے چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی روزہ چھوڑتے وقت۔ اور ایک خوشی دیدارِ الٰہی کے وقت۔ اور روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالے کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔ اور روزے ڈھال ہیں۔

روزہ نہ رکھنا کبیرہ گناہ ہے

ارکانِ اسلام کا ایک رکن روزہ ہے۔ سردارِ دوجہاں سیدِ کون ومکاں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ سب سے اول توحید و رسالت کا اقرار۔ اس کے بعد اسلام کے چار رکن ہیں۔ ۱۔ نماز۔ ۲: روزہ ۳: زکوٰۃ۔ ۴: حج۔ کتنے مسلمان ہیں جو مردم شماری میں مسلمان شمار ہوتے ہیں۔ لیکن ان چار رکنوں میں سے ایک کے بھی کرنے والے نہیں ہیں البتہ وہ سرکاری کاغذات میں مسلمان لکھے جاتے ہیں، مگر اللہ تعالے کے دفتر میں۔ کا

www.waseemziyai.com

مسلمان شمار نہیں ہو سکتے۔ اس لئے روزہ نہ رکھنا کبیرہ گناہ ہے یہ بھی اس وقت ہے کہ جب وہ روزے کی فرضیت کا اعتقاد رکھتا ہو۔ اور جو اس کی فرضیت کا انکار کرے تو وہ بلا شبہ کافر ہے۔

سحری کے کھانے میں برکت ہے

مسلمانوں کو چاہیے کہ۔ رمضان مبارک میں سحری کے وقت اٹھیں اور حسب ضرورت کھانا تیار کر کے کھائیں۔ اگرچہ ایک دو لقمے ہی ہوں۔ یا کھجور کے چند دانے کھالے۔ کیونکہ یہ کھانا باعث برکت ہے۔ محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ السَّحُوْرَ بَرَكَةٌ۔ رواہ البخاری ومسلم

(مشکوٰۃ ص ۱۷۵)

سحری کیا کرو کیوں کہ سحری کے کھانے میں برکت ہے۔

نیز سحری کے وقت اٹھنا اور کھانا کھانا اسلام کا شعار ہے۔ اہل کتاب اس سعادت سے محروم ہیں۔ سید الانس والجان شاہ کون ومکان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَ صِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اُكْلَةُ السَّحَرِ۔ رواہ البخاری ومسلم

(مشکوٰۃ ص ۱۷۵)

ہم اہل اسلام اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق سحری کا کھانا ہے۔

خود سید العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم اور آپ کے صحابہ کرام

www.waseemziyai.com

علیہم الرضوان سحری کے وقت جاگا کرتے تھے اور کھانا تناول فرمایا کرتے تھے۔ لہذا سحری کے وقت کھانا۔ کھانا سنت ہے۔ اور روزہ بند کرتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے۔ وَ بِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

افطاری

جب پوری طرح سورج غروب ہو جائے تو حلال اور طیب چیز سے روزہ افطار کرے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔

افطاری میں جلدی کرنی چاہیئے۔ اتنی تاخیر نہ ہو کہ ستارے نکل آئیں کیوں کہ ایسا کرنا کراہت سے خالی نہیں ہے۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کا ارشاد ہے۔

لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ وَلَمْ يَنْتَظِرُوْا بِفِطْرِهِمُ النُّجُوْمَ

کشف غمہ جلد اول

لوگ ہمیشہ دائمت مسلمہ خیریت پر رہیں گے جب تک جلدی روزہ افطار کریں گے۔ اور افطار میں تاروں کا انتظار نہ کریں گے۔

اسی طرح سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ مالک دوسرا سرکا۔ ابد قرار شافع یوم شمار صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا۔

لَا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِرًا

دین اسلام ہمیشہ غالب رہے گا جب

www.waseemziyai.com

مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِاَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی يُؤَخِّرُوْنَ

رواہ ابو داؤد وابن ماجہ

(مشکوٰۃ ص ۱۷۵)

تک کہ لوگ افطاری میں جلدی کرتے رہیں گے۔ کیوں کہ یہودی اور نصرانی افطاری میں دیر کرتے ہیں۔

فائدہ

مگر اس جلدی کا مطلب یہ نہیں کہ ابھی سورج اندر باہر ہو اور پوری طرح غروب نہ ہوا ہو تو روزہ چھوڑ دیا جائے۔ ایسا کرنے سے سارے دن کی محنت ضائع ہو جائے گی اور نہ ہی ثواب ملے گا اور اللہ تعالے کی ناراضگی اس پر مزید ہے۔

حکایت

ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی صحیحین میں یہ روایت بیان کی ہے کہ سرکارِ مدینہ سرورِ سینہ صلی اللہ تعالے علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس حاضر ہوئے اور میرے دونوں بازو پکڑ کر ایک بلند پہاڑ کی طرف لے گئے اور مجھے کہا کہ اس پہاڑ پر چڑھئے۔ میں نے کہا کہ میں اس پر نہیں چڑھ سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس کو آپ کے لئے آسان کر دیتے ہیں۔ پس میں نے پہاڑ پر چڑھنا شروع کیا۔ جب پہاڑ کے درمیان میں پہنچا تو مجھے کچھ سخت آوازیں سنائی دیں۔

میں نے دریافت کیا کہ یہ کیسی آوازیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ جہنمیوں کی آوازیں ہیں۔ پھر وہ مجھے آگے لے گئے۔ وہاں میں نے ایک قوم دیکھی کہ وہ گردن

www.waseemziyai.com

کے بل لٹکی ہوئی تھی اور ان کی باچھیں چیری جا رہی تھیں جن سے خون جاری ہو رہا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟

انہوں نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ وقت سے پہلے روزہ چھوڑ دیتے تھے۔ (زواجر جلد اول)

رُوزہ کس سے چھوڑنا چاہیئے

یوں تو روزہ چھوڑنا ہر حلال چیز سے جائز ہے۔ مگر طاق کھجوروں سے روزہ افطار کرنا بہت ثواب ہے اگر کھجوریں وقت پر نہ مل سکیں تو پانی سے روزہ کھولنا چاہیئے۔

سرور کائنات فخر موجودات حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کا ارشاد ہے۔

اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیُفْطِرْ عَلٰی تَمْرٍ فَاِنَّہٗ بَرَکَۃٌ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیُفْطِرْ عَلٰی مَآءٍ فَاِنَّہٗ طَھُوْرٌ۔ رواہ احمد والترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ (مشکوٰۃ ص۱۷۵)

جب ایک تمہارا روزہ افطار کرے تو چاہیئے کہ کھجوروں سے افطار کرے کیوں کہ اس میں برکت ہے۔ اگر کھجوریں نہ پائے تو پانی سے افطار کرے کیوں کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔

نمازِ تراویح

رمضان مبارک کے مہینہ میں نماز عشاء کے بعد بیس رکعت نماز تراویح تراویح پڑھنی صحیح مذہب میں سنت مؤکدہ ہے

اور تمام آئمہ دین اس کے سنت ہونے پر متفق ہیں۔ رافضیوں کے علاوہ کوئی جماعت تراویح کی منکر نہیں ہے۔

محقق علی الاطلاق حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے اپنی کتاب ماثبت من السنۃ میں بعض کتب فقہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ اگر کسی شہر کے لوگ نماز تراویح پڑھنا چھوڑ دیں تو وقت کے امام (حاکم) کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان لوگوں سے جنگ کرے۔

ذُکِرَ فِیْ بَعْضِ کُتُبِ الْفِقْهِیَّةِ لَوْ تَرَکَ اَهْلُ الْبَلْدَةِ التَّرَاوِیْحَ قَاتَلَهُمُ الْاِمَامُ عَلٰی ذٰلِکَ۔ (ماثبت من السنۃ ص ۱۵۸)	بعض فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے کہ اگر اہل شہر تراویح پڑھنا چھوڑ دیں تو امام (حاکم) اس پر ان سے جنگ کرے۔

مسلمان مرد کے لئے مسجد میں جماعت سے نماز تراویح پڑھنی چاہیئے۔ اور مسلمان عورت کو اپنے گھر کی چار دیواری میں تراویح پڑھنی چاہیئے۔ بہتر ہے کہ دو دو رکعت پڑھی جائے۔ اکیلا پڑھ رہا ہو تو پہلی رکعت میں۔ اَلَمْ تَرَکَیْفَ پڑھے۔ اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ٥ پڑھے۔ اور تیسری میں لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ پڑھے اور چوتھی رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے۔ اسی طرح اگلی سورتوں کو مع قل ھو اللہ احد پڑھتا جائے۔

جب پندرہویں سولہویں رکعت پڑھے تو دونوں رکعتوں میں قُلْ ھو اللہ احد پڑھے۔ اور سترہویں میں قل ھو اللہ احد اور

اٹھارہویں میں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پڑھے اور انیسویں رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور بیسویں رکعت میں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے۔ یا پہلی دس رکعتوں میں اَلَمْ تَرَ كَيْفَ سے لے کر قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تک پڑھے۔ اور پھر دوسری دس رکعتوں میں دوبارہ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ سے شروع کرے۔

تراویح پڑھتے وقت ہر چار رکعت کے بعد نمازی کو اختیار ہے کہ تسبیح پڑھے یا قرآن مجید پڑھے یا نفلیں پڑھے۔ خواہ خاموش رہے اگر تسبیح پڑھے تو یہ پڑھے۔

سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ
سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَيْبَةِ
وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ
الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ
سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ
وَالرُّوْحِ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ درود بر سید دو عالم اَلصَّلٰوةُ
بَرْ مُحَمَّدٌ۔

رمضان میں اعتکاف بیٹھنا سنت ہے

جس مسجد میں اذان اور جماعت ہوتی ہو۔ وہاں اللہ تبارک وتعالےٰ کی رضا کے لئے نیت کے ساتھ ٹھہرنا اعتکاف کہلاتا ہے۔ اعتکاف تین قسم پر ہے۔

www.waseemziyai.com

۱ : واجب : کہ منّت مانی ہو کہ میرا مریض اچھا ہوگیا یا فلاں کام ہوگیا تو اتنے دن اعتکاف بیٹھوں گا۔ جب کام بن جائے تو اتنے دن مع راتوں کے اعتکاف بیٹھنا واجب ہے۔

۲ : سنت مؤکدہ : کہ رمضان مبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنا۔ یعنی بیسویں رمضان شریف کو سورج ڈوبتے وقت بہ نیتِ اعتکاف مسجد میں موجود ہو۔ اور عید الفطر کے چاند دیکھنے پر اعتکاف ختم کردے۔

۳ : نفل : اس کے لئے نہ روزہ شرط ہے اور نہ کوئی وقتِ خاص بلکہ جب مسجد میں داخل ہو اور اعتکاف کی نیت کرے۔ جب تک مسجد میں رہے تو نماز اور تلاوت اور ذکر و فکر میں مشغول رہے گا۔ اعتکاف کا مفت ثواب ملتا رہے گا جب مسجد سے باہر نکل گیا تو اعتکاف خود بخود ختم ہوجائے گا۔

مسئلہ اعتکاف جو آخری عشرہ میں سنت مؤکدہ ہے۔ یہ سنتِ علی الکفایہ ہے۔ اگر شہر یا گاؤں میں ایک شخص بھی معتکف ہوگیا تو سب بری الذمہ ہوں گے۔ اگر کوئی ایک بھی اعتکاف نہ بیٹھے تو سب سے مطالبہ ہوگا۔ (درمختار)

لہٰذا مسلمانوں کو چاہیئے کہ شہر یا گاؤں میں کم ازکم ایک شخص نیک اعتکاف ضرور بیٹھے ورنہ سب پر وبال ہوگا۔

مرد کو چاہیئے کہ وہ مسجد میں اعتکاف بیٹھے۔ جس میں اذان اور جماعت ہوتی ہے۔ اور عورت اپنے گھر میں ایک مخصوص جگہ پر اعتکاف بیٹھے۔ عورت کا مسجد میں اعتکاف بیٹھنا جائز نہیں ہے۔

www.waseemziyai.com

اعتکاف کی فضیلت

معتکف اپنے عمل سے ثابت کرتا ہے کہ اس نے حالتِ حیات ہی میں اپنا بال بچہ اور گھر بار سب کچھ چھوڑ دیا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اے مولا ! تیرے گھر میں آگیا ہوں۔ اور قاعدہ ہے کہ اگر گھر والا کریم اور عزت والا ہو تو وہ ضرور ہر اس شخص کی عزت و اکرام کرتا ہے جو اس کے گھر میں آئے۔ خواہ وہ دشمن ہی کیوں نہ ہو۔

بھلا رحیم و رحمٰن ذات جو سب داتوں کا داتا ہے اس کے گھر میں جو مسلمان پناہ لے تو وہ کریم ذات اس کا کس قدر اکرام فرمائے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اعتکاف کی بہت بڑی فضیلت ہے۔ کیونکہ رب کریم اس کی عزت افزائی فرماتا ہے۔

محبوب رب کریم سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم معتکف کے متعلق فرماتے ہیں۔

هُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوبَ وَيُجْرِىٰ لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا۔ رواہ ابن ماجہ (مشکوٰۃ ص ۱۹۳)	وہ گناہوں سے باز رہتا ہے اور نیکیوں سے اسے اس قدر ثواب ملتا ہے کہ جیسے اس نے تمام نیکیاں کیں ہیں۔

اس حدیث شریف میں اعتکاف کے دو بڑے فائدے ارشاد فرمائے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ انسان اعتکاف کی برکت سے گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور یہ فائدہ تمام فائدوں کا سردار ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ بہت

www.waseemziyai.com

سے نیک اعمال مثلاً نماز جنازہ ۔ عیادت مریض ۔ اعانت مظلوم وغیرہ جو اعتکاف کی وجہ سے نہیں کرسکتا۔ مگر معتکف کو ان سب اعمالِ صالحہ کا ثواب مسجد میں بیٹھے ہوئے ملتا رہتا ہے ۔ الحمدللہ رب العلمین ۔

شب قدر کی فضیلت

شب قدر جو ستائیسویں رمضان شریف کی رات ہے ۔ اس کو باقی راتوں پر چند وجھوں سے بزرگی حاصل ہے ۔

۱ : اس رات میں شام سے صبح تک تجلی الٰہی بندگانِ خدا کی طرف متوجہ ہوتی رہتی ہے ۔

۲ : اس رات میں ملائکہ اور ارواح آسمان سے عبادت کرنے والوں کی ملاقات کے لئے زمین پر اترتے ہیں اور ان کے آنے اور حاضر ہونے کی وجہ سے عبادت میں لذت اور کیفیت پیدا ہوتی ہے ۔ جو دوسری راتوں کی عبادت میں پیدا نہیں ہوتی ۔

۳ : قرآن مجید اسی رات میں نازل ہوا ہے اور یہ ایک ایسی شرافت ہے کہ جس کی نہایت نہیں ۔

۴ : فرشتوں کی پیدائش بھی اسی رات میں ہوئی ۔

۵ : اسی رات بہشت میں باغات لگائے گئے ۔

۶ : اسی رات میں سیدنا حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا مادہ جمع کیا گیا تھا

(تفسیر عزیزی)

www.waseemziyai.com

شب قدر کون سی رات ہے

شب قدر کے متعلق بڑا اختلاف ہے کہ وہ کون سی رات ہے۔ مگر مشہور یہ ہے کہ رمضان شریف کی ستائیسویں رات ہے۔
امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے شب قدر کی کچھ علامتیں بیان فرمائی ہیں کہ یہ رات چمک دار اور شفاف ہوگی۔ نہ زیادہ گرم اور نہ زیادہ ٹھنڈی معتدل ہوگی۔ اس رات میں نہ بادل ہوں گے نہ ہی بارش ہوگی۔ اور نہ ستارے ٹوٹیں گے جو شیطانوں کو مارے جاتے ہیں۔ اور اس رات کی صبح کو سورج بغیر شعاع کے نکلے گا۔ اور اس رات میں کتے نہیں بھونکتے۔

(کشف الغمہ ج ۱ ص ۲۱۳۔ غنیۃ الطالبین ج ۲ ص ۱۱۴)

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ شب قدر میں سمندروں اور دریاؤں کا پانی میٹھا ہوجاتا ہے۔ اور انسانوں اور جنوں کے سوا تمام چیزیں سجدہ میں گر جاتی ہیں۔ مگر ان باتوں کا علم صاحب کشف کو ہوتا ہے ہر ایک شخص کو پتہ نہیں چلتا۔

(کشف الغمہ ج ۱ ص ۲۱۴)

شب قدر میں دعا قبول ہوتی ہے

شب قدر میں ایک ایسی ساعت ہے کہ جس میں جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ شب قدر میں ایسی جامع دعا مانگیں جو دونوں جہانوں میں فائدہ بخش ہو۔ مثلاً اپنے گناہوں کی بخشش۔ اور رضائے الٰہی کے حصول کی دعا مانگی جائے۔ ام المومنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ۔

www.waseemziyai.com

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَأَيْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ قُوْلِي اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ۔ رواہ احمد و ابن ماجہ والترمذی (مشکوٰۃ ص ۱۸۲)

میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم۔ آپ بتائیں کہ اگر مجھے لیلۃ القدر (شب قدر) کا پتہ چل جائے تو میں کون سی دعا مانگوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو یہ دعا مانگ۔ اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا ہے اور معافی کو دوست رکھتا ہے۔ مجھے بھی معاف کر دے۔

مطلب یہ ہے کہ اس رات اپنے پروردگار سے معافی کی درخواست کرتا رہے اور یہ کہتا رہے کہ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ۔

شب قدر کی عبادات اور نوافل

شب قدر میں سیدنا حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام بمعہ دیگر فرشتوں کے زمین پر اترتے ہیں اور وہ چار جھنڈے گاڑتے ہیں۔ ایک روضۂ اطہر پر۔ ایک کعبۂ معظمہ کی چھت پر۔ اور ایک بیت المقدس پر۔ اور ایک آسمان اور زمین کے درمیان۔ پھر وہ فرشتے تمام طرفوں میں پھیل جاتے ہیں۔ اور کوئی ایسا گھر باقی نہیں رہتا۔ جہاں وہ داخل نہ ہوں۔ جو شخص عبادت میں مشغول ہوتا ہے فرشتے اس کو سلام دیتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ طلوع فجر تک باقی رہتا ہے۔ (نزہۃ المجالس ج ۱ ص ۱۴۰)

www.waseemziyai.com

اس رات کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے۔ اللہ کریم کا ارشاد ہے۔ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ط
اس رات میں نوافل پڑھنا۔ قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔ اور تسبیح وتہلیل اور استغفار پڑھنا چاہیے۔ شب قدر میں جتنے نفل پڑھے جاسکیں۔ بڑی سعادت ہے۔ مگر جو کتابوں میں لکھے گئے ہیں وہ یہ ہیں۔

۱ : چار رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ تکاثر یعنی اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ایک مرتبہ اور قل ھو اللہ احد تین دفعہ پڑھے تو موت کی سختیوں سے آسانی ہوگی۔ اور عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔ (نزہتہ المجالس ج ۱ ص ۱۲۹)

۲ : دو رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ھو اللہ احد سات بار پڑھے۔ سلام کے بعد سات دفعہ اَسْتَغْفِرُ اللہ پڑھے۔ تو اپنی جگہ سے نہیں اٹھے گا کہ اس پر اور اس کے والدین پر رحمت خدا برسنی شروع ہو جائے گی۔
(تفسیر یعقوب چرخی)

۳ : چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ ایک بار اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ستائیس بار پڑھے۔ تو یہ شخص گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے۔ کہ گویا آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ اور اس کو اللہ کریم جنت میں ہزار محل عنایت فرمائے گا۔

۴ : دو رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد

www.waseemziyai.com

اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ ایک بار اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تین بار پڑھے۔
تو اللہ تعالےٰ اس کو شب قدر کا ثواب عطا کرے گا۔ اور اس کے
نفل قبول فرمائے گا اور اس کو سیّدنا حضرت ادریس اور سیّدنا حضرت
شعیب اور سیّدنا حضرت ایوب اور سیّدنا حضرت داؤد اور سیّدنا حضرت
نوح علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اور اس
کو جنت میں مشرق سے مغرب تک ایک شہر عنایت فرمائے گا۔

۵ : چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف
کے بعد اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ تین مرتبہ اور قل ھو اللہ احد
پچاس مرتبہ پڑھے۔ پھر اس نماز بعد سجدہ میں جا کر ایک دفعہ
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔
پڑھے۔ پھر اس کے بعد جو دعا مانگے قبول ہوگی۔ اور اسے اللہ تعالیٰ
بے شمار نعمتیں عطا فرمائے گا اور اس کے سب گناہ بخش دے گا۔

(فضائل الشہور)

٭ ٭ ٭

www.waseemziyai.com

دسواں مہینہ

شَوَّالُ الْمُکَرَّم

اسلامی دسواں مہینہ کا نام شوال مکرم ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ شَوْل بالفتح سے ماخوذ ہے۔ جس کا معنی اونٹنی کا دم اٹھانا ہے۔ اس مہینہ میں بھی عرب لوگ سیر و سیاحت اور شکار کھیلنے کے لئے اپنے گھروں سے باہر چلے جاتے تھے۔ اس لئے اس کا نام شوال رکھا گیا۔

اس مہینہ کی پہلی تاریخ کو عید الفطر ہوتی ہے۔ جس کو یوم الرحمۃ بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ اس دن اللہ تعالےٰ اپنے بندوں پر رحمت فرماتا ہے۔ اور اسی روز اللہ تعالےٰ نے شہد کی مکھی کو شہد بنانے کا الہام کیا تھا۔ اور اسی دن اللہ تعالےٰ نے جنت پیدا فرمائی۔ اور اسی روز اللہ تبارک و تعالےٰ نے درخت طوبیٰ پیدا کیا۔ اور اسی دن کو اللہ عز و جل نے سیدنا حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی کے لئے منتخب فرمایا۔ اور اسی دن میں فرعون کے جادوگروں نے توبہ کی تھی۔

(غنیۃ الطالبین ج ۲ ص ۱۸)

www.waseemziyai.com

اور اسی مہینہ کی چوتھی تاریخ کو سید العالمین رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم نجران کے نصرانیوں کے ساتھ مباہلہ کے لئے نکلے تھے۔ اور اسی ماہ کی سترہویں تاریخ کو اُحد کی لڑائی شروع ہوئی۔ جس میں سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ شہید ہوئے تھے۔ اور اسی ماہ کی پچیس تاریخ سے آخر ماہ تک جتنے دن ہیں وہ قوم عاد کے لئے منحوس دن تھے جن میں اللہ جل شانہٗ نے قوم عاد کو ہلاک فرمایا تھا۔

(عجائب المخلوقات ص ۴۹)

شوال کی فضیلت

یہ مبارک مہینہ وہ ہے کہ جو حج کے مہینوں کا پہلا مہینہ ہے اسے شَهْرُ الْفِطْرِ بھی کہتے ہیں۔ اس کی پہلی تاریخ کو عید الفطر ہوتی ہے جس میں اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو بخشش کا مژدہ سناتا ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

اِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِيْ يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهٰى بِهِمْ مَلٰٓئِكَتَهٗ فَقَالَ مَا جَزَآءُ اَجِيْرٍ وَفّٰى عَمَلَهٗ قَالُوْا رَبَّنَا جَزَآءُهٗ اَنْ يُّوَفّٰى اَجْرُهٗ قَالَ مَلٰٓئِكَتِيْ عَبِيْدِيْ وَاِمَائِيْ

جب عید کا دن آتا ہے یعنی عید الفطر کا دن۔ تو اللہ تبارک وتعالےٰ اپنے بندوں سے فرشتوں پر فخر فرماتا ہے۔ پس فرماتا ہے کہ اس مزدور کی کیا مزدوری ہے جس نے اپنا کام پورا کیا ہو۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار اس کی جزا یہ ہے کہ اسے

www.waseemziyai.com

قَضَوْا فَرِيْضَتِيْ عَلَيْهِمْ
ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ
اِلَى الدُّعَآءِ وَعِزَّتِيْ
وَجَلَالِيْ وَكَرَمِيْ وَ
عُلُوِّيْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِيْ
لَاُجِيْبَنَّهُمْ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا
قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَ
بَدَّلْتُ سَيِّاٰتِكُمْ حَسَنَاتٍ
قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا
لَهُمْ ۔ رواہ البیہقی
فی شعب الایمان
(مشکوٰۃ ص ۱۸۳)

پورا اجر دیا جائے۔ اللہ تبارک
وتعالیٰ فرماتا ہے۔ اے میرے
فرشتو! میرے بندوں اور باندیوں
نے میرے اس فریضہ کو جو ان کے
ذمہ لازم آتا تھا ادا کر دیا ہے۔
پھر وہ (عیدگاہ کی طرف) نکلے
دعا کے لئے پکارتے ہوئے۔ اور مجھے
اپنی عزت و جلال اور کرم اور بلندی
اور بلند مرتبہ کی قسم میں ان کی دعا
قبول کروں گا۔ پس فرماتا ہے اے
میرے بندو! لوٹ جاؤ میں نے
تمہیں بخش دیا۔ اور تمہاری بدیاں
نیکیوں سے بدل دیں۔ حضور
اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک
وسلم نے فرمایا کہ لوگ اس حال میں
واپس لوٹتے ہیں کہ ان کی بخشش
ہو چکی ہوتی ہے۔

عید الفطر کے کام

عید کے روز یہ کام مستحب ہیں۔ (۱) حجامت بنوانا۔ (۲) ناخن ترشوانا۔ (۳) غسل کرنا۔ (۴) مسواک کرنا۔ (۵) اچھے

www.waseemziyai.com

کپڑے پہننا۔ نیا ہو تو نیا ورنہ دھلا ہوا ہو۔ ۶ : انگوٹھی پہننا۔ ۷ : خوشبو لگانا۔ ۸ : صبح کی نماز محلہ کی مسجد میں ادا کرنا۔ ۹ : عید گاہ میں جلدی جانا۔ ۱۰ : نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا جو سوا دو سیر گندم ہے۔ ۱۱ : عید گاہ کو پیدل جانا۔ ۱۲ : دوسرے راستہ سے واپس آنا۔ ۱۳ : نماز عید کو جانے سے پہلے چند کھجوریں کھا لینا۔ تین یا پانچ یا سات یا کم و بیش مگر طاق ہوں۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالے۔ نماز سے پہلے کچھ نہ کھایا تو گنہگار نہ ہوگا۔ مگر عشا تک نہ کھایا تو عتاب کیا جائے گا

(عامۂ کتب)

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُوْا يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا۔

رواہ البخاری (مشکوٰۃ ص ۱۲۶)

حضور نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالٰے علیہ وبارک وسلم عید گاہ کی طرف نہیں جاتے تھے عید الفطر کے روز۔ یہاں تک کہ کچھ کھجوریں تناول فرماتے۔ اور طاق کھجوریں کھایا کرتے تھے۔

۱۴ : خوشی ظاہر کرنا۔ ۱۵ : کثرت سے صدقہ دینا۔ ۱۶ : عید گاہ کو اطمینان و وقار اور نیچی نگاہ کئے جانا۔ ۱۷ : آپس میں مبارک دینا مستحب ہے

(درمختار۔ ردالمحتار)

مسئلہ نماز عید سے پہلے نفل نماز مطلقاً مکروہ ہے۔ عید گاہ میں ہو یا گھر میں۔ خواہ اس پر عید کی نماز واجب ہو یا نہ ہو۔

www.waseemziyai.com

یہاں تک کہ عورت اگر چاشت کی نماز گھر میں پڑھنا چاہے تو نمازِ عید ہو جانے کے بعد پڑھے۔ اور نماز عید کے بعد عیدگاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے گھر میں پڑھ سکتا ہے۔ (درمختار)

شوال کے چھ روزے

شوال میں چھ دن روزے رکھنا بڑا ثواب ہے۔ جس مسلمان نے رمضان مبارک اور چھ دن شوال کے روزے رکھے تو اس نے گویا سارے سال کے روزے رکھے۔ یعنی پورے سال کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔

سیدنا حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے حضور رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ۔

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ
رواه البخاری و مسلم
(مشکوٰۃ ص ۱۷۹)

جس آدمی نے رمضان شریف کے روزے رکھے اور پھر ان کے ساتھ چھ روزے شوال کے ملائے تو اس نے گویا تمام عمر روزے رکھے۔

یہ تمام عمر والا مسئلہ اس وقت ہے جب کہ وہ شوال کے چھ روزے تمام عمر رکھے۔ اور اگر اس نے صرف ایک ہی سال یہ روزے رکھے تو سال کے روزوں کا ثواب ملے گا۔ پھر یہ چھ روزے اکٹھے رکھے یا الگ الگ ہر طرح جائز ہیں مگر بہتر یہ ہے کہ ان کو متفرق طور پر رکھا جائے۔ یہی حنفی مذہب ہے۔ (لمعات حاشیہ مشکوٰۃ ۱۷۹)

www.waseemziyai.com

شوال کے نفل

حدیث شریف میں ہے کہ جو مسلمان شوال کی پہلی رات یا دن میں نمازِ عید کے بعد چار رکعت نفل اپنے گھر میں پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اکیس مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالےٰ اس کے لئے، بہشت کے آٹھوں دروازے کھول دے گا۔ اور دوزخ کے ساتوں دروازے اس پر بند کر دے گا۔ اور اتنے تک نہ مرے گا کہ جب تک اپنا مکان جنت میں نہ دیکھ لے گا۔

دوسری روایت میں ہے کہ ماہ شوال میں رات کو یا دن کو آٹھ رکعت نفل پڑھے اور ہر ایک رکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پچیس مرتبہ پڑھے۔ پھر سلام پھیر کر ستر دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور ستر دفعہ یہ درود شریف پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ تو اللہ تعالےٰ اس کے واسطے رحمت اور حکمت کے دروازے کھول دے گا۔ اور اس کے لئے جنت میں ایک بڑا مکان بنائے گا کہ اس سے بڑا مکان کسی اور کا نہ ہوگا۔ اور اللہ تعالےٰ اس کی ستر حاجتیں دنیا میں پوری فرمائے گا۔

(رسالہ فضائل الشہور)

❖ ❖ ❖

www.waseemziyai.com

گیارہواں مہینہ

ذُوالقَعدَہ

سال کا گیارہواں اسلامی مہینہ ذوالقعدہ ہے یہ پہلا مہینہ ہے جس میں جنگ وقتال حرام ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ قعود سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی بیٹھنے کے ہیں۔ اور اس مہینہ میں بھی عرب لوگ جنگ وقتال سے بیٹھ جاتے تھے۔ یعنی جنگ سے باز رہتے تھے۔ اس لئے اس کا نام ذوالقعدہ رکھا گیا۔

ماہِ ذُوالقعدہ کے مشہور واقعات

ذوالقعدہ کا مہینہ وہ بزرگ مہینہ ہے جس کو حرمت کا مہینہ فرمایا گیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالےٰ نے فرمایا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ط یعنی بارہ مہینوں میں چار مہینے حرمت والے ہیں۔ ان میں سے پہلا حرمت والا مہینہ ذوالقعدہ ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل واقعات رونما ہوئے۔

www.waseemziyai.com

سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تیس راتوں کا وعدہ

ذوالقعدہ کی پہلی تاریخ کو اللہ جل شانہٗ نے سیدنا حضرت موسےٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو کتاب دینے کے لئے تیس راتوں کا وعدہ فرمایا تھا۔ ارشاد باری تعالےٰ ہے۔

وَ وٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّ اَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةًۚ وَ قَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَ اَصْلِحْ وَ لَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَ لَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَ كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ

(پ ۹ سورت اعراف)

اور ہم نے موسےٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے تیس راتوں کا وعدہ فرمایا۔ اور ان میں دس اور بڑھا کر پوری کیں۔ تو اس کے رب کا وعدہ پوری چالیس رات کا ہوا۔ اور حضرت موسےٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اپنے بھائی (حضرت) ہارون (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) سے کہا کہ میری قوم پر میرے نائب رہنا اور اصلاح کرنا اور فسادیوں کی راہ کو دخل نہ دینا۔ اور جب (حضرت) موسےٰ (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) ہمارے وعدے پر حاضر ہوا۔ اور اس سے اس کے رب نے کلام فرمایا۔

سیدنا حضرت موسےٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا بنی اسرائیل

سے وعدہ تھا کہ جب اللہ تعالےٰ ان کے دشمن فرعون کو ہلاک فرمائے تو وہ ان کے پاس اللہ تعالےٰ کی جانب سے ایک کتاب لائیں کے جس میں حلال و حرام کا بیان ہوگا

جب اللہ تعالےٰ نے فرعون کو ہلاک کیا تو سیدنا حضرت موسےٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب سے اس کتاب کے نازل فرمانے کی درخواست کی۔ تو حکم ہوا کہ تیس روزے رکھیں۔ جب آپ وہ روزے پورے کر چکے تو آپ کو اپنے دہن مبارک میں ایک طرح کی بو معلوم ہوئی آپ نے مسواک کی۔

ملائکہ نے عرض کیا کہ ہمیں آپ کے دہن مبارک سے بڑی محبوب خوشبو آیا کرتی تھی آپ نے مسواک کر کے اس کو ختم کر دیا۔

اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ماہ ذی الحجہ میں دس روزے اور رکھیں۔ اور فرمایا کہ اے موسےٰ! (علیٰ نبینا وعلیہ والصلوٰۃ والسلام) کیا تمہیں معلوم نہیں کہ روزے دار کی منہ کی خوشبو میرے نزدیک خوشبو مشک سے زیادہ اطیب ہے۔

خلاصہ یہ کہ جب سیدنا حضرت موسےٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کلام سننے کے لئے حاضر ہوئے تو آپ نے طہارت کی اور پاکیزہ لباس پہنا اور روزہ رکھ کر طور سینا میں حاضر ہوئے۔ اللہ تعالےٰ نے ایک بادل نازل فرمایا جس نے پہاڑ کو ہر طرف سے بقدر چار فرسنگ ڈھانک لیا۔ شیاطین اور زمین کے جانور حتی کہ رہنے والے فرشتے تک وہاں سے علیحدہ کر دیئے گئے۔ اور آپ کے لئے آسمان کھول دیا گیا۔ تو آپ نے ملائکہ کو ملاحظہ فرمایا کہ ہوا میں کھڑے ہیں اور آپ نے عرش الٰہی کو صاف دیکھا۔ یہاں تک کہ الواح پر قلموں کی آواز

www.waseemziyai.com

سنی اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ سے کلام فرمایا۔ آپ نے اس کی بارگاہ میں معروضات پیش گئے۔

اس نے اپنا کلام کریم سنا کر نوازا۔ حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے ساتھ تھے۔ لیکن جو اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت موسٰے علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا وہ انہوں نے کچھ نہ سنا۔

(تفسیر خازن وغیرہ)

پھر اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت موسٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام کو توریت دیکر فرمایا۔

قَالَ يَا مُوسَىٰ إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِي وَبِكَلَامِي فَخُذْ مَا آتَيْتُكَ وَكُن مِّنَ الشَّاكِرِينَ ۝ وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا ۚ سَأُرِيكُمْ دَارَ الْفَاسِقِينَ ۝

(پ ۹ - سورت اعراف)

فرمایا اے موسٰے! (علیہ السلام) میں تجھے لوگوں سے چن لیا اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے تو لے جو میں نے تجھے عطا فرمایا۔ اور شکر والوں میں ہو۔ اور ہم نے اس کے لئے تختیوں میں لکھ دی ہر چیز کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل۔ اور فرمایا اے موسٰے! (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اسے مضبوطی سے لے اور اپنی قوم کو حکم دے کہ اس کی اچھی باتیں اختیار کریں عنقریب میں تمہیں دکھاؤں گا بے حکموں کا گھر۔

www.waseemziyai.com

بیت اللہ شریف کی بنیاد

اور اس مہینہ ذوالقعدہ کی پانچویں تاریخ کو سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیت اللہ شریف کی بنیاد رکھی تھی۔ اللہ تعالٰے فرماتا ہے کہ۔

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

(پ ۱ - سورت بقر)

اور جب اٹھاتا تھا ابراہیم (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) اس گھر کی نیویں۔ اور اسماعیل (علیہ الصلوٰۃ والسلام) یہ کہتے ہوئے۔ اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بے شک تو ہی ہے سنتا، جانتا۔ اے رب ہمارے اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والا۔ اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمانبردار اور ہمیں ہماری عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما۔ بیشک تو ہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

پہلی مرتبہ کعبہ معظمہ کی بنیاد سیدنا حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

www.waseemziyai.com

نے رکھی تھی۔ اور بعد طوفانِ نوح پھر سیدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اسی بنیاد پر تعمیر فرمائی۔ یہ تعمیر آپ کے دست اقدس سے ہوئی۔ اور اس کے لئے پتھر اٹھا کر لانے کی خدمت اور سعادت سیّدنا حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو میسر ہوئی۔ دونوں حضرات نے اس وقت یہ دعا کی کہ یا رب ہماری یہ طاعت و خدمت قبول فرما۔

سیدنا حضرت یونس علیہ السلام کا مچھلی کے پیٹ سے نکلنا

ماہِ ذی القعدہ کی چودھویں تاریخ میں اللہ تبارک وتعالےٰ نے سیدنا حضرت یونس علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو مچھلی کے پیٹ سے نکالا تھا۔ ارشاد ربانی ہے۔

وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ۝ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ۝ فَلَوْلَا اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ

اور بے شک یونس (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پیغمبروں سے ہیں۔ جب کہ بھری کشتی کی طرف نکل گیا۔ تو قرعہ ڈالا تو ڈھکیلے ہوؤں میں ہوا پھر اسے مچھلی نے نگل لیا۔ اور وہ اپنے آپ کو ملامت کرتا تھا۔ تو اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا تو ضرور

لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِہٖۤ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝ فَنَبَذْنٰہُ بِالْعَرَآءِ وَ ہُوَ سَقِیْمٌ ۝ (پ ۲۳ - سورت صافات)	اس کے پیٹ میں رہتا جس دن تک لوگ اٹھائے جائیں گے۔ پھر ہم نے اسے میدان پر ڈال دیا اور وہ بیمار تھا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما اور وہب کا قول ہے کہ سیدنا حضرت یونس علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی قوم سے عذاب کا وعدہ کیا تھا۔ اس میں تاخیر ہوئی تو آپ ان سے چھپ کر نکل گئے اور آپ نے دریائی سفر کا قصد فرمایا۔ کشتی پر سوار ہوئے۔ دریا کے درمیان میں کشتی ٹھہر گئی۔ اور اس کے ٹھہرنے کا کوئی سبب ظاہر موجود نہ تھا۔ ملاحوں نے کہا کہ اس کشتی میں اپنے مولا سے بھاگا ہوا کوئی غلام ہے۔ قرعہ ڈالنے سے ظاہر ہو جائے گا۔

قرعہ ڈالا گیا تو آپ ہی کا نام نکلا تو آپ نے فرمایا کہ میں ہی وہ غلام ہوں تو آپ کو پانی میں ڈال دیا گیا۔ کیوں کہ اس وقت کا دستور یہی تھا کہ جب تک بھاگا ہوا غلام دریا میں غرق نہ کر دیا جائے اس وقت تک کشتی چلتی نہ تھی بحکم الٰہی مچھلی نے آپ کو نگل لیا۔ آپ مچھلی کے پیٹ میں ایک دن یا تین دن یا سات دن یا چالیس دن رہے۔

آپ نے ذکر الٰہی کی کثرت کی اور مچھلی کے پیٹ میں لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھنا شروع کر دیا تو اللہ جل شانہٗ نے مچھلی کو حکم دیا تو اس نے سیدنا حضرت یونس علیہ السلام کو دریا کے کنارے ڈال دیا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

www.waseemziyai.com

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُنْجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور ذوالنون کو یاد کرو۔ جب چلا غصہ میں بھرا تو گمان کیا کہ ہم اس پر تنگی نہ کریں گے تو اندھیریوں میں پکارا۔ کوئی معبود نہیں سوا تیرے پاکی ہے تجھ کو بے شک مجھ سے بیجا ہوا۔ تو ہم نے اس کی پکار سن لی۔ اور اسے نجات بخشی اور ایسی ہی نجات دیں گے مسلمانوں کو۔

(پ ۱۷ - سورت انبیاء)

مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے باعث آپ ایسے ضعیف اور نازک ہو گئے تھے جیسا کہ بچہ پیدائش کے وقت ہوتا ہے۔ جسم کی کھال نرم ہوگئی تھی۔ بدن پر کوئی بال باقی نہ رہ گیا تھا۔ تو اللہ تعالے نے کدو کا درخت اگا دیا۔ جو آپ پر سایہ کرتا تھا اور مکھیوں سے محفوظ رکھتا تھا۔ اور بحکم الٰہی روزانہ ایک بکری آتی اور اپنا تھن حضرت کے منہ مبارک میں دے کر آپ کو صبح و شام دودھ پلا جاتی۔ یہاں تک کہ جسم مبارک کی جلد شریف یعنی کھال مضبوط ہو گئی اور اپنے موقع سے بال جمے اور جسم مبارک میں توانائی آئی۔ اللہ تعالے ارشاد فرماتا ہے۔

وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ۝

یعنی ہم نے اس پر کدو کا درخت اگا دیا۔

اور یہ کدو کا درخت آپ پر ذوالقعدہ کی سترہویں تاریخ کو اگایا گیا تھا۔ (عجائب المخلوقات ص ۴۶)

ذوالقعدہ کے روزے

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص، ذوالقعدہ کے مہینہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے تو اللہ کریم اس کے واسطے ہر ساعت میں ایک حج مقبول اور ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھنے کا حکم دیتا ہے۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ ذوالقعدہ کے مہینہ کو بزرگ جانو کیونکہ حرمت والے مہینوں میں یہ پہلا مہینہ ہے۔

اور ایک حدیث مبارک میں ہے کہ اس مہینہ کے اندر ایک ساعت کی عبادت ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ اور فرمایا کہ اس مہینہ میں پیر کے دن روزہ رکھنا ہزار برس کی عبادت سے بہتر ہے۔

(رسالہ فضائل الشہور)

ذوالقعدہ کے نفل

حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی ذوالقعدہ کی پہلی رات میں چار رکعت نفل پڑھے۔ اور اس کی ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد ۲۳ دفعہ قل ھو اللہ احد پڑھے۔ تو اس کے لئے جنت میں اللہ تعالےٰ ہزار مکان یاقوتِ سرخ کے بنائے گا۔ اور ہر مکان میں جواہر کے تخت ہوں گے۔ اور ہر تخت پر کے اوپر ایک حور بیٹھی ہوگی۔ جس کی پیشانی سورج سے زیادہ روشن ہوگی۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جو آدمی اس مہینہ کی ہر رات میں دو ۲ رکعت

نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ھو اللہ احد تین بار پڑھے۔ تو اس کو ہر رات میں ایک شہید اور ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔

اور جو کوئی اس مہینہ میں ہر جمعہ کو چار رکعت نفل پڑھے۔ اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد اکیس بار قل ھو اللہ احد پڑھے۔ تو اللہ تعالےٰ اس کے واسطے حج اور عمرہ کا ثواب لکھتا ہے۔

اور فرمایا کہ جو کوئی پنج شنبہ (جمعرات) کے دن اس مہینہ میں سَو رکعت پڑھے۔ اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد دس دفعہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے۔ تو اس نے بے انتہا ثواب پایا۔

(رسالہ فضائل الشہور)

www.waseemziyai.com

بارھواں مہینہ

ذوالحجہ

اسلامی سال کا بارھواں مہینہ ذوالحجہ ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ اس ماہ میں لوگ حج کرتے ہیں۔ اور اس کے پہلا عشرہ کا نام قرآن مجید میں "ایام معلومات" رکھا ہے۔ یہ دن اللہ کریم کو بہت پیارے ہیں۔ اس کی پہلی تاریخ کو سیدۂ عالم حضرت خاتون جنت فاطمہ زہرا۔ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا نکاح سیدنا حضرت شیر خدا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم کے ساتھ ہوا۔ جس کی تفصیل فضائل الایام میں بیان ہو چکی ہے۔

اس کی آٹھویں تاریخ کو یوم ترویہ کہتے ہیں۔ کیوں کہ حجاج اس دن اپنے اونٹوں کو پانی سے خوب سیراب کرتے تھے۔ تاکہ عرفہ کے روز تک ان کو پیاس نہ لگے۔ یا اس لئے اس کو یوم ترویہ (سوچ بچار) کہتے ہیں کہ سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے آٹھویں ذی الحجہ کو رات کے وقت خواب میں دیکھا تھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ اللہ تعالےٰ تجھے حکم دیتا ہے کہ اپنے بیٹے کو ذبح کر۔ تو آپ نے صبح کے وقت سوچا اور غور کیا کہ آیا یہ اللہ

www.waseemziyai.com

تعالےٰ کی طرف سے ہے یا شیطان کی طرف سے۔ اس لئے اس کو یوم ترویہ کہتے ہیں۔

اور اس کی نویں تاریخ کو عرفہ کہتے ہیں۔ کیوں کہ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب نویں تاریخ کی رات کو وہی خواب دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ خواب خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اسی دن حج کا فریضہ انجام دیا جاتا ہے اور۔

دسویں تاریخ کو یوم نحر کہتے ہیں۔ کیوں کہ اسی روز سیدنا حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قربانی کی صورت پیدا ہوئی۔ اور اسی دن عام مسلمان قربانیاں ادا کرتے ہیں۔

اس کے بعد گیارہویں۔ بارہویں۔ تیرہویں کے دنوں کو ایام تشریق کہتے ہیں۔ اور۔ اس ماہ کی بارہویں تاریخ کو حضور سراپا نور شفیع یوم النشور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے سیدنا حضرت علی مرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بھائی چارہ قائم کیا تھا۔

اور اس ماہ کی چودہویں تاریخ کو سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نماز میں اپنی انگوٹھی صدقہ کی تھی۔

اور اس کی چھبیسویں تاریخ کو سیدنا حضرت داؤد علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر استغفار نازل ہوئی تھی۔

اور ستائیسویں کو حادثہ حرہ رونما ہوا تھا کہ یزیدیوں نے مدینہ منورہ پر حملہ کر دیا تھا۔

اور اسی مہینہ کی اٹھائیسویں تاریخ کو سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.waseemziyai.com

مسندِ خلافت پر بیٹھے تھے۔ (عجائب المخلوقات ص ۴۶)

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت

شہنشاہِ دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کے وصال کے بعد علی الترتیب سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق، سیّدنا حضرت عمر فاروق، سیدنا حضرتِ عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالےٰ عنہم خلیفہ ہوئے۔ سیّدنا حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شہادت کے بعد تین دن تک مسندِ خلافت خالی رہی۔ اس عرصہ میں لوگوں نے سیّدنا حضرت علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم سے اس منصب کے قبول کرنے کے لئے سخت اصرار کیا۔ تو انہوں نے پہلے تو اس بارِ گراں کو اٹھانے سے انکار کر دیا۔ لیکن آخر میں مہاجرین وانصار کے اصرار سے مجبور ہو کر یہ بوجھ اٹھانا پڑا۔ اور واقعہ شہادت کے تیسرے روز ماہ ذی الحجہ میں مسجد نبوی میں جناب مرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئی۔

مسند نشینِ خلافت ہونے کے بعد سب سے پہلا کام سیّدنا حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے قاتلوں کا پتہ چلانا اور ان کو سزا دینا تھا۔ لیکن دقت یہ تھی کہ شہادت کے وقت صرف ان کی بیوی نائلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا موجود تھیں جو اس کے سوا کچھ نہ بتا سکیں کہ محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

www.waseemziyai.com

دو آدمیوں کے ساتھ جن کو وہ پہلے نہ جانتی تھیں اندر آئے۔ سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے محمد بن ابی بکر کو گرفتار کر لیا۔ تو انہوں نے قسم کھا کر اپنی برأت کا اظہار کیا کہ وہ قتل کے ارادے سے ضرور داخل ہوئے تھے لیکن حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ایک جملے سے شرمندہ ہو کر پیچھے ہٹ آئے۔ البتہ ان دونوں نابکاروں نے بڑھ کر حملہ کیا جن کو وہ بھی نہیں جانتے تھے کہ کون ہیں۔ سیدہ حضرت نائلہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے بھی اس بیان کی تصدیق کی کہ محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہما شریکِ قتل نہ تھے۔

غرضیکہ تحقیق و تفتیش کے باوجود قاتلوں کا پتہ نہ چل سکا۔ تاریخ کی کتابوں میں قاتلوں کے مختلف نام مذکور ہیں۔ لیکن شہادت کی قانونی حیثیت سے وہ مجرم ثابت نہیں ہوتے۔ اس لئے مجرمین کا کوئی پتہ نہ چلا۔ اور سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس وقت کوئی کارروائی نہ کر سکے۔

آپ کی خلافت فقیرانہ کی

آپ کے درِ دولت پر کوئی حاجب تھا نہ دربان۔ نہ ہی امیرانہ کرّوفر نہ شاہانہ تزک و احتشام۔ اس وقت جب قیصر و کسریٰ کی شہنشاہی مسلمانوں کے لئے زر و جواہر اگل رہی تھی تو اسلام کا خلیفہ ایک معمولی غریب کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ اور اس پر فیاضی کا یہ عالم کہ داد و دہش کی بدولت کبھی فقر و فاقہ کی نوبت بھی آجاتی تھی۔

ایک دفعہ منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ میری تلوار کا کون خریدار ہے۔ خدا کی قسم اگر میرے پاس ایک تہہ بند کی قیمت ہوتی تو میں اس کو فروخت نہ کرتا" ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا۔ امیر المومنین! میں تہہ بند کی

www.waseemziyai.com

قیمت قرض دیتا ہوں" (مسند احمد بن حنبل ص ۱۳۵)

اگر امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے تفصیلی احوال جاننا چاہو تو فقیر کی کتاب نورانی مواعظ حصہ پنجم کا مطالعہ کرو۔

ماہِ ذی الحجہ کی فضیلت

ذوالحجہ کا مہینہ ان چار برکت اور حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے۔ اس مبارک مہینہ میں کثرتِ نوافل۔ روزے۔ تلاوتِ قرآن۔ تسبیح وتہلیل۔ تکبیر وتقدیس اور صدقات ومبرات وغیرہ اعمال کا بہت بڑا ثواب ہے۔ اور بالخصوص اس کے پہلے دس دنوں کی اتنی فضیلت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس عشرہ کی دس راتوں کی قسم یاد فرمائی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

وَالْفَجْرِ ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۝ (سورت فجر پ ۳۰)

قسم ہے مجھے فجر کی عیدِ قربان کی اور دس راتوں کی جو ذوالحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں۔ اور قسم ہے جفت اور طاق کی جو رمضان مبارک کی آخری راتیں ہیں اور قسم ہے اپنے حبیب (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) کے معراج کے رات کی۔

اس قسم سے پتہ چلتا ہے کہ عشرہ ذی الحجہ کی بہت بڑی فضیلت ہے۔ اسی طرح ان کی فضیلت سے کتب احادیث لبریز ہیں۔ چند مبارک حدیثیں سنیں۔

www.waseemziyai.com

۱۔ عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل العشر و اراد بعضكم ان يُضحّي فلا يمس من شعره و بشره شيئًا وفي رواية فلا يأخذن شعرا ولا يقلمن ظفرا وفي رواية من رأى هلال ذي الحجة و اراد ان يضحي فلا يأخذ من شعره ولا من اظفاره۔

رواه مسلم (مشکوٰۃ ص ۱۲۷)

سیدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالٰے عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا حبیب کبریا صلی اللہ تعالٰے علیہ و بارک وسلم نے فرمایا کہ جس وقت عشرہ ذی الحجہ داخل ہوجائے اور تمہارا بعض آدمی قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو چاہیئے کہ بال اور جسم سے کسی چیز کو مس نہ کرے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا کہ بال نہ کترائے اور نہ ناخن اتروائے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص ذی الحجہ کا چاند دیکھ لے اور قربانی کا ارادہ ہو تو نہ بال منڈائے اور نہ ناخن ترشوائے۔

۲۔ عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من ايام العمل الصالح فيهن احب الى الله من هذه

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ تعالٰے علیہ و بارک وسلم نے فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہیں ہے کہ نیک عمل اس میں ان ایام عشرہ

الْاَیَّامِ الْعَشْرَةِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ یَرْجِعْ مِنْ ذَالِكَ بِشَیْئٍ۔

رواہ البخاری (مشکوٰۃ ص ۱۲۸)

سے اللہ تعالےٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہو۔ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں۔ فرمایا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں۔ مگر وہ مرد جو اپنی جان اور مال لے کر نکلا اور ان میں سے کسی چیز کے ساتھ واپس نہیں آیا۔ (سب کچھ قربان کر دیا)

۴۳: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ قَالَ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی اَنْ یَّتَعَبَّدَ لَهٗ فِیْهِنَّ مِنْ اَیَّامِ عَشْرِ ذِی الْحِجَّةِ وَاِنَّ صِیَامَ یَوْمٍ فِیْهَا یَعْدِلُ صِیَامَ سَنَةٍ وَقِیَامَ لَیْلَةٍ فِیْهِنَّ كَقِیَامِ سَنَةٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم سے، روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی دن زیادہ محبوب نہیں اللہ تعالےٰ کی طرف کہ عبادت ان میں کی جائے۔ ان دس دنوں ذی الحجہ سے۔ ان دنوں میں ایک دن کا روزہ سال کے روزوں کے برابر ہے اور ان

www.waseemziyai.com

(غنیۃ الطالبین ج ۲ ص ۲۵)
(مشکوٰۃ ص ۱۲۹)

کی ایک رات کا قیام سال کے قیام کے برابر ہے۔

یہی وجہ تھی کہ سیدنا حضرت سعد ابن جبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دس راتوں میں چراغ نہ بجھاؤ۔ اور خدام کو ان راتوں میں جاگنے اور عبادت کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ (غنیۃ الطالبین ج ۲ ص ۲۵)

ذوالحجہ کے پہلے نو دنوں کے روزے

ذوالحجہ مبارک کے پہلے عشرہ کے پہلے نو دن روزہ رکھنا بڑا ثواب ہے۔ ام المؤمنین سیدہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں۔

اَرْبَعٌ لَمْ تَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم صِيَامَ عَاشُوْرَآءَ وَالْعَشْرِ وَثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ ۔ رواه النسائی

(مشکوٰۃ ص ۱۸۰)

چار چیزوں کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم نہیں چھوڑتے تھے عاشورہ کا روزہ اور (ذوالحجہ) کے دس دن یعنی پہلے نو دن کا روزہ اور ہر ماہ کے تین دن کا روزہ۔ نماز فجر سے قبل دو رکعتیں۔

حکایت

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں عشرہ ذی الحجہ کی راتوں میں ایک بصرہ کے قبرستان میں تھا۔ تو میں نے ایک قبر سے نور کی شعاعیں نکلتی دیکھیں۔ یہ دیکھ کر میں بڑا حیران ہوا۔ اتنے میں آواز

www.waseemziyai.com

آئی۔ اے سفیان ثوری! اگر تو نے بھی نو دن ذی الحجہ کے روزے رکھے تو تیری قبر سے بھی اسی طرح نور نکلے گا۔

(نزہتہ المجالس ج ۱ ص ۱۴۴)

حکایت

سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ عہد رسالت میں ایک شخص سماع یعنی غنا۔ راگ ناچ گانا کو دوست رکھتا تھا مگر جب ذو الحجہ کا چاند نظر آجاتا تو روزے رکھنا شروع کر دیتا محبوب کبریا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے اس شخص کو بلا کر پوچھا کہ تو کس وجہ سے ان دنوں کا روزہ رکھتا ہے۔

اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم یہ دن حج کے دنوں میں سے ہیں۔ مجھے یہ بات پسند آئی کہ اللہ تعالےٰ مجھے حاجیوں کی دعاؤں میں شریک فرمائے۔

سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تجھے ہر دن کے روزے کے بدلہ میں ایک سو مسلمان غلاموں کو آزاد کرنے اور سو اونٹ کے صدقہ کرنے اور سو گھوڑے اللہ تعالےٰ کی راہ میں دینے کا، ثواب ملے گا۔ اور یوم ترویہ کے روزے کے بدلے ایک ہزار غلام آزاد کرنے اور ایک ہزار اونٹ صدقہ کرنے اور ایک ہزار گھوڑوں کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینے کا ثواب ملے گا۔

اور عرفہ کے روزے کے بدلے میں دو ہزار غلاموں کو آزاد کرنے اور دو ہزار اونٹ کے صدقہ کرنے اور دو ہزار گھوڑوں کا اللہ تعالےٰ کی راہ میں۔

www.waseemziyai.com

دینے کا ثواب ملے گا۔ اور ایک سال گزشتہ اور سال آئندہ کے روزوں کا ثواب بھی ملے گا۔ (غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۲۵)

عرفہ کا روزہ

ان دنوں میں عرفہ کا دن بڑا معظم دن ہے کہ عرفہ کا روزہ ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے مگر یہ غیر محرم کے حق میں ہے اور محرم عرفہ کے دن روزہ نہ رکھے تاکہ مناسک حج کے ادا کرنے میں سستی نہ ہو۔ (ماثبت من السنۃ ص ۱۷۹)

حکایت

ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہوگئی ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ایک دوست کے آگے دس نور دیکھے اور اپنے آگے صرف دو نور نظر آتے۔ اس سے مجھے تعجب ہوا۔ اتنے میں مجھے بتایا گیا کہ تیرے دوست نے دس سال عرفہ کا روزہ رکھا تھا۔ اس لئے اس کے آگے دس نور ہیں۔ اور تو نے صرف دو سال عرفہ کا روزہ رکھا تھا اس لئے تیرے آگے صرف دو نور ہیں۔ (نزہۃ المجالس جلد اول ص ۱۴۴)

قربانی کے دن کی فضیلت

یوں تو ذوالحجہ کا سارا عشرہ ہی نورٌ علیٰ نور ہے۔ اور ہر نیک عمل کا ثواب بہت ملتا ہے۔ مگر دسویں ذوالحجہ کا دن سب سے زیادہ معظم ہے۔ خدائے بزرگ و برتر نے اس دن کی فجر کی قسم کھائی ہے وَالْفَجْرِ مجھے عید قربان کی فجر کی قسم۔ اس دن میں ہر ایک نیک عمل بڑی فضیلت رکھتا ہے۔ مگر اس روز سب سے زیادہ

www.waseemziyai.com

محبوب عمل قربانی کرنا ہے۔ محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ۔

۱: مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَ اِنَّهٗ لَيَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُوْنِهَا وَ اَشْعَارِهَا وَ اَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا ۔

رواہ الترمذی وابن ماجہ

(مشکوٰۃ ص ۱۲۸)

نہیں کیا ابن آدم نے کوئی عمل دن نحر کے کہ محبوب تر ہو نزدیک اللہ تعالےٰ کے جاری کرنے خون کے سے۔ اور تحقیق وہ جانور ذبح کیا ہوا آوے گا دن قیامت کے سینگوں اور بالوں اور کھروں اپنے کے۔ اور تحقیق خون قربانی کا البتہ قبول ہوتا ہے بارگاہِ الٰہی میں پہلے اس سے کہ گرے زمین پر بس خوش کرو ساتھ اس کے نفسوں کو۔

۲: قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِيُّ قَالَ سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا لَنَا فِيْهَا

صحابۂ پاک رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین نے رسالت مآب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم یہ قربانیاں کیسی ہیں۔ فرمایا تمہارے باپ

www.waseemziyai.com

قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ قَالُوْا فَالصُّوْفُ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ

رواہ احمد وابن ماجہ

(مشکوٰۃ ص ۱۲۹)

ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے۔ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم ہمیں اس میں کیا ثواب ملے گا؟ فرمایا ہر بال کے بدلے ایک نیکی ملے گی۔ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم صوف میں کیا ثواب ہے۔ فرمایا صوف کے ہر بال میں ایک نیکی ملیگی۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ قربانی کے دن قربانی کرنا سب سے زیادہ فضیلت والا عمل ہے۔ ہر مسلمان مرد اور عورت پر صاحب استطاعت پر واجب ہے کہ وہ اس دن قربانی کر کے دربار الٰہی سے بہت بڑا ثواب حاصل کرے۔

قربانی کے مسائل

قربانی واجب ہونے کی شرائط یہ ہیں۔

۱ : اسلام میں غیر مسلم پر قربانی واجب نہیں ہے۔

۲ : اقامت یعنی مقیم ہونا۔ مسافر پر واجب نہیں ہے۔

۳ : تونگری یعنی مالک نصاب ہونا۔ یہاں مال داری سے مراد وہی ہے جس سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہے۔ وہ مراد نہیں کہ جس سے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

www.waseemziyai.com

۴ ؛ حریت یعنی آزاد ہونا ۔ جو آزاد نہ ہو اس پر قربانی واجب نہیں ہے کہ غلام کے پاس مال ہی نہیں ۔ لہذا عبادت مالیہ اس پر واجب نہیں ۔ مرد ہونا اس کے لئے شرط نہیں ۔ عورتوں پر واجب ہے جس طرح مردوں پر واجب ہوتی ہے ۔ اس کے لئے بلوغ شرط ہے یا نہیں ؟ اس میں اختلاف ہے اور نابالغ پر واجب ہے تو آیا خود اس کے مال سے قربانی کی جائے گی یا اس کا باپ اپنے مال سے قربانی کرے گا ۔ ظاہر الروایت یہ ہے کہ نہ خود نابالغ پر واجب ہے اور نہ اس کی طرف سے اس کے باپ پر واجب ہے ۔ اور اسی پر فتوےٰ ہے ۔

(درمختار)

مسئلہ مسافر پر اگرچہ قربانی واجب نہیں مگر نفل کے طور کرے تو کرسکتا ہے ۔ ثواب پائے گا ۔ حج کرنے والے جو مسافر ہوں ان پر قربانی واجب نہیں ۔ اور مقیم ہوں تو واجب ہے ۔ جیسے کہ مکہ مکرمہ کے رہنے والے حج کریں تو چونکہ یہ مسافر نہیں ۔ ان پر قربانی واجب ہوگی ۔

(درمختار ۔ ردالمحتار)

مسئلہ شرائط کا پورے وقت میں پایا جانا ضروری نہیں بلکہ قربانی کے لئے جو وقت مقرر ہے اس کے کسی حصہ میں پایا جانا وجوب کے لئے کافی ہے ۔ مثلاً ایک شخص ابتدائے وقت قربانی میں کافر تھا پھر مسلمان ہوگیا ۔ اور ابھی قربانی کا وقت باقی ہے ، اس پر قربانی واجب ہے ۔ جب کہ دوسرے شرائط پائے جائیں ۔

اسی طرح اگر غلام تھا ۔ اور آزاد ہوگیا تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے ۔ یونہی

www.waseemziyai.com

اول وقت میں مسافر تھا اور اثنائے وقت میں مقیم ہوگیا۔ اس پر بھی قربانی واجب ہوگئی۔ یا فقیر تھا اور وقت کے اندر مال دار ہوگیا۔ اس پر بھی قربانی واجب ہے (عالمگیری)

مسئلہ قربانی واجب ہونے کا سبب وقت ہے جب وہ آگیا اور شرائط وجوب پائے گئے، قربانی واجب ہوگئی۔ اور اس کا رکن ان مخصوص جانوروں میں کسی کو قربانی کی نیت سے ذبح کرنا ہے۔ قربانی کی نیت سے دوسرے جانور مثلاً مرغ کو ذبح کرنا جائز نہیں ہے۔ (درمختار)

مسئلہ جو شخص دو سو درم یا بیس دینار یعنی ۷½ تولے سونے کا مالک ہو۔ یا حاجت کے سوا کسی ایسی چیز کا مالک ہو کہ جس کی قیمت دو سو درم ہو وہ غنی ہے اس پر قربانی واجب ہے۔ حاجت سے مراد رہنے کا مکان اور خانہ داری کا سامان جس کی حاجت ہو۔ اور سواری کا جانور اور خادم اور پہننے کے کپڑے ان کے سوا جو چیزیں ہوں وہ حاجت سے زائد ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ایک شخص پر دَین یعنی قرضہ ہے اور اس کے اموال سے دَین کی مقدار مجرا کی جائے تو نصاب نہیں رہتا۔ اس پر قربانی واجب نہیں ہے۔ اور اگر اس کا مال یہاں موجود نہیں ہے اور ایام قربانی گزرنے کے بعد وہ مال اسے وصول ہوگیا تو قربانی واجب نہیں ہے۔

(عالمگیری)

مسئلہ ایک شخص کے پاس دو سو درم یعنی ۵۲½ تولہ چاندی تھی۔ سال پورا ہوا۔ اور ان میں سے پانچ درم زکوٰۃ میں

www.waseemziyai.com

دیئے۔ ایک سو پچانوے باقی رہ گئے۔ اب قربانی کا دن آیا تو قربانی واجب ہے۔ اور اگر اپنے ضروریات میں پانچ درم خرچ کرتا تو قربانی واجب نہ ہوتی۔ (عالمگیری)

مسئلہ مالک نصاب نے قربانی کے لئے بکری خریدی تھی وہ گم ہو گئی اور اس شخص کا مال نصاب سے کم ہو گیا۔ اب قربانی کا دن آیا تو اس پر یہ ضروری نہیں کہ دوسرا جانور خرید کر قربانی کرے۔ اور اگر وہ بکری قربانی ہی کے دنوں میں مل گئی۔ اور یہ شخص اب بھی مالک نصاب نہیں ہے تو اس پر بکری کی قربانی واجب نہیں ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ عورت کا مہر شوہر کے ذمہ باقی ہے۔ اور شوہر مالدار ہے تو اس مہر کی وجہ سے عورت کو مالک نصاب نہیں مانا جائے گا۔ اگرچہ مہر معجل ہو۔ اور اگر عورت کے پاس اس کے بقدر نصاب مال نہیں ہے تو عورت پر قربانی واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ کسی کے پاس دو سو درم کی قیمت کا قرآن مجید ہے۔ اگر وہ اسے دیکھ کر اچھی طرح تلاوت کر سکتا ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہے چاہے اس میں تلاوت کرتا ہو یا نہ کرتا ہو۔ اور اگر اچھی طرح اسے دیکھ کر تلاوت نہ کر سکتا ہو، تو واجب ہے۔ کتابوں کا بھی یہی حکم ہے کہ اس کے کام کی ہیں تو قربانی واجب نہیں ورنہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ایک مکان جاڑے کے لئے اور ایک گرمی کے لئے یہ حاجت میں داخل ہے۔ ان کے علاوہ اس کے پاس تیسرا مکان ہو جو حاجت سے زائد ہے اگر یہ دو سو درم کا ہے تو قربانی واجب ہے۔ اسی طرح

www.waseemziyai.com

گرمی جاڑے کے بچھونے حاجت میں داخل ہیں ۔ اور تیسرا بچھونا جو حاجت سے زائد ہے اس کا اعتبار ہوگا ۔

غازی کے لئے دو گھوڑے حاجت میں داخل ہیں ۔ تیسرا حاجت سے زائد ہے ۔ اسلحہ غازی کی حاجت میں داخل ہے ۔ ہاں اگر ہر قسم کے دو ہتھیار ہوں تو دوسرے کو حاجت سے زائد قرار دیا جائے گا ۔

گاؤں کے زمیندار کے پاس ایک گھوڑا حاجت میں داخل ہے ۔ اور اگر دو ہوں تو دوسرے کو زائد مانا جائے گا ۔

گھر میں پہننے کے کپڑے اور کام کاج کے وقت پہننے کے کپڑے اور جمعہ و عید اور دوسرے موقعوں پر پہن کر جانے کے کپڑے یہ سب حاجت میں داخل ہیں اور تین کے سوا چوتھا جوڑا اگر دو سو درم کا ہے تو قربانی واجب ہے ۔

(ردالمختار)

مسئلہ بالغ لڑکوں یا بی بی کی طرف سے قربانی کرنا چاہتا ہے تو ان سے اجازت حاصل کرے بغیر ان کے کہے اگر دی تو ان کی طرف سے واجب ادا نہ ہوگا ۔ اور نابالغ کی طرف سے اگرچہ واجب نہیں مگر کر دینا بہتر ہے ۔

(عالمگیری)

مسئلہ قربانی کا حکم یہ ہے کہ اس کے ذمہ جو قربانی واجب ہے کر لینے سے بری الذمہ ہوگیا ۔ اور اچھی نیت سے کی ہے ۔ ریاء وغیرہ کی مداخلت نہیں تو اللہ کے فضل سے امید ہے کہ آخرت میں اس کا ثواب ملے ۔

(درمختار)

www.waseemziyai.com

مسئلہ ایک شخص فقیر تھا مگر اس نے قربانی کر ڈالی۔ اس کے بعد ابھی وقت قربانی کا باقی تھا کہ غنی ہوگیا۔ تو اس کو پھر قربانی کرنی چاہیئے کہ پہلے جو کی تھی وہ واجب نہ تھی اور اب واجب ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ وہ پہلی قربانی کافی ہے۔ اور اگر باوجود مالک نصاب ہونے کے اس نے قربانی نہ کی اور وقت ختم ہونے کے بعد فقیر ہوگیا۔ تو اس پر بکری کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔ یعنی وقت گزرنے کے بعد قربانی ساقط نہیں ہوگی۔ اور اگر مالک نصاب بغیر قربانی کئے ہوئے انہی دنوں میں مر گیا تو اس کی قربانی ساقط ہوگئی۔ (درمختار)

مسئلہ قربانی کے وقت میں قربانی کرنا ہی لازم ہے کوئی دوسری چیز اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتی۔ مثلاً بجائے قربانی کے اس نے بکری یا اس کی قیمت صدقہ کردی یہ کافی نہیں ہے۔ اس میں نیابت ہوسکتی ہے یعنی خود کرنا ضروری نہیں دوسرے کو اجازت دے دی اس نے کر دی یہ ٹھیک ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ جب قربانی کے شرائط مذکورہ پائے جائیں تو بکری کا ذبح کرنا یا اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ واجب ہے۔ ساتویں حصہ سے کم نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اونٹ یا گائے کے شرکاء میں اگر کسی کا ساتویں حصے سے کم ہے تو کسی کی قربانی نہیں ہوئی۔ یعنی جس کا ساتواں حصہ یا اس سے زیادہ ہے اس کی بھی قربانی نہیں ہوئی۔ گائے یا اونٹ میں ساتویں حصے سے زیادہ کی قربانی ہوسکتی ہے۔ مثلاً گائے کو چھ یا پانچ یا چار شخصوں کی طرف سے قربانی کریں ہوسکتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ سب شرکاء

www.waseemziyai.com

کے حصے برابر ہوں ۔ بلکہ کم و بیش بھی ہو سکتے ہیں ۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ جس کا حصہ کم ہے تو ساتویں حصہ سے کم نہ ہو۔ (درمختار)

مسئلہ سات شخصوں نے پانچ گایوں کی قربانی کی یہ جائز ہے کہ ہر گائے میں ہر شخص کا ساتواں حصہ ہوا۔ اور آٹھ شخصوں نے پانچ یا چھ گایوں میں حصہ مساوی کی شرکت کی ۔ یہ ناجائز ہے کہ ہر گائے میں ہر ایک کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہے ۔ سات بکریوں کی سات شخصوں نے شریک ہو کر قربانی کی ۔ یعنی ہر ایک کا ہر بکری میں ساتواں حصہ ہے تو استحساناً قربانی ہو جائے گی۔ یعنی ہر ایک کی ایک ایک بکری پوری قرار دی جائے گی ۔ یوں ہی دو شخصوں نے دو بکریوں میں شرکت کر کے قربانی کی تو بطور استحسان ہر ایک کی قربانی ہو جائے گی ۔ (ردالمختار)

مسئلہ شرکت میں گائے کی قربانی ہوئی تو ضروری ہے کہ گوشت وزن کر کے تقسیم کیا جائے ، اندازے سے تقسیم نہ ہو۔ کیوں کہ ہو سکتا ہے کہ کسی کو زائد یا کم ملے اور یہ ناجائز ہے۔ یہاں یہ خیال نہ کیا جائے کہ کم و بیش ہو گا ۔ تو ہر ایک کو اس کو دوسرے کے لئے جائز کر دے گا ۔ کہہ دے گا کہ اگر کسی کو زائد پہنچ گیا ہے تو معاف کیا کہ یہاں عدم جواز حق شرع ہے اور ان کو اس کے معاف کرنے کا حق نہیں ہے ۔

(درمختار ۔ ردالمختار)

قربانی کا وقت

مسئلہ : قربانی کا وقت دسویں ذی الحجہ کے طلوع صبح صادق سے

www.waseemziyai.com

بارہویں کے غروب آفتاب تک ہے۔ یعنی تین دن دو راتیں۔ اور ان دنوں کو ایام نحر کہتے ہیں۔ گیارہ سے تیرہ۔ تین دنوں کو ایام تشریق کہتے ہیں۔ لہذا بیچ کے دو دن ایام نحر اور ایام تشریق ہیں۔ اور پہلا دن یعنی دسویں ذی الحجہ صرف یوم نحر اور پچھلا دن یعنی تیرہویں ذی الحجہ صرف یوم تشریق ہے۔

(درمختار)

مسئلہ دسویں کے بعد کی دونوں راتیں ایام نحر میں داخل ہیں۔ ان میں بھی قربانی ہوسکتی ہے مگر رات میں ذبح کرنا مکروہ ہے۔

(عالمگیری)

مسئلہ پہلا دن یعنی دسویں تاریخ سب سے افضل ہے۔ پھر گیارہویں اور پچھلا دن یعنی بارہویں سب سے کم درجہ ہے۔ اور اگر تاریخوں میں شک ہو۔ یعنی تیس کا چاند مانا گیا ہے اور انتیس ہونے کا بھی شبہ ہے مثلاً گمان تھا کہ انتیس کا چاند ہوگا مگر ابر وغیرہ کی وجہ سے نہ دکھایا۔ شہادتیں گزریں مگر کسی وجہ سے قبول نہ ہوئیں۔ ایسی حالت میں دسویں کے متعلق یہ شبہ ہے کہ شاید آج گیارہویں ہو تو بہتر یہ ہے کہ قربانی کو بارہویں تک مؤخر نہ کرے۔ یعنی بارہویں سے پہلے کر ڈالے۔ کیوں کہ بارہویں کے متعلق تیرہویں تاریخ ہونے کا شبہ ہوگا۔ تو یہ شبہ ہوگا کہ وقت سے بعد میں ہوئی۔ اور اس صورت میں اگر بارہویں کو قربانی کی جس کے متعلق تیرہویں ہونے کا شبہ ہے تو بہتر یہ ہے کہ سارا گوشت صدقہ کر ڈالے بلکہ ذبح کی ہوئی بکری اور زندہ بکری میں قیمت کا تفاوت ہو کہ زندہ کی قیمت کچھ زیادہ ہے تو اس زیادتی کو بھی صدقہ کر دے۔

(عالمگیری)

www.waseemziyai.com

مسئلہ ایامِ نحر میں قربانی کرنا قیمت کے صدقہ کر دینے سے افضل ہے۔ کیوں کہ قربانی واجب ہے یا سنت۔ اور صدقہ کرنا تطوّع محض ہے۔ لہذا قربانی افضل ہوئی۔ اور وجوب کی صورت میں بغیر قربانی کئے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ شہر میں قربانی کی جائے تو شرط یہ ہے کہ نماز عید پڑھنے کے بعد کرے۔ لہذا نماز عید سے پہلے شہر میں قربانی نہیں ہو سکتی۔ اور دیہات میں چونکہ نماز عید نہیں ہے۔ یہاں طلوع فجر کے بعد سے ہی قربانی ہو سکتی ہے۔ دیہات میں بہتر یہ ہے کہ طلوع آفتاب کے بعد قربانی کی جائے اور شہر میں بہتر یہ ہے کہ عید کا خطبہ ہو چکنے کے بعد قربانی کی جائے۔

(عالمگیری)

مسئلہ اگر شہر میں متعدد جگہ عید کی نماز ہوتی ہو۔ تو پہلی جگہ نماز ہو چکنے کے بعد قربانی جائز ہے۔ یعنی یہ ضروری نہیں کہ عید گاہ میں نماز ہو جائے تو جب ہی قربانی کی جائے بلکہ کسی مسجد میں نماز پڑھی گئی اور ابھی عید گاہ میں نہ ہوئی جب بھی ہو سکتی ہے۔

(در مختار۔ ردالمختار)

مسئلہ دسویں کو اگر عید کی نماز نہیں ہوئی۔ تو قربانی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وقت نماز جاتا رہے یعنی زوال کا وقت آجائے اب قربانی ہو سکتی ہے۔ اور دوسرے یا تیسرے دن نماز عید سے قبل قربانی ہو سکتی ہے۔

(در مختار)

www.waseemziyai.com

مسئلہ منیٰ میں چونکہ عید کی نماز نہیں ہوتی ۔ لہٰذا وہاں جو قربانی کرنا چاہے طلوعِ فجر کے بعد سے کرسکتا ہے ۔ اس کے لئے وہی حکم ہے جو دیہات کا ہے ۔ کسی شہر میں اگر فتنہ کی وجہ سے نماز عید نہ ہو تو وہاں دسویں کی طلوعِ فجر کے بعد قربانی ہوسکتی ہے ۔

(درمختار ۔ ردالمحتار)

مسئلہ یہ گمان تھا کہ آج عرفہ کا دن ہے اور کسی نے زوال آفتاب کے بعد قربانی کرلی ۔ پھر معلوم ہوا کہ عرفہ کا دن نہ تھا بلکہ دسویں تاریخ تھی تو قربانی جائز ہوگئی ۔ یوں ہی اگر دسویں کو نماز عید سے پہلے قربانی کرلی پھر معلوم ہوا کہ دسویں نہ تھی بلکہ گیارہویں تھی تو اس کی بھی قربانی جائز ہوگئی ۔

(عالمگیری)

مسئلہ نویں کے متعلق کچھ لوگوں نے گواہی دی کہ دسویں ہے ۔ اس بنا پر اسی روز نماز پڑھ کر قربانی کی پھر معلوم ہوا کہ گواہی غلط تھی وہ نویں تاریخ تھی تو نماز بھی ہوگئی اور قربانی بھی ہوگئی ۔

(درمختار)

مسئلہ ایامِ نحر گزر گئے اور جس پر قربانی واجب تھی اس نے نہیں کی ہے تو قربانی فوت ہوگئی ۔ اب یہ نہیں ہوسکتی ۔ پھر اگر اس نے قربانی کا جانور مُعیّن کر رکھا ہے ۔ مثلاً معین جانور کے قربانی کی منت مانی ہے وہ شخص غنی ہو یا فقیر بہر صورت اس معین جانور کو زندہ صدقہ کرے ۔ اور اگر ذبح کر ڈالا تو سارا گوشت صدقہ کرے اس میں سے کچھ نہ کھائے اور اگر کچھ کھالیا ہے تو جتنا کھایا ہے اس کی قیمت صدقہ کرے اور اگر ذبح کئے جانور کی قیمت

زندہ جانور سے کچھ کم ہے تو جتنی کمی ہے اسے بھی صدقہ کرے۔

اور فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا ہے اور قربانی کے دن نکل گئے۔ چونکہ اس پر بھی اس معین جانور کی قربانی واجب ہے۔ لہٰذا اس جانور کو زندہ صدقہ کر دے۔ اور اگر ذبح کر ڈالا تو وہی حکم ہے جو منت میں مذکور ہوا یہ حکم اسی صورت میں ہے کہ قربانی ہی کے لئے خریدا ہو۔ اور اگر اس کے پاس پہلے سے کوئی جانور تھا اور اس نے اس کے قربانی کرنے کی نیت کر لی۔ یا خریدنے کے بعد قربانی کی نیت کی تو اس پر قربانی واجب نہ ہوئی۔

اور غنی نے قربانی کے لئے جانور خرید لیا۔ تو وہی جانور صدقہ کر دے۔ اور ذبح کر ڈالا تو وہی حکم ہے جو مذکور ہوا۔ اور نہ خریدا ہو تو بکری کی قیمت صدقہ کرے (درمختار۔ ردالمحتار)

مسئلہ قربانی کے دن گزر گئے اور اس نے قربانی نہیں کی اور جانور یا اس کی قیمت کو صدقہ بھی نہیں کیا۔ یہاں تک کہ دوسری بقرعید آگئی۔ اب یہ چاہتا ہے کہ سال گزشتہ کی قربانی کی قضا اس سال کر لے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اب بھی وہی حکم ہے کہ جانور یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔

(عالمگیری)

مسئلہ جس جانور کی قربانی واجب تھی۔ ایام نحر گزرنے کے بعد اسے بیچ ڈالا تو ثمن کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

(عالمگیری)

مسئلہ کسی شخص نے یہ وصیت کی کہ اس کی طرف سے قربانی کر دی جائے اور یہ نہیں بتایا کہ گائے یا بکری کس جانور کی قربانی

کی جائے اور نہ ہی قیمت بیان کی کہ اتنے کا جانور خرید کر قربانی کی جائے تو یہ وصیت جائز اور بکری قربان کر دینے سے وصیت پوری ہوگئی۔ اور اگر کسی کو وکیل کیا کہ میری طرف سے قربانی کر دینا اور گائے یا بکری کا تعین نہ کیا اور قیمت بھی بیان نہیں کی تو یہ توکیل صحیح نہیں ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ قربانی کی منت مانی اور یہ معین نہیں کیا کہ گائے کی قربانی کرے گا یا بکری کی۔ تو منت صحیح ہے۔ بکری کی قربانی کر دینا کافی ہے۔ اور بکری کی قربانی کی منت مانی تو اونٹ یا گائے قربانی کر دینے سے منت پوری ہو جائے گی۔ منت کی قربانی میں سے کچھ نہ کھائے بلکہ سارا گوشت وغیرہ صدقہ کر دے۔ اور کچھ کھالیا تو جتنا کھایا اس کی قیمت صدقہ کرے۔

(عالمگیری)

قربانی کے جانوروں کا بیان

قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں۔ ۱: اونٹ۔ ۲: گائے۔ ۳: بکری ہر قسم میں اس کی جتنی نوعیں ہیں سب داخل ہیں۔ نر اور مادہ۔ خصی اور غیر خصی سب کا ایک حکم ہے یعنی سب کی قربانی ہو سکتی ہے۔ بھینس گائے میں شمار ہے اس کی بھی قربانی ہو سکتی ہے۔ بھیڑ اور دنبہ بکری میں داخل ہیں۔ ان کی بھی قربانی ہو سکتی ہے۔ (عالمگیری)

www.waseemziyai.com

مسئلہ وحشی جانور جیسے نیل گائے اور ہرن۔ ان کی قربانی نہیں ہوسکتی۔ وحشی اور گھریلو جانور سے مل کر بچہ پیدا ہوا۔ مثلاً ہرن اور بکری سے اس میں ماں کا اعتبار ہے۔ یعنی اس بچہ کی ماں اگر بکری ہے تو جائز ہے۔ اور بکرے اور ہرنی سے پیدا ہوا ہے تو ناجائز ہے۔

(عالمگیری)

قربانی کے جانوروں کی عمریں

قربانی کے جانور کی کم ازکم یہ عمر ہونی چاہیئے۔ اونٹ پانچ سال کا۔ اور گائے دو سال کی۔ اور بکری ایک سال کی۔ اس سے عمر کم ہو تو قربانی جائز نہیں۔ زیادہ ہو تو جائز ہے بلکہ افضل ہے۔ ہاں دنبہ یا بھیڑ کا بچہ چھ ماہہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔

(در مختار)

مسئلہ بکری کی قیمت اور گوشت اگر گائے کے ساتویں حصہ کے برابر ہو تو بکری افضل ہے۔ اور گائے کے ساتویں حصہ میں بکری سے زیادہ گوشت ہو تو گائے افضل ہے۔ یعنی جب دونوں کی ایک ہی قیمت ہو اور مقدار گوشت بھی ایک ہی ہو۔ تو جس کا گوشت اچھا ہو وہ افضل ہے۔ اور گوشت کی مقدار میں فرق ہو تو جس میں گوشت زیادہ ہو وہ افضل ہے۔ اور مینڈھا بھیڑ سے۔ اور دنبہ۔ دنبی سے افضل ہے جب کہ گوشت دونوں

کا برابر ہو۔ بکری بکرے سے افضل ہے مگر خصی بکرا بکری سے افضل ہے۔ اور اونٹنی اونٹ سے اور گائے بیل سے افضل ہے جبکہ گوشت اور قیمت میں برابر ہوں۔ (درمختار۔ ردالمختار)

قربانی کا جانور کیسا ہونا چاہیئے

قربانی کے جانور کو عیب سے خالی ہونا چاہیئے۔ اور تھوڑا عیب ہو تو، قربانی ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی اور زیادہ عیب ہو تو ہوگی ہی نہیں۔ جس کے پیدائشی سینگ نہ ہوں اس کی قربانی جائز ہے۔ اگر سینگ تھے مگر ٹوٹ گیا اگر مینگ تک ٹوٹا ہے تو ناجائز ہے۔ اس سے کم ٹوٹا ہے تو جائز ہے۔

جس جانور میں جنوں ہے اور اس حد کا ہے کہ وہ جانور چرتا بھی نہیں ہے تو اس کی قربانی ناجائز ہے۔ اور اگر اس حد کا نہیں ہے تو جائز ہے۔

خصی یعنی جس کے خصیے نکال لئے گئے ہوں۔ یا مجبوب یعنی جس کے خصیے اور عضوِ تناسل سب کاٹ لئے گئے ہوں ان کی قربانی جائز ہے۔

اتنا بوڑھا کہ بچہ کے قابل نہ رہا۔ یا داغا ہوا جانور۔ یا جس کے دودھ نہ اترتا ہو ان سب کی قربانی جائز ہے۔

خارشی جانور کی قربانی جائز ہے جب کہ فربہ ہو۔ اور اتنا لاغر کہ ہڈی میں مغز نہ رہا ہو جائز نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ بھینگے جانور کی قربانی جائز ہے۔ اندھے جانور کی قربانی جائز نہیں ہے۔ اور کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو اس کی بھی قربانی

www.waseemziyai.com

ناجائز ہے۔

اتنا لاغر کہ جس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو۔ اور لنگڑا جو قربان گاہ تک اپنے پاؤں سے نہ جا سکے۔ اور اتنا بیمار کہ جس کی بیماری ظاہر ہو۔ اور جس کے کان یا دم یا چکی کٹے ہوں یعنی عضو تہائی سے زیادہ کٹا ہو۔ ان سب کی قربانی ناجائز ہے۔ اور اگر کان یا دم یا چکی تہائی یا اس سے کم کٹی ہو تو جائز ہے۔

جس جانور کے پیدائشی کان نہ ہوں۔ یا ایک کان نہ ہو اس کی قربانی ناجائز ہے۔ اور جس کے کان چھوٹے ہوں اس کی جائز ہے۔ جس جانور کی تہائی سے زیادہ نظر جاتی رہی۔ اس کی بھی قربانی ناجائز ہے۔

(ہدایہ۔ درمختار۔ عالمگیری)

مسئلہ جس کے دانت نہ ہوں۔ یا جس کے تھن کٹے ہوں یا خشک ہوں۔ اس کی قربانی ناجائز ہے۔ بکری میں ایک تھن کا خشک ہونا ناجائز ہونے کے لئے کافی ہے۔ اور گائے بھینس میں دو خشک ہوں تو ناجائز ہے۔ جس کی ناک کٹی ہو یا علاج کے ذریعہ اس کا دودھ خشک کر دیا ہو اور خُنثیٰ جانور یعنی جس میں نر و مادہ دونوں کی علامتیں ہوں۔ اور جلالہ جو صرف غلیظ کھاتا ہو ان سب کی قربانی ناجائز ہے۔ (درمختار)

مسئلہ بھیڑ یا دنبہ کی اون کاٹ لی گئی ہو اس کی قربانی جائز ہے۔ اور جس جانور کا ایک پاؤں کاٹ لیا گیا ہو اس کی قربانی ناجائز ہے۔

(عالمگیری)

www.waseemziyai.com

قربانی کا گوشت

قربانی کا گوشت خود بھی کھا سکتا ہے۔ اور دوسرے شخص غنی یا فقیر کو بھی دے سکتا ہے۔ کھلا سکتا ہے۔ بلکہ اس میں سے کچھ کھا لینا قربانی کرنے والے کے لئے مستحب ہے۔ بہتر یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کرے۔ ایک حصہ فقراء کے لئے اور ایک حصہ دوست احباب کے لئے۔ اور ایک اپنے گھر والوں کے لئے۔ ایک تہائی سے کم صدقہ نہ کرے۔ اور کل کا صدقہ کر دینا بھی جائز ہے۔ اور کل کا کل گھر میں رکھ لے یہ بھی جائز ہے۔ تین دن سے زائد اپنے اور گھر والوں کے کھانے کے لئے رکھ لینا بھی جائز ہے۔

اور بعض حدیثوں میں جو اس کی ممانعت آئی ہے وہ منسوخ ہے۔ اگر اس شخص کے اہل و عیال بہت ہوں۔ اور صاحب وسعت نہیں تو بہتر یہ ہے کہ سارا گوشت اپنے بال بچوں کے لئے رکھ چھوڑے۔ (عالمگیری)

قربانی کا چمڑا

قربانی کا چمڑا اور اس کی جھول اور رسی اور اس کے گلے کا ہار ان سب چیزوں کو صدقہ کر دے۔ قربانی کے چمڑے کو خود اپنے کام میں لا سکتا ہے۔ یعنی اس کو باقی رکھتے ہوئے اپنے کسی کام میں لا سکتا ہے۔ مثلاً اس کی جانماز بنائے چھلنی، تھیلی، مشکیزہ، دسترخوان، ڈول وغیرہ بنائے یا کتابوں کی

www.waseemziyai.com

جلدوں میں لگانے۔ یہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ چمڑے کا ڈول بنایا تو اسے اپنے کام میں لانے۔ اور اجرت پر نہ دے۔ اگر اجرت پر دے دیا تو اس اجرت کو صدقہ کرے۔ (ردالمختار)

مسئلہ قربانی کے چمڑے کو ایسی چیزوں سے بدل سکتا ہے جس کو باقی رکھتے ہوئے اس سے نفع اٹھایا جائے جیسے کتاب ایسی چیز سے بدل نہیں سکتا۔ جس کو ہلاک کر کے نفع حاصل کیا جاتا ہو۔ جیسے روٹی گوشت۔ سرکہ۔ روپیہ۔ پیسہ۔ اور اگر اسے ان چیزوں کو چمڑے کے عوض میں حاصل کیا تو ان چیزوں کو صدقہ کردے۔ (درمختار)

مسئلہ اگر قربانی کی کھال کو روپے کے عوض میں بیچا مگر اس لئے نہیں کہ اس کو اپنی ذات پر۔ بال بچوں پر صرف کرے گا۔ بلکہ اس لئے کہ اسے صدقہ کردے گا جائز ہے۔ (عالمگیری)

جیسا کہ آج کل اکثر لوگ کھال مدارس اسلامیہ میں دیا کرتے ہیں۔ اور بعض مرتبہ وہاں کھال بھیجنے میں دقت ہوتی ہے اسے بیچ کر روپیہ بھیج دیتے ہیں یا کئی شخصوں کو دینا ہوتا ہے اسے بیچ کر ان فقراء پر تقسیم کر دیتے ہیں۔ یہ بیع جائز ہے اس میں حرج نہیں۔ اور حدیث میں جو اس کے بیچنے کی ممانعت آئی ہے اس سے مراد اپنے لئے بیچنا ہے۔

مسئلہ قربانی کا چمڑا یا گوشت یا اس میں کی کوئی چیز قصاب یا ذبح کرنے والے کو اجرت میں نہیں دے سکتا کہ اس کو اجرت میں دینا بھی بیچنے ہی کے معنی میں ہے۔ (ہدایہ)

www.waseemziyai.com

ماہِ ذی الحجہ کے نفل

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص اول رات ذوالحجہ میں چار رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ھو اللہ احد پچیس مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالےٰ اس کے لئے بیشمار ثواب لکھتا ہے۔

اور حضور رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا جو شخص دسویں ذی الحجہ تک ہر رات وتروں کے بعد دو رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورت کوثر اور اخلاص تین تین دفعہ پڑھے تو اس کو اللہ تعالےٰ مقام اعلیٰ علیین میں داخل فرمائے گا۔ اور اس کے ہر بال کے بدلہ میں ہزار نیکیاں لکھے گا اور اس کو ہزار دینار صدقہ دینے کا ثواب ملے گا۔

اگر کوئی اس مہینہ کی کسی رات کی پچھلی تہائی رات میں چار رکعت نفل پڑھے جس کی ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد آیۃُ الکرسی تین بار اور قل ھو اللہ احد تین بار اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے۔

سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّتِ وَ الْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ
ذِی الْقُدْرَۃِ وَ الْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ
ذِی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا
ھُوَ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَ ھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ

www.waseemziyai.com

سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعِبَادِ وَ الْبِلَادِ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا عَلٰى كُلِّ حَالٍ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا رَبُّنَا جَلَّ جَلَالُهٗ وَ قُدْرَتُهٗ
بِكُلِّ مَكَانٍ -

پھر جو چاہے دعا مانگے تو اس کے لئے اجر ہے جیسے کسی نے بیت اللہ شریف کا حج کیا ہو ۔ اور حضور سراپا نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم کے روضۂ اطہر کی زیارت کی ہو ۔

اور اگر دسوں راتوں میں اس نماز کو اسی ترکیب سے پڑھے گا تو اللہ تعالےٰ اس کو فردوس اعلیٰ میں داخل کرے گا ۔ اور اس کی برائیاں مٹا دے گا ۔ اور کہا جائے گا کہ اب نئے سرے سے عمل شروع کر ۔

(غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۲۵-۲۶)

اور جو شخص ذوالحجہ کے جمعہ کے روز چھ رکعت نفل پڑھے ۔ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ھو اللہ احد پندرہ دفعہ پڑھے ۔ پھر سلام پھیر کر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ۔ دس بار پڑھے ۔ اور درود شریف دس بار پڑھے تو اللہ تعالےٰ اس سے پہلے کسی کو جنت میں داخل نہیں کرے گا ۔

اور سید الانبیائے والمرسلین علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جو کوئی عرفہ کی رات یعنی نویں کی رات کو سو رکعت نفل ادا کرلے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد ایک بار قل ھو اللہ احد یا تین بار پڑھے ۔ تو اللہ تعالےٰ اس کے تمام گناہوں کو بخش دے گا ۔ اور اس کے لئے جنت

www.waseemziyai.com

میں یاقوت کا سرخ مکان بنایا جائے گا۔

دوسری روایت میں ہے کہ عرفہ کی رات میں دو رکعت نفل پڑھے۔ پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سو مرتبہ آیتُ الکُرسی پڑھے اور دوسری رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل هو الله احد سو مرتبہ پڑھے تو اللہ کریم قیامت کے دن اس نماز کی برکت سے اس کو معہ اس کے ستر آدمی بخشے گا۔

اور جو کوئی نحر کی رات یعنی دسویں ذوالحجہ کو جس کی صبح عید ہوتی ہے بارہ رکعت نفل پڑھے۔ اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل هو الله احد پندرہ دفعہ پڑھے تو اس نے ستر سال کی عبادت کا ثواب حاصل کیا اور تمام گناہوں سے پاک ہو گیا۔

ایک نماز اسی رات کی یہ بھی ہے کہ چار رکعت نفل پڑھے۔ اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد ایک دفعہ قل هو الله احد اور ایک دفعہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور ایک دفعہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے۔ اور سلام کے بعد ستر دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور ستر دفعہ درود شریف پڑھے تو اس کے تمام گناہ بخشے جائیں گے۔

اور دسویں تاریخ کو نماز قربانی کے بعد گھر میں آکر چار رکعت نفل جو مسلمان ادا کرے کہ پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ایک بار۔ اور دوسری رکعت میں الحمد شریف کے بعد وَالشَّمْسِ ایک بار۔ اور تیسری رکعت میں الحمد شریف کے بعد وَاللَّيْلِ ایک بار پڑھے۔ اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف

www.waseemziyai.com

کے بعد وَالضُّحٰی ایک دفعہ پڑھے۔ پس پایا اس نے ثواب آسمانی کتابوں کے پڑھنے گا۔

اور جو شخص قربانی کے بعد دو رکعت نفل پڑھے۔ اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد وَالشَّمْسِ پانچ بار پڑھے تو وہ شخص حاجیوں کے ثواب میں شامل ہوا۔ اور اس کی قربانی قبول ہوئی۔

بارگاہِ رسالت میں صحابۂ عظام علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم۔ اگر کوئی فقیر ہو اور قربانی کی طاقت نہ رکھتا ہو تو کیا کرے؟

تو حبیبِ خدا اشرفِ انبیا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ وہ نمازِ عید کے بعد گھر میں دو رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورتِ کوثر تین مرتبہ پڑھے تو اللہ جل شانہٗ اس کو اونٹ کی قربانی کا ثواب عطا فرمائے گا۔ (راحۃ القلوب)

www.waseemziyai.com

تَحِیَّۃُ المَسجِد

اللہ تعالٰے کی توفیق سے سات دنوں اور بارہ مہینوں کے فضائل اور ان کے اہم واقعات بمعہ نفلی نمازوں اور روزوں کے ختم ہوگئے ۔ اب خاص خاص نفلی نمازیں اور روزوں کا بیان کیا جاتا ہے ۔ یوں تو نوافل بہت کثرت سے ہیں اوقات ممنوعہ کے سوا آدمی جتنے چاہے ، پڑھے ۔ مگر ان میں سے بعض جو حضور سراپا نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالٰے علیہ وبارک وسلم اور ائمہ دین رضی اللہ تعالٰے عنہم اجمعین سے مروی ہیں ۔ بیان کئے جاتے ہیں ۔

تحیّۃ المسجد

جو شخص مسجد میں آئے اسے دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے ۔ بلکہ بہتر یہ ہے کہ چار رکعت پڑھے ۔ سیدنا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالٰے عنہ راوی ہیں کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں ۔

اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ ۔ رواہ البخاری ومسلم (مشکوٰۃ ص ۶۸)	جس وقت ایک تمہارا مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لے ۔

مسئلہ اگر ایسے وقت مسجد میں آیا کہ جس میں نفل نماز مکروہ ہے مثلاً بعد طلوع فجر یا بعد نماز عصر وہ تحیۃ المسجد نہ پڑھے بلکہ

www.waseemziyai.com

تسبیح وتہلیل اور درود شریف میں مشغول ہو تو مسجد کا حق ادا ہوجائے گا۔

(ردالمختار)

مسئلہ فرض یا سنت یا کوئی نماز مسجد میں پڑھ لی تو تحیۃ المسجد ادا ہو گئی۔ اگرچہ تحیۃ المسجد کی نیت نہ کی ہو۔ اس نماز کا حکم اس کے لئے ہے کہ جو بہ نیت نماز نہ گیا بلکہ درس یا ذکر وغیرہ کرنے کے لئے گیا ہو۔ اگر فرض یا اقتدار کی نیت سے مسجد میں گیا تو یہی قائم مقام تحیۃ المسجد ہے۔ بشرطیکہ داخل ہونے کے بعد ہی پڑھے۔ اگر عرصہ کے بعد پڑھے گا تو تحیۃ المسجد پڑھے۔

(ردالمختار)

مسئلہ بہتر یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھ لے اگر بغیر پڑھے بیٹھ گیا تو ساقط نہ ہوئی اب پڑھ لے۔

(درمختار)

مسئلہ ہر روز ایک بار تحیۃ المسجد کافی ہے۔ ہر بار ضرورت نہیں ہے۔ اور اگر کوئی شخص بے وضو مسجد میں گیا یا اور کوئی وجہ ہے کہ تحیۃ المسجد نہیں پڑھ سکتا تو چار بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھ لے۔

(درمختار)

تحیۃ الوضو

تحیۃ الوضو، کہ وضو کے بعد اعضا خشک ہونے سے پہلے دو رکعت

www.waseemziyai.com

ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا

مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَتَوَضَّأُ فَیُحْسِنُ وَضُوْءَہٗ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ مُقْبِلاً عَلَیْہِمَا بِقَلْبِہٖ وَ وَجْہِہٖ اِلاَّ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ رواہ مسلم	جو مسلمان وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہوکر دو رکعت پڑھے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۳۹)

مسئلہ غسل کے بعد بھی دو رکعت نماز مستحب ہے۔ وضو کے بعد فرض وغیرہ پڑھے تو قائم مقام تحیۃ الوضوء کے ہو جائیں گے۔ (ردالمختار)

نمازِ اشراق

نماز اشراق سورج بلند ہو جائے تو دو رکعت پڑھے تو حج و عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ ترمذی شریف سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی ہے کہ سید العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ جو شخص فجر کی نماز پڑھ کر ذکر خدا کرتا رہا یہاں تک کہ آفتاب بلند ہوگیا پھر دو رکعتیں پڑھیں تو اسے پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔

(بہار شریعت جلد چہارم ص ۲۱)

www.waseemziyai.com

نمازِ چاشت

نماز چاشت مستحب ہے کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ چاشت کی بارہ رکعتیں ہیں اور افضل بارہ ہیں۔

نمازِ چاشت کے فضائل

نمازِ چاشت کے بہت فضائل ہیں یہاں چند فضائل بیان کئے جاتے ہیں۔ سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

مَنْ صَلَّى الضُّحٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ رواہ الترمذی وابن ماجہ (مشکوٰۃ ص ۱۱۶)

جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں تو اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔

۲: عن ابی ذر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا اشرف انبیا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ صبح کرتا ہے ایک تمہارا کہ واجب ہے ہر جوڑ

www.waseemziyai.com

صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَ يُجْزِئُ مِنْ ذَالِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى رواه مسلم (مشکوٰۃ ص ۱۱۶)

پر صدقہ (اور کل تین سو ساٹھ جوڑ ہیں)، ہر تسبیح صدقہ ہے۔ ہر حمد صدقہ ہے۔ ہر تکبیر صدقہ ہے۔ اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے۔ بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے۔ اور ان سب کی طرف سے دو رکعت چاشت کی کفایت کرتی ہیں۔

۳ : سیّدنا حضرت ابو درداء اور سیّدنا حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ سرور سینہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

یَا ابْنَ اٰدَمَ ارْكَعْ لِيْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَكْفِكَ اٰخِرَهٗ رواه الترمذی (مشکوٰۃ ص ۱۱۶)

اے ابن آدم شروع دن میں میرے لئے چار رکعتیں پڑھ لے آخر تک میں تیری کفایت فرماؤں گا۔

۴ : عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مَنْ

سیّدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم

www.waseemziyai.com

حَافَظَ عَلٰی شُفْعَةِ الضُّحٰی غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ رواہ احمد و الترمذی و ابن ماجه

(مشکوٰۃ ص ۱۱۶)

نے فرمایا کہ جو شخص چاشت کی دو رکعتوں پر محافظت کرلے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

مسئلہ نماز چاشت کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال یعنی نصف النہار تک ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے۔ (عالمگیری۔ ردالمختار)

نمازِ سفر

سفر میں جاتے وقت دو رکعتیں اپنے گھر پر پڑھ کر جائے طبرانی کی حدیث شریف میں ہے کہ کسی نے اپنے اہل کے پاس ان دو رکعتوں سے بہتر نہ چھوڑا جو بوقت ارادۂ سفر ان کے پاس پڑھیں۔

نماز واپسیٔ سفر

سفر سے واپس ہوکر دو رکعتیں مسجد میں ادا کرے۔ صحیح مسلم میں سیدنا حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا اشرفِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم سفر سے، دن میں چاشت کے وقت تشریف لاتے اور ابتداءً مسجد میں جاتے اور دو رکعتیں اس میں نماز پڑھتے پھر

وہیں مسجد میں تشریف رکھتے ۔ (بہار شریعت جلد چہارم ص ۲۲)

صلوٰۃ اللیل

رات میں بعد نماز عشاء جو نوافل پڑھے جائیں ان کو صلوٰۃ اللیل کہتے ہیں ۔ اور رات کے نوافل دن کے نوافل سے افضل ہیں ۔ صحیح مسلم شریف میں مرفوعاً ہے کہ فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے ۔ اور طبرانی نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رات میں کچھ نماز ضروری ہے اگرچہ اتنی ہی دیر جتنی دیر میں کہ بکری دودھ دیتے ہیں اور فرض عشاء کے بعد جو نماز پڑھی جائے وہ صلوٰۃ اللیل ہے ۔

(بہار شریعت جلد چہارم ص ۲۲)

نمازِ تہجد

اسی صلوٰۃ اللیل کی ایک قسم تہجد ہے ۔ جو عشاء کے بعد رات میں سو کر اٹھیں اور نوافل پڑھیں ۔ سونے سے قبل جو کچھ پڑھیں وہ تہجد نہیں ہے ۔

(ردالمختار)

کم سے کم تہجد کی دو رکعتیں ہیں ۔ اور حضور اقدس صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے آٹھ تک ثابت ہیں ۔ رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰے علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات میں بیدار ہو اور اپنے اہل کو جگائے پھر دونوں دو دو رکعت پڑھیں تو کثرت سے یاد کرنے والوں میں لکھے جائیں

www.waseemziyai.com

گے ۔اس حدیث شریف کو نسائی اور ابن ماجہ نے اپنی سنن میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ۔ اور منذری نے کہا کہ یہ حدیث بر شرط شیخین صحیح ہے ۔ (ردالمختار)

مسئلہ جو شخص دو تہائی رات سونا چاہے اور ایک تہائی عبادت کرنا چاہے تو اسے افضل ہے یہ کہ پہلی اور پچھلی تہائی میں سوئے اور بیچ کی تہائی میں عبادت کرے ۔ اور اگر نصف شب میں سونا چاہتا ہے اور نصف جاگنا تو پچھلی نصف میں عبادت افضل ہے ۔

صحیح بخاری و مسلم میں سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضور سراپا نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالٰی علیہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رب عزوجل ہر رات میں جب پچھلی تہائی باقی رہتی ہے ۔ آسمانِ دنیا پر تجلی خاص فرماتا ہے ۔ ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کروں ۔ ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے دوں ۔ ہے کوئی مغفرت مانگنے والا کہ اس کی بخشش کردوں ۔ (مشکوٰۃ ص ۱۰۹)

اور سب سے بڑھ کر نماز داؤد (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) ہے کہ بخاری ومسلم سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ سب نمازوں سے بڑھ کر اللہ عزوجل کو زیادہ محبوب نمازِ داؤد ہے کہ آدھی رات سوتے اور تہائی رات عبادت کرتے ۔ پھر چھٹے حصہ میں سوتے ۔ (مشکوٰۃ ص ۱۰۹)

مسئلہ جو شخص تہجد کا عادی ہو تو بلا عذر اسے چھوڑنا مکروہ ہے صحیح بخاری ومسلم وغیرہما کی حدیث شریف میں ہے ۔ کہ

www.waseemziyai.com

سیدالعالمین رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ارشاد فرمایا۔ اے عبد اللہ (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) تو فلاں کی طرح نہ ہونا کہ رات میں اٹھا کرتا تھا۔ پھر چھوڑ دیا۔

(مشکوٰۃ ۔ص ۱۰۹)

نیز بخاری ومسلم وغیرہما میں ہے کہ سرکار صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ اعمال میں زیادہ پسند اللہ عزوجل کو وہ ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔

(مشکوٰۃ ۔ص ۱۰۹)

تہجد کے اُٹھتے وقت کی دُعا

صحیح بخاری وصحیح مسلم میں سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مروی ہے کہ محبوب رب العالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم رات کو اٹھتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَنْ فِیْھِنَّ وَ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ مَنْ فِیْھِنَّ وَ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ مَنْ فِیْھِنَّ وَ لَکَ	الٰہی تیرے ہی لئے حمد ہے آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا رکھنے والا ہے ۔ اور تیرے ہی لئے حمد ہے ۔ آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا تو نور ہے ۔ اور تیرے ہی لئے حمد ہے تو بادشاہ ہے آسمانوں اور زمینوں کا اور جو کچھ ان میں ہے ۔ اور تیرے

www.waseemziyai.com

اَلْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَ وَعْدُكَ الْحَقُّ وَ لِقَاؤُكَ حَقٌّ وَ قَوْلُكَ حَقٌّ وَ الْجَنَّةُ حَقٌّ وَ النَّارُ حَقٌّ وَ النَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَ مُحَمَّدٌ حَقٌّ وَ السَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَ بِكَ اٰمَنْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْكَ اَنَبْتُ وَ بِكَ خَاصَمْتُ وَ اِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَ مَا اَخَّرْتُ وَ مَا اَسْرَرْتُ وَ مَا اَعْلَنْتُ وَ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ۔

(مشکوٰۃ ص ۱۰۰)

ہی لئے حمد ہے تو حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے۔ تجھ سے ملنا حق ہے۔ اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور انبیاء کرام حق ہیں۔ اور محمد (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم) حق ہیں۔ اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ تعالےٰ میں تیرے لئے سلام لایا۔ اور تجھ پر ایمان لایا۔ اور تجھی پر توکل کیا۔ اور تیری ہی طرف رجوع کیا۔ اور تیری ہی مدد سے خصومت کی۔ اور تیری ہی طرف فیصلہ لایا۔ پس تو بخش دے میرے لئے وہ گناہ جو میں نے پہلے کیا اور پیچھے کیا۔ اور چھپا کر کیا۔ اور علانیہ کیا۔ اور وہ گناہ جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی آگے بڑھانے والا ہے۔ اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

www.waseemziyai.com

نمازِ استخارہ

حدیثِ صحیح جس کو مسلم کے سوا جماعت محدثین نے سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ محبوب خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم ہم کو تمام امور میں استخارہ کی تعلیم فرماتے۔ جیسے کہ قرآن کی سورت تعلیم فرماتے تھے۔ جب کوئی کسی امر کا قصد کرے تو دو رکعت نفل پڑھے پھر کہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَ
اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَ اَسْئَلُکَ مِنْ
فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ
وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ
اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا
الْاَمْرَ خَیْرٌلِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ
وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَ
یَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَ
وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا
الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ
وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَ
وَ اصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدِرْلِیَ الْخَیْرَ

www.waseemziyai.com

حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ ۔

(مشکوٰۃ صـ۱۱۶)

اور اپنی حاجت کا ذکر کرے خواہ بجائے ھٰذَا الْاَمْرَ کے

حاجت کا نام لے یا اس کے بعد۔

مسئلہ حج اور جہاد اور دیگر نیک کاموں میں نفس فعل کے لئے استخارہ نہیں ہو سکتا۔ البتہ تعیین وقت کے لئے کر سکتے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین)

مسئلہ اس میں مستحب یہ ہے کہ اس دعا کے اول۔ آخر الحمد للہ اور درود شریف پڑھے اور پہلی رکعت میں قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور دوسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے۔ اور بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ پہلی رکعت میں وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَا یَشَاءُ وَ یَخْتَارُ یُعْلِنُوْنَ تک اور دوسری میں وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ آخر آیت تک بھی پڑھے۔ (رد المختار)

مسئلہ بہتر یہ ہے کہ سات بار استخارہ کرے کہ ایک حدیث میں ہے۔ اے انس! (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) جب تو کسی کام کا قصد کرے تو اپنے رب سے اس میں سات بار استخارہ کر پھر نظر کر تیرے دل میں کیا گزرا کہ بے شک اسی میں خیر ہے۔ اور بعض مشائخ سے منقول ہے کہ دعائے مذکورہ پڑھ کر باطہارت قبلہ رو سو رہے اگر خواب میں سپیدی یا سبزی دیکھے تو وہ کام بہتر ہے۔ اور سیاہی یا سرخی دیکھے تو برا ہے اس سے بچے۔

(رد المختار)

www.waseemziyai.com

صلوٰۃ التسبیح

اس نماز میں بے انتہا ثواب ہے۔ بعض محققین فرماتے ہیں کہ اس کی بزرگی سن کر ترک نہ کرے گا مگر دین میں سستی کرنے والا۔

حضور سراپا نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالٰی علیہ وبارک وسلم نے سیدنا حضرت عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا۔ اے چچا! کیا میں تم کو عطا نہ کروں۔ کیا میں تم کو بخشش نہ کروں۔ کیا میں تم کو نہ دوں۔ کیا میں تمہارے ساتھ احسان نہ کروں۔ دس خصلتیں ہیں کہ جب تم کو اللہ تعالٰی تمہارا گناہ بخش دے گا۔ اگلا۔ پچھلا۔ پرانا۔ نیا۔ جو بھول کر کیا۔ اور جو قصداً کیا۔ چھوٹا۔ اور بڑا۔ پوشیدہ اور ظاہر۔

اس کے بعد صلوٰۃ التسبیح کی ترکیب تعلیم فرمائی۔ پھر فرمایا کہ اگر تم سے ہو سکے تو ہر روز ایک بار پڑھا کرو۔ اور اگر روز نہ کرو تو ہر جمعہ میں ایک بار۔ اور یہ بھی نہ کرو تو ہر مہینہ میں ایک بار۔ اور یہ بھی نہ کرو تو سال میں ایک بار۔ اور یہ بھی نہ کرو تو عمر میں ایک بار۔

اور اس کی ترکیب ہمارے طور پر وہ ہے جو سنن ترمذی میں بروایت سیدنا حضرت عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالٰی عنہ مذکور ہے فرماتے ہیں کہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔ پڑھے۔ پھر یہ پڑھے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ پندرہ بار۔ پھر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اور بِسْمِ اللّٰهِ اور اَلْحَمْد شریف اور سورت پڑھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھے۔ پھر رکوع کرے۔ اور رکوع میں دس بار پڑھے پھر رکوع سے سر اٹھائے۔ اور بعد تسمیع وتحمید دس بار پڑھے۔ پھر سجدہ کو جائے اور اس میں دس بار پڑھے۔ پھر جلسہ میں دس بار۔ پھر دوسرے سجدہ میں دس بار پڑھے۔ یوں ہی چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں ۷۵ بار تسبیح اور چاروں رکعتوں میں تین سو ہوئیں۔ اور رکوع وسجود میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنے کے بعد تسبیحات پڑھے۔

(غنیہ وغیرھا)

مسئلہ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے پوچھا گیا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس نماز میں کون سی سورت پڑھی جائے؟ فرمایا سُوْرَتُ التَّکَاثُر وَالْعَصْرِ اور قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور قُلْ ھُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اور بعض نے کہا سورۂ حدید اور سورۂ حشر۔ اور صف اور تغابن۔

(ردالمختار)

مسئلہ اگر سجدۂ سہو واجب ہو۔ اور سجدے کرے تو ان دونوں میں تسبیحات نہ پڑھی جائیں۔ اور اگر کسی جگہ بھول کر دس بار سے کم پڑھی ہیں تو دوسری جگہ پڑھ لے کہ وہ مقدار پوری ہو جائے اور بہتر یہ ہے کہ اس کے بعد جو دوسرا موقع تسبیح کا آئے وہیں پڑھ لے۔ مثلاً قومہ کی سجدہ میں کہے۔ اور رکوع میں بھولا تو اسے بھی سجدہ میں کہے نہ

قومہ میں کہ قومہ کی مقدار تھوڑی ہوتی ہے۔ اور پہلے سجدہ میں بھولا تو اُسے بھی دوسرے سجدہ میں کہے جلسہ میں نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ تسبیح انگلیوں پر نہ گنے بلکہ ہوسکے تو دل میں شمار کرے ورنہ انگلیاں دبا کر شمار کرلے۔ ہر وقت غیر مکروہ میں یہ نماز پڑھ سکتا ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ ظہر سے پہلے پڑھے۔ (عالمگیری۔ ردالمحتار)

نمازِ حاجت

ابوداؤد سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے راوی ہیں کہتے ہیں کہ جب سید العالمین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو کوئی امر مہم پیش آتا تو نماز پڑھتے۔ اس کے لئے دو رکعت یا چار رکعت پڑھتے۔ حدیث شریف میں ہے کہ پہلی رکعت میں سورت فاتحہ اور تین بار آیۃ الکرسی پڑھے۔ اور باقی تین رکعتوں میں سورت فاتحہ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایک ایک بار پڑھے۔ تو یہ ایسی ہیں۔ جیسے شب قدر میں چار رکعتیں پڑھیں۔ حضرات مشائخ فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ نماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں۔

ایک حدیث شریف میں ہے جس کو ترمذی و ابن ماجہ نے سیدنا حضرت عبداللہ بن ابی اوفٰی رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت کیا۔ کہ حضور اقدس صلی

www.waseemziyai.com

اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم فرماتے ہیں کہ جس کی کوئی حاجت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو یا کسی بنی آدم کی طرف تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ جل شانہٗ کی ثنا کرے۔ اور نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم پر درود شریف بھیجے۔ پھر یہ پڑھے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ
اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ
وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ
كُلِّ بِرٍّ وَّسَلَامَةً مِنْ كُلِّ اِثْمٍ
لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا
اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا
اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

(مشکوٰۃ ص۱۱۷)

ترمذی اور ابن ماجہ وطبرانی وغیرہم سیدنا حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ۔ ایک صاحب نابینا حاضر خدمت اقدس ہوئے اور عرض کی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے عافیت دے۔ ارشاد فرمایا کہ اگر تو چاہے تو دعا کروں۔ اور چاہے صبر کر اور یہ تیرے لئے بہتر ہے۔ انہوں نے عرض کی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم) دعا کریں۔ تو آپ نے انہیں حکم فرمایا کہ وضو کرو اور اچھا وضو کرو۔ اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھو۔

www.waseemziyai.com

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُکَ وَ اَتَوَسَّلُ وَ اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ، یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، اِنِّیۡ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیۡ فِیۡ حَاجَتِیۡ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیۡ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ ۔

سیّدنا حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں خدا کی قسم ہم ابھی اٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آئے گویا کبھی اندھے تھے نہیں۔ (حصن حصین ص ۲۲۶)

(بہار شریعت ج ۴ ص ۳۰)

نیز قضائے حاجت کے لئے یہ مجرب نماز جو علمائے کرام ہمیشہ پڑھتے آئے۔ یہ ہے کہ سیّدنا حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مزار پر جاکر دو رکعت نماز پڑھے۔ اور امام کے وسیلے سے اللہ عزوجل سے سوال کرے سیّدنا حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایسا کرتا ہوں تو بہت جلد میری حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ (خیرات الحسان)

صلوٰۃ الاسرار

نیز قضائے حاجت کے لئے ایک مجرب نماز صَلوٰۃُ الْاَسْرَار ہے جو امام ابوالحسن نورالدین علی بن جریر لخمی شطنوفی بھجۃ الاسرار میں۔ اور ملا علی قاری و شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہم

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ۔ بعد نماز مغرب سنتیں پڑھ کر دو رکعت نفل پڑھے۔ اور بہتر یہ ہے کہ الحمد شریف کے بعد ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے۔ سلام کے بعد اللہ عزوجل کی حمد و ثناء کرے۔ پھر محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم پر گیارہ بار درود وسلام عرض کرے۔ اور گیارہ بار کہے۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ
وَاَمْدُدْنِیْ فِیْ قَضَآءِ حَاجَتِیْ یَا
قَاضِیَ الْحَاجَاتِ۔

پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلے۔ اور ہر قدم پہ کہے

یَا غَوْثَ الثَّقَلَیْنِ وَ یَا کَرِیْمَ الطَّرَفَیْنِ
اَغِثْنِیْ وَاَمْدُدْنِیْ فِیْ قَضَآءِ حَاجَتِیْ
یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ۔

پھر حضور کے توسل سے اللہ عزوجل سے دعا کرے۔

(بہجۃ الاسرار۔ بہار شریعت جلد چہارم ص ۳۱)

نمازِ توبہ

ترمذی اور ابن ماجہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ و بارک وسلم فرماتے

www.waseemziyai.com

ہیں کہ جب کوئی بندہ گناہ کرے۔ پھر وضو کر کے نماز پڑھے۔ پھر استغفار کرے تو اللہ تعالے اس کے گناہ بخش دے گا۔ پھر یہ آیت پڑھے۔

وَ الَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ وَ مَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ ط وَ لَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَافَعَلُوْا وَ ھُمْ یَعْلَمُوْنَ ٥

(مشکوٰۃ ص ۱۱۷)

اور جنہوں نے بے حیائی کا کوئی کام کیا یا اپنی جانوں پر ظلم کیا پھر اللہ تعالے کو یاد کیا اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگی اور کون گناہ بخشے اللہ تعالے کے سوا۔ اور اپنے کئے پر ہٹ نہ کی حالانکہ وہ جانتے ہیں۔

صلوٰۃ الرغائب

صلوٰۃ الرغائب کہ رجب کی پہلی جمعرات اور شعبان کی پندرہویں رات اور شب قدر میں جماعت کے ساتھ نفل نماز بعض لوگ ادا کرتے ہیں۔ فقہاء اسے ناجائز و مکروہ اور بدعت کہتے ہیں۔ اور لوگ اس بارے میں جو حدیث بیان کرتے ہیں محدثین اسے موضوع بتاتے ہیں۔ لیکن اجلہ اکابر اولیاء سے باسانید صحیحہ مروی ہے تو اس کے منع کرنے میں غلو نہ چاہیئے۔ اور اگر جماعت میں تین سے زائد مقتدی نہ ہوں جب تو اصلاً کوئی حرج نہیں۔ (بہار شریعت جلد چہارم ص ۳۱)

www.waseemziyai.com

نمازِ کسوف

سورج کے گہن لگنے کو کسوف کہتے ہیں۔ جب سورج کو گہن لگ جائے تو دو رکعت پڑھیں۔ ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے کریں۔ نہ اس میں اذان ہے نہ اقامت نہ بلند آواز سے قرات ہے۔ اور نماز کے بعد دعا کریں۔ یہاں تک کہ سورج کھل جائے اور دو رکعت سے زیادہ بھی پڑھ کر سکتے ہیں۔ خواہ دو دو رکعت پر سلام پھیریں یا چار پر۔ اور سورج گہن کی نماز جماعت سے پڑھنی مستحب ہے۔ اور تنہا تنہا بھی ہو سکتی ہے۔ اور جماعت سے پڑھی جائے تو خطبہ کے سوا تمام شرائطِ جمعہ اس کے لئے شرط ہیں۔ وہی شخص اس کی جماعت قائم کر سکتا ہے جو جمعہ کی کر سکتا ہے۔ وہ نہ ہو تو تنہا تنہا گھر میں یا مسجد میں پڑھیں۔

(درمختار۔ ردالمختار)

مسئلہ افضل یہ ہے کہ عیدگاہ یا جامع مسجد میں اس کی جماعت قائم کی جائے۔ اور اگر دوسری جگہ قائم کریں جب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ اگر یاد ہو تو سورۂ بقر اور آلِ عمران کی مثل بڑی بڑی سورتیں پڑھیں اور رکوع و سجود میں بھی طول دیں اور بعد نماز دعا میں مشغول رہیں۔ یہاں تک کہ پورا آفتاب کھل جائے۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ نماز میں تخفیف کریں۔ اور دعا میں طول خواہ۔ امام قبلہ رو دعا کرے۔ یا

www.waseemziyai.com

مقتدیوں کی طرف منہ کرکے کھڑے ہو کر اور یہ بہتر ہے۔ اور سب مقتدی آمین کہیں۔ اگر دعا کے وقت عصا یا کمان پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو تو یہ بھی اچھا ہے۔ مگر دعا کے لئے منبر پر نہ جائے۔ (درمختار وغیرہ)

نمازِ خسوف

اگر چاند کو گہن لگے تو اسے خسوف کہتے ہیں۔ نمازِ خسوف میں بھی دو رکعت پڑھیں۔ مگر اس میں جماعت نہیں۔ امام موجود ہو یا نہ ہو۔ بہر حال تنہا تنہا پڑھیں۔

(درمختار)

امام کے علاوہ دو تین آدمی جماعت سے پڑھ سکتے ہیں۔

آندھی یا تاریکی کے وقت نماز

جب تیز آندھی چلے یا دن میں ــــــ اندھیرا چھا جائے یا رات میں خوفناک روشنی ہو یا لگاتار کثرت سے مینہ برسے یا بکثرت اولے پڑیں۔ یا آسمان سرخ ہو جائے یا بجلیاں گریں۔ یا بکثرت تارے ٹوٹیں۔ یا طاعون وغیرہ وبا پھیلے۔ یا زلزلے آئیں۔ یا دشمن کا خوف ہو۔ یا اور کوئی دہشت ناک امر پایا جائے۔ تو ان سب کے لئے دو رکعت نماز مستحب ہے۔

(عالمگیری)

www.waseemziyai.com

نمازِ استسقاء

استسقاء۔ دعا۔ اور استغفار کا نام ہے۔ استسقاء کی نماز جماعت سے جائز ہے۔ مگر جماعت اس کے لئے سنت نہیں۔ چاہے جماعت سے پڑھیں یا تنہا تنہا دونوں طرح اختیار ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ استسقاء کے لئے پرانے یا پیوند لگے کپڑے پہن کر تذلل وخشوع وخضوع اور تواضع کے ساتھ سر برہنہ پیدل جائیں۔ اور پا برہنہ ہوں تو بہتر ہے۔ اور جانے سے پیشتر خیرات کریں۔ اور کفار کو ساتھ نہ لے جائیں۔ کیونکہ جاتے ہیں رحمت کے لئے۔ اور کفار پر لعنت اترتی ہے۔

تین دن پیشتر روزے رکھیں اور توبہ واستغفار کریں پھر میدان میں جائیں۔ وہاں توبہ کریں۔ اور زبانی توبہ کافی نہیں بلکہ دل سے کریں۔ اور جن کے حقوق اس کے ذمہ ہیں سب ادا کرے۔ یا معاف کرائے۔

کمزوروں۔ بوڑھوں۔ بڑھیوں اور بچوں کے توسل سے دعا کرے۔ اور سب آمین کہیں کہ صحیح بخاری شریف میں ہے کہ سرور کائنات فخر موجودات سیدالکونین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہیں روزی اور مدد کمزوروں کے ذریعہ سے ملتی ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اگر جوان خشوع کرنے والے اور چوپائے چرنے والے۔ اور بوڑھے رکوع کرنے والے اور بچے دودھ پینے والے

www.waseemziyai.com

نہ ہوتے تو تم پر شدت سے عذاب کی بارش ہوتی۔ اس وقت بچے اپنی ماؤں سے جدا رکھے جائیں۔ اور مویشی بھی ساتھ لے جائیں۔ غرضیکہ توجہ رحمت کے تمام اسباب مہیا کریں۔ اور تین دن متواتر جنگل کو جائیں اور دعا کریں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ امام دو رکعت جہر کے ساتھ نماز پڑھائے اور بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى اور دوسری میں هَلْ اَتٰكَ پڑھے۔ اور نماز کے بعد زمین پر کھڑا ہو کر خطبہ پڑھے۔ اور دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ کرے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک ہی خطبہ پڑھے۔

اور خطبہ میں دعا اور تسبیح و استغفار کرے۔ اور اثنائے خطبہ میں چادر لوٹ دے یعنی اوپر کا کنارہ نیچے اور نیچے کا اوپر کر دے کہ حال بدلنے کی فال ہو۔ خطبہ سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف پیٹھ اور قبلہ کو منہ کر کے دعا کرے بہتر وہ ہیں جو احادیث میں وارد ہیں اور دعا میں ہاتھوں کو خوب بلند کرے اور پشتِ دست جانب آسمان رکھے۔ (عالمگیری۔ درمختار وغیرہ)

مسئلہ اگر جانے سے پیشتر بارش ہو جائے جب بھی جائیں اور شکر الٰہی بجا لائیں۔ اور مینہ کے وقت حدیث شریف میں جو دعا ارشاد فرمائی۔ پڑھے۔ اور بادل گرجے تو اس کی دعا پڑھے۔ اور بارش میں کچھ دیر ٹھہرے کہ بدن پر پانی پہنچے۔ (درمختار۔ ردالمختار)

مسئلہ کثرت سے بارش ہو کہ نقصان کرنے والی معلوم ہو تو اس کے روکنے کی دعا کر سکتے ہیں۔ اور اس کی دعا حدیث پاک میں یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ

عَلَى الْاٰکَامِ وَ الظِّرَافِ وَ بُطُوْنِ الْاَوْدِیَۃِ وَ مَنَابِتِ الشَّجَرِ۔ اس حدیث شریف بخاری ومسلم نے سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ (حصن حصین ص ۳۳۸)

مسئلہ مینہ برسنے کے وقت کی یہ دعا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا اور یہ بھی ہے۔ اَللّٰھُمَّ سَیِّبًا نَافِعًا دو یا تین مرتبہ پڑھے۔ (حصن حصین ص ۳۳۸)

مسئلہ بادل گرجے اور بجلی کڑکے تو یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَ لَا تُھْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَ عَافِنَا قَبْلَ ذَالِكَ۔ اور یہ بھی دعا ہے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَ الْمَلَائِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ۔ (حصن حصین ص ۳۳۹)

صلوٰۃ الاوّابین

یہ نماز مغرب کی نماز کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ اور اس کی چھ رکعتیں ہیں۔ اور حدیث شریف میں اس نماز کی بڑی فضیلت آئی ہے۔

ترمذی و ابن ماجہ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی ہیں کہ محبوب خدا اشرف انبیا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اور ان کے درمیان میں کوئی بری بات نہ کہے تو بارہ برس کی عبادت کے برابر کی جائیں گی۔ (مشکوٰۃ ص ۱۰۴)

www.waseemziyai.com

طبرانی کی روایت سیدنا حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے کہ فرماتے ہیں ۔ جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں ۔ اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں ۔

ترمذی کی روایت ام المومنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے ہے کہ جو مغرب کے بعد بیس رکعت پڑھے ۔ اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنت میں ایک مکان بنائے گا ۔ (مشکوٰۃ ص ۱۰۴)

مسئلہ ان چھ اور بیس رکعتوں میں دو رکعتیں راتبہ بھی داخل ہیں ان دو رکعتوں کو جو سنت مؤکدہ ہیں ایک سلام کے ساتھ پڑھے اور باقیوں میں اختیار ہے ۔ (مرقات)

ایامِ بیض کے روزے

نفلی روزوں کا بیان دنوں اور مہینوں کے ضمن میں ہو چکا ہے ۔ اب ایام بیض کے روزوں کے بارے میں کچھ لکھا جاتا ہے ۔ ایامِ بیض ہر مہینہ کی تیرہویں ۔ چودھویں اور پندرہویں تاریخ کو کہتے ہیں ۔ کیوں کہ ان دنوں کی راتوں میں چاند کی پوری روشنی ہوتی ہے ۔ حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم ایام بیض کے روزے رکھا کرتے تھے ۔ اور اپنے غلاموں کو ان دنوں میں روزے رکھنے کا حکم بھی دیا کرتے تھے ۔ اب ان کے متعلق احادیث شریفہ سنیں ۔

۱ : نسائی نے ام المومنین سیدہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا

www.waseemziyai.com

سے روایت کی ہے کہ حضور سراپا نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم چار چیزوں کو نہیں چھوڑتے تھے۔ عاشوراء اور عشرۃ ذی الحجہ یعنی ذی الحجہ کے پہلے نو دن اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے اور فجر کے پہلے دو رکعتیں۔ (مشکوٰۃ ص ۱۸۰)

۲ : نسائی سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ فخر دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم ایام بیض میں بغیر روزہ کے نہ ہوتے تھے نہ سفر میں اور نہ حضر میں۔ (مشکوٰۃ ص ۱۸۰)

۳ : امام احمد اور ترمذی و نسائی اور ابن ماجہ سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا جب مہینے میں تین روزے رکھنے ہوں تو تیرہ[۱۳]۔ چودہ[۱۴]۔ پندرہ[۱۵] کو رکھو۔ (مشکوٰۃ ص ۱۸۰)

۴ : سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ محبوب کبریا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی۔ ان میں ایک یہ ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھوں۔ (بخاری و مسلم)

۵ : سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا اشرف انبیا شفیع یوم جزا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر مہینے میں تین دن کے روزے ایسے ہیں جیسے دہر (ہمیشہ) کا روزہ۔

(بخاری شریف و مسلم شریف)

۶ : سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے

www.waseemziyai.com

کہ رسول کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم فرماتے ہیں ۔ کہ رمضان کے روزے اور ہر مہینے کے تین دن کے روزے سینہ کی خرابی کو دور کرتے ہیں ۔ (مسند امام احمد ۔ ابن حبان)

۷ : سیدہ حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے مروی ہے کہ شہنشاہِ دوجہاں سید کون ومکان صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم فرماتے ہیں کہ جس سے ہو سکے تو ہر مہینے میں تین دن روزے رکھے کہ ہر روزہ دس گناہ مٹاتا ہے ۔ اور گناہ سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسا پانی کپڑے کو ۔

(طبرانی بحوالہ بہار شریعت جلد پنجم)

منّت کے روزہ کا بیان

شرعی منت جس کے ماننے سے شرعًا اس کا پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے ۔ اس کے لئے مطلقاً چند شرطیں ہیں ۔

۱ : ایسی چیز کی منت ہو کہ اس کی جنس سے کوئی واجب ہو ۔ عیادتِ مریض اور مسجد میں جانے اور جنازہ کے ساتھ جانے کی منت نہیں ، ہو سکتی ۔

۲ : وہ عبادت خود بالذات مقصود ہو ۔ کسی دوسری عبادت کے لئے وسیلہ نہ ہو ۔ لہذا وضو اور غسل ونظر مصحف کی منت صحیح نہیں ۔

۳ : اس چیز کی منت نہ ہو جو شرع نے خود اس پر واجب کی ہو ۔ خواہ

فی الحال یا آئندہ ۔ مثلاً آج کی ظہر یا کسی فرض نماز کی منت صحیح نہیں۔ کہ یہ چیزیں تو خود ہی واجب ہیں۔

۴ : جس چیز کی منت مانی ہو وہ خود بذاتہ کوئی گناہ کی بات نہ ہو۔ اور اگر کسی اور وجہ سے گناہ ہو تو منت صحیح ہو جائے گی ۔ مثلاً عید کے دن روزہ رکھنا منع ہے ۔ اگر اس کی منت مان لی تو منت ہو، جائے گی ۔ اگرچہ حکم یہ ہے کہ اس دن روزہ نہ رکھے ۔ بلکہ کسی دوسرے دن رکھے کہ یہ ممانعت عارضی ہے ۔ یعنی عید کے دن ہونے کی وجہ سے ۔ خود روزہ ایک جائز چیز ہے ۔

۵ : ایسی چیز کی منت نہ ہو جس کا ہونا محال ہو ۔ مثلاً یہ منت مانی کہ کل گزشتہ میں روزہ رکھوں گا ۔ تو یہ منت صحیح نہیں ۔

مسئلہ منت صحیح ہونے کے لئے کچھ یہ ضروری نہیں کہ دل میں اس کا ارادہ بھی ہو ۔ اگر کہنا کچھ چاہتا تھا مگر زبان سے منت کے الفاظ جاری ہو گئے تو منت صحیح ہو گئی ۔ کہنا یہ چاہتا تھا کہ اللہ کے لئے مجھ پر ایک دن کا روزہ رکھنا ہے ۔ اور زبان سے ایک مہینہ نکلا تو مہینہ بھر کا روزہ واجب ہو گیا ۔ (ردالمختار)

مسئلہ ایام منہیّہ یعنی عید اور بقرعید اور ذی الحجہ کی گیارہویں بارہویں ۔ تیرہویں کے روزے رکھنے کی منت مانی ۔ اور ان ہی دنوں میں رکھ بھی لئے اگرچہ یہ گناہ ہوا مگر منت ادا ہو گئی ۔

(درمختار)

مسئلہ

اس سال کے روزوں کی منت مانی تو ایام منہیہ چھوڑ کر باقی دنوں میں روزے رکھے اور ان دنوں کے بدلے اور دنوں میں روزے رکھے اور اگر ایام منہیہ میں بھی رکھ لئے تو منت پوری ہو جائے گی مگر گنہگار ہوگا۔ یہ حکم اس وقت ہے کہ ایام منہیہ سے پہلے مانی ہو۔ اور اگر ایام منہیہ کے بعد مثلاً ذی الحجہ کی چودھویں رات میں اس سال کے روزوں کی منت مانی تو ختم ذی الحجہ تک روزہ رکھنے کی منت پوری ہو جائے گی کہ سال ختم ذی الحجہ پر ہوتا ہے۔

اور رمضان شریف سے پہلے اس سال کے روزوں کی منت مانی تھی تو رمضان شریف کے بدلے کے روزے اس کے ذمہ نہیں۔ اور اگر منت میں پے در پے روزہ کی شرط یا نیت کی۔ جب بھی جن دنوں میں روزہ کی ممانعت ہے ان میں روزہ نہ رکھے۔ مگر بعد میں پے در پے ان دنوں کی قضا رکھے۔ اور اگر ایک دن بھی بے روزہ رہا تو اس دن کے پہلے جتنے روزے رکھے تھے ان سب کا اعادہ کرے۔

اور اگر ایک سال کے روزوں کی منت مانی تو سال بھر روزہ رکھنے کے بعد پینتیس یا چونتیس دن کے روزے اور رکھے۔ یعنی ماہ رمضان شریف اور پانچ ایام منہیہ کے بدلے۔ اگرچہ ان دنوں میں بھی اس نے روزے رکھے ہوں۔ البتہ اگر یوں کہا کہ ایک سال کے روزے پے در پے رکھوں گا تو اب ان پینتیس دنوں کے روزوں کی ضرورت نہیں۔ مگر اس صورت میں اگر پے در پے نہ ہوں گے تو سرے سے پھر رکھنے ہوں گے مگر ایام ممنوعہ میں نہ رکھے۔ بلکہ سال پورا ہونے پر پانچ دن علی الاتصال رکھ لے۔ (درمختار۔ ردالمختار)

www.waseemziyai.com

مسئلہ منت کے الفاظ میں یمین (قسم) کا بھی احتمال ہے۔ لہذا یہاں چھ صورتیں ہوں گی۔

۱ : ان لفظوں سے کچھ نیت نہ کی نہ منت کی نہ یمین کی۔

۲ : فقط منت کی نیت کی، یعنی یمین ہونے نہ ہونے کسی کا ارادہ نہ کیا۔

۳ : منت کی نیت کی اور یہ کہ یمین نہیں۔

۴ : یمین کی نیت کی اور یہ کہ منت نہیں۔

۵ : منت اور یمین دونوں کی نیت کی۔

۶ : فقط یمین کی نیت کی اور منت ہونے نہ ہونے کسی کی نہیں۔

پہلی تین صورتوں میں فقط منت ہے کہ پوری نہ کرے تو قضا دے۔ چوتھی صورت میں یمین ہے کہ اگر پوری نہ کی تو کفارہ دینا ہوگا۔ اور پانچویں اور چھٹی صورتوں میں منت اور یمین دونوں ہیں۔ پوری نہ کرے تو منت کی قضا دے اور یمین کا کفارہ۔ (تنویر الابصار)

مسئلہ اس مہینے کے روزے کی منت مانی اور اس میں ایام منہیہ ہیں تو ان میں روزے نہ رکھے بلکہ ان کے بدلے کے بعد میں رکھے۔ اور اگر رکھ لئے تو گنہ گار ہوا مگر منت پوری ہوگئی۔ اور اس صورت میں پورے ایک مہینے کے روزے واجب نہیں۔ بلکہ منت ماننے کے وقت سے اس مہینے میں جتنے دن باقی ہیں ان دنوں میں روزے واجب ہیں۔ اور اگر وہ مہینہ رمضان شریف کا تھا تو منت ہی نہ ہوئی کہ رمضان شریف کے روزے خود فرض ہیں۔ ہاں اگر ماہِ رمضان شریف کے روزوں کی منت مانی اور

www.waseemziyai.com

رمضان شریف آنے سے پہلے انتقال ہوگیا۔ تو ایک ماہ تک مسکین کو کھانا کھلانے کی وصیت واجب ہے۔

اور اگر کسی معین مہینے کی منت مانی مثلاً رجب یا شعبان کی تو پورے مہینے کا روزہ ضروری ہے۔ وہ مہینہ انتیس کا ہو تو انتیس روزے۔ اور تیس کا ہو تو تیس اور ناغہ نہ کرے۔ پھر اگر کوئی روزہ چھوٹ گیا تو اس کو بعد میں رکھ لے پورے مہینے کے لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ایک مہینے کے روزے کی منت مانی تو پورے تیس دن کے روزے واجب ہیں۔ اگرچہ جس مہینے میں رکھے وہ انتیس ہی کا ہو۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ کوئی روزہ ایام منہیہ میں نہ ہو کہ اس صورت میں اگر ایام منہیہ میں روزے رکھے تو گناہ گار ہوا۔ اور وہ روزے بھی کافی نہیں۔ اور پے درپے کی شرط لگائی یا دل میں نیت کی تو یہ ضروری ہے کہ ناغہ نہ ہونے پائے۔

اگر ناغہ ہوا۔ اگرچہ ایام منہیہ میں تو اب سے ایک مہینے علی الاتصال روزے رکھے۔ یعنی یہ ضروری ہے کہ ان تیس دنوں میں کوئی دن ایسا نہ ہو کہ جس میں روزہ کی ممانعت ہے۔

اور اگر پے درپے کی نہ شرط لگائی نہ نیت میں ہے تو متفرق طور پر تیس روزے رکھ لینے سے بھی منت پوری ہو جائے گی۔

اور اگر عورت نے ایک ماہ پے درپے روزے رکھنے کی منت مانی تو اگر ایک مہینہ یا زیادہ طہارت کا زمانہ اسے ملتا ہے تو ضروری ہے کہ ایسے وقت شروع کرے کہ حیض آنے سے پیشتر تیس دن پورے ہو جائیں ورنہ

www.waseemziyai.com

حیض آنے کے بعد اب سے تیس پورے کرنے ہوں گے۔ اور اگر مہینہ پورا ہونے سے پہلے اسے حیض آجایا کرتا ہے تو حیض سے پہلے جتنے روزے رکھ چکی ہے انہیں حساب کرلے جو باقی رہ گئے انہیں حیض ختم ہونے کے بعد متصلاً بلا ناغہ پورا کرلے۔ (درمختار۔ ردالمختار)

مسئلہ پے درپے روزے رکھنے کی منت مانی تو ناغہ کرنا جائز نہیں ہے اور متفرق طور پر مثلاً دس روزے کی منت مانی تو لگاتار رکھنا جائز ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ منت دو قسم پر ہے۔ ایک معلق کہ میرا فلاں کام ہوجائے گا یا فلاں شخص سفر سے آجائے تو مجھ پر اللہ تعالٰے کے لئے اتنے روزے یا نماز یا صدقہ وغیرہا ہے۔

دوسری غیر معلق جو کسی چیز کے ہونے نہ ہونے پر موقوف نہیں بلکہ یہ کہ اللہ تعالٰے کے لئے اپنے اوپر اتنے روزے یا نماز یا صدقہ وغیرہا واجب کرتا ہوں۔ غیر معلق میں اگرچہ وقت یا جگہ وغیرہ معین کرے مگر منت پوری کرنے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ اس سے پیشتر یا اس کے غیر میں نہ ہو سکے بلکہ اگر اس وقت سے پیشتر روزے رکھ لئے یا نماز پڑھ لی وغیرہ وغیرہ تو منت پوری ہوگئی (درمختار)

مسئلہ اس رجب کے روزے کی منت مانی اور جمادی الآخر میں روزے رکھ لئے اور یہ مہینہ انتیس کا ہوا۔ اگر یہ رجب بھی انتیس کا ہو تو پوری ہوگئی۔ ایک اور روزہ کی ضرورت نہیں۔ اور تیس کا ہوا تو ایک روزہ اور رکھ لے۔ (ردالمختار)

www.waseemziyai.com

مسئلہ اس رجب کے روزے کی منت مانی۔ اور رجب میں بیمار رہا تو دوسرے دنوں میں ان کی قضا رکھے۔ اور قضا میں اختیار ہے کہ لگاتار یا ناغہ سے۔ (درمختار)

مسئلہ منت معلق میں شرط پائی جانے سے پہلے منت پوری نہیں کر سکتا۔ اگر پہلے ہی روزے رکھ بعد میں شرط پائی گئی تو اب پھر روزے رکھنا واجب ہوگا پہلے کے روزے اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتے۔ (درمختار)

مسئلہ ایک دن کے روزے کی منت مانی تو اختیار ہے۔ کہ ایام منہیہ کے سوا جس دن چاہے روزہ رکھ لے یوں ہی دو دن۔ تین دن میں بھی اختیار ہے۔ البتہ ان میں پے درپے کی نیت کی تو پے درپے رکھنا واجب ہوگا۔ ورنہ اختیار ہے کہ ایک ساتھ رکھے یا ناغہ دے کر۔ اور متفرق کی نیت کی اور پے درپے رکھ لئے جب بھی جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ایک ساتھ دس روزوں کی منت مانی اور پندرہ روزے رکھے بیچ میں ایک افطار کیا۔ اور یہ یاد نہیں کہ کون سے دن روزہ نہ تھا تو لگاتار پانچ دن اور رکھ لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ مریض نے ایک ماہ روزہ رکھنے کی منت مانی اور صحت نہ ہوئی مرگیا تو اس پر کچھ نہیں۔ اور اگر ایک دن کے لئے بھی اچھا ہوگیا تھا اور روزہ نہ رکھا تو پورے مہینہ بھر کے فدیہ کی وصیت کرنا واجب ہے۔ اور اگر اس دن روزہ رکھ لیا جب بھی باقی دنوں کے لئے

www.waseemziyai.com

وصیت چاہیئے۔

یوں ہی اگر تندرست نے منت مانی اور مہینہ پور ہونے سے پہلے مرگیا تو اس پر بھی وصیت کرنا واجب ہے۔ اور اگر رات میں منت مانی تھی اور رات ہی میں مرگیا تو جب بھی وصیت کر دینی چاہیئے۔

(درمختار۔ ردالمحتار)

مسئلہ یہ منت مانی کہ جس دن فلاں شخص آئے گا اس دن اللہ کے لئے مجھ پر روزہ رکھنا واجب ہے۔ تو اگر ضحوۂ کبریٰ سے پیشتر آیا اور اس نے کچھ کھایا یا پیا نہیں ہے تو روزہ رکھ لے۔ اور اگر رات میں آیا تو کچھ نہیں۔ یوں ہی اگر زوال کے بعد آیا یا کھانے کے بعد آیا۔ یا منت ماننے والی عورت تھی اور اس دن اسے حیض تھا تو ان صورتوں میں بھی کچھ نہیں۔

اور اگر یہ کہا تھا کہ جس دن فلاں آئے گا اس دن کا اللہ کے لئے مجھے ہمیشہ روزہ رکھنا ہے۔ اور کھانا کھانے کے بعد آیا تو اس دن کا روزہ تو نہیں مگر آئندہ ہر ہفتہ میں اس دن کا روزہ اس پر واجب ہو گیا۔ مثلاً پیر کے دن آیا تو ہر پیر کو روزہ رکھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ یہ منت مانی کہ جس دن فلاں آئے گا اس روز کا روزہ مجھ پر ہمیشہ ہے۔ اور دوسری منت یہ مانی کہ جس دن فلاں کو صحت ہو جائے تو اس دن کا روزہ مجھ پر ہمیشہ ہے۔ اتفاقاً جس دن وہ آیا اسی دن وہ اچھا بھی ہو گیا۔ تو ہر ہفتہ میں صرف اسی ایک دن کا روزہ رکھنا اس پر ہمیشہ واجب ہوا۔ (عالمگیری)

www.waseemziyai.com

مسئلہ آدھے دن کے روزے کی منت مانی تو یہ منت صحیح نہیں ——— (عالمگیری)

www.waseemziyai.com

مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

سَلَامٌ بحضورِ سَيِّدِنَا

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا شَفِيْعَ الْوَرٰى سَلَامٌ عَلَيْكَ — يَا نَبِيَّ الْهُدٰى سَلَامٌ عَلَيْكَ

خَاتَمَ الْاَنْبِيَآءِ سَلَامٌ عَلَيْكَ — سَيِّدَ الْاَصْفِيَا سَلَامٌ عَلَيْكَ

اَحْمَدُ لَيْسَ مِثْلُكَ اَحَدٌ — مَرْحَبَا مَرْحَبَا سَلَامٌ عَلَيْكَ

وَاجِبٌ حُبُّكَ عَلَى الْمَخْلُوْقِ — يَا حَبِيْبَ الْعُلٰى سَلَامٌ عَلَيْكَ

اَعْظَمُ الْخَلْقِ اَشْرَفُ الشُّرَفَاءِ — اَفْضَلُ الْاَذْكِيَا سَلَامٌ عَلَيْكَ

كُشِفَتْ مِنْكَ ظُلُمٰتُ الظُّلَمِ — اَنْتَ بَدْرُ الدُّجٰى سَلَامٌ عَلَيْكَ

طَالِعٌ مِّنْكَ كَوْكَبُ الْعِرْفَانِ — اَنْتَ شَمْسُ الضُّحٰى سَلَامٌ عَلَيْكَ

مَهْبَطُ الْوَحْيِ مُنْزَلُ الْقُرْاٰنِ — صَاحِبُ الْاِهْتِدَا سَلَامٌ عَلَيْكَ

اِنَّكَ مَقْصَدِيْ وَمَلْجَائِيْ — اِنَّكَ مُدَّعَا سَلَامٌ عَلَيْكَ

مَطْلَبِيْ يَا حَبِيْبِيْ لَيْسَ سِوَاكَ — اَنْتَ مَطْلُوْبُنَا سَلَامٌ عَلَيْكَ

سَيِّدِيْ يَا حَبِيْبِيْ مَوْلَائِيْ — لَكَ رُوْحِيْ فِدَا سَلَامٌ عَلَيْكَ

هٰذَا قَوْلُ غُلَامِ مِلْكِ عِشْقِيْ — مِنْهُ يَا مُصْطَفٰى سَلَامٌ عَلَيْكَ

www.waseemziyai.com

اللہ عزوجل کی توفیق سے " فضائل الایام والشہور " آج بروز ہفتہ ۱۰ رجب المرجب ۱۳۹۸ھ بمطابق ۱۷ جون ۱۹۷۸ء اپنے اختتام کو پہنچ گیا ہے۔ بمنہ وکرمہ۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِمُؤَلِّفِهٖ وَلِكَاتِبِهٖ وَلِمَنْ قَرَأَنِيْهِ وَلِمَنْ دَعَالَهُمْ بِالْخَيْرِ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ۔

تمت بالخیر۔

فقیر نور محمد قادری رضوی

صدر مدرس

جامعہ امینیہ۔ منڈی واربرٹن۔ ضلع شیخوپورہ

پاکستان

www.waseemziyai.com

نسبتِ باعثِ جنّت

تصنیف لطیف، صاحبزادہ سید افتخار الحسن زیدی۔

نسبت اگر اچھی ہو تو پستی کو بھی بلندی مل جاتی ہے۔ خاک کی نسبت اگر نعلین اقدس سے ہو جائے تو وہ لعل و بدخشاں سے بھی عظیم تر ہو جاتی ہے۔ نعلین کی نسبت اگر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو جائے تو اسے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم بھی تاج سر بناتے ہیں۔

نسبت اولیاء اگر سگِ اصحاب کہف کو جنت میں لے جا سکتی ہے تو پھر بندۂ مومن جنت میں کیوں نہیں جا سکتا۔

جس کی نسبت سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو وہ تو خود جنتوں کا مالک ہوتا ہے۔

زیر نظر کتاب میں اس موضوع کو ترتیب دیا گیا ہے قرآن و احادیث، تواریخ و تفسیر کی کتب سے معتبر حوالہ جات سے مزین مرقع بہترین کتابت، روشن آفسٹ طباعت اعلیٰ کاغذ مضبوط جلد، مناسب سائز۔

ناشر

مکتبہ نوریہ رضویہ، گلبرگ اے فیصل آباد

www.waseemziyai.com

ہماری خوبصورت اور مستند کتب

نورانی مواعظ
چھ جلدیں

مواعظ رضویہ
دو جلدیں

خواجہ معین الدین چشتی اجمیری

خطبات ربانی

اخلاق صدیق اکبر

معلم اخلاق

نورانی زیور کامل
خواتین کیلئے قرآن و سنت کی روشنی میں صحیح عقائد، اعلیٰ اخلاق اور نیک اعمال کا بے مثال مجموعہ۔ آج کے دور میں کامیاب زندگی بسر کرنے کیلئے بہترین راہنما کتاب
حضرت علامہ مولانا نور محمد قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ

فضائل درود شریف
حضرت علامہ مولانا نور محمد قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ

مقام سجدہ
مرتب: علامہ مولانا محمد صدیق ملتانی صاحب

الاسراء والمعراج
حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

رہبر زندگی مع طب نبوی
تالیف: سید محمد سعید احسن شاہ

علمی جواہر پارے
حضرت علامہ محمد صدیق ملتانی مدظلہ العالی

ماہ کنعان
صاحبزادہ سید افتخار الحسن

بارہ ماہ کی نفلی عبادات
حضرت علامہ مولانا نور محمد قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ

کنز العرفان فی شرح مفردات القرآن
علامہ محمد دین چشتی

مکتبہ نوریہ رضویہ۔ گلبرگ اے فیصل آباد
فون نمبر: 041-626046

www.waseemziyai.com